۴۸۶

ماشاء اللہ لا قوۃ

کتاب مستطاب منفعت انتساب مفید مشتاقان طواف بیت اللہ و زیارت مدینہ طیبہ صانہا اللہ عن تقلبات الزمن اعنی

فلاح المومنین

فی احوال

الحرمین الشریفین

مولفہ و مصنفہ سیادت مآب حاجی الحرمین الشریفین جناب حضرت مولوی محمد برہان الدین صاحب سیف خلف اکبر و مرید مولانا جناب حضرت سید شاہ عبد القادر قادری قدس سرہ الباری عرف حضرت ... ویلوری

مطبوعہ مطبع یوسفی

ما شاء الله لا قوة الا بالله
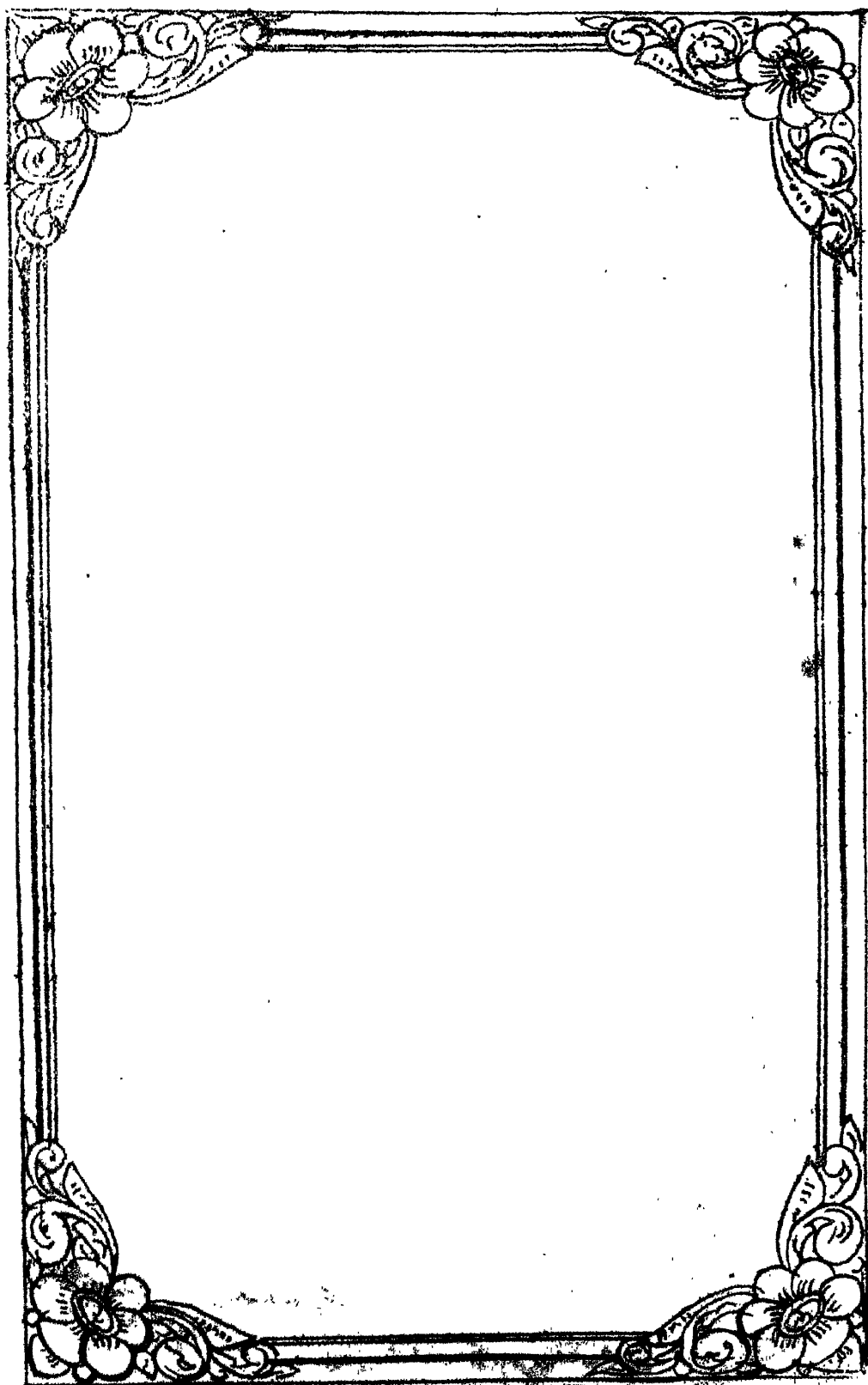
من تصنیف عالم باعمل جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول واقف اسرار جلی و خفی جناب مولانا مولوی حضرت برہان الدین صاحب دام فیضہ خلیفہ جناب فیض انتساب مرشد دوران فخر اہل عرفان

فلاح الکونین فی الحرمین الشریفین

نور دیدۂ ایزد دان محبوب محبوب سبحان قبلہ و کعبہ مولانا جناب حضرت سید شاہ عبد القادر محی الدین قادری قدس سرہ العزیز الباری عرف زردپاشاہ صاحب قبلہ باہتمام ملا مراد

(تاجر کتب حیدرآباد)

مطبع نامی محبوب شاہی واقع حیدرآباد طبع شد

فقط

فہرست کتاب فلاح الکونین فی احوال الحرمین الشریفین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا ومولانا
محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین سیما علی ولدہ الشریف غوث الاعظم وبارک
وسلم اما بعد بندہ خاکسار خاکپائے کلاب عتبۂ عالیۂ محبوبیہ عرض کرتا
ہے کہ جب تائید حقانی اور عنایات ربانی شامل حال اس فقیر کمترین کے
ہوئی خدمت میں سیدنا ومرشدنا منبع معرفت حقانی مخزن فیوضات
سبحانی ہادی زمان مرشد دوران [illegible] اہل عرفان نور ذات یزدان
محبوب محبوب سبحان قبلہ وکعبہ مولانا جناب حضرت سید شاہ عبد القادر
قادری قدس سرہ العزیز البادی کی پہونچائے اور بتفضلات یزدانی بخاکسار
زمرۂ غلامان حضرت قدس سرہ کے داخل ہوا کتاب محامد حامدیہ احوال اور کرامات
[illegible] عارف باللہ شاہ محبوب اللہ المخاطب من عند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم [illegible] ثانی سیدنا ومرشدنا ومولانا جناب سید شاہ غلام محمد
قادری الگجراتی [illegible] سرہ العزیز جدا علی حضرت پیر ومرشد قبلہ وکعبہ کے
تصنیف کیا اور [illegible] من التزام [illegible] ہوا کہ ہر کرامات حضرت کے تطبیق

آیات قرآنی کے ساتھہ کرنے مین آیا اور بعد اختتام کتاب بارگاہ عالی مین حضرت
کے ملتجی اور ملتمس ہوا کہ بتوسل ذات مبارک آپکے یہہ سعادت میسر ہوئی کہ ایک
کتاب مبسوط احوال شریفہ غوثیہ محبوبیہ مین اس خاکسار سے تصنیف ہوئی
بحمد اللہ بتوسط اور تائید مبارک حضرت کے کتاب محی الکونین شرح درالدارین
اس خاکسار سے لکھی گئی کہ اسمین تطبیق احوال اور کرامات محبوبیہ با احوال
شریفہ مصطفویہ و معجزات نبویہ عرض کرنیمین آیا بعد تصنیف اس کتاب کے
جناب فیضمآب مین حضرت غوث الثقلین محبوب رب المشرقین قطب ربانی معشوق
یزدانی شیخ الکل ہادی السبل شیخنا و مرشدنا السید عبد القادر الجیلانی رضی اللہ
عنہ و ارضاہ عنا و جعلنا عندہ تعالیٰ فی الدارین کے اس امر کا ملتمس اور ملتجی تہا
کہ حضرت کے عنایات اور توجہات سے یہہ سعادت عظمیٰ نصیب ہوئی کہ ایک
کتاب اوصاف اور احوال مین جناب شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین سید الکونین
رسول الثقلین امام الحرمین جد السبطین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی اس خاکسار
سے تصنیف ہوئی مگر یہہ خیال رہا کہ علماے کرام اس امت مرحومہ کے ہزارہا
کتب احادیث اور سیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تصنیف فرما کر
اس سعادت عظمیٰ سے مشرف ہوے ہین تو کیا چیز ہے کہ با این بضاعت مزجات
اس امر مین دم مارے اور کیا نیا مضمون لکہے کہ ناظرین اس مضمون کیطرف
متوجہ ہون اسی خیال مین تہا کہ سفر ہجرت حرمین شریفین جناب پیر و مرشد
قبلہ و کعبہ قدس سرہ کا درپیش آیا اور ہمراہی خدمت مبارک کا اتفاق ہوا چنانچہ
اثناء سفر مین قریب مکہ معظمہ بمقام بحرہ وصال مبارک ہوا اور ازآنجا کہ حضرت قبلہ کے

حضرت سید شیخ علی القادری الحموی منشی تصنیف شرح درالدارین الغوثیہ ... بزرنہ

مکہ معظمہ قریب قبہ شریف ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا قرار پایا
جب بعد ادائی حج بہمراہی خدمت صاحبزادگان حضرت قبلہ وکعبہ کے سعادت
حضوری مدینہ طیبہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیہ سے سعادت اندوز ہوا اور وقت
حضوری روضہ منورہ کی یہی معروضہ رہا کہ یہہ ادنی امتی آپکا گنہگار اس امر کا امیدوار
ہے کہ کچھہ فضایل مبارک اس بلدۂ طیبہ کی عرض کرے اور سعادت دارین
سے فیضیاب ہووے مگر فکر یہی رہی کہ علماء کرام سب طرح کے احوال اس بلدۂ
طیبہ کے لکھے ہین تو کیا نیا امر لکھے جو ناظرین کو اس طرف توجہ ہو حافظ شیرازی
علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎ نہ من بران گل عارض غزل سرایم و بس ٭
کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزار انند ٭ بعد تھوڑے ہی ایام کے تائید اور
عنایات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ بات ذہن مین آئی کہ حجاج
اور زائرین نقشہ کعبۃ اللہ اور روضۂ منورہ ہمراہ اپنے لیجاتے ہین مگر محض دیکھنے
سے ناظرین کو تسلی تام نہین ہوتی ہے چاہئے کہ حلیہ روضہ منورہ اور مسجد نبوی کا
لکھا جاوے کہ ناظرین کو تصور تام روضہ منورہ اور مسجد نبوی کا حاصل ہووے
اور طریقہ اداے نماز پنجگانہ اور جمعہ وغیرہ اور اداے تقریبات سالانہ
اور بیان احوال بلدۂ طیبہ بقدر امکان بشرح وبسط لکھا جاوے
تا غیر زائرین بتصور حلیۂ روضہ منورہ زیارت معنویہ اور زائرین بتجدد تصور
روضہ منورہ زیارت مجددہ حاصل کرین کہ بعضے مشایخین درباب آداب
درود شریف فرماتے ہین کہ بوقت پڑھنے درود شریف کے خیال اور تصور
روضۂ منورہ کا رہے کہ ایسا درود شریف پڑھنا افضل ہے اور مقبول زیادہ ہے

کہ اسکو حضوری معنوی خدمت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے
حاصل ہے - مگر بعد بیہ خیال آیا کہ جب تحریر حلیۂ شریفہ روضہ منورہ اور
مسجد نبوی کا ارادہ ہوا تو ضرور ہے کہ مسجد شریف اور روضہ منورہ کو بغور دیکھنا
اور یہ خلاف آداب حضوری بارگاہ عالی نبوی ہے اسواسطے کہ حاضرین کو چاہیئے
کہ بوقت حضوری نظر اپنی نیچے رکھین پہر دل نے کہا کہ ہرچند ہم سے آداب
اس بارگاہ عالی کا کہان ادا ہو سکے اور اس بارگاہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین
سے رحمت ہم سب گنہگارون پر عام سرفراز ہے اور مقصود تیرا محض خدمتگذاری
اور نفع خلایق ہے اگر تیرا ارادہ اس بارگاہ عالی مین منظور اور مقبول ہے تو خودبخود
سامان اسکے مہیا ہون گے ورنہ تو کیا چیز ہے کہ تجھسے ایسی خدمتگذاری ہو سکے
اسی اثنا مین حاضرین مدینہ طیبہ ایک صاحب نسبت مین سے اسکا تذکرہ آیا
اونہون نے اس امر کو نہایت پسند کئے اور سامان اس کا ہی کتب وغیرہ ہم
پہونچائے بس اسوقت یہہ جانا گیا کہ منظور بارگاہ نبوی یہہ خدمتگذاری تیری ہوی
جب جس سامان کی احتیاج ہوتی ازغیب ہم پہونچتا یہانتک کہ تائید اور اعانت
جناب سید شاہ غلام محمد صاحب قادری صاحبزادہ اکبر و جناب سید شاہ محمد حماد
قادری صاحبزادہ اصغر پیر و مرشد قبلہ و کعبہ قدس سرہ العزیز کی بہی تحریر کتاب
مین شامل حال اس غلام کمترین ز ہے حقتعالی سب صاحبزادون کو ترقیات
مقامات عرفان اور حصول مقاصد دارین عنایت فرمائے اور عمر و اقبال
مین ترقی دیوے اور اس کتاب کو مقبول بارگاہ نبوی اور محرر اوراق کو
سعادت کونین اور مقاصد دارین حاصل کرے اور اہل و عیال کو باقیات

صالحات سے گذرانے آمین - الحمد للہ یہہ کتاب بمدت قریب دو ماہ ختم ہوئی
جبکہ احوال مبارک بلدۂ طیبہ اور روضۂ منورہ کا ختم ہوا خیال یہہ آیا کہ اگرچہ
معجزات نبویہ از بدو ظہور ذات مصطفویہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم تا اینوم
بیحد و بیشمار ظہور پاسے مگر زمانۂ قریب مین جو معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم ظہور مین آئے ہین اور اپنی ذات پر بہی جو مراحم اور عنایات رحمۃ
للعالمین بوقت حضوری حرمین شریفین شامل حال رہی تحریر کئے جاوین تا ناظرین
کو نفع تام حاصل ہووے اسکے ایک فصل علیحدہ لکہی گئی اور احوال مکۂ معظمہ جو
مبعث اور مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے اور احوال مبارک
روضۂ شریفہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ جو فرزند دلبند آن سرور عالم
صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم ہین عرض کرنے مین آیا اور خدمت گذاری حرمین
شریفین زادہما اللہ تعالی شرفاً و تعظیماً کی قرن آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم سے آجتک متعلق صحابہ کرام علیہم الرحمۃ و الرضوان بعد انکے
سلاطین اہل اسلام سے رہے خاتمۂ کتاب مین فن سیر اور تواریخ خلفا اور سلاطین
اہل اسلام بہی مذکور ہے نام اس کتاب کا بامید فلاح اپنی اور ناظرین کی
فلاح الکونین فی احوال الحرمین الشریفین رکہا گیا - حال مدینۂ منورہ کا
روبرو روضۂ منورہ کے اور حال مکۂ معظمہ کا روبرو کعبۃ اللہ کے لکہا گیا
واسطے تالیف اس کتاب کے کتب خانہ ہاے حرمین شریفین مین حاضر رکہکر
کتب احوال حرمین شریفین مطالعہ کئے گئے اور کتب مفصلہ سے مضمون اس
کتاب کا ماخوذ ہے - منائح الکرم فی اخبار البیت و ولادۃ الحرم

مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام ۔ جواہر الثمینہ فی اخبار المدینہ ۔ العقد الثمین فی فضائل البلد الامین ۔ مثیر الغرام الی حج بیت اللہ الحرام ۔ مثیر شوق الانام الی حج بیت اللہ الحرام ۔ انس جلیل فی تاریخ القدس و ابراہیم الخلیل ۔ اعلام العلماء العلام فی بناء مسجد الحرام ۔ فواتح المسکیہ فی سوانح المکیہ ۔ التعریف فی تاریخ مدینہ ۔ جذب القلوب ۔ خلاصہ شیخ سمہودی در تاریخ مدینہ جوہر المنظم فی زیارت رسول المکرم ۔ تاریخ مدینہ للشیخ اسماعیل نقشبی رح رسالہ زیارۃ حرمین الشریفین و قدس کنز المطالب ۔ در المنصور فی الصلوۃ علی صاحب المقام المحمود ۔ جوہر الشفاف فی فضائل الاشراف ۔ زبدۃ الاعمال اور تواریخ مین سے جو کتب کا مضمون درج خاتمہ ہے فن سیر مین سے یہ ہے فیض المنان بذکر آل عثمان ۔ تاریخ کامل نزہتہ الناظرین ۔ سلسلہ نبویہ ۔ خلاصہ تاریخ بادشاہان اہل اسلام ۔ خلاصہ تاریخ بادشاہان ملک ایران ۔ کواکب دریہ سلالہ دولت عثمانیہ ۔ سوا اسکے احوال حرمین شریفین اور احوال مین سلاطین کے اپنی تحقیق اور دریافت سے جو مضامین درج ہین وہ علحدہ ہین ۔ ترتیب اس کتاب کی دو باب اور ایک خاتمہ پر ہے **باب اول** بیان مین مکہ معظمہ کے مشتمل تین فصل پر ۔ فصل اول بیان مین بناء کعبہ کے فصل دوم بیان فضایل کعبہ مین فصل سوم بیان تولیت کعبہ و تذکیر حرم مکہ وغیرہ مین **باب دوم** مشتمل ہے گیارہ فصل پر فصل اول بیان مین فضایل مدینہ طیبہ کے ۔ فصل دوم حلیہ مین جالی شریف اور روضہ منورہ کے فصل سوم بیان مین حلیہ شریف مسجد نبوی کے ۔ فصل چہارم بیان مین خادمین

روضہ منورہ کی اور مسجد شریف کے۔ فصل پنجم کیفیت مین اداے نماز پنجگانہ اور
جمعہ وغیرہ کے۔ فصل ششم بیان مین روضہ منورہ اور مسجد شریف کے روشنی
کے۔ فصل ہفتم بیان مین اداے تقریبات سالانہ متعلق روضہ نبویہ اور مسجد
شریف کے۔ فصل ہشتم بیان مین احوال بلدہ طیبہ کے۔ فصل نہم بیان مصارف
حرمین شریفین مین جو سلاطین کے جانب سے ہے۔ فصل دہم بیان معجزات
عالیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین۔ فصل یازدہم بیان مین احوال
روضہ طیبہ محبوبیہ غوثیہ کے **خاتمہ** فن سیر اور تواریخ مین ربنا تقبل
منا انک انت السمیع العلیم ولا تواخذنا ان نسینا او اخطئنا
واجعل عواقب امورنا بالخیر یا مجیب الدعوات برحمتک
یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا و
مولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین خصوصاً علی ولدہ
الشریف محی الدین غوث الاعظم وبارک وسلم

فصل اول بناء خانہ کعبہ کے بیان مین

قال اللہ تعالی ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکاً وھدی للعالمین
ترجمہ تحقیق کہ پہلا گھر جو بنایا گیا واسطے آدمیون کے ہر آئینہ وہ مکہ مین ہے
بابرکت اور ہدایت ہے واسطے عالم کے علامہ مرشدی جو براعت استہلال
کتاب لکھا ہے اسمین قصہ بناء کعبہ یہ ذکر کیا ہے کہ جسوقت اترنا آدم علیہ
السلام کا زمین پر ہوا حق تعالی سے عرض کئے کہ کیا حال ہوا کہ اب تسبیح فرشتون
کی سماعت مین نہین آتی۔ ارشاد الٰہی ہوا کہ بباعث گناہ تمہارے اے آدم

یہہ امر ہوا لیکن تم ایک زمین پر جاؤ اور میرے واسطے ایک گھر بناؤ اور اس کا
طواف کرو جیسا کہ فرشتے اطراف عرش کے طواف کرتے ہین۔ آدم علیہ السلام
زمین مکہ معظمہ مین گئے اور موافق اشارے پر جبرئیل زمین پر خانہ کعبہ بنا گئے اور
اطراف اسکے طواف کئے فرشتے بنیان کعبہ مین ایک ایک پتھر بڑا رکھے کہ اسکو
تیس شخص مثل آدم اوٹھا دین اور بنیاد کعبہ تہ زمین سے نکالی پھر وہ کعبہ بوقت
طوفان نوح مندرس ہوا۔ اور دوسری روایت تاریخ کامل مین یہہ ہے کہ واسطے
طواف آدم علیہ السلام کے بیت اللہ یاقوت سرخ کا فرشتون نے رکھا
اور قبل طوفان نوح کے آسمان پر مرفوع ہوا اور نیچے عرش کے رکھا گیا
الحاصل بنا بر ہر دو روایت بعد طوفان نوح کے ابراہیم علیہ السلام کو ارشاد
الٰہی ہوا کہ موافق حدود بنا آدم کے تجدید بنا خانہ کعبہ کرین جب کہ سیدنا
ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام تجدید بنا خانہ کعبہ شروع کئے اور نوبت تعمیر کعبہ
کی حجر اسود تک پہونچی۔ جبرئیل علیہ السلام ایک پتھر جنت سے لاکر مقام حجر اسود پر
نصب کئے اور یہہ وہ حجر اسود ہے اسوقت وہ نورانی تھا کفار اور مشرکین کے
ہاتھہ مس کرنے سے اسمین سیاہی پیدا ہوئی۔ بنا خانہ کعبہ پانچ پہاڑ سے ہوئی ایک
طور سینا دوسرا طور زیتا تیسرا لبنان چوتھا کوہ جودی پانچوان ابو قبیس جسوقت
کہ بنا کعبہ بلند ہوئی سیدنا ابراہیم علیہ السلام ایک پتھر لاکر اسپر کھڑے ہوکر بناتے
پھر جسقدر چاہتے اوسقدر وہ پتھر بلند ہوتا وہی مقام ابراہیم ہے کہ نقش پائے حضرت
ابراہیم اس پر منقش ہے اور اسکے خلف مین نماز ادا کرنیکا حکم ہے اور یہہ ہی مقام
استجابت دعا ہے فی الحال اسپر یکقبہ چوبی بنا ہوا ہے اوروقت زیارت کھلتا ہے

ورنہ ہمیشہ مسدود رہتا ہے اور ایک روایت سے ثابت ہے کہ قبل آدمؑ بھی
فرشتے حسب امر الٰہی بناء کعبہ کئے تھے۔ علامہ فاسی لکھتے ہین کہ کعبہ دس بار بنا ہے
ایک بناء کعبہ قبل آدمؑ ملائکہ سے۔ بعد اسکے آدم علیہ السلام۔ بعد اسکے انکی اولاد
مین سے کم نام یا مذکور نہین۔ بعد اسکے ابراہیم علیہ السلام۔ بعد اسکے قوم عمالقہ
بعد اس کے قوم جرہم بعد اسکے قصی بن کلاب جو جد اعلیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم ہین بعد اسکے قریش بعد اسکے عبداللہ بن زبیر بعد انکے حجاج اور
تواریخ سے ثابت ہے کہ سنہ ۹۶۹ نوسو انہتر ہجری مین سقف کعبۃ اللہ بوسیدہ
ہوا تھا سلطان سلیمان بن سلطان سلیم رومی نے بعد اخذ فتاوی علماء کے تعمیر
بیت اللہ کی گئی یہ بارہوان بار ہے بعد اسکے سنہ ۱۰۳۹ یکہزار انچالیس ہجری مین
ماہ شعبان روز چہارشنبہ بارش ہوکر سیل آئی اور بعض دیوار خانہ کعبہ اس
سیل سے ساقط ہوئی سلطان مراد خان بن سلطان احمد خان رومی نے بعد اخذ
فتاوی علماء کے دیوارین اور سقف مبارک کعبہ شریف علیحدہ کرکے از سر نو
کعبۃ اللہ کو بنا کیا۔ کہتے ہین کہ جب بناء کعبہ شروع ہوئی سب علماء اور مشائخین
مکہ معظمہ بناء کعبہ شریف مین شریک رہے اور اطراف کعبہ بڑی بڑی ستون
زمین مین نصب کئے اور اطراف ستون کے کپڑا لپیٹ دیے تاکہ کشف
کعبۃ اللہ نظر عوام مین نہووے اور باہر سے ہوا کرے پس یہہ بناء
کعبہ بارہوین بار ہے پہر سلطان محمد خان بن سلطان ابراہیم خان بن سلطان
احمد خان کے وقت مین سنہ ۱۰۷۳ ایکہزار تہتر ماہ شعبان مین بارش ہوئی اور سیل
داخل حرم کعبہ ہوئی معمارین اور مہندسین نے کہے کہ ایک چوب سقف کعبہ منکسر ہوئی

بیان حال مسجد الحرام

سے ہے اسواسطے سقف کہول کر نئی لکڑی دی گئی یہہ ترمیم تیرہوین بار ہوئی ابہی
تک وہ عمارت باقی ہے زاد ہا اللہ شرفاً و مہابۃً و اجلالاً و تعظیماً لیکن
کیفیت بناء مسجد الحرام یہہ مسموع ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
وقت مین مسجد بقدر مطاف تہی واللہ اعلم پس خلافت سیدنا عمر رضی اللہ
عنہ سے زیادتی مسجد الحرام شروع ہوئی تا آنکہ باقی خلفاء راشدین اور بنی
امیہ اور خلفاء عباسیہ اپنے اپنے وقت مین مسجد الحرام مین وسعت کرتے
گئے چنانچہ سنہ ۳۰۶ مین مقتدر باللہ خلیفہ عباسی نے باب ابراہیم بنا کیا اور
اس جانب مین زمین اضافہ کیا اور منارے اذان کے بنائی خلفائے عباسیہ
کے ہین بعد اسکے سلاطین مصر اور سلاطین روم تعمیر مسجد الحرام کرتے چلے
آئے یہانتک کہ سنہ ۹۷۹ نو سو اناسی ہجری مین واسطے تعمیر مسجد الحرام کے
سلطان سلیمان بن سلطان سلیم رومی کو اطلاع دیے اونہون نے سنان
باشا خدیو مصر کو واسطے تعمیر مسجد الحرام کے حکم دیے خدیو مصر اپنی جانب سے
احمد بیگ باشا کو کہ وہ کار عمارت مین ید طولی رکہتے تہے اور امانت و دیانت
کے ساتہ متصف تہے اور آخر ذیحجہ سنہ ۹۷۹ نو سو اناسی مین تعمیر مسجد الحرام بعد
انہدام از سر نو شروع کئے اور پہلے اسکے سقف مسجد بطور قبہ اور رواق تہا
تہا اونہون نے سقف مسجد الحرام بطور قبہ اور رواق کے بنائے اور سنہ ۹۸۱
نو سو اکیاسی ہجری مین سبیل یعنے آبدار خانہ مقام عمرہ مین جو تنعیم ہے جاری
کئے اس اثناء مین سنہ ۹۸۲ ہجری مین انتقال سلطان سلیمان خان موصوف کا ہوا
اور بعد انتقال اونکے سلطان مراد خان بن سلطان سلیمان خان تخت نشین ہوئے

اوراُنہین احمد بیگ باشا کے ہاتھہ سے اواخر سنہ ۹۸۴ھ نوسو چوراسی ہین اتمام
عمارت مسجد بیت الحرام ہوا اور وہ ہی بنا ابھی تک باقی ہے ادام اللہ برکاتہ
الی یوم القیام اور زبانی مرزا احمد بیگ باشاہ کی تاریخ مین نقل کئے ہین کہ صرف
عمارت مسجد الحرام مین خزانہ سلطنت روم سے ایک لک دس ہزار دینار طلا کے
سرخ خرچ ہوے اور اسکے سوا ستون ہاے مرمر اور احجار قدیم تھے اور آلات
معماری اور ہلالہاے ملمع طلائی واسطے قبہ ہاے مسجد کے اور حدید اور خشت
یعنی چوبینہ مصر سے گذرائے گیا بعد اسکے سلطان محمد بن سلطان مراد نے
روشہاے سنگی صحن مسجد الحرام مین بنا کئے اور مطاف مین فرش سنگ
کئے یہہ دونو امر سنہ ۱۰۲۵ھ یکہزار پچیس مین واقع ہوئی پہر سلطان مراد خان
بن سلطان احمد خان برادر عثمان خان رومی نے سنہ ۱۰۲۷ھ یکہزار ستائیس مین
مقام حنفی مین فرش مرمر بچہایا ہے ۔
محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ سنہ ۱۳۰۳ھ تیرا سو تین ہجری مین جو واسطے
حج کے حضوری کا اتفاق ہوا مسموع ہوا کہ سلطان عبد الحمید خان بن سلطان
محمود خان سلطان حال نے سنگ مرمر عمدہ واسطے تبدیل فرش مطاف کے
مکہ معظمہ مین بہیجا ہے یہہ فرش اول سے عمدہ ہے مگر ہنوز تبدیل زیر تجویز ہے عمل
مین نہین آئی ۔ انس جلیل فی تاریخ القدس والخلیل سے مستفاد ہے کہ بناء
خانہ کعبہ جو ابراہیم نے کئے اسکو آجتک جو سنہ ۱۳۰۳ھ ہجری ہے چہار ہزار
چہیانوے سال ہوے ۔ اسواسطے کہ صاحب کتاب انس جلیل نے تاریخ بناء
کعبہ تاریخ تصنیف کتاب تک درج کئے ہین اور تاریخ تصنیف کتاب موصوف

بہی لکہدیے ہین پس اس سے یہہ تاریخ بنار کعبہ حاصل ہوئی بنار کعبہ
جو قریش کے ہاتہہ سے ہوا وہ سن پچیس مولا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
مین ہوا تہا یعنے حضرت کی عمر شریف اسوقت پچیس برس کی تہی اور سبب بنا
کعبہ کا قریش سے ہوا کہ قریش نے ارتفاع خانہ کعبہ کم سمجہہ کر بعد ہدم از سر نو اول سے
مرتفع کئے مگر بباعث تنگدستی کے بقدر سات ہاتہہ کے بنار ابراہیمی سے و آنحضرت
کئے کہ وہ حطیم ہے اور حطیم کا طول اگرچہ سات ہاتہہ سے زاید ہے مگر جو کہ زیادہ سات
ہاتہہ سے ہے وہ خانہ کعبہ مین سے نہین ہے من بعد حضرت عبد اللہ بن زبیر رض
نے سنہ ۶۴ چوسٹہ ہجری مین حطیم کو داخل کعبہ کر کر بنار خانہ کعبہ کئے بعد ازان
حجاج نے سنہ ۷۴ چوہتر ہجری مین مثل اول موافق بنار قریش کے بنا کیا اور
سات ہاتہہ حطیم چہوڑ دیا اور آنس جلیل مین حال وسعت مسجد الحرام کی یہ لکہا ہے
کہ پہلے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے امکنہ قریش جو اطراف کعبۃ اللہ کے تہے سنہ ۱۷
ہجری مین خرید کر کے داخل مسجد الحرام فرمائے اسیطور پر سیدنا عثمان رض نے
سنہ ۲۶ ہجری مین زیادہ کئے ایسا ہی سیدنا عبد اللہ بن زبیر نے زیادہ کئے
وہی تاریخ مین جو بنار کعبہ کئے کہ اوپر مذکور ہے اور زیادتی مسجد انکی جانب
شرقی مین اور رکن یمانی اور شامی کیطرف ہوئی پہر منصور خلیفہ عباسی نے
جانب شمالی اور غربی کعبۃ اللہ مین مسجد الحرام زیادہ کر کے تعمیر مسجد الحرام
کیا ابتدار تعمیر مسجد الحرام سنہ ۱۳۷ ایکسو سینتیس اور انتہا ایک سو چالیس مین ہوئی
بعد اسکے مہدی خلیفہ عباسی نے دو بار زیادتی مسجد کیا اول بار سنہ ۱۶۱ ہجری
اور مرتبہ ثانی ایک سو سینتالیس اور قبل اسکے کعبۃ اللہ یکجانب مسجد مین واقع

تہا خلیفہ موصوف نے اطراف کے زمین خرید کرکے کعبہ کو درمیان مسجد الحرام مین کیا
من بعد سلاطین مصر اور روم نے زیادتی اور تعمیر مسجد الحرام کے کی اسکا
ذکر اوپر گذرا۔ ارتفاع کعبۃ اللہ قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نو ہاتھ تھا اور قریش اور نو ہاتھ زیادہ کئے اور عبد اللہ بن زبیر نے نو ہاتھ
ارتفاع مین زیادہ کئے پس اسوقت رفعت کعبۃ اللہ ستائیس ہاتھ ہوا کذا
فی مثیر شوق الانام اور انس جلیل مین لکہا ہے کہ ارتفاع دیوار شرقی کعبۃ اللہ
زمین مطاف تک ذراع معماری مروجہ اس بلدہ سے تینتیس گز ہے ایسا ہی
تینون دیوارین مگر دیوار شامی دیوار شرقی سے پاؤ گز کم ہے اور دیوار غربی
دیوار شرقی سے بہی پاؤ گز کم ہے اور دیوار شرقی اور یمانی برابر ہے اور کتاب
اعلام علماء الاعلام مین لکہا ہے کہ کعبۃ اللہ کو بذراع مصری پیمایش کیا طول
اسکا حجر اسود سے آخر رکن شامی تک اکیس ذراع ہے اور رکن شامی سے
رکن عراقی تک سترہ ذراع ہے اور باب کعبۃ اللہ زمین سے تین ذراع اور دو
ثلث ذراع مرتفع ہے اور ارتفاع رکن یمانی زمین سے دو ذراع اور دو ثلث
ذراع ہے۔ ف محرر اوراق بعضے کتب تاریخ مین دیکہا کہ وجہ تسمیہ رکن یمانی یہہ ہے
کہ کسی وقت مین یہ رکن کو یمن کا کاریگر بنایا جیسے نام اسکا رکن یمانی مقرر ہوا انتہی
اور اندرون کعبہ تین ستونہا سے چوبی ہین اور فاصلہ فیما بین ہر ستون چار چار گز کا ہے
اور سیدہی جانب اندرون کعبہ ایک چہوٹا دروازہ ہے کہ اسمین سے سقف کعبہ
شریف پر جاتے ہین اور زینہ اس کے چوبی ہین اور سقف کعبۃ اللہ کل
سنگ مرمر کا ہے۔ عرض مطاف کا کعبۃ اللہ سے مقام ابراہیم تک اکیس ذراع

ایکطرف حطیم اور دورہ مطاف تنتالیس اور آدہا گز ہے اور عرض مطاف اس دیوار حطیم سے کہ مقابل میزاب کعبہ ہے مقام حنفی تک بائیس گز اور جہت مستجار یعنے پشت کعبہ سے آخر تک تئیس گز ہے اور جہت رکن یمانی سے آخر مطاف تک اٹہائیس گز ہے زبدۃ الاعمال مین لکہا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام جبکہ کعبہ کو بنا کئے رفعت کعبہ شریف کی نو ہاتھہ اور طول اسکا تیس ہاتھہ اور بلا سقف تیار کئے اور دروازہ کعبۃ اللہ زمین سے ملصق رکہے حاضرین بے تکلف کعبہ مین حاضر ہوتے من بعد قصی بن کلاب جد اعلیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسوقت بناے کعبہ کئے سقف کعبہ شریف بہی تیار کئے پہر جب کہ قریش بنا کئے رفعت کعبہ مین نو ہاتھہ زیادتی کئے اور بسبب کافی نہونے مال پاک کے طول کعبہ مین جانب حطیم کم کئے کہ تفصیل اسکی اوپر گذری اور دروازہ کعبۃ اللہ کا زمین سے بلند کئے تا کہ ہر شخص نہ جا سکے بلکہ وہ جسکو چاہین داخل کرین۔ من بعد عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے وقت رفعت کعبہ مین نو ہاتھہ زیادتی ہوی پس رفعت کعبہ ان کے وقت مین ستائیس ہاتھہ ہیں ا حجاج نے بحکم عبد الملک بن مروان رفعت کعبہ مین کچہہ دست اندازی نہین کیا بلکہ اور امور مین تغیر کیا کہ آگے مذکور ہو اور عبد اللہ بن زبیر کے وقت مین کعبۃ اللہ کا پردہ جل گیا اس سے حجر اسود ۳ پارہ ہوا جبسے حجر اسود کا چاندی مین باندہنے کا طریقہ جاری ہوا اور کتاب زبدۃ الاعمال مین ازرقی سے روایت ہے کہ طول سنگ مقام ابراہیم ایک ہاتہہ ہے کہ دونو قدم حضرت کے اسپر تہے اور نشان سات انگشت حضرت کا اسپر نمایاں ہے اور عرض مین نقرہ نصب ہے اور یہ نقرہ بوقت

مہدی خلیفہ عباسی نصب ہوا۔ محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ اب حجاج لوگ
بصرف زر کثیر باجازت شیبی کلید بردار اس نشان قدم مین آب زمزم ڈالکر
نوش کرتے ہین بطریق تبرک کے۔ القن جلیل مین پیمایش مسجد الحرام اسطرح
مذکور ہے کہ طول اسکا دیوار حد شرقی سے حد غربی تک چار سو ہاتھ ہے اور عرض
اسکا حد دیوار شامی سے حد یمانی تک تین سو چار ہاتھ ہے اور زیادتی دارندوہ
کی کہ اب وہ باب الزیادہ مشہور ہے گوشہ مسجد الحرام مین واقع ہے طول اسکا
یا وکم چوہتر ذراع معماری ہے اور عرض ستر اور آدہہ ذراع ہے اور پیمایش
زیادتی باب ابراہیم کہ وہ بہی ایک گوشۂ مسجد الحرام مین واقع ہے طول
اسکا اونسٹھ ہاتھ اور عرض باون ہاتھ ہے پیمایش حطیم بذراع معماری
یہہ ہے کہ عرض اندرون حطیم ایک دیوار سے دوسری دیوار تک پندرہ ذراع
اور عرض دیوار حطیم دو ذراع اور ربع ذراع ہے اور وسعت شگاف شرقی
اور غربی حطیم کی پانچ ذراع اور فاصلہ فیمابین دونو شگاف کے سترہ ذراع اور
دو قیراط ہے ارتفاع داخل دیوار شگاف شرقیہ دو ذراع یکقیراط اور ارتفاع
خارج دیوار مذکور دو ذراع اور دو قیراط ارتفاع میانہ دیوار حطیم داخل دو ذراع
یک ثلث کم اور خارج اسکے دو ذراع دو قیراط کم ارتفاع دیوار خارج حطیم دو ذراع
اور ثمن ذراع ہے اور صاحب کتاب اعلام علما دالعلام ابن جماعہ سے روایت
کرتے ہین وہ اپنی کتاب ہدایۃ المناسک مین لکہتے ہین کہ پیمایش کل مسجد الحرام
کی چہہ فدان اور نصف و ربع فدان ہے اور فدان دس ہزار گز معماری
ہوتا ہے اور ذراع معماری قریب تین بالش ہے پس پیمایش کل مسجد الحرام کی

ششصد ہزار یا ششصد گز ہے۔ امام عبدالقادر طبریسی روایت کرتے ہین کہ ہین پیمایش مسجد الحرام پیمایش وسط دیوار غربی سے وسط دیوار شرقی تک کہ وہ نزدیک باب جنازہ کے ہے اور ہین اپنے تئین گذار انفس حطیم ہین سے متصل دیوار خانۂ کعبہ کے پس درمیان دیوار شرقی اور دیوار غربی مسجد الحرام کے ذراع معماری جدید سے تین سو چہرین گز اور ثلث گز ہے اور پیمایش طول مسجد موصوف کا اور عرض اسکا دیوار قدیم سے کہ اسمین سے زیادتی دارندوہ ہے وسط جدار یمانی تک میان باب صفا اور جیاد کہ قریب کعبۃ اللہ اور مقام ابراہیم سے اپنے تئین گذار دو سو چہیاسٹھ گز ہے اور طول زیادتی دارندوہ کا دیوار مسجد کبیر سے دیوار مقابل تک اسکے نزدیک منارے کے چوہتر گز یا دو گز کم اور عرض زیادتی دارندوہ کا وسط دیوار شرقی سے کہ مدرسہ سلیمانیہ ہے وسط دیوار غربی تک بہتر گز اور نصف گز ہے اور پیمایش زیادتی باب ابراہیم کی طولاً باب موصوف سے ستونہاے مسجد تک سدس کم ستاون گز ہے اور عرض مین ربع کم باون گز ہے اور صفت مسجد الحرام کی جواب موجود ہے چار رواق مین ایک قبہ واقع ہے مگر زیادتی باب ابراہیم اور زیادتی دارندوہ جو فی الحال باب الزیادہ کے ساتھ نامزد ہے اسمین چار رواق اطراف قبہ کے نہین۔ ستون سنگ مرمر مسجد الحرام مین تین سو گیارہ ہین اور ستونہاے سنگ شمسی دو سو چالیس ہین اور ستونہاے نحاس اصفر اطراف مطاف تیتیس ہین اور درمیان دو ستون کے طوق حدید ہے کہ اسمین قنادیل زجاجی آویختہ ہین اور قبہاے مسجد الحرام دو سو پچاس ہین اور شرافات یعنی دیوچہاے

مسجد الحرام یکہزار تین سو اسی ہے اور دروازہ باعتبار اسماء اور ناموں کے
انیس ہین کہ اسکے انچالیس طاق ہین اور ہر طاق مین دو پٹ ہین اور پٹ مین
چھوٹے دریچہ ہین شب مین دونو پاٹ بند ہو جاتے ہین اور دریچہ باب
ہر چند کہ بظاہر بند معلوم ہوتے ہین مگر کوئی شخص اگر بارادۂ دخول مسجد الحرام
باہر سے اندر کیطرف ڈھکیلے کھلجاتا ہے اور جبکہ اندر داخل ہو جاوے تو خود
بخود بند ہوتا ہے دروازہ مسجد الحرام جو انیس ہین کہ اونتالیس طاق پر کھلتے
ہین اول باب السلام کہ معروف بہ باب بنی شیبہ ہے اسمین تین طاق ہین
دوسرا باب جنایز معروف ہے سات باب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اسمین دو طاق ہین۔ تیسرا باب عباس ہے وہ بھی معروف ساتھ باب جنائز
کے ہے اسمین تین طاق ہے چہارم باب مشہور ہے ساتھ باب علی اور باب
بنی ہاشم کے اسمین تین طاق ہے۔ پانچوان باب بازان ہے اسمین دو طاق
ہے۔ چھٹا باب بغلہ ہے اسمین دو طاق ہے۔ ساتوان باب الصفا ہے کہ
مشہور ہے باب بنی مخزوم سے اسمین پانچ طاق ہین۔ آٹھوان باب الجیاد صغیر ہے
اسمین دو طاق ہین۔ نوان باب المجاہدہ ہے کہ اسکو باب الرحمۃ کہتے ہین اسکے
دو طاق ہین۔ دسوان باب مدرسۃ الشریف عجلان ہے اسکے دو طاق ہین۔
گیارہوان باب ام ہانی اسکے دو طاق ہین۔ بارہوان باب الحزورہ اسکے دو طاق
ہین۔ تیرہوان باب ابراہیم ہے کہ اسکا ایک بڑا طاق ہے۔ چودہوان باب عمرہ
اور سابق مین اسکو باب بنی سہم کہتے تھے اسکو ایک طاق ہے۔ پندرہ باب السدہ
اور سابق مین اسکو باب عمر بن العاص کہتے تھے ایک طاق ہے سولہوان باب

العجلہ ہے کہ وہ مشہور باب باسطیہ سے ہے اسکو ایک طاق ہے - ستر ہوان باب قطبی یکطاق ہے - اٹھارہوان باب الزیادہ اسکے تین طاق ہین - انیسوان باب الدریبہ بھی یکطاق ہے - اور منارہ ہاے مسجد الحرام جو اذان کے واسطے ہین سات ہین - اول منارہ باب السلام دوم منارۂ باب عمرہ سوم منارۂ باب علی رضی اللہ عنہ چہارم منارہ حزورہ پنجم منارۂ باب الزیادہ ششم منارۂ قایتبائے - ہفتم منارۂ سلطان سلیمان خان اور کتاب اعلام العلما ر العلام وغیرہ مین مذکور ہے کہ بنا کعبۃ اللہ ابراہیم اور اسمٰعیل علی نبینا وعلیہما السلام نے شروع فرمائے - علامۂ فارسی ذکر کئے ہین کہ دروازہ کعبہ اول انوشس بن شیث بن آدم علیہم السلام نے تیار کئے تولیت کعبہ بعد ابراہیم اسماعیل علیہما السلام کو رہے اور بعد ان کے نابت فرزند اسمٰعیل کو رہے اور فاکہی اپنے سند سے روایت کرتی ہین کہ نابت کے زمانہ سے طریقہ بت پرستی کا شروع ہوا بعد انکی تولیت کعبہ ایسا ہی ایک کے بعد ایک کو چلی آئی تا آنکہ متولی کعبہ اوب اسکے نہ بجالانے کے باعث عربون مین اختلاف پیدا ہوا اور حفاظت کعبۃ اللہ قصی جد اعلیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی اور قصی نے اپنے فرزند عبد دار کو حفاظت کعبہ و مفتاح اسکے سپرد کئے بعد اسکے عبد دار حفاظت کعبہ اپنی فرزند عثمان کو دی یہانتک کہ نوبت حفاظت کعبہ عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ عبد اللہ بن عبد العزی بن عبد دار بن قصی کو پہونچی اور وہ اولاد نہین رکھتے تھے اس سبب بعد انکے شیبہ بن عثمان جو انکے ہی عم تھے انکو حفاظت کعبہ او مفتاح تفویض ہوے پھر انکی اولاد مین رہی یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک مین تولیت کعبہ او مفتاح اسکے

بنی شیبہ مین تہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہی اسکو بامر الٰہی انہین مین بحال رکہے چنانچہ آجتک وہ کلید بنی شیبہ مین ہے۔ اور مولف اوراق کی دریافت سے ایسا معلوم ہوا کہ اب طریقہ ایسا جاری ہے کہ جب کلید بردار انتقال کرتے ہین کلید کعبہ معظمہ شریف مکہ کو کہ حاکم وقت ہے تفویض ہو جاتی ہے پہر شریف موصوف بعد دریافت لیاقت اکبر اولاد بنی شیبہ کو تفویض فرماتے ہین اور بنی شیبہ کو آجکی اصطلاح مین شیبی کہتے ہین اور آمدنی اور محاصل جو کہ اس خدمت سے متعلق ہے دو حصہ نصف نصف کئے جاتے ہین یکحصہ کلید بردار کعبہ جو بنی شیبہ سے اکبر ہے انکا حق ہوتا ہے اور نصف باقی کل اولاد بنی شیبہ مین علی السویہ تقسیم ہوتا ہے اور اب محض کلید برداری کعبہ متعلق بنی شیبہ سے ہے اور حفاظت کعبہ وغیرہ خدمت خوجون کی ساتھ متعلق ہے جسکو وہان کی اصطلاح مین اغوات کہتے ہین خوجونکی تعداد اور خدمات اور معاش کعبہ کے قریب قریب ہے خوجون سے مدینہ طیبہ کے اسواسطے بنظر اختصار یہان اسکا ذکر نہین ہوا انشاء اللہ تعالیٰ باب دوم مین مدینہ طیبہ کے خوجونکا تفصیل ذکر ہوگا مگر مجملاً یہ ہے کہ کسی قدر تعداد مین اور معاش مین کعبۃ اللہ کے خوجے مدینہ طیبہ کے خوجون سے کم ہین۔ کتب احوال حرمین شریفین سے یہ ثابت ہے کہ اول اسمٰعیل علیہ السلام نے کعبۃ اللہ کو پردہ پہنائے بعد انکے ایسا ہی پردہ گذرانیے کی عادت جاری رہے یہانتک کہ زمانہ ربیعہ بن مغیرہ کا پہونچا اونہون نے اپنی قوم کو کہے یکسال تم پردہ گذرانو اور ایک سال مین گذرانونگا یہانتک کہ زمانہ مبارک مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پردہ مبارک حبریانیسے گذرانے جاتا تہا من بعد سیدنا ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما جامۂ قباطی کا پردہ گذرانے اور سیدنا عمرؓ

ہر سال پردۂ نوخانہ کعبہ کو پہناتے اور پردۂ قدیم حجاج کو تقسیم کرتے تھے اور سیدنا عمر رضہ کے پاس دو ہلال طلائی ملک کسری سے بعد فتح اسلام کے آئے تھے اسکو کعبۃ اللہ پر آویزان فرمائے۔ من بعد سیدنا عثمانؓ پردہ کعبہ دیباج سے گذرانتے تھے اب حریر اسود سے بنا جاتا ہے اور اطراف اسکے کمربند بحروف خط ثلث کلابتونی ہوتے ہین اور باب کعبہ کا پردہ مغرق بحروف طلائی ہوتا ہے اور حریر اسود مین کلمہ طیب اور اسماء خلفاء اربعہ اور اللہ ربی بخط ثلث بنا جاتا ہے اور کمربند اور پردہ باب کعبہ مین آیات قرآنی متضمن فضایل کعبہ اور سورہ فاتحہ اور سورۂ لایلاف بنا جاتا ہے اور ہفتہ مین دو بار ایک بروز پنجشنبہ دوسرا بروز دوشنبہ بوقت عصر پردۂ باب کعبہ چھوڑے جاتا ہے اور باقی ایام مین بندھا ہوا رہتا ہے اور ہر سال معہ محمل مصری پردۂ شریف آتا ہے اور بروز عید الضحی تبدیل ہوتا ہے کمربند زرین اور پردہ باب کعبہ جو مغرق زرین ہے شریف حاکم مکہ کو ملتا ہے اور باقی پردہ وہ شیبی کو دیا جاتا ہے اور صرف اسکا دو لاکھ کئی ہزار درہم ہے کہ تفصیل اسکی تیسری فصل مین سند وقف سلطانی سے ظاہر ہوگی انشاء اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ غلامون کو خرید فرما کر خدمت کعبہ مین تفویض کئے اور خلوف کہ ایک قسم کی خوشبوئی ہے اور دوسری خوشبوئیان اور عوددان ہر سال کعبۃ اللہ کے واسطے بھیجتے تھے اور عبد اللہ بن زبیر رضہ اپنے وقت مین حجر اسود کو روپے سے باندھے اور پہلے کار طلائی باب کعبہ کو عبد الملک بن مروان نے کیا اسحال باب کعبہ مغرق روپے سے ہے اور میزاب یعنے پرنالہ کعبۃ اللہ مغرق بطلا ہے

کیفیت اذان اور صلوۃ حرم مکہ معظمہ مشابہ ہے اذان اور صلوۃ مدینہ طیبہ سے حال اسکا باب دوم مین احوال مین مدینہ طیبہ کے تفصیل معلوم ہوگا۔ ہر چند کہ فیما بین کچھ فرق ہے

مگر بخطر اختصار حذف کیا گیا۔ حرم مکہ معظمہ یعنی مسجد الحرام اور صحن اسکا مسجد نبوی
سے مضاعف سے زاید ہے مگر مدینہ طیبہ باعتبار آرایش اور زینت اور مہتابی
کے بدایج زاید ہے اور قنادیل اسمین ہمیشہ دو ہزار سے زاید روشن ہوتے ہین
اور تقریبات مین مثل رمضان شریف اور عیدین اور ایام حج کے اور شب جمعہ مین
اضافہ روشنی ہوتی ہے۔ حضرہ کہ بطور حوض کے روبروے کعبہ سنگ بست بنا
کیا ہوا ہے عزبن عبد السلام سے روایت ہے کہ یہ وہ مقام ہے کہ جبرئیلؑ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہمراہ نماز پنجگانہ ادا فرمائے تہے بوقت فرض ہونے نماز
کے ابن جماعہ سے یہ بات منقول ہے کہ دوسرون سے منقول نہین۔ مسجد جبل عرفات
اور زینہ اسکے بنا کئے ہوے وزیر محمد بن علی المعروف بہ جواد اصفہانی کے ہین
فواتح مسکیہ مین عروہ سے روایت ہے کہ جسوقت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا انکی
نعش کو باب کعبۃ اللہ کے روبرو رکہے اور جبرئیل علیہ السلام معہ ملائکہ نماز جنازہ
ادا کئے اور دفن منیٰ مین مسجد خیف کے منارہ کے پاس ہوا۔ مولف کہتا ہے
کہ تاحال یہی عادت جاری ہے کہ جنازون کو روبرو کعبہ کے رکہکر نماز ادا کرتے ہین
اور قبر شریف حضرت آدم علیہ السلام کی منا مین مشہور اور ظاہر نہین جیسا کہ قبر
مبارک حضرت حوا کی جدہ مین معروف اور ظاہر ہے۔ کعبۃ اللہ کے اندر کا غسل
آخر ماہ ذی قعدہ مین ہوتا ہے اندرون کعبہ شریف مکہ اور حاکم ترک حاضر رہتے ہین
قریب عرصہ دو گہڑی کے ہوتا رہتا ہے اور لوگ اس آب کو بطور تبرک لیتے ہین
اور اطراف کعبہ اژدہام خلق واسطے اخذ تبرک آب غسل کے رہتا ہے اور جن جاروبون
سے کہ زمین کعبہ دہوتے ہین وہ حاضرین کو پہینکتے ہین مگر اژدہام اسپر ایسا ہوتا ہے کہ

ضعفا کی قدرت نہین کہ اسکو حاصل کرین بلکہ جو اقوبا ہی کہ عادت سے اسکے ہوتے ہین وہی لیتے ہین اور لوگ انکو کچہہ نذر دے کر لیتے ہین اور غسل کل مسجد الحرام سال مین ایکبار ہوتا ہے۔

فصل دوسری فضایل کعبۃ اللہ مین

قولہ تعالی جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاما للناس والشہر الحرام والھدی والقلاید تفسیر آیہ۔ حق تعالی فرماتا ہے کر دانا حق تعالی کعبہ کو مکان بزرگ واسطے قیام آدمیون کے اور شہر حرام کو اور قلاید کو ہر چند کعبۃ اللہ اور مکہ معظمہ کے فضایل قرآن شریف اور احادیث مین بہت سی صراحتا اور کنایتا مذکور ہین مگر فضایل عجیبہ اور فوایدغریبہ کتب مین حرمین شریفین کے جو عند المطالعہ نظر سے گذرے اوسکو یہان حیز تحریر مین لاتا ہون۔

فضایل حجر اسود مین وارد ہے کہ حجر اسود دست خدا ہے مصافحہ کرتا ہے حق تعالی بوسیلہ حجر اسود کے جس سے کہ چاہتا ہے۔ جسوقت کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دیئے کہی کہ اے حجر تو نہ نفع پہونچانے والا ہے نہ ضرر دینے والا ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تجہکو بوسہ نہ دیتے مین بہی تجہکو بوسہ نہ دیتا اوسوقت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمائے کہ اے امیر المومنین حجر اسود نفع اور ضرر پہونچاتا ہے کیونکہ حق تعالی روز ازل مین عہد اور مواثیق بنی آدم سے لیا اور اوسکو قطعہ کاغذ مین ملفوف کرکے حجر اسود مین رکہا ہے بروز قیامت بوسہ لینے والون کے ایمان پر گواہی دیگا اور اس مقام مین دعا بہی مستجاب ہے۔

فضایل حجر اسود

فضیلت طواف مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص طواف کرے
ہر قدم پر اوسکے گناہ بخشے جاتے ہین اور بدلے اوسکے حسنات لکھے جاتے ہین
اور درجات بلند ہوتے ہین اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تخریج ترمذی وارد ہے
کہ جو شخص پچاس بار طواف کرے نکل آتا ہے گناہون سے اپنے جیسا کہ ابھی شکم ماں
سے باہر آیا شرح مین اس حدیث کی سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
فرماتے ہین اس سے پچاس بار پہرنا اطراف کعبہ کے مراد ہے نہ پچاس طواف کہ ہر
طواف مین سات بار پہرنا ہے۔ اور محب طبری کہتے ہین کہ پچاس متصلاً ایک ہی وقت
مین بہی شرط نہین بلکہ صحیفہ اعمال مین جسکے پچاس طواف لکہا جاوے اگرچہ تمام عمر مین
اداکرے اوسکے واسطے وہی فضیلت حاصل ہے۔ عقال سے روایت ہے کہ انس
بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک وقت مین مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم کے سات طواف کو وقت بارش مین گیا حضرت نے فرمایا کہ گناہ ماضی
تمہارے عفو ہوے از سر نو اپنے اعمال کا حساب رکہو اور ثواب طواف کا وقت
حرارت کے قاضی اپنے جامع مین لکہتے ہین کہ ہر قدم پر اوسکے ثواب ستر طواف
کا نامہ اعمال مین لکہا جاتا ہے اور ستر درجات اوسکے بلند ہوتے ہین اور ستر گناہ
نامہ اعمال سے اوسکے محو کئے جاتے ہین مگر ہر بار استلام حجر اسود مین کسی کو ایذا نہ ہوے
اور سواے ذکر خدا کے کچہہ کلام نکرے۔ اور سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ جو شخص اس طور کا طواف کرے اور سر برہنہ ہووے اور قدم
نزدیک رکہے اور کسی جانب التفات نکرے تو گویا اوسنے ستر غلام آزاد کیا کہ
قیمت ہر غلام کی دس ہزار درہم ہین اور شفاعت اوسکی ستر اہل بیت مین اوسکی

مقبول ہوگی - کتاب مثیر شوق الانام الی حج بیت اللہ الحرام مین حضرت سیدنا عمرؓ
سے روایت ہی کہ حجاج کے واسطے طواف نفل افضل ہے نماز نفل سے لیکن علماؤن مین
اختلاف ہے کہ عمرہ افضل ہے یا طواف - اسمین تین قول وارد ہین - قول اول یہ ہے
کہ طواف افضل ہے عمرہ سے دوسرا قول عکس اسکا ہی - تیسرا قول یہہ ہے کہ اگر وقت مین عمرہ
لانے کے طواف مین مصروف رہتا ہی بس اوسکے واسطے طواف افضل ہی ورنہ عمرہ
افضل ہے لیکن کثرت سے عمرہ لانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے یا صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم سے منقول نہین ہے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کل تین عمرہ فرمائے ہین اور چوتھے عمرہ مین اختلاف ہے اور کثرت طواف آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام سے مروی ہے اور مذہب امام مالک رحمۃ اللہ
بھی یہی ہے - طواف مین بغیر کلام خیر کے بات کرنا جائز نہین ہے اور طواف کرنے
والے کو لازم ہے کہ دل کو اپنے خضوع اور خشوع اور عذرخواہی مین مشغول رکھے
ابن وہب کہتے ہین کہ مین ایکروز حطیم مین زیر میزاب کعبہ بیٹھا تھا یکایک سنا کہ زیر پردہ کعبہ
سے یہہ آواز آتی ہے کہ طرف حق تعالی کے اور پہر طرف تیرے شکوہ کرتا ہون مین اے
جبرئیل کہ طواف کرنیوالے اطراف میرے جو خطرات اور تفکرات کرتے ہین - ازرقی ابوبکر
سے زیادتی اس الفاظ سے روایت کرتے ہین کہ بجانب حق تعالی کے اور بجانب تیری
شکوہ کرتا ہون اے جبرئیل کہ طواف کرنے والے اطراف میرے جو گفتگو اور غفلت کرتی
ہین - ابن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے جان لیا کہ کعبہ جبرئیل علیہ السلام سے
شکایت کرتا ہے اور ابن جوزی سے بہی اسطور کے کلمات مروی ہین - اور طاؤس
سے بہی یہی معاملہ درپیش ہوا - اور علی بن موفق سے روایت ہی کہ وہ حال اپنا

باعبر کا بیان کرتے ہین کہ وہ حطیم مین حالت خواب مین سنے کہ کعبۃ اللہ کہتا ہے اگر
طواف کرنے والے اطراف میرے گناہون سے باز نہ آوین ایک آواز کرونگا
پھر پلٹ جاونگا اوس جا کہ جہان سے آیا تھا۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
بوسہ دینا رکن یمانی کا اور رکھنا رخسارہ کا اوسپر اور حجر اسود پر فعل رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے **ف** علماء حنفیہ مین شیخین کے پاس بوسہ
دینا رکن یمانی کا نہین ہے بلکہ محض استلام ہے اور یہہ حدیث مؤول ہے اور موافق
مذہب امام محمد کے بوسہ دینا رکن یمانی کا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ حجر اسود دست راست حق تعالی ہے دنیا مین جو شخص کہ بیعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پاوے وہ مسح حجر اسود کو کرے گویا وہ شخص خدا اور رسول
خدا سے بیعت کیا دوسری روایت ہی کہ حجر اسود سیدھا ہاتھ حق تعالی کا ہی مصافحہ
کرتا ہی اوسکے ساتھ حق تعالی اپنے بندون سے جیسا کہ کوئی شخص اپنے بھائی سے
مصافحہ کرتا ہے۔ سیدتنا عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرمائے کہ نہین گذر کیا مین رکن یمانی سے مگر جبرئیل کو وہان کہڑے
ہوے دیکہا اور عطا سے روایت ہی کہ مغفرت چاہتے ہین جبرئیل اون لوگون کے
لئے کہ جنہون نے رکن یمانی کا بوسہ لیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
رکن یمانی کے نزدیک دو فرشتے ہین جو شخص کہ اوسکے پاس دعا مانگی اونکے واسطے
آمین کہتے ہین اور حجر اسود کے پاس بہت فرشتے ہین رکن یمانی کے پاس یہہ دعا کہنے کا
حکم ہے ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار
شعبی کہتے ہین کہ ایک روز مین نے امر عجیب دیکھا کہ کعبۃ اللہ کے نزدیک ہین اور عبد اللہ

ابن عمر اور عبد اللہ بن زبیرؓ اور مصعب بن زبیرؓ اور عبد الملک بن مروان
حاضر تھے سب نے کہا کہ ہر شخص حاجت اپنی رکن یمانی کے پاس کھڑے ہو کر عرض
کریں حق تعالے اپنے فضل و کرم سے ہر شخص کی حاجت روائی کرے گا اور سب نے
عبد اللہ بن زبیرؓ کو کہا کہ تم ہجرت میں اول پیدا ہوئے ہو ابتدا تم سے ہووے
پس عبد اللہ بن زبیرؓ کھڑے ہوئے اور رکن یمانی پکڑ کر یہہ دعا کئے اللهم انك
ترجي لكل عظيم اسالك بحرمة وجهك وحملة عرشك وحرمة
بنبيك صلى الله عليه وآله وسلم ان لا تميتني من الدنيا حتى
تولني الحجاز وتسلم علي الخلافة یعنے عبد اللہ بن زبیرؓ ملک حجاز
کی خلافت چاہنے پہر مصعب بن زبیرؓ نے رکن یمانی پکڑے اور یہہ دعا مانگی اللهم
انك رب كل شيئ ان لا تميتني حتى تولني العراق وتزوجني سكينة
بنت الحسين رضي الله عنهما یعنے حاجت ابن مصعب ابن زبیرؓ کی یہہ تھی کہ
ملک عراق کی حکومت حاصل ہووے اور سیدتنا سکینہ بنت امام حسین سے اپنا نکاح
ہووے پہر عبد الملک ابن مروان نے رکن یمانی پکڑ کے یہہ دعا کئے اللهم
رب السموات السبع والارض ذات النبات بعد القفر
أسالك بما سألك عبادك المطيعون لامرك واسالك بحقك علي جميع خلقك وبحق الطايفين حول بيتك
ان لا تميتني حتى تولني شرق الارض وغربها ولا ينازعني احد
اتيت براسه یعنی عبد الملک بن مروان نے حکومت شرق اور غرب چاہی
اور یہہ چاہی کہ جو شخص اسکے سے مخالفت کرے اوسکا سر کاٹ لاویں پہر وہ
بہی اکر بیٹھے پہر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رکن یمانی پکڑ کے یہہ دعا کئے

اللّٰهم یا رحمٰن یا رحیم اسئالك برحمتك التي سبقت غضبك ان لا تمیتني من الدنیا حتی توجب لي الجنة یعنی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے واسطے جنت چاہے۔ شعبی کہتے ہین کہ مین دنیا سے نہین گیا یہانتک کہ مین نے دیکھا کہ ہر ایک اپنے مقصود کو پہونچا۔ خلاصہ حقایق مین منقول ہے کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم اور رکن یمانی روز قیامت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو عرض کرین گے کہ جو لوگ ہماری زیارت نہین کئے اونکے واسطے آپ شفاعت کرو اور جو کہ ہماری زیارت کئے ہین ہم اونکی شفاعت کرینگے ابن مردویہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمائے کعبہ قیامت کے دن میری قبر کی طرف متوجہ ہوکر کہیگا السلام علیک یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین کہونگا وعلیک السلام یا بیت اللہ میری امت نے بعد میرے تجھسے کیا معاملہ کیا۔ کعبہ کہیگا یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو شخص کہ میرے پاس آیا مین اوسکا شفیع ہون اور جو نہین آیا آپ اوسکے واسطے کافی ہو۔ بحر عمیق مین مذکور ہے اور بعضے سلف سے بھی روایت ہی کہ جو شخص زیر میزاب شریف دو رکعت نماز پڑہے اور سو بار حاجت اپنی عرض کرے دعا اوسکی مستجاب ہے۔ ازرقی عبد اللہ بن ابی سلیمان نے جو مولی بنی مخزوم کے ہین روایت کیا ہے کہ جس وقت آدم علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائے دو رکعت نماز اداکرکے ملتزم کے پاس آئے اور یہ دعا کیئے اللّٰهم انك تعلم سریرتي وعلانیتي فاقبل معذرتي وتعلم ما في نفسي وما عندي فاغفر لي ذنوبي وتعلم حاجتي فاعطني سئولي اللّٰهم

الٰہی اسئالک ایماناً یباشر قلبی ویقیناً صادقاً حتی اعلم انہ لا یصیبنی الا ما کتبت لی والرضا بما قسمت علی حق تعالی آدم علیہ السلام کو وحی کیا کہ اے آدم تو نے مجھہ پاس دعا کیا اور مین نے قبول کیا اور نہ کریگا کوئی شخص اس دعا کو مگر دور کرونگا مین اوسکے غم کو اور دور کرون اوسکی تنگی اور محتاجی کو اور رکھونگا اوسکی روبرو تونگری کو اور دونگا اوسکو ہرطرح کے فوایدا اور آویگی اوسکے پاس دنیا اگرچہ وہ دنیا کا ارادہ نکیا ہو وے۔ مجاہد سے روایت ہی کہ درمیان مین حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے ملتزم ہے جو شخص وہان کہڑے ہوکر دعا کرے دعا اوسکی مستجاب ہی۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ مین نے سب لوگون سے یہہ بات سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو دعا ملتزم شریف کے پاس کیا وہ دعا مستجاب ہی عمر ابن دینار اور حمیدی اور محمد ابن ادریس اور ابوالحسن محمد بن الحسن اور ابو اسامہ اور ابو علی اور ابوالحسن کتاب اور ابوالفتح غزنوی اور ابو طاہر اصفہانی اور ابو عبد اللہ ثقلبیی اور حافظ محمد بن مسدی اور طبری ہر ایک ایسا ہی کہتے ہین کہ ہم نے جو وقت ملتزم شریف کے پاس دعا کئے وہ مستجاب ہوی۔

عمر بن شعیب سے روایت ہی کہ ملتزم پر منہہ اور سینہ رکھنا اور ہاتھ کہولنا اور کہنی سے پہونچے تک ہات رکہنا سنت ہے۔ محب طبری سے روایت ہی کہ جمع نہوگی کبھی آب زمزم اور آگ دوزخ کی شکم مین مومن کے۔ فاکہی روایت کئے ہین کہ پانچ نظر عبادت ہی ایک نظر کرنا کعبۃ اللہ پر دوسرے نظر والدین پر تیسرے نظر زمزم پر چوتہے نظر عالم کیطرف پانچوین نظر قرآن شریف پر اور حدیث مین آیا ہے کہ آب زمزم شریف جس نیت سے پیوے وہ حاصل ہے اگر شفاء مرض کی نیت سے پیوے شفا اوسکو حاصل ہو

اور اگر غذا کی نیت ہووے تو ہرچند پانی غذا نہین ہوتا اور پانی سے خون اور گوشت نہین بنتا مگر کرامت خاص آب زمزم کی ہے کہ اس سے خون اور گوشت بنتا ہے اور غذا انسان کی ہوتا ہے مگر خلوص نیت شرط ہے حق تعالی تمامی مسلمانون کو نصیب فرماوے چاہ زمزم مین تین جانب سے جہرے ہین اون سے چاہ زمزم مین پانی داخل ہوتا ہے ایک جہرہ جبل ابی قبیس اور صفا کی جانب سے اور ایک مروہ کی جانب سے اور ایک حجر اسود کی جانب سے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ بہترین پانی روے زمین مین آب زمزم ہے فاسی کہتے ہین کہ زمزم بہتر ہے آب کوثر سے اسواسطے کہ سینہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آب زمزم سے غسل دیا گیا ہے نہ آب کوثر سے عمق چاہ زمزم کا ساٹھ ہاتھ ہے اوسمین چالیس ہاتھ زمین کندہ ہے اور بیس ہاتھ پہاڑ کندہ ہے جو شخص کہ بعد طواف کی دو رکعت نماز ادا کرکے آب زمزم پیوے گویا کہ شکم مادر سے ابہی تولد ہوا اور جو شخص تحت میزاب کعبۃ اللہ دو رکعت نماز پڑہے نکل آتا ہے گناہون سے جیسا کہ ابہی تولد ہوا شکم مادر سے جو کہ پیچہے مقام ابراہیم کے نماز پڑہے وہ شخص مامون ہوا عذاب الہی سے اور دوست تر نزدیک اللہ کے وہ جاہی جو درمیان مین ملتزم شریف اور مقام ابراہیم کے ہے اور طواف کرنے والا اطراف کعبہ کے مانند اوس شخص کے ہے کہ جس نے اطراف عرش کے طواف کیا۔

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اوٹہاویگا حق تعالی مقبرہ مکہ معظمہ سے ستر ہزار شہیدون کو کہ وہ داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے اور چہرے اون کے مانند ماہ چہاردہم کے تابان ہونگے اور اونکی شفاعت ستر آدمیون

مقبول ہونگی۔ اور دوسری روایت مین ستر ہزار آدمیون کا شمار آیا ہے
دیلمی نے کتاب حبیبین سے روایت کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو
شخص بیت اللہ کی جانب ایمانا باللہ و رسولہ نظر کرے ثواب اوسکا مثل ثواب
کرنے والے اور عمرہ کرنیوالے اور جہاد کرنیوالے کے ہے۔ ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ رمضان المبارک
کو مکہ معظمہ مین پایا اور روزہ رکہا اور نماز پڑہا جسقدر کہ اوسکے حصہ مین تہا اوسکے
واسطے ثواب ایک لاکھ رمضان کا لکہا جاتا ہے اور ہر روز و شب مین ثواب
آزادی غلام کا اوسکو حاصل ہوتا ہے اور روز و شب ایک ایک نیکی اوس کے
نامہ اعمال مین لکہی جاتی ہے اور ہر دن مین اوسکو ثواب جہاد کا ملتا ہے۔ ابن ماجہ نے
اس حدیث کو روایت کئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم سے روایت کئے کہ جو شخص بیت اللہ شریف مین داخل ہوا تو اوسنے حسنات مین داخل
ہوا پہر بیت اللہ سے جب نکلا تو اوس حالت مین نکلا کہ گناہین اوسکے سب معاف ہوئے
روایت کیا اس حدیث کو طبرانی اور بیہقی نے اپنے سنن مین۔ اور روایت ہے عائشہ
مطہرہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے کعبہ
مین داخل ہوا اگر اول خیال کرتا مین اوس چیز کو جو بعد خیال کیا تو داخل نہوتا مین کعبہ مین
اسواسطے کہ خوف کرتا ہون مین امت پر کہ بعد میرے وہ اوٹہ دیا مے سے حرج نہ اوٹہاوے
روایت کیا اس حدیث کو امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ جمع دریا نہین
دونون حدیثون کے یہہ ہے کہ جو شخص حطیم مین داخل ہوا گویا اوسنے کعبۃ اللہ مین داخل ہوا
اور ثواب بہی وہی حاصل ہے اسواسطے کہ ایک روایت عایشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے

کہ حضرت نے کعبہ مین داخل ہونا چاہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عایشہ
تو نماز حطیم مین ادا کر گویا تو نماز کعبہ مین ادا کی ابو ذر اور احمد اور رزین سے روایت ہے
اور امام شافعی بہی اپنی مسند مین اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ مکہ معظمہ اوقات صلوۃ
سے مستثنی ہے یعنی کوئی وقت مکہ معظمہ مین نماز پڑہنا مکروہ نہین ہے مگر اس حدیث کی
موافق کتب فقہ حنفیہ مین کوئی مسئلہ نظر سے نہین گذرا شاید کہ کسی مقام پر کتب حنفیہ مین
بہی یہہ مسئلہ لکہا ہو اور نظر اس کثیف کی دیکہنے سے اوسکے قاصر ہو یا یہہ حدیث
علماء حنفیہ کے پاس مئول ہو واللہ اعلم بالصواب۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ معظمہ مین آٹہون دروازہ جنت کے کشادہ
ہین قیامت تک ایک دروازہ باب کعبہ کے پاس اور دوسرا دروازہ میزاب کے نیچے
اور تیسرا دروازہ رکن یمانی کے پاس اور چوتہا حجر اسود کے پاس اور پانچوان مقام
ابراہیم کے نیچے چہٹا چاہ زمزم کے پاس ساتوان کوہ صفا کے پاس اور آٹہوان کوہ
مروہ کے پاس اور نہین نکلیگا کوئی شخص مکہ معظمہ سے مگر ساتھ مغفرت کے اسواسطے
کہ حق تعالے نے فرمایا جو شخص کہ مکہ مین داخل ہوا اوسکو امن ہوا یعنے عذاب الٰہی
سے عظمت مکہ معظمہ سے یہہ ہے کہ حد حرم تک درندے ہرن کو تکلیف نہین دیتے اور
جبکہ حد حرم سے باہر آتے ہین درندے پیچہا ہرن کا کرتے ہین۔ ابن جماعہ سے روایت ہے
کہ اول تعظیم حرم کی سانپون نے کیا کہ بڑے سانپون نے چہوٹے سانپون کو وقت
طواف کے نہین کہایا ورنہ چہوٹے سانپ بڑے سانپ کی غذا ہین اور کرامت بیت اللہ
سے یہہ ہے کہ بارش جس جانب مین بیت اللہ کے ہو ارزانی خاص اوسی جانب کے ملک
مین ہوگی اور اگر سب جانب مین بیت اللہ بارش ہو تو تمام ملکون مین ارزانی ہوتی ہے

اور کرامت معظمہ سے یہہ ہے کہ سیل زمین حل کے حرم مین داخل نہین ہوتی بلکہ سیل زمین
حرم کی زمین حل مین سے نکل جاتی ہے اور جسوقت کہ سیل زمین حل کے زمین حرم کو پہونچی
ہے تو ٹھہر جاتی ہے اور حرم مین داخل نہین ہوتی۔ روایت ہے جابر ابن عبد اللہ رضی
اللہ عنہما سے کہ جسوقت قوم ثمود اونٹنی کے ٹانچے کاٹی اور عذاب آلہی مین گرفتار ہو کر
سب ہلاک ہوی ایک شخص کہ وہ زمین حرم مین تہا عذاب آلہی سے محفوظ رہا پہر جب
وہ زمین حرم سے باہر نکلا عذاب آلہی مین گرفتار ہوا نام اوسکا ابو رغال ابو ثقیف تھا
روایت ہے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اول زمین کعبۃ اللہ کی پیدا کیگئی
پہر اوس سے تمام زمین پیدا ہوئی اور پہاڑون مین پہلے جبل ابو قبیس مخلوق ہوا پہر اوس
سے تمام پہاڑ مخلوق ہوے۔ روایت ہے مجاہد سے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما سے کہ بیت اللہ آگے دو ہزار سال کے زمین سے پیدا ہوا پہر اوس سے زمین
پیدا ہوئی عبد المنعم اپنے والد اور وہ اونکے جد وہب بن منبہ سے روایت کرتے ہین
کہ جسوقت آدم علیہ السلام زمین پر اوترے اونکو وحشت ہوئی جب اونہون نے وسعت
زمین کی دیکہی اور اپنے سوا کسیکو نہ پایا جناب باری مین عرض کئے کہ اے حق تعالی کوئی
آباد کرنیوالا تیری زمین مین سواے میرے ہے کہ اوسمین تیرا حمد کرے ارشاد آلہی ہوا
کہ اے آدم قریب ہے کہ مین زمین مکانات بناونگا کہ اوسمین میرا ذکر بلند ہووے
اور میری خلق اوسمین میری تسبیح کرین اور تجہکو ایک ایسے گہر مین جاے دونگا کہ
اون سب مین سے اوسکو مین اپنے لئے پسند کیا ہون اور اوسکو اپنی بزرگی سے
دیا ہونگا اور جتنے زمین پر مکانین ہین سب پر اوسکو بزرگی دیا ہونگا اور نام اوسکا
اپنا گہر رکہونگا پاک کر دونگا مین اوسکو خاص اپنی عبادت کی واسطے اور نگہ رکہونگا مین

اوسکو میری عظمت اور بزرگی کے واسطے اور میرے ذکر کے واسطے سب مکانون
سے اوسکو مستحق زیادہ کرونگا اور اوسکو آسمانون مین اور زمینون مین رکھونگا اور
وہ روبرو تیرے اور روبرو اوسکے ہون پس وہ میرے نزدیک سب گھرون سے
پسند زیادہ ہی اگرچہ مین اوسمین رہتا نہین ہون اور نہ میرے واسطے گھرون مین رہنا
سزاوار ہے اور نہ مکانون کے یہہ شان ہی کہ مجکو اوٹھا سکین اور اے آدم مین اس
گھر کو تیرے اور تیرے بعد والون کے واسطے حرم صاحب امن کرونگا اور اطراف مین
اوسکے اور تحت اور فوق مین اوسکے بزرگی دونگا جو شخص کہ میری بزرگی دینے کے
باعث سے اوسکی بزرگی کیا پس اوس نے میری بزرگی کیا اور جو شخص کہ اوسکی بزرگی
نہین کیا پس اوسنے میری بزرگی دیے ہوے سے انکار کیا اور بے ادبی کیا اور جو شخص
کہ اوسکے رہنے والون کو امن دیا پس وہ مستحق میرے امن کا ہوا اور جو شخص کہ اونکو
ڈرایا وہ میرے ذمہ کو توڑا اور جو کہ اوسکی تعظیم ادا کیا پس وہ میری آنکھہ مین بزرگ ہوا
اور جو کہ اوسکی بزرگی اور تعظیم مین سستی کیا پس وہ میرے نزدیک ذلیل ہوا اور ہر ایک
بادشاہ کے واسطے ایک سرحد ہے اور بطن مکہ میری سرحد ہے کہ جسکو مین اپنے واسطے
سرحد مقرر کیا ہے نہ خلق کے واسطے پس اللہ صاحب مکہ ہون کہ وہ میری حمایت
مین اور میری ذمہ مین اور میرے ہمسایہ مین اور میری ضمانت مین ہے اور بنا اونکو
مین اوس ہی اول بیت کہ بنا کیا گیا ہے واسطے آدمیون کے اور آباد کرونگا مین اوسکو
آسمان والون اور زمین والون سے کہ آوینگے اوسمین فوج فوج گرد آلودہ اور غبار
آلودہ ضعیف اونٹون پر دور سے بہ آواز تکبیر کہتے ہوے جو شخص کہ قصد اوس گھر کا کرے
اور سواے میرے اور کچھہ ارادہ اوسکا نہو وے پس وہ شخص جب مجھسے ملاقات کیا اور

میرا مہمان ہوا اور مجھ پاس آیا اور میرے گہر مین اوترا اپس لازم ہے مجھ پر کہ اوسکو بزرگی
تحفہ دون اوسکو بزرگ ہم بہم پہنچانیکے واسطے ضرور ہے کہ اپنے مہمان کی اور اپنے پاس آنیوالے
کی اور اپنی ملاقات کو آنیوالون کی بزرگی کرے اور حاجت برآری اونکی کرے اے ابراہیم
آباد کر تو اسکو اے آدم جبتک کہ تو زندہ ہے پہر بعد تمہارے گروہ مین اور امتین
انبیاؤن کی تیری اولاد سے ہونگی ایک کے بعد ایک اوسکو آباد کرینگے یہانتک
کہ سلسلہ اوسکا منتہی ہوگا طرف ایک نبی کے کہ وہ خاتم النبیین ہوونگے اور نام
اونکا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا اور اونکو مین کعبہ کی آباد کرنے والا اونہین
سے کرونگا اور وہ والی اور نگہبان کعبۃ اللہ کے ہونگے اور سقایت کعبہ بہی اونہین کے
اختیار مین رہیگی جبتک کہ وہ زندہ رہینگے کعبہ مین باعث امن کا رہیگا اور جسوقت
وہ نبی میرے پاس پلٹ آوینگے مین اون کے واسطے وہ فضیلت اور ثواب جمع کیا
ہونگا کہ وہ باعث میری نزدیکی کا ہوگا اور اونکے واسطے قیامت مین سب بزرگ
ترین مقامون کا ہوگا اور آگے اون کے ایک اور نبی ہونگے کہ وہ والد اونکے ہونگے
اور نام اونکا ابراہیم ہوگا وہ تمہارے اولاد سے ہونگے اس گہر کا نام اور ذکر اور
شرف اور بزرگی اور کرامت اور ثنا اون سے کرونگا اور بلند کرونگا مین اونکے
واسطے قواعد اس گہر کے اور تمام کرونگا مین اونکے ہاتہون پر عمارت کو اوس گہر کے
اور منسوب کرون مین اونکی طرف سقایت کو اوسکی اور بتلاؤنگا مین اونکو حد حرم
کو اوسکی اور مقام حل کو اور مقام وقوف کو اوسکے اور تعلیم کرونگا مین اوس
نبی کو عبادات حج کو اس گہر کے اور کرونگا مین اوس نبی کو امت طاعت کرنیوالی
قایم میرے حکم پر جو بلانے والے میری راہ کی طرف کہ مین اوس راہ کو پسند کرونگا

اور ہدایت کرونگا مین اوس نبی کو سیدہی راہ کے اور مین اوس نبی کو با عنایت کرونگا
تو وہ میر کرے گا اور اگر عافیت دونگا تو وہ شکر عافیت بجالاویگا اگر اوسکو حکم
دونگا میرا حکم بجالاویگا اگر وہ کچھہ میری نذر کریگا پس وہ اوسکو پوری کریگا اور اگر وہ
کچھہ مجھسے وعدہ کریگا تو اوسکو پورا کریگا اور اگر وہ مجھسے دعا کریگا تو مین اوسکی دعا
کو قبول فرماونگا اور اولاد اور ذریت مین اوسکے بہی بعد اوسکے اوسکی دعا قبول کرونگا
اور شفاعت اوسکی اوسکے اہلبیت اور ذریت مین قبول کرونگا اور مین اولاد کو اوس
نبی کی اس گہر کا اہل کرونگا اور اوسکو مین اپنے گہر کا والی اور حاکم اور نگہبان اور خدمت
گزار اور کلید بردار اور حاجب اور صاحب سقایت کرونگا جب تک کہ وہ دین مین نئی
بات نہ نکالے اور تغیر اور تبدل دین مین بعد انکے کرے اور جب ایسا کرے پس نہین ہے
زیادہ فاسق والا ہوئی کہ بدل کرودن مین جسکو چاہون۔ اور کرودن گا مین ابراہیم کو
امام اس گہر کا اور اہل الحرمت کہ اقتدا کرینگے اونکی جو ان مقامات مین حاضر ہونگے
اور تمامی جن و انس سے جو اون کے قدم بقدم رہیگا اور طریقہ کے اون کے اتباع کریگا
اور خصلت کی اونکی پیروی کرے پس اوس نے نذر پوری کیا اور اپنا حج کامل کیا
اور اپنے مقصود کو پہونچا اور جس نے ایسا نہین کیا اوسنے اپنا حج ضایع کیا اور اپنا
مقصود کو نہین پہونچا اگر کوئی شخص مجہسے پوچہے کہ روز حج مقامات حج مین تو مین
کہان ہونگا تو جان لو کہ مین اون لوگون کے ساتھہ ہون کہ جنکے بال پریشان اور
غبار آلودہ ہین اور اپنی نذر کو پوری کئے ہین اور اپنے پروردگار کی طرف خطا
اور باطن کو جانتا ہے گریہ کرتے ہین اس حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان مین روایت
کئے ہین اور ازرقی سے معنی اس حدیث کی روایت ہے اور وہ اس سے طویل ہے

زہری سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا کہ مجھکو خبر پہونچی ہے کہ لوگون نے مقام ابراہیم
مین تین صحیفے پائے۔ صحیفۂ اولی پر یہ مکتوب تہا کہ مین اللہ مالک مکہ ہون پیدا کیا مین نے
اوسکو جس روز کہ مین نے آفتاب اور مہتاب کو پیدا کیا اور اوسکی محافظت ساتھ فرشتون کے
سے کیا اور برکت دیا مین اہل مکہ کے واسطے گوشت اور دودھ مین صحیفۂ ثانی مین یہ
لکہا ہوا تہا مین اللہ ہون صاحب مکہ پیدا کیا ہی مین نے رحم اور نام اوسکا اوپر نام
اپنے نکالا ہون یعنے نام حق تعالی کا رحیم ہے صحیفۂ سوم پر یہ مرقوم تہا کہ مین اللہ صاحب
مکہ ہون پیدا کیا مین نے نیکی اور بدی کو خوشی ہوئی اوسکے واسطے کہ جسکے ہاتھ پر نیکی
ہوی اور خرابی ہوا اوسکے واسطے کہ جس کے ہاتھ سے بدی ہوی اسکو بہی بیہقی نے
شعب ایمان مین روایت کئے ہین اور محمد سے روایت ہے کہ وہ اپنی بیبی سے
روایت کرتے ہین کہ جسوقت آدم علیہ السلام زمین پر اوترے حق تعالے نے حکم فرمایا
کہ مکہ معظمہ کے طرف جاوین جب موافق فرمان الہی کے آدم علیہ السلام مکہ معظمہ کے
طرف چلے جس منزل پر آدم علیہ السلام اوترتے تہے حق تعالی اپنی قدرت سے چشمۂ آب
شیرین جاری فرماتا پہر جبکہ آدم علیہ السلام مکہ معظمہ کو پہونچے بیت اللہ کے پاس عبادت
کرتے ہوے رہے اور طواف بیت اللہ بہی کرتے یہانتک کہ اونکا انتقال ہوا۔ اور
عروہ سے روایت ہے کہ بعد انتقال آدم علیہ السلام کے نماز اونکے جنازہ کی جبرئیل اور
ملائکہ علیہم السلام روبرو خانہ کعبہ کے اداکئے اور قریب منارہ مسجد خیف کے جو منا مین ہے
دفن آدم علیہ السلام کا ہوا۔ اور راوی کہتے ہین کہ عہد آدم علیہ السلام مین بیت اللہ
شریف جنت کے یاقوتون سے یاقوت سرخ کا نہایت تابان اور درخشان تہا اور
اوسکے دو دروازے تہے جنتی سونے کے ایک بجانب مشرق کے دوسرا بجانب مغرب کے

اور ستارے الماس کے اوسمین نصب تہے چنانچہ حجر اسود بہی اونہین الماس مین سے
ایک الماس ہے زمانہ نوح علیہ السلام تک ایساہی تابان رہا پہر جب کہ زمانہ نبی علیہ السلام
مین طوفان آیا آگے طوفان آنے کے واسطے حفاظت غرق ہونے کے بیت اللہ اوٹہاکر
نیچے عرش کے رکہا گیا بعد طوفان نوح کے زمین دو ہزار سال ویران رہی یہانتک
کہ زمانہ ابراہیم علیہ السلام کا آیا اور ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ بیت اللہ تیار کرین
اور ابراہیم علیہ السلام کے پاس سکینہ مثل ابر کے آیا کہ اوسکو سر اور چہرہ مانند
انسان کے تہا اوسنے کہا کہ اے ابراہیم میرے سایہ کے موافق بیت اللہ کو تیار کر
کہ اس سے نہ زیادہ ہووے اور نہ کم پس ابراہیم علیہ السلام موافق سایہ سکینہ کے
زمین پر بیت اللہ شریف بنا گئے اور اون کے ساتھ اسمٰعیل علیہ السلام بہی شریک
تھے مگر بیت اللہ شریف کی واسطے سقف تیار نہین کئے لوگ اوسمین اپنا سامان
اور زیور ڈالنا شروع کئے پہر جبکہ کعبۃ اللہ قریب بہرنے کے ہوا پانچ شخص اپنے
دل مین نیت بد کا ارادہ کر کے کعبۃ اللہ کے پاس رہے چنانچہ چہار شخص چارون
جوانب مین کعبۃ اللہ کے بیٹھے جبکہ پانچوان شخص بہی ارادہ کیا سر کے بل گر کے ہلاک
ہوا اوسوقت حق تعالیٰ نے یہ سانپ کو بہیجا اوسنے پانسو برس تک کعبۃ اللہ کی حفاظت
کیا پہر جو کوئی کعبۃ اللہ کے نزدیک جانے کا ارادہ کرتا وہ سانپ اوسکو ہلاک کرتا
ایسا حال زمانہ قریش تک رہا پہر قریش نے بناے کعبہ کئے اس حدیث کو بیہقی نے
شعب الایمان مین روایت کئے ہین ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ ہر روز و شب مین مسجد مکہ مین حاضر رہنے والون پر ایک سو بیس رحمتین حق تعالیٰ
کے نازل ہوتی ہین ۔ ساٹھ رحمت طواف کرنے والون کے واسطے اور چالیس رحمت

اون کے واسطے جو لوگ کہ اطراف بیت اللہ کے بہ نیت اعتکاف کے بیٹھتے ہین اور بین
رحمت اون لوگون پر جو کہ کعبۃ اللہ کو دیکھتے ہین۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
ہے کہ اول ضحیٰ کہ حق تعالیٰ اپنی رحمت نازل فرماتا ہے وہ اہل مکہ ہے جو لوگ کہ مسجد
مین نماز پڑھتے ہین یار و بقبلہ بیٹھتے ہین ہر ایک شخص کو حق تعالیٰ اپنی معرفت سے
سرفراز فرماتا ہے ملائکہ عرض کرتے ہین کہ اے پروردگار رحمت اور مغفرت سے تیرے
کوئی اہل مکہ باقی نہین رہے مگر سونے والے حق تعالیٰ فرماتا ہے اے ملائکہ مین سونے
والون کو عبادت کرنے والون کے ساتھہ لاحق کرونگا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ جس شخص کے دونو پاؤن طواف کرنے سے درد کرین تو حق تعالیٰ کو ضرور ہے
کہ اون پاؤن کو جنت مین آرام دیوے۔ عبد اللہ ابن عمر اور عمرو بن العاص رضی اللہ
عنہم سے روایت ہے کہ جو شخص وضو درست کرکے رکن یمانی کے پاس آکے اوس کا
بوسہ لیوے تو گویا اوسنے رحمت الٰہی مین غوطہ دیا پھر جب بسم اللہ واللہ اکبر اشہد ان
لا الہ الا اللہ آخر کلمہ طیب تک کہے تو رحمت الٰہی اوسکو لے لیتی ہے پھر جبکہ اوسنے
طواف بیت اللہ کا کیا ہر قدم پر اوسکی ستر نیکی لکھی جاتی ہے اور ستر گناہ اوسکے
محو ہوتے ہین اور ستر درجے بلند ہوتے ہین اور شفاعت اوسکی ستر شخصون مین اوسکے
اہل قرابت کے مقبول ہوتی ہے۔

فضیلت حج

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جو حج کہ اوسمین رفث اور فسوق نہووے
اوس سے گناہین آدمی کے ساقط ہوتے ہین اور حج مبرور کا ثواب اس سے بہی
زیادہ ہے کہ اوس سے فوز عظیم حاصل ہے۔ اور حج کے فضایل مین سے یہہ ہے
کہ اونکی شفاعت چارسو آدمیون مین روز قیامت مقبول ہے اور حج کرنیوالا آتے ہوئے

اور جاتے ہوئے ضمانت الٰہی مین ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حاجی کے واسطے یہہ دعا فرمائے ہین اللھم اغفر للحاج ولمن استغفر لہ الحاج یعنی اے
حق تعالی حاجی کو بخشش دے اور جس نے کہ حاجی کے لئے مغفرت چاہی اوسکو بھی بخشدے
اور دعا حاجی کی اوسکے مکان مین داخل ہوئے کے بعد چالیس دن تک مقبول ہے
چہار شخص ہین کہ حق تعالی پر اونکی تائید ضرور ہے ایک جو شخص کہ اللہ کی راہ مین
جہاد کرے دوسرا جو غلام کہ مکاتب ہوا تیسرا جس نے کہ نکاح کیا چوتھا جس نے
ارادہ حج کا کیا۔ ایک قوم سعدان خولانی کے پاس آکر بیان کیا کہ قوم کہانہ نے
ایک شخص کو قتل کرکے تمام روز جلایا مگر اوسکی لاش پر آگ کچھہ بھی اثر نہ کی بلکہ
رنگ اوسکا جیسا کہ تہا ویسا ہی سفید رہا۔ سعدان خولانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
شاید وہ شخص تین حج کیا ہوگا قوم نے اوسکی کہی کہ ہان ایسا ہی ہے اونہون نے
فرمایا کہ جو شخص ایک حج ادا کیا وہ حج فرض ادا کیا اور جو شخص کہ دو حج کیا حق تعالی
پر اپنا قرض رکھا اور جو کہ تین حج ادا کیا حق تعالی اوسکے گوشت اور بالون کو آتش
پر حرام کیا۔ قاضی عیاض شفا مین اور مولی محدث سعد الدین کازرونی اپنے
مناسک مین یہہ حدیث نقل کئے ہین۔ ثواب ایک درہم دینے حاجی کا راہ خدا
مین ثقیل زیادہ ہے جبل ابی قبیس سے۔ فاکہی علیہ الرحمۃ اور حسن بصری رضی اللہ عنہ
اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کئے کہ جو شخص کہ میت کیطرف سے
حج کرے ثواب ایک حج کا میت کو اور ثواب سات حج کا حج کرنے والیکو ملتا
ہے۔ دار قطنی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص اپنے والدین
کی جانب سے حج کرے ثواب ایک حج کا والدین کو اور ثواب دس حج کا حج

کرنے والے کو ملتا ہے۔۔امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم مین فرماتے ہین
کہ علی ابن موفق سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین مینے ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کیجانب سے حج کیا پس مینے حضرت کو خواب مین دیکہا کہ فرماتے ہین اے
ابن موفق تو نے میری جانب سے حج کیا اونہون نے عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر حضرت نے فرمائے کہ تو میری جانب سے لبیک کہا
اونہون نے عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تجہے قیامت کے روز کافی ہونگا اور تیرا ہاتھ پکڑ کے
جنت مین داخل کرونگا اوس روز کہ خلایق مشقت حساب وکتاب مین رہینگی۔
جو شخص کہ بارادۂ حج اپنے مکان سے نکلے اور اثناء راہ مین وفات پاوے اجر
ثواب اوسکا قیامت تک لکہا جاوے گا اور اوسکے تمام گناہ محو کئے جاوین گے
اور اوسکی شفاعت ستر آدمیون مین اوسکے اقربا کے مقبول ہوگی اور جو دو قدم
کہ کعبہ کے جانب گئے ہین اون کو حق تعالی عذاب نہین کریگا۔

عطا سے روایت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین ہند پر نزول فرمائے
اون کے ہمراہ سات لکڑیان جنت کے تہے وہ یہی لکڑی اگر کی ہے کہ جس سے
خوشبوئی لیتے ہین چنانچہ کعبۃ اللہ کے روبرو اور روضۂ مطہرہ سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بہی اوسکا بخور دیتے ہین اور فی الواقع خوشبوئی
اوسکی نہایت لطیف فرحت بخش دماغ ہوتی ہے کہ ایسی بوسے خوش کسی خوشبوئی
مین نہین ہوتی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً یہہ حدیث مروی ہے کہ آدم
علیہ السلام ہزار بار پیادہ پا طواف کعبہ کے واسطے حاضر ہوئے۔ حسن بصری رضی اللہ

عن سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ما بین حجر اسود اور مقام
ابراہیم کے قبر ہود اور شعیب اور صالح علیہم السلام کی ہے اور دوسری حدیث مین
وارد ہے کہ قبور ایک کم ستر انبیا علیہم السلام کے ہین۔ مجاہد سے روایت ہے کہ
جسوقت ابراہیم علیہ السلام حق تعالی سے یہہ دعا کئے ارنا مناسکنا یعنے اے
مجکو عبادات حج کرنے کے بتادے حق تعالی بناء بیت اللہ کی اونکو دکھایا بعد
اوسکے صفا اور مروہ دکہایا اور فرمایا کہ اے ابراہیم یہہ شعائر اللہ ہین یعنی نشانیان
ہین کہ حق تعالی نے اونکو بزرگی دیا ہے بعد اوسکے جبرئیل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام
کو منا کی طرف لیگئے جبکہ جمرہ عقبی تک پونچے جسکو عوام الناس بڑا شیطان کہتے ہین
شیطان اثنا راہ مین حائل ہوکر ابراہیم علیہ السلام کو اذیت پہونچایا جبرئیل علیہ السلام
نے کہے کہ اے ابراہیم تم تکبیر کہو اور شیطان کو کنکر سے مارو بعد اوسکے ابراہیم
علیہ السلام مقام جمرہ وسطی تک آئے کہ اوسکو عوام الناس منجھلا شیطان کہتے ہین پہر
اور واقع ہوا پہر جب ابراہیم علیہ السلام جمرہ قصوی کے مقام پر آئے کہ اوسکو عوام الناس
چہوٹا شیطان کہتے ہین ایساہی معاملہ واقع ہوا پہر جبرئیل علیہ السلام مشعر الحرام یعنے مزدلفہ
اور مقام عرفات ابراہیم علیہ السلام کو دکہلائے ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ ہر سال موسم حج مین خضر اور الیاس ملاقات کرتے ہین اور ہر ایک دوسرے کے
سر کو حلق کرتے ہین اور بوقت رخصت یہہ کلمات کہتے ہین بسم اللہ ماشاء اللہ
لا یسوق الخیر الا اللہ ماشاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ماشاء اللہ
ما کان من نعمۃ فمن اللہ ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۔
اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

حق تعالی کعبۃ اللہ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر سال چھ لاکھ آدمی حج کرینگے اگر کم ہونگے
تو اس عدد کی تکمیل فرشتون سے کیجاویگی۔ ابوبکر محمد بن حسن نقاش نے کہا ہے کہ
نہایت عدد حجاج کی پندرہ لاکھ ہین چنانچہ پندرہ لاکھ سے زیادہ ہوتے ہین لیکن اس سے
کم نہین ہوتے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی وہ روایت کرتے ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ حضرت نے فرمایا عرفہ کے روز جسکے دلمین ذرہ برابر بھی
ایمان ہووے اوسکے واسطے مغفرت ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ یہہ بات اہل عرفات
یعنے حجاج کے واسطے خاص ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مومنین کے
واسطے عام ہے۔ اور حدیث مین وارد ہے کہ حق تعالی آخر روز عرفات مین حجاج کے
واسطے فرماتا ہی کہ اے فرشتو گواہ رہو مین نے سب گناہ حاجیون کے بخشدیا مگر جن پر کہ
حقوق عباد ہین۔ پھر روز مزدلفہ مین ارشاد الٰہی ہوتا ہے کہ حقوق عباد بھی بخشوا دونگا
اور مظلوم کو ظالم کے طرف سے آپ بدلہ دونگا۔

ایوب جمال سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین مین نے عرفات مین وقوف کیا اور وہان
نفقہ اہل وعیال کا فراموش کرکر وہان سے روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد جب یاد
آیا واسطے تجسس اوس نفقہ کے پھر عرفات مین آیا دیکھا کہ تمام میدان عرفات مین
بہت سے سیاہ بدن بغیر سر کے پڑے ہوے ہین مجکو اس امر کے دیکھنے سے تعجب
لاحق ہوا ہاتف سے یہہ آواز آئی کہ یہہ گناہین بنی آدم کی ہین اس جاے پر چھوڑ
گئے ہین پھر مین اپنا گم کیا ہوا پاکر وہان سے روانہ ہوا۔ شیخ سے روایت ہی کہا کہ
ایکسال حج مین مین ہمراہ عبید ابی قاسم کے تہا جسوقت کہ مین عرفات مین گیا اور
بستر اپنا نزدیک عبید کے رکھکر واسطے غسل کے حوض عکاض پر گیا اور ہمیانی

ف سیئات سیاہ بدن حجاج کے عرفات مین

بیان حج اکبر

کرے اپنے غلام کو حکم دیا کہ سب غلام پیدل گیا اور پیدل چلنے کے سبب پانی اوسکے پاؤن مین بھر گیا روانہ ہوا بعد نصف شب کے جب ابی عبیدہ باوجود تلاش اوسکے حوض عکاظ پر آیا دیکھا کہ وہیں حیرت زدہ کھڑا ہے اور اوسکی چھوٹے اور بڑے باندھ دون ہمراہ کئے ہیں راوی کہتے ہین کہ مین نے یہ قصہ ابی عبیدہ سے بیان کیا اونھون نے کہا کہ یہ کتاب بنی آدم کی ہے۔ حج اکبر مین تین قول ہین۔ قول اول یہ ہے کہ جس حج مین یوم جمعہ روز عرفہ واقع ہووے وہ حج اکبر ہے اور ایک روایت ہے کہ ثواب اوسکا ستر حج کا ہے۔ قول دوم یہہ ہے کہ حج اکبر قرآن ہے اور حج اصغر افراد اور تمتع ہے قول سوم حج مطلقاً اکبر ہے اور عمرہ حج اصغر ہے۔ عبدالرحمن بن احمد بن ابطیہ سے روایت ہے کہ جناب مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا کہ وقوف عرفات کا کیا سبب ہے حضرت نے فرمایا کہ کعبہ بیت اللہ اور زمین حرم باب اللہ ہے جسوقت کہ کوئی شخص بیت اللہ حاضر ہونیکا ارادہ کرے تو حق تعالیٰ اوسکو اپنے باب پر ٹھیرایا تاکہ تضرع اور زاری کرے پھر اوسنے کہا یا امیر المومنین مزدلفہ مین ٹھرنا کیا بھید ہے حضرت نے فرمایا کہ جب حق تعالیٰ نے اپنے باب مین داخل ہونے کی اجازت دیا پھر دوسری حد پر ٹھیرایا تاکہ پھر تضرع اور زاری اپنی بارگاہ مین کرین جبکہ دوسری حد پر بھی اوسنے تضرع اور زاری کیا ارشاد فرمایا کہ منی مین آن کر نذر بارگاہ الٰہی مین قربانی گذرانین پہر سبب اوسکے عبادت اور ارکان حج کے گناہون سے طہارت حاصل ہوئی قابلیت اس امر کی حاصل ہوئی کہ بارگاہ الٰہی مین اور بیت اللہ مین حاضر ہووے اسوقت حکم ہوا کہ اب زیارت بیت اللہ کی کرے پھر اوس نے

عرض کیا کہ اے امیر المومنین روزہ ایام تشریق کے کیون حرام ہوئے حضرت نے
فرمایا کہ حجاج حق تعالی کے مہمان ہین اور مہمان کو جایز نہین کہ جسکے پاس مہمان ہین
اوسکی بے اجازت روزہ رکہے پہر اوس نے پوچہا کہ اے امیر المومنین لپیٹنے جامہ
کا حکم پردہ کعبے کسواسطے ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ مثال اوس شخص کی ہے کہ جو
اپنے عفو قصور کے واسطے اور حاجت روائی کے واسطے اپنے مالک کے دامن کو
بلکتا ہے اس حدیث کو بیہقی نے شعب ایمان مین روایت کیا ہے۔ ابوسعید سے
روایت ہے کہ قبر آدم علیہ السلام قریب منارہ مسجد خیف کے ہے ابی درداء رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا
کہ مقام منی مین امر عجیب ہے باوجودیکہ وہ میدان تنگ ہے مگر جسوقت کہ حجاج اوسمین
نزول کرتے ہین کشادہ ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ منا کا حال مانند عورت کے رحم
کے ہے کہ بعد قرار حمل کے کشادہ ہوتا ہے کلبی سے روایت ہے کہ اونہون نے
کہا ابن عساکر سے یہہ روایت ہی کہ جسوقت جبرئیل علیہ السلام مقام منی مین آدم علیہ السلام
سے مفارقت کا ارادہ کئے کہے کہ آدم جو کچہہ تم آرزو اور خواہش رکہتے ہو چاہو۔ آدم
نے کہے کہ مین خواہش اور تمنی جنت کی رکہتا ہون پس اسواسطے اس مقام کا نام منی
رکہا گیا۔ سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ دو طواف ہین کہ اون سے کفارہ کل گناہونکا
ہوتا ہے ایک طواف بعد نماز فجر کے کہ فراغت اوس سے بعد طلوع آفتاب کے ہووے
دوسرا طواف بعد نماز عصر کے کہ فراغت اوس سے غروب آفتاب کی ساتہہ ہووے
اس حدیث کو ارزقی اور ابوسعید المفضل نے روایت کئے ہین اور فاکہی کی روایت
مین وارد ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کوئی

بیان وجہ تسمیہ منی

بیان دو طواف کہ کفارہ گناہان ہین

حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو
شخص کہ مکہ مین رمضان شریف کا روزہ رکھے اوسکو ثواب لاک رمضان کا حاصل
ہوتا ہے اور جو شخص مسجد الحرام مین نماز پڑہے اوسکو ثواب لاک نماز کا ملتا ہے
اور جو کہ مسجد الحرام مین نماز جماعت سے ادا کرے اوسکو ثواب پچیس لاک نماز کا
حاصل ہوتا ہی اسواسطے کہ تنہا نماز پڑہنے سے جماعت سے نماز پڑہنا پچیس درجہ
فضیلت رکہتا ہے اور جو شخص کہ مکہ معظمہ مین ایک روز بیمار ہووے اوسکے گوشت
اور پوست کو حق تعالے آتش دوزخ پر حرام کرتا ہے۔ اور جو شخص مکہ معظمہ کے گرمی
پر صبر کرے ایک ساعت حق تعالی پانسو برس کی راہ دوزخ سے اوسکو دور
فرما دیتا ہے اور پانسو برس کی راہ جنت سے اوسکے نزدیک ہوتی ہے اور مکہ
اور مدینہ برائیون کو دفع کرتے ہین جیسا کہ بہٹہ میل کو لوہے کے نکالتا ہے۔ اگاہ رہو
کہ مکہ بنا ہوا ہے مکروہات اور درجات پر جو شخص مکہ یا مدینہ مین مرجاوے حق تعالی اوٹہاویگا
اوسکو دن قیامت کے کہ وہ عذاب سے امن مین رہیگا اور حساب کا اوسپر خوف نہوگا
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ اوسکی شفاعت قیامت مین مین کرونگا
اگاہ رہو کہ اہل مکہ اہل اللہ ہین اور ہمسایہ بیت اللہ ہین نہین ہے کوئی روے زمین
پر بلدہ کہ اوسمین شراب ابرار اور مصلی اخیار ہو مگر مکہ معظمہ اور بہترین وادی زمین
پر وادی ابراہیم علیہ السلام ہے اور بہترین چاہ چاہ زمزم ہے اور نہین ہے روے
زمین پر کوئی ایسا شہر کہ اوسمین ایسی شئی ہو کہ اوسکو جو کوئی ہاتھ لگاوے بالکل
گناہون سے باہر آوے جیسا کہ اوسکی مانے ابہی جنی ہے مگر مکہ معظمہ۔ اور نہین ہے
روے زمین پر کوئی ایسی جاے کہ اوسپر نماز ادا کرنے کے واسطے حکم خاص حق تعالی کا

شخص قبل اوسکے یا بعد اوسکے طواف کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص بھی اوسی کے
ساتھہ لاحق ہوتا ہے فواتح المسکیہ فی سوانح المکیہ مین مذکور ہے کہ طواف بیت اللہ
کا ایک لاکھہ بیس ہزار نبیون نے کئے ہین سواے اولیاء امت ہر نبی کے کہ اون کا
کچھہ حساب اور شمار نہین شیخ اکبر کہتے ہین کہ ایک روز مین نے کعبہ کی جانب نظر کیا
کعبہ نے مجھہ سے اپنا طواف چاہا اور چاہ زمزم کی طرف نظر کیا وہ مجھسے اپنا پانی کھینچکر
پینا چاہا اور بوقت بوسہ لینے حجر اسود کے مین شہادت توحید اوسکے نزدیک امانت
رکہا حجر اسود بمثل طاق بمقدار یک درعہ کے کشادہ ہوا اور توحید اوسمین مثل کعبہ کے
نمودار ہوی اور قرار پائی حجر اسود نے کہا یہہ امانت تیری ہے روز قیامت حقیقی
کے پاس دونگا غوث مکہ مین اور ابدال شام مین اور عرفا مغرب مین اور نجبا اطراف
زمین مین اور اوتاد سیاح زمین مین واسطے مصالح مخلوق خدا کے رہتے ہین -

فائدہ بیان مقامات غوث و ابدال وغیرہ

بعضے اولیاء اللہ سے منقول ہے کہ مین نے مکہ معظمہ مین ۳۱۵ھ تین سو پندرہ ہجری مین
دیکھا کہ ایک شخص سواری پر بیٹھے ہین اور فرشتے اوس سواری کو طلائی زنجیر سے
ہوا مین کھینچتے ہین مین نے کہا کہ آپ کہان جاتے ہو اونہون نے فرمایا کہ واسطے
ملاقات میرے بھائی کے کہ مین اونکا مشتاق تھا مین نے کہا کہ آپ نے اونکو طلب
کیون نہین فرمایا اونہون نے کہا کہ ثواب ملاقات اوس حال مین کہان ہوگا اون
قطب کا نام عبداللہ بلخی ہے - روایت ہی شیخ ابی نصر محمد ہبۃ اللہ بن ثابت

فائدہ بیان نماز خضر علیہ السلام

البدنجی سے اونہون نے خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ نماز صبح کہان ادا کرتے ہو خضر
علیہ السلام نے کہا کہ نماز صبح رکن یمانی کے پاس اور نماز ظہر مدینہ طیبہ مین اور
نماز عصر بیت المقدس مین ادا کرتا ہون مثیر شوق الانام الی حج بیت اللہ الحرام مین

ہووے مگر مکہ معظمہ کہ ارشاد الٰہی ہوا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی ابن جریر
اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہے جابر نے ابتدا طواف
بیت اللہ کی یہہ ہے کہ جسوقت آدم علیہ السلام پیدا ہوے اور ابلیس کو حکم اون کے
سجدے کا ہوا اور اوسنے سجدہ کرنے سے انکار کیا حق تعالیٰ غضب مین آیا اوسوقت
فرشتے خوف الٰہی سے بیت اللہ سے پناہ لئے پہر غضب الٰہی کو سکون ہوا۔ مولف
اوراق عرض کرتا ہے کہ روایات سابقہ سے یہہ معلوم ہوا کہ کعبۃ اللہ بعد نزول آدم
علیہ السلام کے زمین پر بنا ہوا پس جایز ہے کہ فرشتے مقام کعبہ سے پناہ لئے ہون
امام اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیع مکانات مکہ معظمہ کی مکروہ ہے اسواسطے
کہ زمین مکہ معظمہ آزاد ہے کسیواسطے سے ملک نہین ہے صاحبین کے نزدیک بیع و
شرا زمین اور مکانات مکہ کی جایز اور امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما کے پاس
کرایہ لینا مکہ معظمہ کے مکانات کا بہی جایز ہے اور امام مالک سے اسبات مین
روایات مختلف وارد ہین۔ قاضی بیضا لکہتے ہین کہ اسما مکہ معظمہ کے تیس ہین بعضے
اون کے قرآن مجید مین مذکور ہین حد حرم جو زمین مکہ معظمہ پر مقرر پایا اوسکے دو وجہ
ہین۔ ایک یہہ ہے کہ جسوقت آدم علیہ السلام زمین مکہ پر نزول فرمائے اونہون نے
شیطان سے خوف کئے کہ شاید یہان بہی وہ کچہ مکر و فریب کرے جیسا کہ جنت مین
کیا حق تعالیٰ اونکی حفاظت کے واسطے فرشتون کو بہیجا پس جس جس حد پر فرشتے
بیٹہے وہ حد حرم مقرر پایا۔ دوسری روایت یہہ ہے کہ حجر اسود جسوقت جنت
سے آیا روشن تہا جہانتک اوسکی روشنی پہونچی وہ حد حرم مقرر ہوا۔ حد حرم
جانب راہ جدہ کے دس میل ہے اور جانب راہ ملک مین سات میل ہے اور جانب

راہ طایف طریق عرب سے بہی سات میل ہے اور بنا برایک روایت کے گیارہ میل ہے اور ایک روایت مین وارد ہے کہ حد حرم جانب راہ ملک یمن کے نو میل ہے اور طریق جعرانہ جسکو بڑا عمرہ کہتے ہین اوس جانب بہی حد حرم نو میل ہے۔ محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ اب راہ جدہ کی مقام تنعیم سے کہ جسکو عوام چہوٹا عمرہ کہتے ہین واقع ہے پس اسوقت اس راہ مین حد حرم تین چار میل سے زاید نہین ہوتا شاید کہ اوس زمانہ مین راہ جدہ کوئی اور جانب سے ہوگا کہ اوس راہ جدہ مین حد حرم دس میل ہو واللہ اعلم ستون جو نشان حدود حرم ہین پہلے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے نصب فرماے پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی تجدید فرمائے بعد اوسکے سیدنا عمر پہر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما نے اوسکی ترمیم فرمائی دورہ زمین حرم کا اطراف مکہ معظمہ کے تیس میل ہے افضل مقام مکہ معظمہ مین بعد مسجد الحرام کے مکان سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہے جو محلہ زقاق الحجر مین جو آجکل مین مکان سیدتنا خاتون جنت رضی اللہ عنہا کے واقع ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حواریون نے حج کئے جسوقت کہ حد حرم مین داخل ہوے پیادہ پا چلے قوم ثمود نے جسوقت اونٹنی کے ٹانیچے کاٹے جبرئیل علیہ السلام نے ایک چیخ ماری کہ اوس سے تمام قوم ہلاک ہوئی مگر ایک شخص کہ بنو ثقیف سے تہا اور وہ حد حرم مین تہا عذاب آلہی سے محفوظ رہا جسوقت حرم سے باہر نکلا وہ بہی عذاب آلہی مین مبتلا ہوا اور مر گیا۔ ایک روایت مین آیا ہے کہ جیسا کہ ثواب نیک کام کا حرم مکہ مین زیادہ ہے ویسا ہی گناہ بدکام کا اوسمین زاید ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ستر گناہ مین حرم کے باہر کرنا مجہپر آسان ہے ایک گناہ حرم کے اندر کرنے سے

دارقطنی روایت کرتے ہین کہ وہ بسند اوسکی ابن عباس رضی اللہ عنہما تک پونچاتے ہین کہ جو
شخص مسجد الحرام مین اطراف بیت اللہ کے نماز باجماعت ادا کرے اوسکو ثواب پچیس
لاکہ نماز کا ملتا ہے اور جو تنہا نماز ادا کرے اوسکو ثواب ایک لاکہ کا حاصل ہوتا ہے
خواہ وہ مسجد الحرام مین نماز پڑہے یا اپنے مکان مین بشرطیکہ اوسکا مکان زمین حرم مین
واقع ہووے نقاش لکہتے ہین کہ مین نے ایک نماز مسجد الحرام کے ثواب کو حساب کیا تو تمام
ہوا کہ ثواب ایک نماز کا پچپن سال اور چہہ ماہ اور گیارہ روز کے نماز کا ثواب ہوتا ہے
مگر اس امر مین اختلاف ہے کہ یہہ کثرت ثواب خاص فرض مین ہے یا نفل کو بہی شامل ہے
مشہور قول امام مالک کا یہہ ہے کہ کثرت ثواب فرض کے ساتہہ خاص ہے اور نفلیات سے
ثواب بہی اسمین داخل ہے۔ فاسی اور قاضی محمد جار اللہ رحمہما اللہ کہتے ہین کہ یہ فضل
بنسبت مردون کے ہے لیکن عورتون کو اپنے گہر مین نماز افضل ہے۔ [illegible]
مسجد الحرام مین اختلاف ہے بعضے علما کا یہہ قول ہے کہ جہانتک اطراف مین بیت اللہ
شریف کے مسجد ہے اور آنا وہان غسل کی حاجت سے ممنوع ہے وہ سب مقام
مسجد الحرام مین داخل ہے چنانچہ محب طبری سے بہی یہہ روایت ہے اور بعض علما
کا یہہ قول ہے کہ مسجد الحرام خاص کعبہ ہے اور بعضی علما کہتے ہین کہ جسقدر جگہ
طواف اب بیت اللہ کے اطراف مین مقرر ہے وہ مسجد الحرام ہے محب طبری
کہتے ہین کہ حرم مکہ معظمہ مین کوئی شخص کسی قسم کے نیکی کرے اوسکو لاکہہ نیکی کا ثواب
حاصل ہے لیکن سکونت دوام مکہ معظمہ مین امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مکروہ
ہے اور ایک جماعت علما کی بہی اونکے ساتہہ متفق ہے وجہ اوسکی یہہ ہے کہ
سکونت دوام مین آداب اس جائے مبارک کے کماحقہ ادا نہین ہوسکتے اور

نزدیک امام احمد حنبل اور امام شافعی اور صاحبین کے رحمہم اللہ سکونت دوام
مستحب ہے اور قول صاحبین پر فتوی ہے احادیث مین فضایل سکونت مکہ
معظمہ کے وارد ہے کہ جو شخص مکہ معظمہ مین حاضر ہے گویا وہ شخص آسمان اول
پر رہتا ہے اور روز حشر اوسکو عذاب سے امن ہوگا جسوقت حق تعالی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشارت جنت کی اہل مقبرہ بقیع کے واسطے ارشاد فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل معلا کیواسطے سوال فرمائے اور انکا حال
حق تعالی سے پوچھے ارشاد الٰہی ہوا اے میرے حبیب تم اپنے ہمسایہ کا حال
پوچھ لو میرے ہمسایہ کا حال مت پوچھو ابن عساکر سے روایت ہے کہ دیکھنا کعبۃ اللہ
کا ثواب عبادت دہر اور قیام دہر کا رکھتا ہے۔ کتاب زبدۃ الاعمال مین ابو الحسن
رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ جو شخص مکہ معظمہ مین جاوے وہ تین خصلت پیدا کرے
ایک یہہ کہ صحراے مکہ جو لوازمات دنیوی سے پاک اور صاف ہے اوسکو دیکھکر
یہہ نکہے کاش کہ سرسبز ہوتا کہ عین بے ادبی ہے دوسرا یہہ کہ شہود حق تعالی کا اوسکی
نظر مین جاری ہے اور صحراے توحید مین چلے تیسرا یہہ کہ جب کعبۃ اللہ کو دیکھے تو رب کعبہ
کو بہی اوسکے ساتھ دیکھے۔ اول امر عام مومنین کے واسطے ہے اور امر ثانی
اور ثالث مخصوص اولیاء اللہ کے سات ہی چنانچہ صاحب کتاب موصوف بعضی
اولیاء کبار سے نقل فرماتے ہین کہ مین جبکہ بار اول کعبہ سے مشرف ہوا تو محض کعبۃ اللہ
ہی کو دیکھا اور جب بار ثانی مشرف ہوا کعبۃ اللہ سات رب کعبہ کو بہی دیکھا اور
جب بار ثالث کعبۃ اللہ سے مشرف ہوا رب کعبہ کو ہی دیکھا کعبہ کو نہین دیکھا اللّٰہم
ارزقنا ذرۃ من احوالہم بحرمۃ حبیبک ومحبوبک صلی اللہ علیہ

در فضل رکن یمانی

والہ وسلم وشہور ستۃ ہذا البیت امانی ثم امین ابن عباس رضی اللہ عنہما آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ رکن یمانی اصل یاقوت سفید سے ہے
اور ایک روایت مین وارد ہی کہ جو فرشتہ واسطے اجراے کار خلایق کے زمین پر آتا ہے
پہلے طواف کعبۃ اللہ کرتا ہے اور بعد طواف سنتے دو رکعت نماز کعبہ کے اندر ادا کرتا ہی
مقام ملتزم شریف مین کعبۃ اللہ کو ملگ جانا وقت دعا کے سنت مشہور ہے اور ملگنا کعبۃ اللہ
کو وقت دعا کے غیر مقام ملتزم مین بہی حدیث مین آیا ہے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ جو شخص وقت دعا کے کعبۃ اللہ کو ملگ جاے دعا اوسکی مستجاب ہی اور ابی
ہریرہ اور سعید بن جبیر اور امام زین العابدین رضی اللہ عنہم یہہ سب کعبۃ اللہ کی میزاب
یعنی پرنالہ کے نیچے ملگ کے دعا کرتے تہے خطہ طایف ایک عجب کرامت بیت اللہ

بیان خطہ طایف

اور اثر استجابت دعاے ابراہیم علیہ السلام ہی جبکہ ابراہیم علیہ السلام نے حق تعالی سے
عرض کیے کہ باری تعالی مین نے موافق ارشاد تیرے بیت بزرگ کے نزدیک اپنے اہل اور
عیال رکہا ہون تو لوگون کے دل کو اوسکی طرف مایل کر اور اونکو میوہ عنایت فرما تاکہ ساکنین
وہان کے تیرا شکر ادا کرین زمین مکہ سب زمینون مین مثال ولی کی رکہتی ہے کہ لوازمات
دنیوی سے بالکل بے تعلق اور آزاد ہی یعنی اس زمین مبارک پر سبزی اور زراعت اور
درخت میوہ دار بالکل نہین اور خطہ طایف کہ چندان وہان سے دور نہین بلکہ بہت قریب
تین منزل پر واقع ہے مگر طایف کو دیکہنے سے صاف وصریح یہہ پایا جاتا ہے کہ زمین مکہ
اور ملک سے ہے اور طایف اور سے ملک ہی اول یہہ کہ مکہ معظمہ مین ہین موسم مین گرما اور شدت
حرارت کی طایف مین سردی اور برودت رہتی ہے چنانچہ اہل مقدرت موسم گرما مین مکہ معظمہ
سے آن کر طایف مین رہتے ہین دوسرا یہہ کہ طایف مین انہار و اشجار اور باغات اور میوہ جات

معروف ہیں بعضے فقرا مکہ معظمہ سے طایف کے باغات میں جب جاتے ہیں وہان
میوہ انار اور انجیر پھر بوڑہا لیتے اونکو فروخت کرتے ہیں کہ وہ اوسکو اہل مکہ اوٹھا
سکتے اور بیچا دیتے ہین پس خطہ طایف کو حق تعالی زمین شام سے اوٹھایا اور
رزق اہل مکہ کے اس مقام پر کہا اور جبکہ طایف زمین مکہ پر پہونچا چاہیے اور
فرشتون نے طواف بیت اللہ کا کروا سے اوسکا نام طایف ہوا ایسا ہی ابن عباس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہین پانی کا زیادہ پینا شرعا
اور طبا ممنوع ہے مگر آب زمزم کو جتنا ہو سکے پیوے سراسر فایدہ ہے چنانچہ عثمان ابن
بساج نقاش سے اور وہ ضحاک سے روایت کرتے ہین کہ پانی زمزم کا بسیری شکم
پینا دوری نفاق سے ہے علما لکہتے ہین کہ آب زمزم اگر ہو سکے تو تمام جسد پر ڈالے
ورنہ فقط منہ پر اوسکو مل لیوے - ایک حدیث مین وارد ہے کہ جسکا حج مقبول ہوتا
اوسکا کنکر جس سے وہ رمی جمرات کرتا ہے فرشتے اوٹھا لیتے ہین - مولف اوراق کو مصداق
اس حدیث کا برای العین مشاہدہ ہوا اور جو حجاج ہون وہ بہی دیکہہ سکتے ہین کہ لاکہون
آدمی جمرات کو کنکر مارتے ہین اور ہر ہر آدمی کو ایک ایک جمرہ کے پاس اکیس اکیس کنکر
مارنا پڑتا ہے بہلا لاک کنکر اگر یکجا ہے جمع کیا جاوین تو اوسکی ایک ٹیکری اور ٹیلہ
بن جاتا ہے پس لاکہون کنکر کا ضرور ہے کہ اگر یکجا ہے جمع ہووین ایک چہوٹا پہاڑ
ہووے مگر ہر جمرہ کے پاس تہوڑے کنکر بقدر قلیل رہتے ہین - نہروان علیہ الرحمۃ
سے روایت ہے کہ ایک اہل حمام نے واسطے پانی گرم کرنے حمام کے ایک شتر
استخوان پر آگ ڈالا اور بہت سا ہوکا مگر آگ اوسپر کچہہ بہی اثر نہین کی پہر دوبارہ
اوسپر آگ ہوکا پہر کچہہ بہی اثر نہین کی پہر تیسرا بارہ جبکہ اوسپر آگ ہوگا اور جلایا

نبیہ حج

ایک شخص نے [illegible] سے نکلکر اوس شخص کے سینہ پر بیٹھا پھر ہاتف نے ندا کی [illegible]
شخص تیرے واسطے خرابی ہو کہ یہہ اونٹ تین بار حج کیا پھر اوس پر آگ [illegible]
لگ گئی - علماء کہتے ہین کہ حجاج کے واسطے مستحب ہے کہ جیران بیت اللہ کی خدمت
مین کچھہ نذر کرے اسواسطے کہ جیران بیت اللہ پر احسان کرنا باعث مقبولیت [illegible]
ہے - داخل ہونا بیت اللہ کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چار بار
بار اول روز فتح مکہ مین بار ثانی روز دوم فتح مکہ مین بار ثالث روز حجۃ الوداع
چوتھا بار عمرہ قضا مین اور اب بھی عام داخلی کعبۃ اللہ کی سال مین دو چار بار ہوتی
ہے اور اگر چند حجاج جمع ہو کر شیبی کلید بردار خانہ کعبہ کو کچھ نذر کرین جب چاہین تب
داخلی ہو سکتی مگر یہہ داخلی خاص ہوتی ہے اور داخلی عام دو روز ہوتی ہے پہلے روز مردون
کی دوسرے روز عورتون کی - فضایل داخل کعبہ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ باعث مغفرت جمیع گناہ ہوگا ہے اور آداب داخلی کعبۃ اللہ سے یہ ہے
کہ غسل کرے اور پانوون کو موزہ اور نعلین سے خالی کرے اور نظر اپنی سقف
کعبۃ اللہ پر نڈالے اور انبوہ ہجوم خلایق مین ایسا نجاوے کہ باعث ایذاء خلایق کا
ہووے اور کلام غیر ضروری دنیوی نکرے اگر ہو سکے تو اپنی انکھون سے آنسو
بہاوے - ذکر مواضع مبارکہ اور اماکن ماثورہ مکہ معظمہ کہ جسمین دعا مستجاب ہے
حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ وہ پندرہ موضع ہین اور علماء اور
مشایخین نے اوس سے زایدہ لکھے ہین کہ بعضی اونمین غیر مشہورہ ہین - جو مواضع کہ
مشہور ہین اونپر اکتفا کیا جاتا ہے - مطاف - ملتزم - باب کعبہ - زیر میزاب کعبہ
وقت سحر - اندرون کعبہ وقت زوال - چاہ زمزم وقت مغرب - اور پیچھے مقام

ابراہیم کے وقت سحر - اور صفا - اور مروہ پہ وقت عصر - اور عرفات مین وقت زوال
اور مزدلفہ مین وقت طلوع آفتاب کے - اور وقت سعی درمیان مین صفا اور مروہ کے
اور منی مین جمعہ کی شب مین آدہی رات مین ذیحجہ کے - اور جمرات ثلاثہ کے پاس اور باب
النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس جو معروف بہ باب حرین ہے اور باب صفا اور
باب السلام مین اور جبل ثبیر اور مسجد کبش اور مسجد خیف اور مسجد نمرہ جو منا مین ہے
اور مغارہ مرسلات مین اور خانہ سیدتنا خدیجۃ الکبری مین کہ معروف بمولد فاطمہ رضی اللہ
عنہا ہے جمعہ کی رات مین اور مولد نبی مین کہ مشہور شعب بنی ہاشم ہے وقت زوال مین
اور خیزران کہ قریب صفا ہے مابین المغرب اور عشا مین اور مختبی ایک قبہ ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اوس مقام پر کفار سے پوشیدہ ہوکر نماز پنجگانہ خفیۃً ادا فرماتے
تہے - اور جبل نور مین وقت ظہر اور مسجد بیعت یہ وہ مسجد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے نقبا انصار نے بیعت کئے - اور مسجد مین وقت نماز صبح کے روز
یکشنبہ کو اور موقف پر وقت نماز مغرب کے اور جبل ابی قبیس پہ اور رباط الموفق
پر کہ مشہور برباط مغاربہ ہی اور مقبرہ سیدتنا خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا مین اور
شعب بنی ہاشم کہ اوسجا ایک قبہ ہے اور حوطہ کہ اکثر اوسجا صالحین مدفون
ہین اور قبر سفیان ابن عیینہ کے نزدیک اور قبر شیخ ابی الحسن علی الشعرانی اور
قبر دلاص اور قبر شیخ علاء الدین الکرمانی نقشبندی - اور قبر شیخ عبد السلام کہ شعب
جبل نور مین ہے اور مولد سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اور مولد حضرت حمزہ - اور مولد
حضرت عمر اور مولد حضرت جعفر طیار بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور زقاق مرفق -
اور مکان سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور نزدیک اوس حجر کے جو حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے کلام کیا اور عبادت گاہ حضرت جنید اور حضرت ابراہیم ادہم کی رحمۃ اللہ علیہما اور جبل حراکہ اوسکو جبل نور بھی کہتے ہین اوسمین نزول وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوا اور آگے نزول وحی کے بھی حضرت اوسمین واسطے ریاضت اور عبادت الٰہی کے اقامت فرمائے ہین اور غار جبل ثور مین جو شخص کہ واسطے دور ہونے حزن کے دعا مانگے دنیا کی مصیبت سے کبھی غمگین نہوگا مولف اوراق عرض کرتا ہے کہ یہہ وہ غار ہے کہ بوقت ہجرت مدینہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس غار مین مخفی ہوئے تھے اور اس غار پر مکڑی اپنا جالہ باندہی اور کبوتر صحرائی بیض دیے کفار جب بتلاش حضرت کے آئے جالا مکڑی کا دیکھہ کر پلٹ گئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جو ہمراہ حضرت کے تھے اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لاتخف و لاتحزن فرمائے اور یہ وہی اثر ہے کہ دعا سے رفع حزن وہان مقبول اور مستجاب ہے اب حجاج اوسکی زیارت کرتے ہین اور معجزہ نبویہ تا حال اوسجا سے ظاہر ہے کہ اوس غار مین ایک پتھر ہے اور اوسمین ایک سانذ بقدر ایک بالشت چار اونگل کے طویل اور بقدر چار انگشت کے عرض ہے اور اوسمین سے حضرت نے ادہر سے اودہر گذر فرمائے چونکہ اوس سانذ کو حضرت کا جسم مبارک مس کیا ہے لوگ بھی واسطے استحصال برکت کے ادہر سے اودہر گذرجاتے ہین اور بخیال چہوٹے ہونے سانذ کے بظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ نحیف آدمی بھی اوسمین بدشواری پار ہووے مگر کیسا ہی جسیم تنومند آدمی ہو اوسمین سے باسانی پار ہوجاتا ہے مگر کرامت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سے ہے کہ جو قوم حضرت سے بغض رکھتی اوسمین سے پار نہین ہوسکتی بلکہ اوسمین پہنس کر ہلاک ہوجاتے ہین۔ اور جبل ثور جسمین یہہ غار ہین مکہ معظمہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر واقع ہی اور اوس کی بھی چڑہائی

جبل کے ہے اور اوسکی ایک راہ تنگ ہے اگر کوئی آدمی اس راہ سے نکل جاوے
تو بہت تکلیف اوٹھاتا ہے اسواسطے راہ شناس کو ضرور ہمراہ رکھتے ہین چنانچہ یہ فقیر گیا
تہا سنہ ۱۲۸۹ بارہ سو انیاسی ہجری مین واسطے زیارت غار موصوف کی جبل ثور
پر گیا تہا اور کوئی واقف راہ ہمراہ نہ تہا اثنا ے راہ مین ایک ایسا راستہ درپیش ہوا
کہ قریب چار انگشت کے عریض تہا ایک جانب مین اوسکے غار عمیق اور دوسری جانب
سنگ بلند تہا یکایک جب غار پر نظر کی چکر آیا اور آثار بیہوشی کے نمودار ہوے
قریب تہا کہ یہ لغزش کہاوے اوس وقت بارگاہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین ملتجی ہوا اور عرض کیا یا معینا للغرباء والضعفاء والمساکین آپکے مقام
مبارک کی زیارت کے لیے حاضر ہوا ہون آپ ہی بچائیے پس یکایک ایک بدوی کہ
پیچھے اوسکا پتہ بہی نہ تہا اوس سنگ بلند پر حاضر ہوا اور جہک کر ہاتہ اپنا دراز کرکے اس
عاجز کو کہینچ لیا پس تائید مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہہ گناہگار بلا سے
نجات پایا اور معجزہ نبویہ ظہور مین آیا والحمد للہ علی ذلک اور مقامات استجابت
دعا سے جبل خندمہ اور شعب عامر کہ وہ مکہ معظمہ مین مشہور ہے اور مسجد اجابت طریق کہ منا مین
نامزد بمبایعہ ہے اور مسجد الجن کہ مکہ معظمہ مین اوسکو مسجد الحرس کہتے ہین اور مسجد رایہ
کہ اوسمین منارہ اذان ہے کہ اوس منارہ کو منارہ ابی اسامہ کہتے ہین اور ایک مسجد
مقابل مین زقاق الحجریۃ نزدیک میل امین کے واقع ہے اور مسجد سیدنا ابوبکر صدیق رض
کہ معروف بدار الہجرت ہے اور مسجد تنعیم مقام عمرہ مین کہ اوسکو مسجد سیدتنا عایشہ طاہرہ
کہتے ہین یہہ سب مقامات متبرکہ بعینہ کتاب تشویق الانام وغیرہ سے منقول ہے

فائدہ قال ابو الحسن خرقانی قدس سرہ القبلۃ خمسۃ فالکعبۃ قبلۃ

المومنین

المومنین وبیت المقدس قبلۃ الانبیاء والمرسلین وبیت المعمور قبلۃ الملائکۃ المکرمین والعرش قبلۃ الدعاء والحق سبحانہ وتعالیٰ قبلۃ احبائہ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ترجمہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ قبلہ پانچ ہین۔ کعبۃ اللہ قبلہ مومنین ہے اور بیت المقدس قبلہ انبیا علیہ السلام کا اور بیت المعمور قبلہ ملائکہ کا ہے اور عرش معلی قبلہ دعا کا ہے اور حق سبحانہ تعالی شانہ قبلہ اوسکے دوستون کا ہی پہر جس طرف تم متوجہ ہو اوس جاے پر تجلی ذات باریتعالی جل جلالہ وعم نوالہ کی ہے۔

فصل سوم بیان مین تولیت کعبہ اور خدمتگذاری حرم مکہ معظمہ وغیرہ کے

جو زمانہ خلفاء راشدین اور سلاطین اہل اسلام سے آجتک خدمتگذاری متعلق ہی پہلی فصل ہین حال تولیت کعبہ کا زمانہ ابراہیم علیہ السلام سے آنحضرت کے زمانہ تک صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اپنے موقع پر مذکور ہوا۔ اب جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد فتح مکہ کے عتاب بن رسید کو متولی مکہ معظمہ فرمائی اونہون نے لوازمات خدمت مکہ معظمہ بجالاتے رہے اور زمانہ خلیفہ اول جناب سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ مین بہی وہی متولی مکہ معظمہ رہے پہر وفات اونکا اور وفات خلیفہ اول کا ایک ہی روز مین واقع ہوا پہر زمانہ خلافت راشدہ تک کہ منتہاء اوسکا خلافت جناب امام حسن رضی اللہ عنہ ہی صدر دار اسلام مدینہ منورہ رہا اور مدینہ منورہ سے عامل واسطے خدمت گزاری مکہ معظمہ کے مقرر

ہو کر آیا کرتا بعد انقضائے ایام خلافت راشدہ کے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے
امارت بنی امیہ شروع ہوئی اور صدر دار اسلام ملک شام مقرر پایا لاکن امارت
بنی امیہ مین چند مدت تک عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما حاکم مستقل مکہ
معظمہ کے رہے اور خدمت گذاری مکہ معظمہ کی اونہین سے متعلق رہی یہانتک
کہ زمانہ خلافت عبد الملک ابن مروان کا پہونچا اور حجاج نے عبد الملک ابن
مروان کی جانب سے عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے مقابلہ کیا اور اونکو شہید
کیا اوسوقت سے خدمت گذاری مکہ معظمہ کی بنی امیہ کو تفویض ہوی اور ملک شام
سے عامل حرمین شریفین کی خدمت گذاری کے واسطے آتا رہا پہر بعد انقضائے
خلافت بنی امیہ کے خلافت عباسیہ شروع ہوی اور پایۂ تخت خلافت عباسیہ
کا ملک عراق بغداد شریف مقرر ہوا اور خدمت گذاری حرمین شریفین کی اوسی
دولت سے متعلق رہی پہر اثنا دولت عباسیہ مین دولت اخشیدیہ شروع ہوی
اور پایۂ تخت اس دولت کا ملک مصر رہا مگر اس دولت کو نوعے علاقہ دولت عباسیہ
کے ساتھہ رہا پہر بعد انقضائے دولت اخشیدیہ کے دولت فاطمیہ عبیدیہ مصر مین شروع
ہوی اور اپنے تئین دولت عباسیہ سے علیحدہ کرکے آپ خود حاکم مستقل مصر کے
ہوی اور خدمت گذاری حرمین شریفین کی دولت فاطمیہ کے متعلق رہی پہر دولت
ایوبیہ مصر مین آئی اور اپنے تئین خلافت عباسیہ کے ساتھہ منسوب کرتی رہی
اور خدمت حرمین شریفین کی بہی اسی دولت ایوبیہ سے متعلق تہی من بعد دولت
ترکیہ جرکسیہ مصر مین آئی اور مصر مین اس دولت کے پایۂ تخت خلافت عباسیہ
کا مصر ہی مقرر پایا اور خدمت حرمین شریفین کی اسی دولت سے متعلق رہی اور نہ

دن

مین دولت جرکسیہ کے ملک ظاہر رکن الدین بیبرس نے روانی محمل اور پردہ کعبۃ اللہ کی
قاہرہ مصر سے جاری کیا کہ ابتک وہی عادت جاری ہے ۔ جاننا چاہیے کہ زمانہ خلافت
راشدہ سے دولت ترکیہ جرکسیہ تک جو امر نیا ظہور مین آیا پہلی فصل مین حسب موقع
مذکور ہوا ۔ پھر بعد انقراض دولت ترکیہ جرکسیہ کی دولت ترکیہ عثمانیہ شروع ہوی
یہانتک کہ پائے تخت اس دولت کا استنبول قرار پایا اور ملک مصر بھی دست تصرف
مین اسی دولت کے آیا اور خدمت حرمین شریفین بھی اسی دولت سے تا حال متعلق ہے
ابقاہ اللہ الی یوم القیمۃ ہر چند کہ خاتمہ مین اس کتاب کے احوال سلاطین ترکیہ
عثمانیہ کا تصریحاً آویگا لاکن یہان اوس امر کا بیان مقصود ہے کہ سلاطین ترکیہ سے خدمات حرمین شریفین
مین اضافہ ہوتی چلے آئے ۔ علماء تاریخ لکھتے ہین کہ عہد مین دولت ترکیہ عثمانیہ کے رفاہ عام اور خدمت
تمام اہل حرمین شریفین کے ہوی ایسا کسی اور دولت سابقہ اسلامیہ مین نہین ہوے مگر ملک اشرف ابو النصر
قائتبائی دولت جرکسیہ ترکیہ مین نہایت صاحب خیر تہا کہ اوسنے مکہ معظمہ مین مدرسہ
اور منی مین مسجد خیف اور عرفات مین مسجد نمرہ بنا کیا اور سقاے عباس یعنی آبدار خانہ
اور برکہ خلیص ایک بڑا حوض مکہ معظمہ مین بنایا اور عرفات مین نہر لایا اور چاہ زمزم
کو درست کیا اور مسجد الحرام کے واسطے ایک بڑی منبر بہیجا اور منبر مبارک مسجد
نبوی اور روضہ منورہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو از سر نو بنایا چنانچہ ابتک
جالی آہنی اطراف روضہ مقدسہ مطہرہ منورہ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوسیکے
وقت کی ہے اور نام اوسکا جالی مبارک پر کندہ ہے اور اہل حرمین شریفین کے
واسطے بقدر کفاف خدمت گذاری مقرر کیا من بعد سلطان محمد ابن سلطان بایزید
خان عثمانی ترکی رومی نے پہلے سب سلاطین عثمانیہ سے کیسہ زر واسطے حرمین شریفین

شریفین کے مقرر کیا پھر مراد اوسکا سلطان مراد خان ابن سلطان محمد نے تین ہزار
پانسو درہم حرمین شریفین کے واسطے مقرر کیا۔ پھر سلطان بایزید ابن سلطان محمد
دوسرا بہائی اونکا چودہ ہزار دینار سرخ حرمین شریفین کے واسطے مقرر کیا۔ پھر سلطان
سلیمان ابن سلطان سلیم رومی نے غلہ کفاف واسطے اہل حرمین شریفین کے مقرر
کیا بعضی مورخین اوسکی تفصیل لکہتے ہین کہ اٹھارہ ہزار دینار سرخ نقد واسطے اہل
حرمین شریفین کے مقرر کیا اور دشیشہ سلیمانی یعنی لنگر عام مکہ معظمہ مین جاری کیا تا حال
جاری ہے اور فقرا وغربا کتنے ہی ہووین اور اوسمین جاوین محروم نہین رہتے اور
نہر زبیدہ جو مکہ معظمہ مین ہے خراب اور بند ہوگئی تہی اوسکو بصرف ستر ہزار مثقال
طلائی کے درست اور جاری کیا پھر سلطان سلیم ابن سلطان سلیمان رومی نے
مسجد الحرام از سر نو بنایا اور اہل حرمین شریفین کے واسطے سات ہزار اردب
گیہون کے مقرر کیا اردب چوبیس مد ہوتا ہے اور مد چار کیلی اور کیلہ مدینہ طیبہ کا دو
اور پاؤ آثار ہندی اور کیلہ مکہ معظمہ کا قریب تین آثار کے ہوتا ہے پس اردب بحساب
کیلہ مدینہ طیبہ کے دو سو اٹھاسی آثار اور بحساب کیلہ مکہ معظمہ کے دو سو سولہ آثار
ہندی ہوتا ہے۔ پھر سلطان مراد ابن سلطان سلیم عثمانی نے چوالیس ہزار دینار
سرخ اور صدقہ جوالی کہ چوبیس ہزار درہم ہین اور کسوۃ کعبہ اور سات ہزار اردب
گیہون واسطے اہل حرمین شریفین کے مقرر کیا۔ پھر سلطان احمد ابن سلطان محمد رومی
عثمانی نے کمربند ہاے نقروی با ملمع طلائی واسطے حفاظت اور استحکام کعبۃ اللہ کے
اور جالی نقروی واسطے روضۂ منورہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
بہیجا لاکن نہ وہ کمربند فی الحال خانہ کعبہ پر باقی ہے نہ وہ جالی نقروی روضۂ منورہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نصب ہے۔ جاننا چاہیئے کہ جو مصارف حرمین شریفین کے
اوپر بیان ہوئے اوسمین تصریح اخراجات روشنی حرمین شریفین کی مذکور نہین حالانکہ
روغن زیتون اور موم بتی واسطے روشنی حرمین شریفین کے ملک مصر اور استنبولیہ
سے ہزار ہا روپیہ کی آتی ہین پس اس سے یہہ پایا جاتا ہے کہ مصارف روشنی
کے سوا مصارف مذکورہ کے ہے اور بہت ایسی مصارف سلاطین روم کے
حرمین شریفین مین ہین کہ اوسکا داخلہ کتب تواریخ مین نہین ملتا چنانچہ سلطان محمود
خان رومی نے قریب باب السلام کے مدینہ منورہ مین مدرسہ محمودیہ تیار کیا اور اوسمین
ہزار ہا روپیہ کے کتب ہین اور مشاہرہ اساتذہ اور تلامیذ کا بہی اوسکے ہزار ہا روپیہ
کا ہے اور سلطان عبد الحمید خان سابق نے بہی مدینہ منورہ مین مدرسہ حمیدیہ
تیار کیا ہے علی ہذا القیاس اور سلطان عبد المجید خان نے اندرون حرم نبوی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین ایک مدرسہ قایم کیا اوسمین بہی مشاہرہ اوستادون کا اور
متعلمین کا ہزار ہا روپیہ ہین اور تجدید حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بصرف
لکہو کہا روپیہ کے کیا اور سلطان عبد الحمید خان حال نے بمشاہرہ ہزار ہا روپیہ
کے قاریان قرآن اور دلایل اور مولود وغیرہم کو حرمین شریفین مین مقرر کیا
سوا اسکے مسافر خانے سلطانی مدینہ منورہ مین اور لنگر عام سلطانی بہی مدینہ
طیبہ مین جاری ہے کہ وہ کتب تواریخ حرمین شریفین مین مذکور نہین ہے
اس قسم کی مصارف سلطانی جو کتب تواریخ مین مذکور نہین اور مولف کے دیکھنے
مین یا سماعت مین آئے ہین انشاء اللہ تعالےٰ باب دوم مین مذکور ہون گے
جاننا چاہیئے کہ سلاطین ترکیہ جو کسیہ مصریہ سے ملک صالح ابن ملک الناصر ابن

قلاون نے دو قریہ حوالی مصر سے خرید کرکے مصارف تیاری پردہ خانہ کعبہ مین
وقف کیا تہا جبکہ عہد مین سلطان سلیمان خان رومی کے وہ دو قریہ ویران ہوے
اور محاصل اوسکا پردہ خانہ کعبہ کو کافی نہوا سلطان موصوف نے اور چند قریات
اپنے خزانہ خاص سے خرید کرکے ہمراہ اون دو قریات کے واسطے تیاری پردہ
خانہ کعبہ کے وقف کیئے چنانچہ ابتک محاصل اون قریون کا صرف بین پردہ خانہ کعبہ
اور روضہ منورہ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاری ہے۔ کتاب اعلام
علماء العلام ببناء مسجد الحرام جو حسب الحکم سلطان الوقت کے مفتی مکہ معظمہ نے
تصنیف کئے ہین اوسمین سند وقف سلطانی بہی تحریر ہے نقل سند وقف
سلطانی ھدیۃً للناظرین لکہی جاتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صورة كتاب الوقف الشريف السلطاني الامام الاعظم الخاقاني الاعدلي
المظفري السليماني الوارد من خدمة الاعتاب الشريفة السلطانية
الى الديار المصرية المتضمن لانفاق جهات على الكسوة الشريفة المعظمة
المنيفة بالحرمين الشريفين المعظمين المكرمين المنيفين مع ما اشتمل
عليه من التنبه على ذكر جهات الكسوة القديمة المعينة فيه الحمد لله
الذي رفع القبة الخضراء ووضع بساط الغبراء وسمك في سمائه
الافلاك وملك في ارضه الاملاك ففتح مناهج الملك
والدولة الغراء وجعل الكعبة السلاطين وحسن رعاية الامراء
وجعل الكعبة البيت الحرام لشعائر الدين الزاهر فمن حج البيت او

او عمره فلا جناح عليه واستسعد بمجده يوم الجمع ثم الصلوة والسلام
على سيدنا وسيد الانبياء محمد اعلم الرسل الاعلام والانبياء
وآله الكرام الاتقياء واصحابه العظام الاصفياء وهذا محل العلامة
الشريفة بكتاب الوقف الشريف المشار اليه شرفها الله تعالى و
اعلاها وزاد سموها وعلاها وهذا امتثال خط مولانا
الافندي الآتي شرحه فيه المسطر تحت العلامة الشريفة في
الحاشية اليسار ومن محل وضعها وصورة ما املى في هذا الكتاب
من الاقرار بالوصف على النمط المحرر المستطاب لما جرى لدي وتحقق
بين يدي حكمت بموجبه الشرعي على ما يقتضيه قواعد الشرع
المصطفوي نمقه العبد المحتاج الى عفو ربه الصمد محمد بن قطب الدين
بن محمد بن محمد القاضي بالعساكر المظفرة المنصورة في ولايت
اناطولي اما بعد فهذا وثيقة انيقة بديعة المعاني البنيان
بمنيفة انيفة بليغة المباني والبنيان توازي عباراتها راجحة
بل هي اصفى وتجاري استعاراتها مسكا سحيقا بل هي ازكى يشعر عما هو الحق
القاطع ما حواه فحواها وتخبر عما هو الصدق الساطع ما اداه مؤداها
وهو انه قد بان لدي كل ذي عقل سديد ان الدنيا الدنيئة قنطرة
العابرين ورباط المسافرين يحل هذا ويرحل ذلك ولا يدري
احد الى ما ذا يصير حاله هنالك وما من احد الا وتمطى صهوتي
ادهم الليل واشهب النهار ويسير مع السائرين الى منتهى الآجال و

والاتمام وهي للمرء عظة ما قال سيد الكائنات عليه افضل الصلوة
اسمعوا دعوا من عاش مات ومن مات فات وكل ما هو ات ات والادب
من اعتراه من المقاصد الباقي عدة وعتاد ابالصدقات التي ينال بها
النجاة ويتوسل بها الى نعيم الجنات على ما نطق به القرآن وحدث به
رسول الرحمن صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم حيث قال عز من قائل ان
الله يجزي المتصدقين والمتصدقات وقال عليه الصلوة الناميات
اذا مات ابن آدم وانقطع عمله الا من ثلث علم ينفع به او ولد صالح يدعو
له او صدقة جارية الا وهي الوقف تفكر في ذلك السلطان الاعظم
والخاقان الاكمل الاكرم وظل الله في ارضه وخليفته في رفعه وخفضه
علوا العلا من آل عثمان عثماني الحيا من سلاطين الزمان سلطان
البحرين والبرين والعرض القايم بالسنة والفرض عاشر المجد دين لدين
الاسلام باحسن المعاشر وعاشر السلاطين العثمانية كالعقد العاشر
السلطان بن السلطان بن السلطان سليمان شاه خان ابن السلطان
سليم خان ابن سلطان بايزيد خان لا زالت حديقة حقيقة العالمين
منضرة بماء حياته ونماء ذاته وحدقة حدقة العالمين منورة بضياء
صفاء صفاته وبيضاء سناء حسناته وبلغ ارواح آبائه واجداده
الرحمة وسقاهم بالكوثر واسبغ عليهم نعم غفرانه وابد رضها
واكثر وراي في نفسه المنفية نعم الله جزيلة لا يسع لشكرها وعلى ذاته
الكريمة منه منة جميلة ليس في طوقة ذكرها اراد استقرارها

بالاوقاف القارة استمرارها بالادرارات الدارة متفكرا فی قول الملك
الخلاق ما عندكم ينفد وما عند الله باق و ناظرا فی قول الحج المبرور
ليس له جزاء الا الجنة وعالما بان تعظيم الكعبة المستورة بالاستار الشريفة
العالية وتشريفها فی حج يوجب الجنة ويصير الهدف الساتر من العذاب
والجنة وسامعا فی قلبه الفسيح من قول الرسول من زار تربتي وجبت له
شفاعتی ان يستشفع منه بتكريم قبره بالاستار بل بتشريف مراقد الاتباع
وستر مراصد الاشياع ايضا بالازار تنزيلا اياه منزلة الزيارة الدائمة
والخدمة القائمة على مر الدهور والاعصار فان تلك المواضع وان
كانت جرت العادة لكنها كانت بالاموال المتطرقة والاثمان المتفرقة
فاحب ان يكون ما يصرف الى هذه الآثار الشريفة من الاموال المميزة
المتبركة المنيفة فعين لهذه الاجل املاكه واسبابه واجمل امواله واكسابه
فلذلك قد قال لدى المولى الفاضل النحرير الكامل مصباح رموز الدقائق
مفتاح كنوز الحقائق كشاف المشكلات حلال المعضلات الموقع اعلا
هذا الكتاب يسر الله له حسن المآب بقوله الشريف ولفظه اللطيف الحاوي
عن الاعتساف الهادی على الاقرار والاعتراف الذي يجوزه الشرع لا
حتوائه على ما يعتبره الاصل والفرع وحكى بانه قد وقف وقفا وسبلها
وحبس املاكها وكلها مكونة على النمط الاكفی الاشمل وعلى الطريق
المشروع الاكمل لتكون بهذه المصلحة اوقافا قارة وادرارات دارة
فی الدنيا العاجلة ومفيدة له يوم الجزاء والآجلة وتكون عمدة

معتدة لغده من اسمه وقرينة منورة لا تفارقه فى امسه وتصيرها جرُنّة
من العذاب وجُنّته ويكون جزاءها مثل جزاء الحج المبرور والجنة وتكون
باعثه للرفاعة وموجبة للشفاعة منها جميع القرى الثلاث المسماة بنبيوس
وابو الغيث وحوض قصص الواقعة بالولاية المصرية التى كان حصل منها
فى السنة الواحدة مبلغ تسعة وثمانين الف درهم ومنها جميع القرى السبع
المجديد الواقعة فى الولاية الشرقية بالديار المصرية اولاها قرية سلمكه
كان حصل منها فى تلك السنة مبلغ ثلاثين الف درهم واربعمائة مائة درهم
وستة وتسعين درهم وثانيها قرية سرد محمد حاصلها فيها مبلغ احدى
وسبعين الف درهم وثمانية وعشرين درهما وثالثها قرية دلش المجر
حاصلها فيها احدى وخمسين الف درهم وثلثمائة درهما واربعة دراهم
ورابعها قرية منابل وكوم ريحان حاصلها فيها مبلغ سبعة وثلثين الف
درهم واربعين درهما وخامسها قرية بجام حاصلها فيها اربعة عشر الف
درهم وتسعمائة درهم واربعة وثلاثين درهما وسادسها قرية منية النصارى
وحاصلها مبلغ ستين الف درهم وثمانماية درهم وثمانية وخمسين درهما
وسابعها قرية تطاليه وحاصلها فيها مبلغ عشرة الاف درهم واربعمائة
درهم واربعة وثمانين درهما يكون جميع النقود المزبورة فى تلك السنة
المسفورة مبلغ ثلاثمائة الف درهم وخمسة وستين الف درهم ومائة
واثنين وخمسين درهما فضيا محاذيا بنصف القطعة رايجا فى الوقت
ابد الله دولة من سكها باسمه السامى ورفه رعاياه بعدله المتوفر النامى

وقفت جميع القرايـے المزبورة المستغنية عن التحديد و التعريف و التبئين
والتوصيف بشهرتها فى مكانها عند اهاليها وجيرانها وكونها مشروحة
معلومة فى دفاتر السلطانية والمناشير الخاقانية بجملة ما لها من الجدود
والحقوق وما ينسب اليها بالاصالة والحقوق والمراسم والمداخل
والطرايق خلا ما يستثنى منها شرعا من المساجد والمعابد والمنابر والمعابر
والمراقد والمقابر والاملاك والاوقاف وساير ما يعرف متسامية
بالاسامى والاوصاف وسلم جميعها الى من ولاها عليها بموجب الشرع
المنصوص ونصبه للخدمة بالامانة والاستقامة فى هذه الخصوص
وتسلمها هو منه للتصرف فيها بالوجه السداد على ما هو المراد تسليما
وتسلما صحيحين شرعيين ثم عين السلطان الفايق على حذافير السلاطين
فى الافاق بالاستيهال والاستحقاق والسابق فى مضامير الخير ابيه مكارم
الاخلاق ومراسم الاشفاق لا زالت شموس سعادت ابدية الاشراق
وما برحت نجوم سلطنته محمية عن الامحاق مما يحصل من تلك القرايـے
الموقوفة المذكورة على حسب التخمين التى مدارها حاصل السنة المشروحة
المزبورة فالتعيين على هذه النسبة فى جميع الاعوام قلت المحصولات او
صلت بتفاوت الشهور والايام مبلغ ماتى الف درهم وستة عشر درهما
لاستارظاهر الكعبة الشريفة شرفها الله تعالى فى كل سنة مرة ما جرت به
العادت القديمة فى السنين الماضية العديمة فبقى على هذه التخمين بعد
الصرف المذكور فى السنة مبلغ ثمانية وثمانين الف درهم وتسعماية وستة

وثلاثين درهما وشرط ان يحفظ ذلك الباقي بحفظ المتولي الى تمام خمسة
عشر عاما فيكون عند الجمع في هذا العام على التخمين التام مبلغ ثلاثة عشرة
ماية الف درهم واربعة وثلاثين الف واربعين درهما فتعين من هذ
الباقي المحفوظ المجموع المسطور لاستار المواضع التي تجدد في انقضاء كل
خمسة عشر عاما مرة وبعد تجديدها المزبور لا تجدد في كل سنة بل يروح
الى انقضاء خمسة عشر عام اخر ثم تجدد مرت اخرى كذلك ثم فثم الى ان ينقرض
الدهر ويتم لكل مرت من تلك المرات وفي كل كرت من هذه الكرات بالتخمين
المزبور والتعيين المذكور مبلغ سبعماية الف درهم واحد وخمسين الف
درهم وثلاث ماية وسبعين درهما فضيا رايجا في الوقت وتلك المواضع
التي يصرف اليها هذا المقدار في خمسة عشر عاما مرت وهي داخل
الكعبة الشريفة والروضة المطهرة المنيفة اعني بها التربة المنورة
لسيد الكونين ورسول الثقلين نبينا محمد عليه الصلوة والسلام الى يوم
القيام بالمدينة المنورة والمقصورة المعمورة في الحرم الشريف والمنبر
المنيف فيه ومحرابه ومحراب التهجد والاستار الاربعة لنفس الحرم
الشريف ومحراب قبة العباس وقبره وقبر عقيل بن ابيطالب وحضرت
حسن وعثمان بن عفان وفاطمه بنت اسد رضوان الله تعالى عليهم اجمعين
وما زاد بعد هذا وهو مبلغ خمسماية الف درهم واثنين وثمانين
الف درهم وستماية وسبعين درهما لاحتمال ان يقع في بعض السنين
النقصان بسبب الشراء وطوارق الحدثان لان هذا بالتخمين وان لزم

فی بعض السنین جابر النقصان فلیجبر من هذ الفاصل فبذالک الزمان
وان وجد فی انقضاء المدة وبعد الصرف شیئ مما یزید و یفضل سواء
کان هذ المفضل را و الاکثر منه او الاقل فلیشتر با الموجود المزبور الملک
المناسب للوقف من العقار الواقع فی موضع الرعیة والاشتهار
لتکثیر محصول الوقف و توفیر مواضع الصرف بالحاق هذ المشتری و
المبتاع بسایر الاوقاف و استغلاله معها وصرف غلاته الی المصارف
المبینة بالاوصاف و تنمیة الوقف بهذا التکثر و تمشیته و توسیعته
بذلک التوفیر وهذا بعد رعایته شرط انه ان وقع المضایقة
فی هذا الوقف اوفی الوقف اخرالذي وقفه السلطان ایضا علی
مصالح الفقراء الذاهبین الی الحجاز وعلی جهالهم وسایر مهماتهم
وکتب له وقفیة مستقلة مشتملة علی هذ الشروط والقیود لتکون
مرعیة بالخلود والابود یلزم ان یعین کلواحد من الجانبین الآخر
بزوایده و بفاضل عوایده باتمام بالهم و یلزم له و بتکمیله لدفع
مضایقته وضرورته و اسعاده و ارفاده بمعرفة المتولین ورای
حاکم الوقت وارشاده واجتهاده اقرارا و اعترافا صحیحین شرعیین
مصدقین و محققین مرعیین وقفا صحیحا شرعیا وحسا صریحا مرعیا
حاویا علی الحکم بصحته اصلا وفرعا علی وجه یعتد به دینا وشرعا
رعایته شرایط الحکم والتسجیل فی حصول الوقف التسهیل لدی المولی
الفاضل النحریر الکامل الموتم اعلا هذ الصک الدینی واللفظ الیقینی

فتح الله تعالی ابواب الحقوق بمفاتیح اقلامه واحکم امور الشرع بثبوت
احکامه فصار وقفا لازما مسجلا متفقا علیه علی مقتضی الشرائع و
مرتضی احکامه بحیث مالا یرتاب فی صحته وابرامه لوقوع حکم المولی
الموحی الیه علی رای من راه من الائمة الماضیین المجتهدین رضوان الله
اجمعین عالما بالاختلاف الجاری بینهم فی مسئلة الوقف فلزم خلوده
بخلود السموات وابوده بابود الکائنات الی ان یرث الله الارض و
من علیها وهو خیر الوارثین ولا یحل بعد ذلک لاحد یومن بالله و
رسوله والیوم الاخر ان ینقضه ویبطله او یحوله او یبدله فلا یملک
ولا یملک بعد ذلک بوجه من الوجوه وسبب من الاسباب وکیف
یجترئ لذلک المومن او خایف من الله المهیمن بعد ما سمع قول رب
العالمین الا لعنة الله علی الظالمین واجر الوقف بعد ذلک علی ارحم
الرحمین ـ جری ذلک وحرر بامر الله تعالی الخاقانی لازال عالیا فی آخر
صفر المظفر المنخرط فی سلک الشهور سنه تسع واربعین وتسع مائة
من الهجرة النبی صلی الله علیه وآله وسلم

تذکیر حرم مکہ معظمہ کا بیان ہے

بوقت آدہی رات کے موذنین سب منارون پر مسجد الحرام کے برآمد ہوتے ہین
اور اوس تذکیر کو ایک بعد ایک کے بطور دورے کے نہایت خوش الحانی سے
پڑہتے ہین لیکن تذکیر ماہ رمضان شریف علحدہ ہے اور تذکیر باقی سال کی
علحدہ ہے اب ابتدا تذکیر ماہ رمضان سے کیا جاتا ہے ـ

ايها النوام قوموا للفلاح — واذكروا الله الذي اجري الرياح
ان جيش الليل قد ولى وراح — وبدا انا عسكر الصبح ولاح

اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح

معشر الصوام يا بشري لكموا — ربكم بالصوم قد هنا لكموا
وجوار البيت قد اعطا لكموا — فافعلوا افعال ارباب الصلاح

اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح

اغنموا اشهركم قبل الفوات — وبه توبوا تعوذوا بالهبات
واغنموا هذه الليالي النيرات — واذكروا الله بالفاظ فصاح

اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح

يا الهي هب لنا فيه المرام — اننا جيران ذي البيت الحرام
ان للجيران حق بالذمام — يا كريم العفو يا رب السماح

اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح

اسقنا غيثا به تحيي البلاد — والمواشي يا الهي والعباد
واجرنا من غلاء في ازدياد — لا تؤاخذنا بافعال قباح

اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح

قد دعوناك بطه المصطفى — صل يا رب عليه شرفا
وعلى اصحابه اهل الوفا — وصحاب ما تغنا ذوالجناح

اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح

تسحروا رضي الله عنكم تسحروا غفر الله لكم تسحروا تاب الله عليكم

تسحروا فان فی السحور برکة تسحروا فانه من سنن المرسلین تسحروا فانه من اعمال الصالحین تسحروا فانه شعار المتقین قال اللہ تبارک وتعالی الصوم لی وانا اجزی بہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم للصائم فرحتان فرحة عند افطارہ وفرحة عند لقاء ربہ وان لکل صائم عند افطارہ دعوة مستجابة تسحروا رضی اللہ عنکم تسحروا غفر اللہ لکم تسحروا تاب اللہ علیکم تقبل اللہ منا ومنکم —

دوسرا کلوا رضی اللہ عنکم کلوا غفر اللہ لکم کلوا تاب اللہ علیکم کلوا مما فی الارض حلالا طیبا کلوا من الطیبات واعملوا صالحا کلوا من رزق ربکم واشکروا لہ بلدة طیبة ورب غفور کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد تلک حدود اللہ فلا تقربوھا کذلک یبین اللہ لکم آیاتہ للناس لعلھم یتقون کلوا رضی اللہ عنکم کلوا غفر اللہ لکم کلوا تاب اللہ علیکم تقبل اللہ منا ومنکم —

دوسرا تیسرا یا مدبر اللیالی والایام یا خالق النور والظلام یا ملجاء الانام یا ذا الطول والانعام رحم اللہ عبدا ذکر اللہ رحم اللہ عبدا شکر اللہ رحم اللہ عبدا قال لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ الملک للہ الواحد القھار الکبریاء للہ الواحد القھار الملک للجبار الکریم الغفار الحلیم الستار خالق اللیل والنھار سبحانہ ھو الواحد القھار خلق السموٰت والارض بالحق یکور اللیل علی النھار ویکور النھار علی اللیل وسخر الشمس

والقمر كل يجري لاجل مسمى الا هو العزيز الغفار ۔ و رچوتھا اشربوا و
كلوا فقد قرب الصباح تین مرتبہ پڑھکر پھر یہ دعا پڑھتے ہیں الدعاء
فی الاسحار مستجاب واذکر الله کثیرا فی القعود والقیام وارغبوا
الی الله تعالی بالدعاء والثناء لان الدعاء فی الاسحار مستجاب
پھر اشربوا وكلوا فقد قرب الصباح تین مرتبہ پڑھتے ہیں اور سکے بعد یہ
اشعار وداع پڑھتے ہیں

تجلی نعوس ذات انوار ساقیها	هذی اللیال تجلی مرة فیها
كئوس التهانی والرضا نیبها	شهر الصیام مضت للقوم حضرته
یفوح مسكا فلا طیب یعنا هیها	یا حبذا اشهر فضل عن خلوته
قد نور العرش والدنیا وما فیها	وفیه اوقات قرب نور خلوتها
زادت خطایاك قف بالباب والكها	یا غافلا ولیالی الصوم قد ذهبت
فما غرسته من ثمار الخیر تجنیها	واغنم بقیة هذا الشهر تحظی
ان تبلغ النفس بالتقوی امانیها	وتب لعلك تحظی بالقبول عسی
انت جوار افارة اجیها	وقل الهی انا العبد الذلیل وقد
واغفر ذنوبی فانی غارق فیها	فلا تكلنی الی نفسی والی عملی
فلیات فی رمضان باب طبیه	من كان یشكو اداء ذنوبه
اولیس قال الله فی ترغیبه	ولیفوز من شرف الصیام بطیبه
یا صایمی رمضان فوزوا بالمنی	الصوم لی وانا الذی اجزی به
وتفوزوا بوعد الله اذ فیه الهنا	وتحققوا انیل السعادة والغنی
	اولیس هذا القول قول الهنا

	الصوم لی و انا الذی اجزی به	
من صام نال الفوز من رب العلا		و بوجهه اضحی علیه مقبلا
یامن یروم توسلا و توصلا		صم رغبة فی قول رب قد علا
	الصوم لی و انا الذی اجزی به	
یا فوز من للصوم قام بحقه		وانی بحسن القول فیه بصدقه
ومن الجحیم نجی وفاز بعتقه		فالله قام عن الصیام بخلقه
	الصوم لی و انا الذی اجزی به	

یامن تقضی عمرہ دع عنک نومک والکسل واعلم بان اعمالک تعرض علی الدیان کم ذا تستهج بغفلتک ولیس یخفی تبهرجک عند ابتان الفضائح ونصب النیران ان کنت تطلب توبة فانهض فهذا وقتها فبعد خمس لیال یقال قد فرغ رمضان برحل وما اودعته الا ارذل العمل واحرتک حین یشهد علیک بالخسران نصم نهارک ولما انقطی یحصل غایتک تتبع وتنی الجایع هذا هو الخذلان تحضر صلوة التراویح بالجسم حاضرا انما القلب غائب فی کان وماکان تقطع حیاتک غیبة و الصوم قبوله من عجب تاکل لحوم العالم وترتجی الاحسان من لیس یحفظ لسانه ولا الجوارح عن ذلل ماله من الصوم الا تقضی الیفا رجیعان نصحت جهدی ولکن النصح یصعب علی الشقی انا بحالک والله عمری مضی مجانا بالله علیک قم ودع شهر الصیام قبل السفر ولا تدعه یرحل وهو علیک غضبان بیض سواد الصحیفة فالموت ادنی من نفس وخف الهلک تخطی

منہ عنہ بالامان اور تمام سال مین ہر آدہی رات کے بعد سے یہہ تذکیر شروع
پہلے رئیس کہتا ہے اور پہر رئیس کے ساتھہ ساتون منارہ والے کہتے ہین
لا الٓہ الا اللہ تین بار کہتے ہین پہر سیدنا محمد رسول اللہ تین بار کہتے ہین
پہر ولا نستعین الا باللہ لا الٓہ الا اللہ پہر تین بار ولا نومن الا باللہ
لا الٓہ الا اللہ ولا نتوکل الا علی اللہ لا الٓہ الا اللہ تین مرتبہ یا قومنا اجیبوا
داعی اللہ لا الٓہ الا اللہ تین مرتبہ الکریم الحلیم الذی اذا سئل اعطی
واذا استعین اعان لا الٓہ الا اللہ تین بار الکریم الحلیم الذی یقبل التوبۃ
عن عبادہ ویعفو عن السیئات لا الٓہ الا اللہ تین بار الکریم الحلیم الذی
اذا قطر قطرۃ من بحر جودہ وکرمہ ملاء بہا الاکوان لا الٓہ الا اللہ
تین بار یا سعادۃ من قام و لذ بذ اخلاصہ وذکر اللہ بقلبہ ولسانہ وقال
لا الٓہ الا اللہ سیدنا محمد الرسول اللہ النبی الصادق الفاتح الخاتم
وسلتنا العظمی الی اللہ یوم العرض علی اللہ وعلی ھٰذہ الشہادۃ نحیا
وعلیہا نموت وعلیہا نبعث انشاء اللہ من الامنین الفائزین المطمئنین
المفرحین المستبشرین برحمۃ اللہ وکرمہ ماشاء اللہ کان ومالم یشا
لم یکن ولا حول ولا قوت الا باللہ العلی العظیم استغفر اللہ العظیم الذی
لا الٓہ الا اللہ الحی القیوم واتوب الیہ واسئلہ التوبۃ والمغفرۃ لی ولوالدی
ولوالد والدی ولمن احسن لی ولمن اساء الی ولمن لہ حق علی ولمن او
صانی واستوصانی بدعاء الخیر ولاصحاب الحقوق علی ولجمیع المسلمین
والمسلمات الاحیاء منہم والاموات انک یا مولانا یا رب سمیع

قریب مجیب الدعوات القائل تعالی فی محکم الآیات البینات علی سیدنا
محمد سید السادات ان الحسنات یذهبن السیئات یبشرهم
ربهم برحمة منه ورضوان وجنات لهم فیها نعیم مقیم خالدین فیها
ابدا ان اللہ عنده اجر عظیم جل اللہ تعالی ربنا الکریم جل جل خالقنا
جل جل رازقنا جل جل ممیتنا جل جل محیینا جل وعلا وعلی الملک تحتوی
وعلی العرش استوی وعلی عباده بالرضاء یتجلی سبحانه سبحان من فضله
علینا دائم فسبحان من یحرس بعین عنایته سبحان من تفرد بالبقاء وحده
وهو الحی الباقی لاشریک له جل سبحان جل سبحانه فسبحان اللہ سبحانه
وتعالی و و و پہلا العزیز جبار وملک غفور قوی مقتدر قہار
للذنوب غافر وللعیوب ساتر وللقلوب المنکسرة جابر وناصر سبحانه وعلی
الجبابرة ملک جبار و و و و سرا سبحان من اذهب اللیل واوجد
النهار واظهر العلامة وشعشع انوار الرعد یسبح بصوته الهادر و
البرق یلمع من خیفته کلما اومض واستنار یتجلی ربنا فی الاسحار وینادی
جل المنادی انا الستار یا عبادی انا الغفار یا عبادی انا خالق اللیل
والنهار العارفون واقفون علی قدم الخوف والافتکار لایستقر لهم قرار
قرار کلما جد واوجد وکلما جاهد واشاهد واجمال وکمال من لا
تدرکه الابصار و و ترتیبسرا سبحان من لاتدرکه الابصار ولا تحیط
بعظمته الافکار ولا یغیره اللیل ولا یبید له النهار وهو یدرک الابصار
وهو اللطیف الخبیر المنیر المنعم الستار هو مولانا ومولاکم فنعم المولی ونعم

النصیر و ترجمہا احاط ربنا بکل شیئ علماً و وسعت رحمۃ کل شیئ کرماً و مغفرۃ وسعۃ و علماً سبحان من رفع السماء بغیر رتد و بسط الارضین بجملتہ واجری الماء و علم آدم الاسماء سبحانہ و احصی کلشیئ عدداً و ترجمہ یہ جو ان یقول المالعرش جل جلالہ لعبد نشاء فی العبادۃ نانتشی سـ تذکو جمیلی من خلقتک مضغۃ ؤ ولا تنسی تصویری ولطفی فی الحشاء ؤ وسلم الی الامر و اعلم بانی ؤ انفذ احکامی و فعل ما اشاء ؤ ان اللّٰہ لا یخفی علیہ شیئ فی الارض ولا فی السماء ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء و ترجمہا فعال لما یرید قادر ربنا الکریم علی ما یشاء لہ الملک والغنی ولہ الحمد والثناء ولہ العزۃ والبقاء وبیدہ الخیر والجود والتوفیق والعطاء واسئلہ العفو عما سلف و مضی وھو سریع الرضاء سبحانہ لا دافع اللّٰہ فیما مضی و ترجمہ نوان

کن ھن ھمومک معرضا	وسلم امورک المقضاء
والبشر بخیر عاجل	تنسی بہ ما قد مضی
فلربما اتسع المضیق	والربما ضاق الفضاء
ولرب امر مزعج	لک فی عواقبہ رضاء
اللّٰہ عودک الجمیل	فقس علی ما قد مضی
اللّٰہ یفعل ما یشاء	فلا تکن بہ معترضا
یامن اذا ابصرنی معرضا	ولیس فعلی عندہ ارتضا
بحرمۃ التوحید یا سیدی	انت الذی تسمح لی بالرضاء

دبر اموري انا وجميع المسلمين ‌ ‌ يارب من اذا دبر امرا قضا

دور آٹھواں

يا ايها الراضي باحكامنا ‌ ‌ لابد ان تحمد عقبا الرضاء

فوض الينا الامر مستسلما ‌ ‌ فالراحة العظمى لمن فوضا

وان تعلقت باسبابنا ‌ ‌ فلا تكن عن بابنا معرضا

لان فينا خلفا باقيا ‌ ‌ من كل ما ياتي وما قد مضى

فلا ينعم المرء بمحبوبه ‌ ‌ حتى يرى الخيرة فيما مضى

دور نواں

العمر ولى والزمان قد انقضى ‌ ‌ اترى يسمى محني الكريم بما مضى

وعلى دين قد عجزت عن الوفاء ‌ ‌ فمتى ديوني يا الهي تقتضى

وافوز من ذالك الجناب بنظرة ‌ ‌ وارى سواد الليل اصبح ابيضا

يا قلب مالك راحم غير الذي ‌ ‌ لما اسئت وقبت عامل بالرضاء

يا قلب لا تغفل عن بابه ‌ ‌ اياك عن ابوابه ان تعرضا

لو كنت لازمت الوقوف ببابه ‌ ‌ لكساك من احسانه حلل الرضاء

لكن غفلت وبات طرفك ناميا ‌ ‌ ياليته عن ربه لا يغمضا

دور دسواں

اليلت بسطت الاكف اسئلك الرضا ‌ ‌ انت الذي تعفو وتغفر ما مضا

انت الذي ترجي لكل مهمة ‌ ‌ اذ ضاقت الاحوال متسع الفضا

اتيت الى مولاي اسئله الرضاء ‌ ‌ ووقفت في ابوابه متعرضا

تمت

ندمت تقصیری و ذلی و فاقتی	وما کان منی فی الزمان الذی مضی
فمن مثلہ فی الکون یخشی و یرتجی	ولیس لمخلوق بان یتعرضا
فعاملنی مولای منہ بلطفہ	وقال لک البشری غفرت الذی مضی
ویا سیدی فلا ضاع عمری باطلا	وولی زمانی فی المعاصی وانقضا
فان کان ذنبی عن جنابک مانع	فعفوک یاتی بالامانی وبالرضاء
ومالی شفیع غیر جاہ محمد	نبی الھدی ازکی رسول ومرتضی
علیہ سلام اللہ ماھبت الصباء	وما لاح نجم فی السماء وقد اضاء

دور گیارہواں

لا دافع للہ فیما قضی ولا مانع لہ فیما اعطی وقسم ربنا یفعل فیملکہ مایرید ویحکم فی خلقہ مایشاء و یرضی جل سبحانہ فسبحان اللہ

دور بارہواں

لیس للہ شریک فی الملک ولامد برلہ فی الامر لا یرجوا ثوابا ولا یھاب عقابا ولا علی بابہ جودہ وکرمہ حاجبا ولا بوابا کل نعمۃ منہ عدل ولا یسئل عما یفعل وھم یسئلون۔

دور تیرہواں

وھو ذو الجلال لا الہ الا اللہ تین بار پڑھتے ہیں تبارک وتعالیٰ فی واحد منفرد فی ملکہ لا شریک لہ لا ضد ولا ند لہ الحنان المنان الرحیم الرحمن الذی لا الہ الا ھو الحی الباقی جل سبحانہ وماسواہ فانی

دور چودہواں

یارب عفوك اسئل جودك اسئل کرمك اسئل وبسیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہ وسلم اتوسل یارب عبد ضعیف واقف ببابك اسئل وبالذنوب مثقل اغفر ذنوبی وسامح یاخالقی وتفضل بحرمۃ خیر البرایا انی بہ اتوسل

دور پندرہواں

قم فی الدیاجی وناجی مولاك ماشئت فاسئل
وادعو ابقلب سلیم لعلك تنجوا وتقبل
واصف وضح ووحد مولا علینا انعم وتفضل
معطی العطایا کریما بالخیر انعم واجزل

دور سولہواں

سبحان من انعم فاجزل وحکم فعدل جادو لم یبخل جاد ربنا الکریم علی عبادہ وتفضل یقول القائل فی حق عظمتہ ولا یسئل سبحان ربی الکریم الحلیم العظیم ھوالاول۔

دور سترہواں

یااولا قبل کل اول واخرما لہ محول سبحان الکریم فلا یبخل سبحان الحلیم فلا یعجل سبحان القدیم فلا یتحول یارب عبد ضعیف واقف بالباب یسئل انعم علیہ بجودك واحسانك یاخالقی وتفضل یامن ھو قبل کل اول۔

دور اٹھاروان

اوّل بلا بدایة و آخر بلا نہایة سبحان رب البرایا سبحان معطی العطایا
سبحان کاشف الضر و البلایاء سبحان عالم السر و الخفایا سبحان من
لہ فی کل شیئ آیتہ تدل علی انہ ھو الاول و الاخر و الظاھر و الباطن وھو
بکل شیئ علیم صدق اللہ مولانا العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین

تمت التذکیر

بعد اوسکے مختصر الفاظ سے صلوۃ اور سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و
اصحابہ وسلم پر عرض کرتے ہین بعد اوسکے اذان تہجد کی دیتے ہین پہر اذان
تہجد دیے کے بعد ایک ساعت توقف کرکے یہہ ترحیم شروع کرتے ہین ۔
یا ارحم الراحیم ارحمنا تین مرتبہ کہتے ہین پہر بعد اوسکے یہہ دعا کہتے
ہین وعافنا واعف عنا وعلی طاعتك وشکرك اعنا یا حي
یا قیوم بجاھك یا اللہ پہر تہوری دیر وقفہ کرکے یا ارحم الراحمین
ارحمنا تین بار پڑہکر پہر وعافنا واعف عنا وعلی طاعتك وشکرك
اعنا یا حي یا قیوم بجاھك سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ
وسلم کہتے ہین پہر تہوڑی دیر وقفہ کرکے پہر یا ارحم الراحمین ارحمنا
تین بار کہکر وعافنا واعف عنا وعلی طاعتك وشکرك اعنا یا حی
یا قیوم بجاہ سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ کہکر تہوڑی
عرصہ کے بعد پہر یا ارحم الراحمین ارحمنا تین بار کہکر وعافنا واعف عنا
وعلی طاعتك وشکرك اعنا یا حی یا قیوم بجاہ سیدنا عمر رضی اللہ

عنہ کہتے ہین پہر تہوڑا وقفہ کرکے یا ارحم الراحمین ارحمنا تین بار کہکر وعافنا واعف عنا وعلی طاعتك وشكرك اعنا یا حی یا قیوم بجاہ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کہکر تہوڑے عرصہ کے بعد پہر یا ارحم الراحمین ارحمنا تین مرتبہ پہر وعافنا واعف عنا وعلی طاعتك وشكرك اعنا یا حی یا قیوم بجاہ سیدنا علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ وعن کل الصحابۃ اجمعین رضی اللہ عنہم کہتے ہین پہر یہہ آیت قراءت کہتے ہین ومن احسن قولا ممن دعی الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین ان اللہ فالق الحب والنوی یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ذالکم اللہ فان تؤفکون فالق الاصباح و جعلل اللیل سکنا والشمس والقمر حسبانا ذالك تقدیر العزیز العلیم هوی الذی جعل لکم النجوم لتهتدوا بها فی ظلمات البر والبحر قد فصلنا الایات لقوم یفقهون وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن له شریك فی الملك ولم یکن له ولی من الذل وکبره تکبیرا پہر اذان صبح کی دیتے ہین اور بعد اذان صبح کے دیے کے موذنین منارہ ہا سے اذان سے نیچے اوترتے ہین اور یہہ سب تذکیرہ اور ترحیم اور اذان لفظا لفظا اور فقرہ اور فقرہ اول رئیس کہتے ہین پہر بارہی سے تمامی منارون پر سب موذنین اوسی فقرہ کو ادا کرتے ہین پہر رئیس اپنے منارہ پر دوسرا فقرہ کہتا ہے پہر تمامی موذنین کہتے ہین ایسا ہی آخر اذان تک پہر منارون سے نیچے اوترکر یہہ ورد شریف

پڑھتے ہین اور اسکو وہان دستور کہتے ہین وہ درود شریف یہہ ہے

اللهم صل وسلم وزد ودم وانعم وتفضل وبارك بجلالك وكمالك على زين عبادك واشرف عبادك اسعد العرب والعجم وامام طيبة والحرم ومنبع العلم والحلم والحكمة والحكم ابى القاسم سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه وسلم وزده شرفا يارب وكرما وتعظيما ومهابتا ورفعة وبرا ورضى الله ابتارك وتعالى عن كل الصحابة اجمعين پہر بعد اسکے اقامت نماز صبح جماعت شافعی کے کہتے ہین ۔

باب دوم

الجزء الثانى من كتاب فلاح الكونين فى احوال الحرمين الشريفين زادهما الله شرفا باب دوم بیان مین احوال مدینہ طیبہ کے مشتمل ہے گیارہ فصلون پر

فصل پہلی فضایل مدینہ طیبہ مین شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جذب القلوب مین لکہتے ہین کہ اجماع امت اور اتفاق علما اس امر پر ہے کہ افضل تمام روے زمین اور بزرگ ترین تمام شہرونکا مکہ معظمہ ہے اور مدینہ طیبہ لیکن ترجیح اور تفضیل مین فیمابین ان دونون شہرون کے اختلاف علما ہے بعضے علما فرماتے ہین کہ مکہ سے مدینہ طیبہ افضل ہے اور بعضے فرماتے ہین کہ مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ افضل ہے لیکن اتفاق علما اسپر ہے کہ جو مقام قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسد شریف سے متصل ہے تمام اجزاے روے زمین یہانتک کہ کعبۃ اللہ سے بہی افضل ہے اور بعضے علما فرماتے ہین کہ موضع قبر شریف عرش معلی سے بہی افضل ہے اسواسطے کہ آسمان اور زمین کو بزرگی اور شرف

آپکی ذات مبارک سے حاصل ہے پس اختلاف افضلیت نفس مکہ معظمہ او مدینہ
طیبہ مین باقی رہا مذہب امیر المومنین حضرت صدیق اکبر اور عبد اللہ بن عمر اور ایک
جماعہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی عنہم کا اور مذہب امام مالک اور اکثر
علما رحمہم اللہ کا یہ ہے کہ مدینہ طیبہ مکہ معظمہ سے افضل ہے اور دوسرے
علما بہی انہین کے تابع ہین مگر خانہ کعبہ کو اس سے علیحدہ کئے ہین اور کہتے
ہین کہ مدینہ طیبہ افضل ہے مکہ معظمہ سے سواے خانہ کعبہ کے خلاصۂ کلام یہہ ہوا کہ
قبر اطہر حضرت کی سب مقامون سے افضل ہے کیا مکہ کیا کعبۃ اللہ کیا مدینہ طیبہ
اور کعبۃ اللہ افضل ہے مدینہ طیبہ سے سواے قبر شریف حضرت کے۔ اب یہ
باقی رہا کہ بلدہ مکہ معظمہ بلدہ مدینہ طیبہ سے افضل ہے یا بالعکس اسمین علما سے
طرفین سے بہت دلایل کئے ہین خلاصہ ان سب دلائل کا یہ ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ کو سب سے زیادہ دوست رکہتے تہے اور اقامت
گاہ حضرت کے یہی بلدہ طیبہ رہا اور حصول فتوحات عظیمہ اور قوت اسلام اور
رواج دین اسی شہر مین ہوا اور یہ شہر مبارک کل حسنات اول و آخر کا منبع اور
تمام کمالات ظاہری و باطنی کا معدن ہے اور سب سے زیادہ فضیلت یہ ہے کہ
اسمین مرقد انور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ اسکے مقابل کوئی فضیلت
نہین اسواسطے کہ اسی امر سے زمین کو آسمان پر فضیلت ہی اور احادیث صحیحہ مین
طرق متعددہ سے وارد ہے کہ پیدایش ہر مخلوق کی اس خاک سے ہوتی ہے
کہ جہان اسکا دفن ہو پس نفس پاک آنحضرت اور اکثر آل اور اصحاب اور تابعین
کے نفوس اسی زمین مبارک سے مخلوق ہین جو مدینہ منورہ مین آسودہ ہین

پس یہ امر

پس یہ امر شرف اور فضیلت کے واسطے کافی اور بس ہے اور جو کہ فضیلت مکہ کی مدینہ طیبہ پر کہتے ہین انکے نزدیک یہی دلائل ہین لیکن سب سے زیادہ قوی دلیل انکی یہ ہے کہ مکہ معظمہ بلکہ تمامی زمین حرم مین ثواب اعمال زیادہ ہے جیساکہ بعضے علما فرمائے ہین کہ احادیث صحیحہ مین وارد ہے کہ ایک نماز مسجد نبوی مین برابر ہزار نماز کے اور مسجد الحرام مین برابر ایک لاکھ نماز کے ہے لیکن جو علما کہ مدینہ طیبہ کی فضیلت کے قائل ہین وہ اسکا جواب یہہ دیتے ہین کہ فضیلت زیادتی ثواب پر منحصر نہین اور سند اسکی یہ لاتے ہین کہ نماز روز عرفہ عرفات مین اور ظہر یوم نحر منی مین افضل ہے مسجد الحرام سے حالانکہ کثرت ثواب اعمال مسجد الحرام مین ہے اور باعث فضیلت نماز یوم عرفہ عرفات مین اور ظہر یوم النحر منی مین ایک برکت ہے کہ وہ بباعث اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاصل ہے اور مآل زیادتی ثواب سوائے کثرت عدد کے نہین ہے اور جائز ہے کہ ایک چیز باعتبار عدد اور کمیت کے اقل ہووے لیکن باعتبار کیفیت اور حالت کے افضل اور ارجح ہے اگر مجرد زیادتی ثواب افضلیت مین کافی ہوتا تو علما کے پاس یہ امر مقرر ہے کہ داخل کعبہ افضل ہے خارج کعبہ پر کہ اسمین کسیکو خلاف نہین ہے۔ لیکن درباب صحت نماز فرض اندرون کعبہ علما کو اختلاف ہے۔ امام مالک کے پاس نماز فرض کعبۃ اللہ مین جائز نہین چہ جائے زیادتی ثواب اس سے ظاہر ہوا کہ افضلیت زیادتی ثواب پر منحصر نہین بلکہ یہ امر دوسرا ہے کہ موقوف ہے محض قبول درگاہ الٰہی اور افاضہ جود نامتناہی حقتعالی پر اور جبکہ یہ امر مقرر ہوا کہ قبر نبوی تمام روے زمین سے افضل ہے اسواسطے کہ موضع قبر شریف محل نزول تجلیات

رضوان آلہی اور مہبط ملائکہ رحمن ہے ممکن ہے کہ برکت سے اس مقام کے اور فیض و
عنایات سے حضرت صمدیت کے ایک حالت اور نور قبول اعمال مین نصیب ہووے
کہ وہ حالت زیادتی ثواب اعمال اور مضاعف طاعات سے افضل ہووے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بصفت حیوۃ اس بلدہ طیبہ مین رونق افروز ہین اور حضرت
اعمال اور طاعات پر قایم ہین اور ترقیات دایم آپکے واسطے حق تعالی سے سرفراز
ہے ہر چند کہ مضاعف ثواب اعمال نسبت مخلوق کے فرض بھی کیا جاوے
مگر شک نہین کہ اعمال آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اعمال سے جمیع مخلوق کے
افضل ہین اور ثابت ہی یہ امر کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی امت مرحومہ کی
تایید اور بخشایش اور شفاعت مین ہمیشہ مصروف ہین پس حاصل ہونا فیض و
رحمت و شفاعت حضرت کا قرب و جوار مدینہ منورہ مین بیشتر اور احسن ہے
اس امر سے کہ نفع حصول کثرت طاعات مکہ معظمہ مین حاصل ہووے اور یہ کلام امام
تقی الدین سبکی کا نہایت نفیس اور لطیف ہے اور دوسری دلیل افضلیت
مکہ معظمہ یہ بیان کرتے ہین کہ مکہ معظمہ محل عبادات حج و عمرہ ہے اور فضایل مین
حج و عمرہ کے احادیث وارد ہین جواب اسکا قائلین فضیلت مدینہ طیبہ یہ بیان
فرماتے ہین کہ حق تعالی ساکنان مدینہ طیبہ کو ایک ایسا امر عنایت فرمایا ہے کہ وہ
عوض حج اور عمرہ کا ہوسکتا ہے احادیث مین وارد ہے کہ جو شخص قصد مسجد نبوی
کا کرکے دو رکعت نماز اسمین ادا کرے اسکو ثواب حج کامل ملتا ہے اور جو شخص
کہ قصد مسجد قبا کرکے اسمین دو رکعت نماز ادا کرے ثواب عمرہ کا اسکو حاصل ہے
پس ہر شخص مسجد نبوی مین نماز ہر روز بکرات و مرات پڑھ سکتا ہے اور حج سوا ے

سال مین ایک بار سکے دوبارہ نہین ممکن ہے۔ تیسری دلیل افضلیت مکہ معظمہ پر یہ بیان کرتے ہین کہ مکہ معظمہ سب شہرون سے افضل ہے اور دوسری روایت مین ہے کہ احب ارض اللہ یعنے وہ سب شہرون سے حق تعالی کے پاس دوست زیادہ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بروز ہجرت مقام خزورہ یا مقام حجون پر کہ وہ قریب جنۃ المعلی ہے فرمائے مکہ معظمہ سے مخاطب ہوکر کہ اے بلدۂ کریمہ تو سب شہرون سے میرے نزدیک زیادہ دوست ہے اگر میری قوم مجھکو باہر نکرتی مین کبھی تجھسے باہر نہ آتا اور یہ امر دلیل ہے افضلیت پر اسواسطے کہ مکہ معظمہ حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سب شہرون سے زیادہ دوست ہوا جواب اسکا قائلین افضلیت مدینہ طیبہ یہ کہتے ہین کہ یہ ارشاد نبوی قبل ظہور فضیلت مدینہ طیبہ تہا جبکہ اقامت حضرت کی مدینہ طیبہ مین مدت طویلہ رہے اور ظہور فضیلت مدینہ طیبہ بوحی آلہی ہوا اور حصول خیرات اور اشاعت میرات اور نسوح فتوحات اس بلدہ طیبہ مین ہوئی اسوقت حضرت کے پاس بھی یہ امر متحقق ہوا کہ یہ بلدہ طیبہ اور یہ زمین مبارک تمام بلاد اور تمام زمینون سے افضل ہے اسواسطے حضرت نے حق تعالی سے دعا فرمائے کہ اے باریتعالی مدینہ طیبہ کو دوچند برکت مکہ معظمہ کے عنایت فرما اور دوسری حدیث مین وارد ہے اللہم حبب الینا المدینہ کحبنا مکۃ او اشد یعنے اے باریتعالی مدینہ کو میرے نزدیک مثل مکہ کے دوست کر بلکہ اس سے زیادہ معجم کبیر مین رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے المدینۃ خیر من مکۃ یعنے مدینہ بہتر ہے مکہ سے امام مالک موطا مین روایت کرتے ہین

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بطریق توبیخ اور زجر کے عبداللہ بن عباس مخزومی کو
فرماے تم کہتے ہو مکہ معظمہ مدینہ طیبہ سے افضل ہے عبداللہ بن عباس نے کہے
کہ مکہ حرم خدا تعالی اور مقام امن اسکا ہے اور اسمین کعبۃ اللہ ہے سیدنا عمر رض
نے فرماے کہ میری گفتگو حرم خدا اور بیت اللہ کی نسبت نہین پہر بار ثانی حضرت
عمر رض نے فرماے پہر عبداللہ رض نے یہی جواب دیے کہ مکہ مین حرم خدا اور بیت اللہ
ہے پہر سیدنا عمر رض نے عبداللہ کو وہی کہے کہ مین بیت اللہ کی نسبت نہین کہتا
ہون چند بار فیمابین یہی سوال وجواب رہا پس کلام امیرالمومنین سیدنا عمر رضی
اللہ عنہ سے یہ ثابت ہوا کہ درباب تفضیل مدینہ طیبہ کے مکہ معظمہ پر خانہ کعبہ مستثنی ہے
اور مقصود تفضیل مدینہ طیبہ کے مکہ معظمہ پر سواے خانہ کعبہ کے ہے حاکم مستدرک
مین روایت کیئے ہین کہ آن سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت ہجرت مدینہ یہ دعا
فرماے اللھم انک اخرجتنی من احب البقاع الی فاسکنی فی احب البقاع
الیک یعنی اے اللہ تو نے مجکو میرے دوست شہر سے نکالا اب میری سکونت
اس شہر مین مقرر کر کہ جو تیرے نزدیک زیادہ دوست ہووے پس اثر اجابت دعا یہ ظاہر ہوا
کہ یہ بلدہ طیبہ حق تعالی اور اسکے رسول کے پاس سب جاے سے زیادہ دوست اور
محبوب ہوا اس سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد فتح مکہ بہی اقامت
اسی بلدہ مبارکہ مین اختیار فرماے اگر کوی شخص کہے کہ اقامت حضرت کی مدینہ طیبہ مین
بامر آلہی تہی پس نہ پلٹنا حضرت کا مکہ معظمہ مین بعد فتح مکہ اسی جہت سے ہوا نہ بسبب
فضیلت کے۔ جواب اسکا یہ ہے کہ امر آلہی بہی بمقتضاے حکمت ہے اسواسطے کہ
الحبیب لایختار لحبیبہ الا ھو احب واکرم عندہ یعنے دوست اپنے

دوست کے واسطے ہین پسند کرتا ہے مگر وہی چیز کہ وہ محبوب اور دوست زیادہ تر
اپنے پاس سے ہے پس مذہب علما اور مباحثہ علمی جو کچھہ اس باب مین تہا مذکور ہوا
لیکن تو نسبت نبوی کو نگاہ رکھہ اور شرب محبت پر رہ اور اعتقاد اس امر کا
رکھہ کہ بعد حق تعالی کے حضرت کو تمام مخلوق پر ہر وجہ اور جہت سے فضیلت
حاصل ہے اور جو مخلوق خدا ہین انکو فضیلت موافق نسبت انکی ذات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل خواہ مکہ معظمہ ہو یا مدینہ طیبہ مکہ مولد اور مقام
مبعث حضرت ہے اور مدینہ طیبہ مقام ہجرت اور قرارگاہ حضرت ہے اور تابع
امر الہی رہو کہ مکہ معظمہ مین سطوت اور جلال الہی ہے اور مدینہ طیبہ مین برکت
کمال دین حق ہے سب جا کے امر الہی کو ملاحظہ کرو اور تمام مین نور محمدی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو اپنے مشاہدہ مین رکھو الحاصل ازجملہ فضایل مدینہ طیبہ وہ ہے جو
اوپر مذکور ہوا کہ حضرت کو حکم الہی واسطے ہجرت مدینہ طیبہ کے ہوا اور مدینہ طیبہ
مبدا اور منشا جمیع خیرات اور برکات کا ٹہیرا اور گوہر جسم شریف حضرت مدینہ
طیبہ سے بنایا گیا اور تا قیام قیامت زمین مبارک اس بلدہ طیبہ کے جوار وجود
پاک سے مشرف رہیگی۔ ام المومنین حضرت عایشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ جسوقت رحلت شریف حضرت کی ہوی صحابا کرام موضع قبر مین حضرت
کے اختلاف کئے سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماے کہ اجزاء زمین مین کوئی جا
اس جا سے افضل نہین کہ جہان روح مطہر حضرت کی قبض ہوے سیدنا
ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے بہی اس مضمون کے موافق ایک حدیث روایت
کئے یہانتک کہ اجماع اس امر پر منعقد ہوا کہ جہان قبض روح پاک ہوی وہین دفن

ہوا از جملہ فضائل مدینہ طیبہ یہہ ہے کہ حضرت قریب مدینہ پہونچتے ہی سواری مبارک کو اپنے بسبب شوق مدینہ طیبہ کے تیز فرماتے یہانتک کہ چادر مبارک دوش مبارک سے علٰحدہ ہوتے اور یہ فرماتے کہ یہہ ارواح طیبہ ہین اور گرد وغبار مدینہ طیبہ کو چہرہ شریف سے اپنے دور نہین کرتے اگر کوئی صحابی دور کرنا چاہتے ان کو منع فرماتے اور فرماتے کہ خاک مدینہ طیبہ شفا ہے اور جملہ فضائل مدینہ طیبہ سے یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت فرمائے کہ شیاطین نا امید ہوئے اس سے کہ مدینہ طیبہ مین ان کی عبادت کیجاوے مگر اثر ان کا درباب نزاع وجدال فیمابین مسلمین کے باقی رہیگا اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ روایت کئے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم فرمائے حقتعالیٰ مدینہ طیبہ کو پاک کیا نجاست شرک سے اور از جملہ فضائل مدینہ یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقتعالیٰ سے دعا کئے کہ وفات شریف اپنا مدینہ طیبہ مین ہووے لفظ دعا یہہ ہے اللہم لاتجعل منایانا بمکتہ یعنے یا اللہ تو ہماری موت مکہ مین مت کر دوسری روایت مین وارد ہے کہ حضرت فرمائے کہ سوائے مدینہ کسی جاگی کو اپنی قبر کے لئی دوست نہین رکہتا ہون اکثر دعا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی واسطے موت اپنی مدینہ طیبہ مین تہے اور کہتے ہین کہ امام مالک رضی اللہ عنہ نے سوائی یکبار حجکی مکہ معظمہ مین نہین گئی بسبب خواہش موت مدینہ طیبہ کے اور از جملہ فضایل مدینہ طیبہ کی یہہ ہے کہ احادیث صحیحہ مین بطریق متعدد وارد ہے کہ مدینہ برائیون کے زائل کرنے مین ایسا ہے کی میل نکالنے مین لوہے کی ہے اور صحیح بخاری مین یہ حدیث

وارد ہے کہ مدینہ گناہوں کو ایسا دور کرتا ہے جیسا کہ بھٹی چاندی کے میل کو بقول اکثر علما مراد اس حدیث سے دور کرنا اہل شر و فساد کا ہے اور اس بلدۂ طیبہ سے یہ خاصیت ہر وقت ہویدا ہے کہ روایت ہے کہ ایک بدوی آنحضرت سے اقامت مدینہ طیبہ پر بیعت کیا پھر دوسرے وقت بعارضۂ تپ مبتلا ہو کر خدمت مبارک میں حاضر ہوا اور فسخ بیعت چاہا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس قصہ میں یہہ حدیث فرمائے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے جس وقت مدینہ طیبہ سے باہر آئے فرمائے مجھے اس بات کا خوف ہے کہ میں ان لوگوں سے ہوں کہ جن کو مدینہ اپنے سے نکال دیا ہے تمام و کمال خاصیت اس بلدۂ طیبہ کے اس وقت میں ظاہر ہوں گے کہ جس وقت خروج دجال ہوگا اور مدینہ طیبہ میں داخل نہو سکیگا سا کنین مدینہ جو اشرار ناس ہیں واسطے متابعت دجال کے مدینہ طیبہ سے باہر آئینگے اور زمین مدینہ کی مطلقاً شر و فساد و کدورت سے پاک ہو جاویگی لیکن فی الحال بھی یہ بلدۂ طیبہ ارباب شرک و اہل ادیان خبیثہ سے پاک ہے اور وہ لوگ کہ خباثت معاصی اور نجاست ذنوب میں ملوث ہیں اگر نادم ہوا چاہیں تو بھی حالت میں رہیں ممکن ہے کہ ملائکہ نقالہ ان کے اجساد خبیثہ کو اس بلدۂ طیبہ سے دور کریں چنانچہ مذہب بعض کا یہی ہے اور یہ کا پا تسامحہ مذہب اس حدیث منقول ہیں واللہ اعلم بحقیقتہ بعضے علما نے مقصود اس حدیث کا ایسا بیان کئے ہیں کہ بباعث سکونت مدینہ طیبہ کے نقصان اور تنبیہ ہوتا ہے کہ اس سے نفوس آدمیوں کے شہوات ردیہ اور لذات

شہوانیہ سے پاک اور صاف ہوجاتے ہین اور ظاہر مین سبب اس کا یہ ہوتا ہے کہ اس کو ریاضت نفسانیہ اور شدائد لاحق ہوتے ہین کہ اس سے نفس اس کا کدورات نفسانیہ اور شہوات جسمانیہ سے پاک وصاف ہوتا ہے الحاصل تزکیہ اور تصفیہ نفس کا ہر قسم سے لازمہ اس بلدۂ طیبہ کا ہے اور ازجملہ فضائل مدینہ طیبہ یہ ہے کہ سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام واسطے مدینہ طیبہ کے دعاء برکت فرمائے وہ یہی ہے اے بارتعالی برکت عنایت فرما ہمارے شہر اور ہمارے صاع اور مد مین ای حقتعالی تیری خلیل ابراہیم نے مکہ کیو اسطے دعا کئے ہین تیرا بندہ ہون اور نبی ہون مین تجھسے مدینہ کے واسطے دعا کرتا ہون جیساکہ ابراہیم مکہ کے واسطے دعا کئے بلکہ اس سے مضاعف اور یہہ دعا حرہ سقیا مین جو مقام سعد بن ابی وقاص ہے حضرت نے وضو کرکے فرمائے یہ روایت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے مصنف جذب القلوب اسموقع پر فرماتے ہین کہ حدیث جس جا کہ دعا برکت کی صاع و مد مین واقع ہے مراد وہان برکت دنیوی ہے اور جس جا کہ دعاء مطلق برکت حدیث مین وارد ہے وہان مراد برکت دارین اور نعمت کونین ہے اور باثر استجابت دعا سید الابرار کے آثار برکت دارین اس بلدۂ قدسی مواطن کے ظاہر اور معاین ہے ازجملہ فضائل مدینہ طیبہ کے یہ ہے کہ حضرت دعا فرمائے کہ تپ ولرزہ اور وبا اس بلدۂ طیبہ سے دور ہوکر حجفہ مین کہ وہ دار شرک اور طغیان ہے جاوے قبل قدوم میمنت لزوم حضرت کے مدینہ طیبہ وبا اور تپ لرزہ سے مملو تھا جبکہ ابتدا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ مین تشریف فرما ہوئے اصحاب

حضرت کے عارضۂ تپ مین مبتلا ہوے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بلال اور
عامر رضی اللہ عنہم یک مکان مین مبتلا رعارضۂ تپ تھے سیدتنا ام المومنین عائشہ
مطہرہ رضی اللہ عنہا واسطے خبرگیری والد بزرگوار اپنے حکم سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی حاضر ہوئے دیکھے کہ والدین ایک گوشہ مین مبتلائے
عارضۂ تپ اور یہہ شعر پڑہتے ہین ؎ کل امرء مصبح فی اہلہ و الموت ادنی
من شراک نعالہ + یعنے ہر ایک شخص اپنے اہل و عیال مین صبح کرتا ہے اور موت
اس کے نعل کے تسمہ سے بھی قریب زیادہ ہے اور بلال رضی اللہ عنہ و عامر
کفار قریش کو لعنت کرتے اور مکہ معظمہ کو یاد کرتے اور مدینہ طیبہ کے شدت
شکایت کرتے اسوقت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ دعا فرمائے حقسبحانہ
تعالی نے تپ و لرزہ اور وبا کو اس بلدۂ طیبہ سے مقام حجفہ مین منتقل کیا ظہور
اس امر کا ایک بڑا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم ہوا روایت ہے کہ ایام
جاہلیت مین یہ عادت جاری تھی کہ جو شخص مدینہ طیبہ مین آنے کا ارادہ رکھتا
اول یکموضع پر آتا کہ نام اس کا ثنیۃ الوداع ہے اور تین بار آواز خر کرتا اور
ان کے عقیدے مین یہہ بات تھی کہ جو ایسا نکرے گا وبا مدینہ سے ہلاک ہوگا
اور اس مقام کا نام ثنیۃ الوداع اسیواسطے رکھے کہ اگر کوئی یہان سے
ایسی آواز نکرے وہ شخص گویا اپنی حیات کو وداع کیا اور اپنے کو ہلاکت
مین ڈالا جبکہ زمانہ حضرت کے ہجرت کا پونچا ایک شخص شعراے عرب سے
کہ اس کا نام عروۃ بن الورد تہا قصد حاضر ہونے مدینہ طیبہ کا کیا اور جبکہ موضع
ثنیۃ الوداع کو پہونچا عادت جاہلیت پر اس نے عمل نکیا اس کو کچہہ بھی نقصان

نہین پونچا جب سے یہہ عادت متروکہ ہوئی ذکر ثنیۃ الوداع کا احادیث
مین بہت جائے واقع ہے از جملہ فضائل مدینہ یہ ہے کہ دجال اس بلدۂ
طیبہ مین نہ آسکیگا روایت صحیحین سے ثابت ہے کہ وقت خروج دجال
بیجماعت فرشتون کی نگہبانی دجال کے واسطے راہ مین مدینہ طیبہ کے مقرر
ہوگی کہ اس کے دخول سے مانع ہوگی دوسری حدیث مین وارد ہے
کہ کوئی شہر ایسا نہین کہ دجال اس مین نہ آوے گا مگر مکہ مدینہ اور حدیث
مسلم مین وارد ہے کہ دجال جانب مشرق سے نکلکر بند دیک جبل احد کے
جو قریب مین مدینہ طیبہ کے ہے آویگا لیکن فرشتہ اس کا منہہ ملک شام کے
کیطرف پہیر دینگے پہر وہ شام مین ہلاک ہوگا صحیحین مین وارد ہے
یکمرد اہل مدینہ سے کہ وہ تمام اہل مدینہ سے بہتر ہوگا دجال کے پاس آکر
کہیگا کہ مین گواہ ہون کہ تو وہی دجال ہے کہ جس کے نکلنے کی خبر دے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قصہ اس کا حدیث مین بطول مذکور ہے
ابو حاتم معمر سے روایت ہے کہ وہ مرد اہل مدینہ خضر علیہ السلام ہون گے
اور امام احمد بن حنبل روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یکروز یوم الخلاص کا ذکر چند بار فرمائے صحابۂ کرام نے حضرت سے
پوچھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم الخلاص کیا چیز ہے
حضرت نے فرمائے کہ یوم الخلاص وہ دن ہے کہ دجال جبل احد کے
پاس آکر اپنے اصحاب کو کہیگا کہ تم جانتے ہو کہ یہہ قصر سفید جو دکھتا ہے
مسجد احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم پہر ارادہ داخل ہونے کا مدینہ طیبہ مین

کریگا

کریگا فرشتہ محافظ مدینہ مانع ہوگے لیکن دجال اطراف مدینہ طیبہ جہان سے
سیل پانی کے جاری ہوتی ہے خیمہ استادکریگا مدینہ طیبہ کو تین بار
زلزلہ ہوئیگا پس اس زلزلون کے خوف سے جو فاسق یا کافر یا منافق ہین
تمامہ دجال کے پاس چلی جاوینگے اور مدینہ طیبہ پلیدی اور نجاست سے
بالکل پاک وصاف ہوجاوے گا پس وہ یوم الخلاص ہے ازجملہ فضائل مدینہ
طیبہ یہ ہے کہ حکیم مطلق جل وعلانے خاک مین اس بلدہ طیبہ کی خاصیت شفا
رکہا ہے بہت احادیث مین وارد ہے کہ غبار مدینہ شفا ہے ہر علت سے
اور بعضی احادیث مین وارد ہے کہ جذام اور برص کے لئے شفا ہے
اور بعضے احادیث سے ظاہر ہے کہ خاک موضع خاص مدینہ طیبہ کے
اس کو صعیب اور وادی بطحان کہتے ہین تاثیر شفا مین خصوصیت رکہتی ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو
فرمایا عارضہ تپ مین اسخاک یاکسی اور علاج کرین اور مدینہ طیبہ مین خلفاً
عن سلف یہ عمل چلا آتا ہے اور اسخاک کو واسطے دوا کے دوسرے ملک مین
لیجانے کے لئے بھی احادیث وارد ہین جو لوگ کہ حرم مدینہ کے خاک کو لیجانا
منع کرتے ہین اسخاک کو مستثنے کرتے ہین اکثر علماء اس علاج کو تجربہ کئے ہین
شیخ مجدالدین فیروز آبادی فرماتے ہین کہ مین نے تجربہ کیا کہ میرا غلام یکسال
کامل سے مبتلائے عارضہ تپ تہا تہوڑی خاک اس موضع مبارک کے پانی مین
ڈال کر اس غلام کو پلایا اس روز اوس کو صحت حاصل ہوی مصنف جذب القلوب
فرماتے ہین کہ مجہکو بھی تجربہ اس معالجہ کا حاصل ہوا کہ زمانہ مدینہ طیبہ مین مجہے

کسی جگہ ورم قدم پیدا ہوا کہ باتفاق اطبا وہ منجر بہلاکت تھا دو استخاک
پاک سے کئی گئی جلد تر شفا حاصل ہوئے محرر اوراق بھی یک امر بچشم خود معائنہ
کیا کہ یکصاحب علما وطن سے کہ رشتہ قرابت اس کثیف سے بھی رکھتے ہین
ہاتھہ مین ان کے بیماری اکلہ پیدا ہوئی اور زخم اسکا روز بروز ترقی پذیر ہوا
اور سب طبا بلدی علاج کیے مگر سوا سے ترقی مرض کے کچھہ بھی نفع نہوا اسی
عرصہ مین حضوری ان کی مدینہ طیبہ مین ہوئی انہون نے استخاک کو اپنے ہات پر
ملی بہت جلد شفا حاصل ہوئی چنانچہ وہ صاحب تاحال بقید حیات صحیح وسالم ہین ورنہ
اس مرض صعب سے بغیر قطع دست کے چارہ ہی نہ تھا لیکن طلب شفا اثمار سے
اس بلدۃ الابرار کے حدیث صحیحین مین روایت ہے کہ جو شخص سات کھجور عجوہ
نہار کہاوے سحر یا زہر کسی نوع کا اس پر اثر نکرے گا ام المومنین عایشہ مطہرہ
رضی اللہ عنہا اس کھجور کو مرض دوار مین کہ وہ نہایت سخت ومشکل علاج ہے فرماتے
تھے اور عجوہ یکقسم کے کھجور ہے کہ اہل مدینہ اس کو جانتے ہین اور بعضے کہتے ہین
کہ اصل اس کھجور کا اس جھاڑ سے ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے دست شریف سے اس کو زمین مین نصب فرمائے تھے اقسام کھجور کے
مدینہ طیبہ مین اس کثرت سے ہین کہ تعداد انکا مشکل ہے سید سمہودی تاریخ کبیر مین
یک سو چالیس قسم کھجور کے شمار کئے ہین یک قسم کھجور کے ہے کہ نام اسکا
اصیحانی ہے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یکروز آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہات پکڑے ہوئے سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہ کا
یکباغ مدینہ طیبہ پر گذر فرمائے یکایک اس باغ کے درخت خرما سے یہ آواز

آئی ہذا محمد سید الانبیاء و ہذا علی سید الاولیاء ابو الائمۃ الطاہرین یعنی محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم سردار ہین تمام انبیاء کے اور یہ علی سردار ہین تمام اولیا کے و الد ہین
تمام ائمہ طاہرین کے بعد اس کے حضرت کا گذر دوسرے درخت پر ہوا اُس سے
یہ آواز آئی ہذا محمد رسول اللہ صلی اللہ و ہذا علی سیف اللہ یعنی یہ محمد رسول خدا ہین اور
یہ علی سیف ہین حقتعالی کے بسبب باعث آواز کرنے اس درخت کے اسکو صیحانی
کہتے ہین کہ صیحانی ماخوذ ہے صیحہ سے اور صیحہ یعنے آواز ہین ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کان احب التمر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم العجوۃ یعنے حضرت کے پاس سب کہجوروں زیادہ پسند عجوہ تھے پس
تاثیر جو کہجور عجوہ مین ہے بسبب حضرت کے محبت رکہنے کے اس سے پیدا ہی
امام نووی فرماتے ہین کہ اس کہجور کی تخصیص اور کہجوروں کے اقسام سے
درباب تاثیر مذکور اور شمار سات عدد از جملہ اسرار آلہی ہے کہ سوا ے
شارع صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کے معرفت مین کسیکو راہ نہین اور ہمکو
اس پر ایمان لانا اور اعتقاد رکہنا چاہیئے بعضے علماء جو کہے ہین کہ یہ تاثیر
مخصوص ہے یا کیفیت ہوا ے مخصوص ہے یا یہ تاثیر اکثری الوقوع ہے
دائمی الثبوت یا یہہ تاثیر خاص زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر منحصر ہی
یا یہہ تاثیر اس درخت خاص پر موقوف ہے کہ جو زمانہ ارشاد نبوی مین موجود
تہا اور اب وہ تاثیر مفقود ہے یہ احتمالات تکلفات واہیہ ہین کہ تقلید عقل
بوالفضول سے پیدا ہے اور جب مومن کو یہ حدیث پہونچے کہ حضرت نے
اقسام خرماسی عجوہ کو پسند فرمائے اور اس کو رغبت سے تناول کرے

پہر اسکی عجب ہے کہ اس کی تاثیر شفا میں تاویلات باطلہ پیش کرے از جملہ
فضائل مدینہ طیبہ یہ ہے کہ حرم مدینہ تعظیم میں مثل حرم مکہ کی ہے چنانچہ ذکر
اس کا اکثر احادیث میں وارد ہے تمام علماء اور مجتہدین کو تعظیم حرم مدینہ
طیبہ میں اتفاق ہے لیکن نزدیک امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رح سواے تعظیم
حرم مدینہ طیبہ کی احکام حرم مثل حرمت صید اور قطع شجر ثابت نہیں اور
نزدیک امام شافعی رح کے احکام حرم یعنے حرمت صید اور قطع شجر ثابت
ہے تحقیق اس مسئلہ کی کتب فقہیہ میں مبین اور مسطور ہے سید سمہودی
اس باب میں اطالت کیے ہیں۔ محرر اوراق اس مقام پر عرض کرتا ہے کہ
کہ موافق مذہب حنفیہ اسجاے یک نکتہ ظاہر ہوا کہ مکہ معظمہ محل شان جلال
الٰہی ہے پس حکم حرمت صید و قطع و شجر وغیرہ کہ منتج شدت و محنت متقضاے
جلال و عظمت ہے حرم مکہ کے واسطے خاص ہوا اور مدینہ طیبہ مورد جمال
حقانی اور مہبط مراحم ربانی ہے جواز صید اور قطع شجر وغیرہ کہ منتج وسعت
اور رحمت اور مقتضای جمال و مکرمت ہے واسطے حرم مدینہ طیبہ کے قرار
پایا کثیف اس مقام میں عرض کیا ہے ۵

ہر جا کہ تراب آستانت افتد … دریای کرم در آن مکان موج زند
جائیکہ جمال پاک تو کرد قیام … ہر ذرہ آن ز رحمت خدا سیر بود

منجملہ فضائل مدینہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطے حفظ مراتب
ساکنین مدینہ طیبہ کے ارشاد فرماتے المدینۃ مہاجری و فیہا مبیتی و حقیق
علی امتی حفظ جیرانی یعنے مدینہ میرے ہجرت کی جائے ہے اور میرے

مدت الو . مر اس ہجرت ہوگی اور مدینہ طیبہ سے میرا حشر ہوگا پس میرے امت کی واسطے حفظ مراتب میرے ہمسایہ کی ضرورت ہے اور جو کوئی اہل مدینہ سے بے ادبی اور گستاخی سے پیش آوے انکی واسطے وعید ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہوا من حفظہم کنت لہ شہیدا وشفیعا یوم القیمۃ جو شخص کہ اہل مدینہ کی بزرگی کریگا مین اوس کا گواہ اور شفاعت کرنیوالا روز قیامت ہونگا ومن لم یحفظہم سقی من طینۃ الخبال یعنے جو شخص کہ اہل مدینہ کی تعظیم و توقیر مین فرق کریگا اس کو طینۃ الخبال سے پلائی جاویگا اور طینۃ الخبال ایک حوض جہنم مین ہے کہ اس مین ریم اور زرد آب دوزخیونکا جمع ہوتا ہے معاذ اللہ اور حدیث صحیح مسلم مین وارد ہے لا یرید احد اہل المدینۃ بسوء الا اذابہ اللہ فی النار کما یذوب الرصاص او یذوب الملح فی الماء یعنے کوئی شخص اہل مدینہ سے برائی کرے اس کو حقتعالی گلا دیتا ہے جیسا کہ شیشہ آگ سے پگلتی ہے یا نمک پانی سے پگلتا ہے بعضے علما اس کو مخصوص عذاب آخرت کے ساتھہ کرے مگر ظاہر عذاب و نکال دارین کو شامل ہے سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ مین تشریف فرماتھے یکایک دو دست شریف اپنے دراز فرما کر یہ دعا کی اللہم من ارادنی واہل بلدی بسوء فعجل ہلاکہ یعنے ای باری تعالی جس شخص نے مجہی اور میرے شہر والونکے برائیکا ارادہ کرے اس کو جلد ہلاک کر چنانچہ وقوع اسکا ہوا بعضے وقایع مین زمانہ یزید وغیرہ کے بعد امام احمد بن حنبل جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین

کہ وہ زمانہ فتنہ میں مدینہ طیبہ میں موجود تھے انہوں نے کہا کہ خرابی ہو اس شخص کی کہ جس نے رسول اللہ کو ڈرایا ان کے فرزندان نے پوچھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس عالم میں تشریف فرما نہیں پھر ڈرانا حضرت کا کیا معنی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ فرماتے ہیں جو کہ اہل مدینہ کو ڈرایا تو اس نے مجھکو ڈرایا اور روایت نسائی میں وارد ہے من اخاف اہل المدینۃ ظالما اخافہ اللہ و کانت علیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔ یعنے جو شخص کہ اہل مدینہ کو بطریق ظلم ڈرایا حقتعالی اس کو ڈرائیگا اور حقتعالی کی اور فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی اسپر لعنت ہے اور دوسرے حدیث میں آیا کہ اس کی کوئی عبادت فرض و نفل مقبول نہیں انتھی مضمون جذب القلوب فی فضایل المدینۃ ملخصا اور خلاصہ نقشی میں یہ حدیث ہے حدثنا ابو القاسم بن کامل عن ابی عبد الملک انہ حدثہ حدیثا یرفعہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انہ قال مقبرتان مضیئتان لاہل السماء کما تضئ الشمس والقمر لاہل الدنیا البقیع المدینۃ و مقبرۃ بعسقلان یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرماتے کہ دو مقبرہ ہیں کہ وہ آسمان والوں کو ایسا روشن کرتے ہیں جیسا چاند اور آفتاب دنیا والوں کو ایک مقبرہ البقیع مدینہ کا دوسرا مقبرہ عسقلان میں انتھی یہاں سے فضائل مدینہ جو کتاب جواہر ثمینہ فی فضائل المدینہ میں مذکور ہیں بحذف مکررات نقل کئے جاتے ہیں فضایل مدینہ سے یہ ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد نبوی کو اپنی دست مبارک سے تیار فرماے تمام بلاد
تیغ سے فتح ہوے مگر یہہ بلدہ طیبہ قرآن سے فتح ہوا اسواسطے کہ قبل ہجرت
چند اہل مدینہ آنحضرت کے پاس مکہ معظمہ مین حاضر ہوئے اور حضرت سے بیعت
کرکے قرآن سیکھے پس سب اہل مدینہ قرآن سنکر مشتاق قدوم ہووے من بعد
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حسب ارشاد آلٰہی مدینہ طیبہ مین ہجرت فرمائے
سب اہل مدینہ بیعت اسلام سے مشرف ہوئے اور مرتبہ صحابیت سے
سرفراز ہوے۔ فضائل مدینہ طیبہ سے یہ ہی کہ جس کو مرض یا کسی قسم کا ہرج
دنیا مین پہونچے وہ شخص جالی مبارک پکڑکے ملتجی ہوئے خواہ کیسی ہی مصیبت
ہو مبدل بفرح و سرور ہوتی ہے اور ایکروز مدینہ طیبہ مین ثواب ہزار
روز فرشکار لکہتا ہے ایساہی تمام افعال خیر دوسری روایت مین آیا ہے کہ
جو عبادت مدینہ طیبہ مین مشروع ہے اوسکا ادا کرنا اس کا مدینہ طیبہ مین مکہ معظمہ
افضل ہے ایک حدیث مین وارد ہے کہ درمیان مسجد شریف اور عیدگاہ میری
ایک باغ ہے باغون سے جنت کے اور یہہ میدان وسیع ہے جو شخص کہ اسمقام مین
رہے پس وہ جنت مین رہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم امہ مرحومہ کو
مدینہ طیبہ مین مرنی کی لئی تحریص اور ترغیب تئی اور ساکنین مدینہ طیبہ کو مواید
شفاعت خاص اپنی کا کئی حدیث مین آیا ہے کہ اول مستحق شفاعت اہل بقیع
ہین بعد ان کے اہل معلی ہین جو مقبرہ مکہ معظمہ ہی اور ایک حدیث مین وارد ہے
کہ ستر ہزار آدمی اہل مقبرہ بقیع اور اہل مقبرہ معلا سے روز قیامت اٹھینگے
چہرے آنکی مثل ماہ شب چہاردہم کی روشن ہونگے اور حدیث مین آیا ہی کہ

یکجماعت فرشتون کی اس کام پر مقرر ہی کہ جب مقبرہ بقیع مدینہ طیبہ کا اموات سے بھر جاتا ہے اموات کو فرشتے جنت مین جہانٹ لیتی ہین اتقیا اور صلحا اور متبلا معصیان اہل مدینہ سے تعظیم مین برابر ہین اسواسطے کہ تعظیم واسطے ہمسایہ ہونے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی اور نسبت ہمسایگی مین سب یکسان ہے حدیث مین وارد ہے قریب ہی کہ لوگ تلاش عالم کریں گے مگر کسیکو عالم زیادہ عالم مدینہ سے نہ پاوینگے جو ہر شلم مین تحریر ہے کہ نظر جانب حجرہ شریفہ اور قبہ نبویہ کی عبادت ہے جیسا کہ نظر جانب کعبۃ اللہ صاحب جواہر تنبیہ سے لکھتے ہین کہ اصل فضائل حجرہ نبویہ یہ ہے کہ جو زیارت حجرہ شریفہ سے مشرف ہووے اور قلب صحیح سے توجہ جانب روضہ منورہ کے کری مدد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسکی حال پر شامل ہوتی ہی فضائل مدینہ طیبہ سی محراب نبوی ہی کہ زائرین کو شرافت قیام بجای قیام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاصل ہوتی ہی فضائل مدینہ طیبہ سی مسجد نبوی اور اس کا صحن ہے کہ جو وہان حاضر رہے اس کی نظر مین بساتین دنیا بلکہ بساتین جنت کچھ چیز نہین معلوم ہوتی اسواسطے کہ وہ شخص مشاہدہ روضۃ الانوار اور زیارت قبہ شریفہ سے سرفراز رہتا ہے کرامات مدینہ طیبہ سی یہ ہے کہ متولی اس کا ہمیشہ اہل سنت وجماعت رہتا ہے اگرچہ چندروز غیر مذہب بھی متولی رہا مگر قریب مین موقوف ہوا فضائل مدینہ طیبہ سے یہ ہے کہ جو شخص مدینہ طیبہ مین پوشیدہ گناہ کرے وہ آشکار ہو جاتا ہے تاکہ اس کو تنبیہ ہو کر گناہ سے باز آوے صاحب جواہر تنبیہ کتاب جامع صغیر سے

نقل کیے ہین المدینۃ خیر من مکۃ یعنے مدینہ مکہ سے بہتر ہے اور
روایت ہے نقل کرتے ہین کہ المدینۃ افضل من مکۃ یعنے مدینہ طیبہ
مکہ سے افضل ہے صاحب جذب القلوب بھی اسی مضمون کی حدیث
نقل کیے ہین بیان اس کا بشرح و بسط اوپر گذرا فضائل مدینہ طیبہ سے
یہ ہے کہ جو کوئی اس بلدہ طیبہ مین سکونت اختیار کرے یہ بلدہ طیبہ اسکی
لیے پناہ ہوتا ہے اور اپنے وطن سے زائد اس بلدہ شریفہ سے محبت
پیدا ہوتی ہے یہ کیف بھی شمہ اس مذاق سے واقف ہے جیسا کہ بعضے شعرا
لکھتے ہین ؎

ہمین بیوطنی نے مزا یہ دیا کہ ذرا بھی خیال وطن نہ ہا فضائل مدینہ طیبہ سے
یہ ہے کہ اس بلدہ مبارک مین ظالم کی تائید نہین ہوتی بلکہ ظالم مقہور اور
منکوب ہوتا ہے اور فضائل مدینہ طیبہ سے یہ ہے کہ صاحب جواہر تنبیہ
لکھتے ہین کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا ہے کہ
یکجا یہ بہشت پر تشریف فرما ہین پھر صبح کو اپنے تین چاہ غرس مدینہ پر دیکھی
جوہرۃ الشفاف مین لکھا ہے کہ لیث فی مجاہد سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت
نے فرمایا کہ پہلے شفاعت مین اپنے اہل بیت کی کرونگا پھر جو لوگ کہ نزدیک
اہل قریش سے ہین پھر انصار کی کرونگا پھر جو کہ اہل یمن سے ہین جو مجھپر ایمان
لائے اور میری اتباع کی پھر تمام عرب کی پھر مومنین جو غیر ملک عرب
ہین اور جس کے مین پہلے شفاعت کرون وہ افضل ہین شیخ اسمعیل نقشبندی
اپنے خلاصہ مین انس سے اور وہ روایت کرتے ہین یحیی بن سعید سے کہ

یکوقت مدینہ طیبہ مین روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قبر کھودی
جا رہی تھی یکمرد آنکر کہا کیا برا ہے بستر مومن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے فرمائے کہ تو نے بُری بات کہا پھر وہ مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین اپنے کلام سے کچھہ برے بات ارادہ نہین کیا
بلکہ یہہ میرا مقصد تہا کہ بستر پر مرنے سے شہادت سے موت بہتر ہے حضرت
نے فرمائے کہ حقتعالی کے پاس مماثلت اور مشابہت فی سبیل اللہ کی شہادت
کو اسجائے سے نہین کہ جہان میری قبر شریف ہے بلکہ شہادت فی سبیل اللہ
سے بھی وہ جائے حقتعالی کے پاس دوست زیادہ ہے اور اس فقرہ کو تین
بار اعادہ فرمائے یکوقت یکشخص امام مالک رح کے روبرو خاک پاک مدینہ طیبہ کو
خلاف آداب ذکر کیا امام نے تیس درہ مار کر فرمائے کہ یہہ شخص قابل قتل ہے
اسواسطے کہ جسجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم استراحت فرمائے ہین اسکی
خاک پاک کی تعظیم نہین کرتا حدیث مین آیا ہے کہ مدینہ طیبہ کے ہزار نام ہے
کثرت اسماء دلالت کرتے ہین عظمت مسمی پر ذکر بعضی فضایل مسجد شریف
و روضۂ منیف و مناقب منبر عالی رتبت حدیث مین وارد ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمائے کہ یک نماز میری مسجد مین دوسرے
مسجد کی ہزار نمازون سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے مسلم کی روایت
مین بہ الفاظ زیادہ ہین فانی آخر الانبیاء و مسجدی آخر المساجد یعنے مین سب
نبیون سے آخر ہون اور میری مسجد سب مساجد سے آخر ہے طبرانی معجم
کبیر مین روایت کئے ہین کہ یکبار ارقم نے سفر بیت المقدس کے حضرت سے

فضایل مسجد شریف و روضۂ منیف و منبر نبوی

اجازت چاہے حضرت نے فرمائے کیا تم قصد تجارت رکھتے ہو ارقم عرض کئے کہ بقصد نماز مسجد اقصا کی جاتا ہون حضرت فرمائے یک نماز میرے مسجد مین مسجد اقصا کے ہزار نماز سے بہتر ہے اور بعضی حدیث مین آیا کہ یک نماز بیت المقدس مین دوسرے مسجد کے ہزار نماز کے برابر ہے پس بنا برین روایت کی فضیلت نماز مسجد نبوی نماز مساجد غیر پر بمقدار دس لاکھ نماز کی ہوئی لیکن استثنا مسجد الحرام کے جو آنحضرت نے فرمائے ہین احتمال ہے کہ واسطے بیان مساوات نماز مسجد مکہ اور مدینہ کے وارد ہو یا واسطے زیادتی مسجد مکہ کے مسجد کی مسجد مدینہ پر یا واسطے کمی کے یہ تین احتمالات ہین بعضی علمار احتمال اول کو ترجیح دیئے ہین اور کہے ہین کہ فضیلت نماز مسجد مکہ اور مدینہ برابر ہے امام مالک بنا بر یکروایت اور یکجماعت اصحاب مالکیہ کے طرف احتمال ثالث کے گئی ہین اور کہین ہین کہ زیادتی ثواب نماز مسجد مدینہ طیبہ کے تمام مسجدون پر بمقدار ہزار نماز کے ہے اور مسجد مکہ پر کم ہزار نماز سے جمہور علمار کا یہہ مذہب ہے کہ استثنار مسجد الحرام کے واسطے بیان مزیت مسجد حرام کی ہے زیادتی ثواب مین مسجد نبوی پر جیسا کہ دوسرے حدیث مین اس کی تصریح آئی ہے الصلوٰۃ فی المسجد الحرام بمائتہ الف صلوٰۃ والصلوٰۃ فی مسجدی بالف صلوٰۃ والصلوٰۃ فی بیت المقدس بخمسمائۃ یعنے نماز مسجد حرام مین لاکھہ نماز کا ثواب ہے اور نماز میرے مسجد مین ہزار نماز کا ثواب ہے اور نماز بیت المقدس مین پانسو نماز کا ثواب ہے صاحب جذب القلوب

فرماتے ہین کہ تتبع احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شمار مین زیادتی بعضے
ان مساجد کی بعضون پر تفاوت اور اختلاف باعتبار زیادتی اور نقصان کے
مذکور ہوا ممکن ہے کہ وارد ہونا اس تفاوت اور اختلاف کا باعتبار اوقات
مختلفہ کے بموجب وحی سماوی اور کشف احوال حقایق اشیاء ہووے
باانیہمہ وقوع زیادت نص منافی صحت زاید نہین ہے واللہ ورسولہ اعلم فضائل
مدینہ مطہرہ سے اسطرف اشارہ ہوا کہ مرجع ومآل مضاعف ثواب کثرت
اعداد اور زیادت اور کمیت ہے لیکن فضیلت ثواب اور قوت ذاتی
باعتبار تعلق رضامندی اور قبولیت پروردگار کے ممکن ہے کہ عدد اقل مین
زیادتی عدد اکثر پر موجود چنانچہ سابق مین یہ نکتہ تشریحا بیان ہوا اب
جاننا چاہیے کہ ثواب ہر نماز کا جو فضیلت مسجد نبوی مین وارد ہوا ہے پس وہ
مسجد کسقدر رہے آیا یہ ثواب فقط اسقدر مسجد پر منحصر ہے جتنی کہ زمانہ نبوی
مین تھے یا یہ حکم ثواب جسقدر مسجد بعد حضرت کے زمانہ خلافت راشدہ اور
سلاطین اہل اسلام مین زیادہ ہوئی ہے اس کو بھی شامل ہے مذہب
مختار موافق احادیث اور عمل سلف اور قول جمہور علماکے حکم کثرت
کثرت ثواب شامل ہے ان زیادتیون کو بھی حدیث مین آیا ہے لو مد
مسجدی الی صفا کان مسجدی یعنی میری مسجد اگر جبل صفا تک دراز
کیا جاوے تو وہ میری ہی مسجد ہے اور سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ فرماتے لو مد مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی ذی الحلیفہ لکان منہ یعنی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیان زیادتی مسجد نبوی

ذی الحلیفہ تک بھی درازکیا جاوے تو وہی مسجد ہے اور کہڑا ہونا سیدنا
عمر و عثمان رضی اللہ عنہ کا ان کے محراب زیادہ کئے ہوئے ہین دلیل قاطع
ہے اس امر پہ کہ جلنے زیادہ مسجد نبوی کی اصل جانے مسجد نبوی کی ساتھ
ثواب مین برابر ہے ورنہ ترک اس قسم کی فضیلت کا صحابہ کی عالی مقام
سے متصور نہین اگرچہ افضلیت مقام قیام آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی
بہ نسبت اور مقامات مسجد نبوی کے باقی ہے ابن تیمیہ کہتا ہے کہ اسمین
خلف اور سلف سے خلاف ظاہر نہین ہوا مگر بعضے علماء شاذ ہین کہ قایل
ہین یہ حکم اصل مسجد نبوی کے واسطے خاص ہے اور بعضی کتب امام
نووی مین بھی اسباب مین خلاف مذکور ہے محب طبری
نقل کرتے ہین کہ انہون نے اس قول سے رجوع کئے ہین اکثر علماء کے
نزدیک فرض اور نفل زیادتی ثواب مین برابر ہے لیکن بعضے علماء حنفیہ
اور اکثر علماء مالکیہ تخصیص اس حکم کے فرض کے ساتھ کئے ہین اسواسطے کی
حدیث مین وارد ہے افضل الصلوٰۃ المرء فی بیتہ الا المکتوبۃ یعنے بہتر نماز
آدمی کی اس کے گہر مین ہے مگر نماز فرض کہ وہ مسجد مین بہتر ہے لیکن
اس تقریر سے یہ مضمون پیدا ہوا کہ افضلیت بمضاعف ثواب کے تحقق
ہو سکتا ہے معہذا ممکن ہے کہ نماز نافلہ گہر مین حرمین شریفین کے
بہتر اور افضل اس لئے جو اور ملک کے گہر مین ادا کیا جاوے شیخ ابن
حجر مکی اسبات کا افادہ کئے ہین بیہقی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے الصلوٰۃ فی مسجدی ہذا افضل من

زیادتی ثواب مین
مین فرض و نفل برابر [illegible]

الف صلوۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام والجمعۃ فی مسجدی ہذا افضل من الف
جمعۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام وشہر رمضان فی مسجدی ہذا افضل من الف
شہر رمضان فیما سواہ الا المسجد الحرام یعنے میرے مسجد مین یک نماز اور
مسجدون کے ہزار نماز سے بہتر ہے سواے مسجد حرام کے اور یک جمعہ
میرے مسجد مین اور مسجدون کے ہزار جمعون سے بہتر ہے سواے
مسجد حرام کے اور یک ماہ رمضان میری مسجد مین افضل ہے اور
مسجدون کے ہزار رمضان سے اس حدیث سے صاف وصریح ظاہر ہے
کہ کثرت ثواب موقوف نماز پر نہین بلکہ ہر عبادت مدینہ طیبہ مین حکم
کثرت ثواب رکہتی ہے فائدہ حکم زیادتی ثواب اعمال کا حرمین شریفین
مین واسطے کثرت ثواب اور بلندی درجات کے ہے نہ واسطے
ابراء ذمہ اور سقوط تکلیف شرعی کے یعنے کوئی ایسا نہ سمجھے کہ یک نماز
مسجد نبوی کی ہزار نماز فرض کو ذمہ سے ساقط کردی ہے از جملہ فضائل
مسجد نبوی یہہ ہے کہ احمد اور طبرانی رواۃ ثقات سے انس بن مالک
سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماے۔
من صلی فی مسجدی ہذا اربعین وزاد الطبرانی لا تفوتہ
صلوۃ کتب لہ براءۃ من النار وبراءۃ من العذاب وبراءۃ من
النفاق الحدیث یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرماے کہ جو شخص
چالیس نماز میرے مسجد پیاپی ادا کرے اس کے واسطے عذاب اخروی
اور دنیوی سے خلاص اور امان ہے اور وہ شخص مرض نفاق سے

دور رہے حکمت تعیین عدد چالیس نماز میں ممکن ہے یہہ ہے کہ عدد چالیس
عدد کامل ہے اور چالیس نماز مسجد نبوی میں حاضر ہوکر ادا کرنے کے
واسطے خلوص ایمان ضرور ہے کیونکہ منافق سے ہونا دشوار ہے پھر جسکو
خلاصی نفاق سے حاصل ہووے کہ یہ بدترین امراض ہے اور صعب ترین علل
پس اس کو خلاصی عذاب دارین اور فوز بسعادت کونین بلا اشک حاصل ہے
از جملہ فضائل مسجد نبوی یہ ہے کہ بیہقی نے روایت کئے ہیں کہ شخص اپنے
مکان سے بارادہ نماز طہارت سے نکلے اور میرے مسجد میں آکر نماز ادا کرے
ثواب حج کامل نامۂ اعمال میں اس کے لکھے جاتا ہے اور دوسرے حدیث
میں آیا کہ جو شخص میری مسجد میں حاضر ہووے کہ علم سیکھے یا سکھاوے وہ مثل
اس شخص کے ہے جو نے جہاد کیا اور جو کہ اس قصد سے نہ نکلے بلکہ غرض
اس کی کلم وکلام اور صحبت خلق ہو مثال اس کی یہ ہے کہ جو اپنے محبوب کو
دوسروں کے نزدیک دیکھتا ہے انتہی مضمون جذب القلوب ملخصاً شیخ
اسمعیل نے آداب مسجد سے یہ لکھا ہے کہ آواز آلات نجاریہ مسجد میں
ممنوع ہے چنانچہ کعب احبار سے روایت ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے
اس جن کو فرمائے جو عمارت بیت المقدس میں حاضر ہوکر سنگ مرمر کو تراشتا
تھا کہ تمہارے پاس ایسی صناعی ہے کہ سنگ مرمر سہل تراشی جاوے اسواسطے کہ
میں لوہی کی آواز مسجد میں مکروہ جانتا ہوں کیونکہ حقتعالی ہمکو مسجد میں سکینت
اور وقار کا حکم فرمایا ہے بعضے اہل سیر کہتے ہیں کہ پہلے چراغوں کو جو مسجد
میں لٹکائے وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ اسیوقت ہوا کہ جب آپنے

تراویح مین جماعت اور امام مقرر فرماے قرطبی نے اپنے تفسیر مین
ابی ہند سے روایت کرتے ہین کہ تمیم داری قنادیل اور مقطعہ اور روغن
ملک شام سے مدینہ طیبہ مین لائے پس حاضر ہونا تمیم داری کا مدینہ طیبہ مین
شب جمعہ واقع ہوا پس انہون نے اپنے غلام ابوالبرار کو حکم کیے کہ مقطعہ
بچہاوے اور قنادیل مین تیل اور پانی ڈالکر فتیلہ یعنے بتیان لگا کر لٹکاوے
پہر جبکہ یہ کام تمام ہوا تمیم داری مسجد کی باہر چلیگئی اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مسجد کے طرف تشریف لاکر ملاحظہ فرماے کہ مسجد روشنی سے چمک رہی ہے
پوچہے یہ کام کسنے کیا صحابا نے عرض کئے کہ یارسول اللہ تمیم داری نے
کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماے کہ اس نے اسلام کو روشن کیا لیکن
خوشبوی لگانا مسجد کو ابوداود سے روایت ہے کہ وہ ابن عمر سے روایت
کرتے ہین یکوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ مین مشغول تھے یکایک
نظر مبارک حضرت کے دیوار قبلہ پر پڑے کہ اس پر بلغم تھا حضرت نے
لوگون پر غصہ ہوئے اور شاید راوی بھی لکھے کہ حضرت نے وہان زعفران
مل دی لیکن بخور دینا مسجد کا روایت کیا گیا ہے کہ سیدنا عمر بن الخطاب
کے پاس یکقطعہ چوب اگر کا آیا کہ وہ سب مسلمانون مین تقسیم ہونے کی گنجایش
نہین رکہتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماے اسقطعہ اگر کو تمام مسجد مین بخور
دیوین تاکہ سب مسلمانون کو اس سے نفع ہوے پہر جب سے آجتک سنت
حضرت عمر جاری ہے کہ قطعات اگر سے شب و روز جمعہ مسجد کو بخور دیا جاتا ہے
واثلہ بن الاسقع سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرماے

مسجدون کو بچون اور دیوانون سے اور بیع و شرا سے اور جھگڑون سے
اور آواز بلند کرنے سے اور حدود قایم کرنے سے اور تلوار برہنہ کرنے
سے بچاؤ اور مسجد کے دروازہ پر طہارت خانہ بناؤ اور مسجدون کو
بخور دیا کرو انتہی مضمون خلاصہ نقشی لکھا جو احادیث کہ فضائل مین روضہ
شریف اور منبر شریف کے وارد ہین جذب القلوب سے نقل کئے جاتے ہین
حدیث صحیحین مین وارد ہے ما بین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ
یعنے حضرت نے فرمائے کہ میرے حجرہ اور منبر کے درمیان مین ایک باغ
ہے باغون سے جنت کے اور بعضے روایت مین آیا ہے ما بین قبری
و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ یعنے حضرت نے فرمائے
کہ درمیان قبر اور منبر میرے باغ ہے باغون سے جنت کے روایت
بخاری مین یہ لفظ زاید ہے ان منبری علی ترعۃ من تراع الجنۃ
یعنے میرا منبر اوپر ایک باغ کے یا ایکدرجے کے یا ایک دروازے کے
ہے جنت سے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص جھوٹی قسم میرے
منبر کی پاس کہاوے تاکہ کسی مسلمان کی حق تلفی کرے پس وہ شخص اپنے
تئین دوزخ کے واسطے آمادہ کیا اور دوسری روایت مین ہے کہ اسپر
خدا کی اور ملائکہ کی اور تمام آدمیون کی لعنت ہے اور ایک حدیث مین وارد
ما بین حجراتی و مصلای روضۃ من ریاض الجنۃ یعنے درمیان
حجرۂ شریفہ اور مصلا میرے باغ ہے باغون سے جنت کے بعضی مصلا کو
مصلائی مسجد نبوی کہ حجرۂ شریفہ سے قریب ہے اس پر حمل کرتے ہین اور بعضی

کہتے ہین کہ مصلا سے مراد عیدگاہ ہے کہ وہ بیرون حصار مدینہ واقع ہی
منقول ہے کہ سعد بن ابی وقاص بعد سننے اس حدیث کے یک گہر اپنا
درمیان مسجد نبوی اور مصلی عیدگاہ کے تیار کیی ہی بنابر اس روایت کے
مکان روضہ جنت تسنت رد ابت اولی وسیع زاید ہوا جاننا چاہیے کہ حدیث
ہین منبر شریف حضرت کا حوض کوثر پر ہونا وارد ہوا اس ہین علمار کو
کئی قسم کے تاویلات ہین بعضے علمار یہ کہتے ہین کہ مراد حدیث یہ ہے کہ
جو شخص منبر شریف کے پاس حاضر رہکر عبادت کرے وہ شخص آپ کوثر
سے مشرف ہوگا اور حضوری حوض کوثر اس کو نصیب ہوگی بعضے علما
یہ کہتے ہین کہ واسطے اظہار عظمت شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بھی منبر مبارک حضرت کا حوض کوثر پر رکہے جاویگا بعضے علمار اور بھی
تاویلات کئے ہین اور دوسرا جو یہ ارشاد نبوی ہوا کہ ما بین حجرۂ شریفہ
اور منبر منیفہ کے یک باغ ہے باغون سے جنت کے اسمین بھی علمار کو
کئی تاویلات ہین بعضی علمار کہے ہین کہ مراد اس سے تشبیہ اسمقام کو
باغ جنت سے نزول رحمت آلٰہی اور حصول سعادت مین ہے اور بعضی
علمار یہ فرماتے ہین کہ مقصود ارشاد نبوی بیان شرف اسمقام کا ہے
یعنے جو کہ اسجگہ حاضر ہوکر عبادت کرے وہ باعث دخول جنت اسکا ہے
یہ دو تاویل بھی تکلف ہی بلکہ تحقیق یہ ہے کہ کلام نبوی اپنے معنے حقیقی
پر محمول ہے یعنے جو موضع کہ درمیان حجرۂ شریف اور منبر مبارک کے
واقع ہے حقیقت مین یکباغ ہے جنت کے باغون سے اسواسطے کہ

روز قیامت اس مقام کو دوسرا علی بین الجواد ینگے چنانچہ ابن جوزی
اور ابن فرحون امام مالک سے اس احتمال کو نقل کرتے ہین اور اتفاق بکجماعت کا
بھی نہین ہے کہ ساتھ ہے اور شیخ ابن حجر مکی بھی مثل اسکے تاویل فرماتے
ہین انتہی مضمون جذب القلوب لکھنا ذکر فضائل زیارت حضرت سید المرسلین
صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا مقصد اقصای ارباب دین اور مطلب اعلائے اصحاب
یقین ہے اور بیان اثبات حیات انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین کا خلاصہ
فضائل نقشبی مین تحریر ہے ذھب بعض السلف الی تفضیل بدوۃ
بہا قبل مکہ وان نفرا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کانوا یبدؤن بالمدینۃ اذا حجوا ومن بدء بالمدینۃ علقمہ
والاسود وعمر بن میمون وذھب العبدی المالکی ان المشی الی المدینۃ
لزیارۃ قبرہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم افضل من الکعبۃ وان المجاور
سوقہا کالمجاہد فی سبیل اللہ ترجمہ بعض سلف اسطرف گئے ہین کہ مکہ معظمہ
کے قبل مدینہ طیبہ کو جانا افضل ہے اور ایکجماعت اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعد ادای حجکی پہلے مدینہ طیبہ کو حاضر ہوتے چنانچہ
ان سے علقمہ اور اسود اور عمر بن میمون ہین اور عبدی مالکی طرف اس امر کے
گئے ہین کہ مدینہ طیبہ مین واسطے زیارت قبر شریف حضرت کے حاضر ہونا
کعبہ سے افضل ہے اور جو شخص کہ بازارون مین مدینہ طیبہ کے ٹھہرے
وہ شخص مانند مجاہد فی سبیل اللہ کے خلاصۃ نقشبی مین یہ روایت ہے ابن
عمر رضی اللہ عنہما کان یضع یدہ الیمنی علی قبرہ الشریف وقال الاستغراق فی المحبۃ

ذکر فضائل مزیارت حضرت کا ۱۲

بیان آداب زیارت بیت شریف ۱۲

یحمل الاذن علی ذالک وینبغی ان لا یستدبر القبر المقدس فی صلوٰۃ ولا فی غیرھا یعنے ابن عمر رضی اللہ عنہ دست راست اپنا حضرت کے قبر شریف پر رکھکر کھڑے کہ استغراق محبت میں اذن حاصل ہے اس امر کو چاہئے کہ نماز یا غیر نماز میں پشت اپنے طرف قبر شریف کے نکرے یعنے اگر کوئی مسجد نبوی میں نماز بھی پڑہے تو اسطور پر نہ پڑہے کہ پشت اس کے جانب روضۂ منورہ ہووے جو اہر تمہید میں لکھا ہے قال فی جوھر المنتظم مذھب اھل البیت تقبیل القبر ومسہ وقال احمد بن حنبل لا باس بہ وعلیہ محب الطبری وابن ابی الصیف وغیرھم من الاجلاء کالسبکی واخرابہ ترجمہ جوہر منتظم میں لکھا ہے کہ بوسہ دینا قبر کا اور مس کرنا اسکا مذہب اہل بیت ہے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اس امر میں کچھ خوف نہیں اور اسی مذہب پر محب طبری اور ابن ابی الصیف اور دوسرے علماء جلیل القدر مثل سبکی اور مانند ان کے ہیں پھر صاحب جواہر تمہید نے روایت کرتے ہین کہ جسوقت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ملک شام سے مدینہ طیبہ میں حاضر ہوئے چہرہ اپنا قبر شریف پر ملے اور گریہ و بکا کئے اور جسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دفن ہوا ہے سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا خاک پاک قبر شریف اپنے ہاتہہ میں لیکر روئے گریہ فرمائے جو اہر تمہید میں مجد لغویسی روایت کرتے ہین کہ قبر شریف کے پاس سلام اور درود عرض کرنا افضل ہے پس حاضرین کو چاہئے کہ صلوٰۃ اور سلام میں جمع کرے ابن عباس سے روایت ہے کہ صلوٰۃ بغیر حضرت کے اور کسی پر درست نہیں اور بعض کہتے

کہتے ہین کہ انبیاؤن پر صلوٰۃ بتبعیت حضرتؐ کے جایز ہے اسواسطے کہ بعضی علمار کی عادت ہے کہ جسجاے نام کسی نبی کا آوے پہلے ہمارے حضرت پر صلوٰۃ اور سلام عرض کرکے بعد اُن نبی پہ کہ جن کا نام مذکور ہے صلوٰۃ وسلام عرض کرتے ہین جیساکہ کہتے ہین موسی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام دُر المنضود مین منقول ہے کہ موافق روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ مذہب امام مالک اور موافق دو روایات باقیہ مذہب امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہما کا ہے یعنے امام اعظم کے پاس انبیا علیہم السلام پر بتبعیت آنحضرت اور استقلالاً صلوٰۃ عرض کرنا جایز ہے اور ایسا ہی حال سلام عرض کرنیکا ہے اگر کوئی شخص کسیکو وصیت کیا ہو کہ اپنے جانے سے حضرتؐ کے خدمت مبارک مین سلام عرض کرے پس وہ یہ عبارتؐ سے سلام عرض کرے۔ پس وہ یہ عبارت سی سلام عرض کرے السلام علیک یارسول اللہ من فلان بن فلان اور پونچانا اس سلام کا سنت ہے کہ یہ حضرتؐ کے مدد چاہتا ہے بخلاف پونچانے سلام کے غائب کو کہ وہ واجب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ طریقہ اداب بوقت سلام عرض کرنیکے یہ ہے کہ پشت اپنی جانب قبلہ کری اور متوجہ قبر شریف ہووے اور دیوار قبلہ سے دو چار ہات فاصلہ پر کہڑے ہو کر سلام عرض کرے اور یہہ کمترین فاصلہ ہے لیکین دیر تک کہڑا رہنا یا تہوڑا وقت یہ موافق حضور قلبی کے ہے پس جس کو حضور قلبی دیر تک حاضر رہے والا فلا جاننا چاہیے کہ فیضان نبوی حاضرین کے واسطے بقدر قابلیت اور استعداد ان کی نوازش

ہوتا ہے جس شخص کے واسطے حجاب خودی اور بعید گی نسبت اسکا
مرتفع اور دور ہو چکا ہے ان کو وقت حضوری میں مشاہدہ بدرجہ
کبری بطور کمال اور تعاون روحانی حضرت کے سرفراز ہوتی ہے کیونکہ وسیلہ
لقاء حق اور مشاہدہ ذات مطلق ہے اور جس کو یہ بات میسر نہیں
آتی پس قصور اس کا ہے ورنہ رجال کی فیضان میں کسیطرح کا قصور نہیں
جیسا کہ جواہر خمسہ میں لکھے ہیں فمن لم یجد الله تعالی فی زیارتہ
فلیرجع نفسہ اللیمۃ فانہ اما ان اخل بالشرائط دوجد سرا
جدانیا بسیطا علیا منزہا عن النسبۃ مجہول الکیفیہ وما
تحقق علما یقینیا شہودیا فلا یلومن الا نفسہ القاصرۃ فانہ
لامنع فی فیض الحق ولا فرق فی عطائہ الذی ورد القصور من قبل
النائم یعنے جو کہ مشاہدہ حقتعالی حضرت کی زیارت میں سرفراز نہ ہو
پس وہ شخص اپنے نفس کے عیب کا تجسس کرنے میں وہ شخص یا تو زیارت کے
شروط اور آداب میں قصور کیا یا سر وجدانی بسیط مجہول الکیف منزہ
نسبت کے پایا ہے اور علم یقینی شہادے اس کو حاصل نہ ہوا اسواسطے کہ
حق تعالی کی جانب سے فیض میں منع اور حضرت کے جانب سے فیض میں
کوتاہی نہیں جیسا کہ جواہر خمسہ میں لکھا ہے کہ ہر شب جمعہ حجرہ شریفہ سے
بو انواع بخور کی اور عنبر کے ہر یک شخص کو آتی ہے پس اگر کسیکے شامہ
میں نقصان اور فتور ہووے ہر آئینہ وہ اس بو سے محروم ہے خلاصہ
فلاحہ نقشبی میں جانب کعبہ سے یہ روایت کرتے ہیں کہ حقتعالی دو فرشتہ

پیدا کیا اور ان کو اس کام پر مقرر کیا کہ جو لوگ خواہ مشرق میں ہوں
یا مغرب میں حضرت پر سلام عرض کریں وہ فرشتے جواب سلام
انکا دیتے ہیں اور جو لوگ کہ روضۂ منورہ کے پاس حاضر ہوکر سلام عرض
کریں جواب سلام ان کا دیتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس
نفیس خود خصوصاً اہل مدینہ کا جواب سلام ان کے حسب نسب کے
ساتھہ ارشاد فرماتے ہیں سلیمان بن سحیم کہتے ہیں کہ میں یکبار حضرت سے
خواب میں مشرف ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جو لوگ کہ آپ کے پاس حاضر ہوکر آپ پر سلام عرض کرتے ہیں انکا
سلام آپ کو پہونچتا ہے حضرت نے فرمائے کہ ہاں میں ان کا
جواب سلام دیتا ہوں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمائے کہ میری حیات بھی تمہارے واسطے بہتر ہے اور
میری وفات بھی تمہارے واسطے بہتر ہے اسواسطے کہ تمہاری اعمال
مجھپر عرض کیا جاتے ہیں جسوقت کہ اعمال نیک تمہارے دیکھتا ہوں
حمد الٰہی بجا لاتا ہوں اور جب برے اعمال تمہارے دیکھوں مغفرت
اور بخشش تمہارے واسطے چاہتا ہوں اور ایک روایت میں وارد ہے
کہ حق تعالی حضرت کو سماعتیں خلایق کی گفتگو کے عنایت فرمایا ہے آپ
ہر جا کی خلایق کی بات سماعت فرماتے ہیں دوسری روایت میں
آیا آپ کو تمام مخلوق کے نام سے حق تعالی اطلاع فرمایا اور آپ ہر مخلوق کے
[illegible] ہیں عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ ایک شخص کو ملک شام سے واسطے

سلام عرض کرنے کے مدینہ طیبہ مین بھیجتے ہیں وہ شخص روضہ منورہ کے
پاس حاضر ہوکر ان کا سلام عرض کرتا اور پھر واپس آتا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ جو شخص میرے قبر شریف کے نزدیک حاضر ہوکر صلوٰۃ
و سلام عرض کرے ایک فرشتہ اس کام پر مقرر ہے کہ وہ جواب سلام
اون کا اور صلوٰۃ میرے پر پونچاتا ہے اور صلوٰۃ و سلام عرض کرنے
امور دنیوی اور اخروی کو کفایت کرتا ہے اور مین اس کا شفیع اور
گواہ قیامت کے روز ہو گا اور ابوہریرہ کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم فرمائے جو شخص میری قبر کے پاس حاضر ہو کر درود عرض کرے
اس کو مین بذات خود سنتا ہون اور جو کہ دور سے درود عرض کرے
اس کو فرشتہ میرے پاس پونچاتے ہین مواہب لدنیہ مین روایت ہے کہ
حضرت مشارق ارض اور مغارب ارض سے امت کا درود اور سلام سماعت
فرماتے ہین اگرچہ درود اور سلام عرض کرنے والے یک لمحہ مین کروڑہا
بلکہ اس سے بھی زاید ہون متوجہ ہونا حضرت کا اور جواب سلام
ارشاد فرمانا ہر ایک کا یک لمحہ مین ممکن ہے جیسا کہ نور آفتاب
مشرق اور مغرب زمین کو محیط ہے اور آفتاب یک لمحہ مین کروڑہا
مخلوق کے جانب متوجہ ہے پس کیا حال ہو ذات مبارک حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کہ آپ مبدء اور منشاء ہین انوار آفتاب اور
مہتاب کے بلکہ تمام انوار علویہ کے اور اسرار الٰہیہ کے منبع اور مخزن
ہین خلاصہ تحقیق مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مقتضا

فضائل صلوٰۃ و سلام حضوری
جو بعید سے عرض

ملی نما

عیسیٰ کے جانب وحی کیا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اپنے امتہ کو
حکم کرو کہ جو شخص ان میں سے حضرت کو پاوے حضرت پر ایمان لاوے
کیونکہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں پیدا نکرتا تو آدم کو اور جنت کو
اور دوزخ کو بھی پیدا نکرتا اور جب میں نے عرش کو پیدا کیا عرش جنبش میں
آیا اور مضطرب ہوا پھر میں نے عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
لکھا اسوقت عرش کو قرار ہوا ایکبار منصور خلیفہ عباسی واسطے زیارت کے
روضۂ منورہ کے پاس حاضر ہوا اور ہمراہ خلیفہ مذکور کے امام مالک رح تھے
پوچھا کہ قبلہ کے جانب متوجہ ہوکر دعا کروں یا حضرت کے جانب متوجہ ہوں امام
فرمائے کہ تو حضرت کو چھوڑ کر متوجہ قبلہ کیوں ہوتا ہے کہ حضرت تیری اور تیری
والد آدم علیہ السلام کی وسیلہ ہیں قیامت میں حقتعالی کے پاس اتھا اب
یہاں سے آداب زیارت جو کتاب جذب القلوب میں تحریر ہیں بیان
کیے جاتے ہیں شیخ عبد الحق دہلوی نے کتاب موصوف میں فرماتے ہیں کہ
جب کوئی شخص ارادہ سفر کرے خواہ کوئی سفر ہو اس کو ضرور ہے کہ پہلے
استخارہ اور تجدید توبہ کرے پھر ادای حقوق عباد اور نفقہ عیال کرے پھر
زاد و راحلہ مہیا کرے اور طلب رفیق کرے پھر دوست و اقربا سے
رخصت ہووے جو دعائیں کہ وقت خروج سفر کے حدیث میں وارد ہیں
ان کو پڑہے اور اس سفر میں بوجہ خصوص ضرور اور اہم اخلاص نیت کے
کہ مدار جمیع اعمال اور افعال کا خلوص ہے جیسا کہ حدیث نبوی میں وارد ہے
فمن کانت ہجرتہ الی اللہ و رسولہ فہجرتہ الی اللہ و رسولہ الحدیث اور خصوص

تو زیارت کی نیت مین تقرب الی اللہ حاصل ہے اسواسطے حضرت کے خدمت
شریف مین پونہچنے سے کوئی عمل اور عبادت افضل اور اکمل نہین کہ یہہ ذریعہ
اور وسیلہ ہی تقرب آلہی کا بلکہ عین تقرب آلہی ہے جیسا کہ ارشاد آلہی ہوا ہے
من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اور ان الذین یبایعونک انما
یبایعون اللہ اور امام تو دلیی منقول ہے کہ زیارت سرور کائنات صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم مین حضوری مسجد نبوی بھی مقصود اور ملحوظ رہے تو مستحب ہے کہ دربارہ
شد رحال طرف مسجد نبوی کے احادیث کثیرہ وارد ہین شیخ الحنفیہ کمال بن
ہمام نے بھی اپنے مشایخ سے ایسا ہی نقل کئے ہین پہر کہتے ہین کہ اولی یہ ہے
کہ پہلے نیت خالص زیارت کے کرے تاکہ موافق اس حدیث کی ہو کہ حضرت
فرمائے ہین نلادی اس کو مجہ پاس مگر زیارت میری پہر شیخ عبد الحق دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ حق اس مقام مین یہ ہے کہ شرکت قصد مسجد شریف
کا منافی اخلاص نیت زیارت حضرت کا نہین اسواسطے کہ قصد زیارت مسجد نبوی
مخصوص واسطے امتثال امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے بس یہ عین
ملاحظہ اور مشاہدہ نسبت نبوی ہے اور قبیل متمات اور مکملات زیارت
نبوی سے یہ ہے کہ نیت اعتکاف مسجد نبوی مین جسقدر ممکن ہو کرے
اگرچہ یکساعت ہو اور علم سیکہنے اور سکہانے مین مشغول اور مصروف
رہے اور حضرت درود شریف اور سلام حضرت پر کثرت سے عرض کرتا
رہے اور ختم قرآن مجید کرے اور قبل پہنچنے مدینہ طیبہ کے اگر یہ نیت کرے
بیشک وہ شخص ثواب اور جزا اپنے نیت کا پاویگا انشاء اللہ تعالی

اور راہ مین اس سفر مبارک کے دایم التشوق اور کثیر اشتیاق حضرت کے زیارت کا رہے اور خصلت نیک اپنی رکھے اور اپنے سینہ کو حضرت کے محبت سے مملو رکھے اور اپنے تین ہمیشہ نیک کام اور طاعت الٰہی مین رکھے تا سینہ اس شخص کا قابلیت اور استعداد انوار محمدی پیدا کرے اور اکثر اوقات بلکہ کل اوقات سوائے ادائی فرایض اور قضاء ضروریات کے مصروف الصلوٰۃ وسلام بہر در اتمام رہے اور بوقت حضوری کے کمال حد آداب حضرت کے ملحوظ رکھے کہ قبولیت اعمال مین بڑا وسیلہ اور ذریعہ آداب امید قوی ہے کہ یہ درود عرض کرنا اس کا حالا یا مآلا باعث شرف لقائ نبوی اس کو ہوئگا انشا اللہ تعالی اور عرض کرنا درود شریف خصوصاً اوقات مخصوصہ اور احوال مبارک مین مثلاً وقت سحر بعد ادائی نماز فجر اور قریب مدینہ طیبہ کے زیادہ کرے اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہے کہ حقتعالی ایک گروہ فرشتون کے اس واسطے پیدا کیا ہے کہ تحفہ صلوٰۃ قاصدان زیارت نبویکا خدمت شریف مین گذرانے اس عبارت سے کہ فلان بن فلان آپکے خدمت شریف مین جو زیارت کے واسطے حاضر ہوتا ہے یہ تحفہ آپکے خدمت مین گذرانا ہے پس کونسی سعادت اس سے زیادہ ہے کہ نام سکا اور اس کے والد کا مجلس شریف سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین عرض کیا جاوے ازجملہ آداب یہ ہے کہ جب حرم نبوی کے قریب پہونچے نہایت خشوع اور خضوع اپنے دل کو مملو کرے اور بسبب پہونچنے اپنے مقصود کے خوش اور مسرور ہووے حدیث مین وارد ہے کہ جو وقت

زائرین قریب مدینہ طیبہ کے پہونچتے ہین فرشتے بادلہا
رحمت لیکر ان کے استقبال آتے ہین اور انواع بشارت
اور سعادت کی ان کو بشارت کرتے ہین اور طبق انوار حضور اور
سرور کے اوپر نثار کرتے ہین از انجملہ آداب یہہ ہے کہ جب
روضۂ شریفہ کے پاس حاضر ہووے ایسا تصور اور یقین کرے
کہ مین بارگاہ سلطان عظیم الشان مین حاضر ہون اور عظمت
شاہنشاہی ہمیشہ اپنے دل مین رکھے اور عمدہ تر اسباب
حضور قلب اور خضوع باطن سے اس کو اپنے ہاتھ سے نہ دیوے
اعضا کو اپنے معاصی اور آثام سے محفوظ رکھے اور
زبان کو ہمیشہ صلوٰۃ و سلام خیر الانام مین مشاہدۂ
عظمت و جلال کے ساتھہ مشغول رکھے اور حرکات غیر
مہذب مثل بلند کرنے آواز کے جو بے طریقہ عوام
الناس ہے اپنے تئین بچاوے اگر کمال مراقبہ اس کو
نصیب ہووے فبہا ورنہ خضوع اور خشوع ظاہری مین
حتی الوسع کوشش کرے اور مشابہت مراقبین کے
ساتھہ بتکلف اختیار کرے امید ہے کہ بعد دوام
اور استقامت اس مراقبہ کے مراقبۂ حقیقی
یا حالت قریب مراقبۂ حقیقی کے اس کو پیدا ہوگا
انشاء اللہ تعالی اگر قریب مدینہ کے پہونچے تو جبل مفرح پہ

اس حالت مین نہ چڑھے کہ بسبب کثرت آمیون کے باعث ایذار
خلائق ہووے دیگر نہ چڑھنا جبل مفرح کا مستحسن ہے کہ موجب ازدیاد
شوق دیدار رحمۃ للعالمین ہے جو لوگ کہ اس کو بدعت غیر حسنہ کہتے ہین
قول ان کا نہایت شنیع ہے اور انصاف سے بعید اور جسوقت کہ ذی الحلیفہ
مین قریب مسجد بیر علی کے پہونچے اتر کے دو رکعت نماز ادا کرے بشرطیکہ
جان و مال سے اپنے بے فکری ہووے اور علی نام ایک شخص کا ہے
جو اسجا کے طرف بیر منسوب ہے نہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ ایسا ہی دادی
فاطمہ نہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہین ازجملہ آداب یہہ ہے کہ جسوقت
بلدۂ مدینہ طیبہ یا منارہ یا قبہ اس بلدۂ طیبہ کا نمایان ہووے بکمال
شوق اور بغایت عجز و انکسار کے سر اپنا زمین پر مارے اور اپنے کو زمین
پر ڈالے اور سواری سے اترے اگر ہوسکے تو مسجد شریف تک پیادہ
جاوے حدیث مین وارد ہے کہ جب ایلچی عبد القیس کے حضرت کے
خدمت مبارک مین حاضر ہوتے بمجرد نظر کرنے ان کے جمال نبوی پر
قبل سمجھانے اونٹ کے اپنے تئین زمین پر گرا دیتے اور حضرت ان کو
اس امر سے منع نہین فرماتے ازجملہ آداب یہ ہے کہ جب حرم نبوی سے
مشرف ہووے بعد سلام کے یہ دعا پڑھے اللہم افتح لی ابواب رحمتک
وارزقنی فی زیارۃ نبیک ما رزقتہ اولیائک واھل طاعتک
واغفر لی وارحمنی یا خیر مسئول ازجملہ آداب زیارت یہ ہے کہ وقت
حاضر ہونے کے درست طور سے غسل اور مسواک کرے اور لباس لطیف

پہنے اگر سفید ہو تو بہتر ہے کہ لباس سفید حضرت کو بہت پسند تھا
اور اپنے تئین علم و وقار سے آراستہ کرے اور لباس احرام سے احتراز
رکھے جیسا کہ بعضے جاہلین کرتے ہین اسواسطے یہ امر خصوصیات مکہ معظمہ کے
ہی اور نہایت خشوع اور خضوع ظاہر و باطن اختیار کرے اپنے دل مین جانے
کہ یہ وہ مکان ہے کہ حقتعالی اپنے حبیب کریم کے واسطے پسند کیا اور
چلنے مین بوقت اٹھانے اور رکھنے قدم کے کمال حلم و وقار اور آداب
ملاحظہ رکھے اور جانے کہ یہ وہ زمین ہے کہ جس پہ سرور انبیاء صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم قدم رکھے ہین ازجملہ آداب یہ ہے کہ جب شہر مبارک کے
دروازہ مین داخل ہو دعا یہ پڑھے بسم اللہ ماشاء اللہ لا قوۃ
الا باللہ رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق
واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا حسبی اللہ امنت باللہ
توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اللھم انی اسالک
بحق السائلین علیک بحق ممشای ھذا الیک فانی لم اخرج
بطرا ولا اشرا ولا ریاء ولا سمعۃ خرجت اتقاء سخطک و
ابتغاء مرضاتک اسالک ان تبعدنی من النار وان تغفرلی
ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت اور بوقت حاضر ہونے مسجد کے
ہر وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ جو شخص
مسجد کے راہ مین یہ دعا پڑھے اس کے واسطے ستر ہزار فرشتہ سپرد
ہوتے ہین کہ وہ مغفرت اس شخص کی چاہتے ہین اور حقتعالی اس پہ متوجہ

ہوتا ہے منجملہ آداب یہہ ہے کہ قبل داخل ہونے مسجد نبوی کے کچہہ صدقہ راہ خدا مین دیوے ابتداء اسلام مین یہ حکم واجب تہا کہ جو شخص حضرت کے خدمت مین حاضر ہو کر عرض و معروض کا ارادہ رکہے وہ اول صدقہ دیوے پہر حاضر خدمت نبویہ ہووے چنانچہ اس آیۃ مین ارشاد ہوا یایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقہ پہر وجوب صدقہ منسوخ ہوا مگر استحباب باقی ہے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس عالم مین بصفت حیات تشریف فرما ہین حکم زیارت حضرت کا بہی حکم ملازمت خدمت عالم حیات ہے ازجملہ آداب زیارت نبویہ یہ ہے کہ جب مسجد نبوی مین بقصد زیارت داخل ہووے زیارت کو سب پر مقدم جانے اور کوئی دوسرے کام مین مصروف نہووے مگر جو کام ضرور ہے کہ چہوڑنا اس کا موجب شغل خاطر اور تفرقہ باطن ہووے اور جب زیارت کو حاضر ہووے تصور عظمت و ہیبت مکان اور ملاحظہ شرف و عزت اس بارگاہ عالیشان سے غافل نرہے اور جانے کہ یہ مکان مہبط وحی اور منزل رحمت اور مقام عزت ہے اور یہہ مسجد خاتم الانبیاء اور مقام سید المرسلین حبیب رب العالمین ہے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور جملہ اداب کے یہ ہے کہ وقت داخل ہونے مسجد نبوی کے کچہہ وقفہ کرے گویا کہ حضرت سے داخل ہونیکا اذن چاہے لیکن بعضے علما کہے ہین کہ اسکا کچہہ اصل نہین اور بوقت داخل ہونے مسجد کے اول اسید ہا پیر مسجد کے اندر رکہنا اور یہ دعا پڑہنا مستحب ہے اعوذ باللہ العظیم و بوجہہ الکریم

وسلطانه القدیم من الشیطان الرجیم بسم اللہ ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ ماشاء اللہ اللہم صل علی سیدنا محمد عبدک ورسولک و
علی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا اللہم اغفر لی ذنوبی وافتح لی
ابواب رحمتک اللہم وفقنی واعنی علی کل ما یرضیک ومن
علی بحسن الادب السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اس دعا کو بوقت داخل ہونے اور نکلنے مسجد کے پڑھا کرے لیکن بوقت
نکلنے کے افتح لی ابواب فضلک بجائے رحمتک کے کہے لیکن دعا مختصر
کافی یہ ہے اعوذ باللہ بسم اللہ الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ
السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حدیث میں وارد
اذا دخل احدکم المسجد فلیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ازجملہ آداب زیارت یہ ہے کہ اگر بوقت زیارت کوئی شخص واسطے
سلام کے متوجہ ہووے حتی الوسع اس سے چشم پوشی اور اعراض کرے
پھر اس پر بھی گذر نہ ہو تو جواب سلام میں ضرورت زیادہ نکرے
اور باطن سے اس شخص کے طرف متوجہ نہ ہووے اور جس وقت روضہ
جنت میں کہ مابین حجرۂ شریفہ اور منبر منیف ہے داخل ہووے حضرت کے
مصلے شریف پر حاضر ہو کر جانب یمین بہ نیت تحیۃ المسجد کے دوگانے
ادا کرے مگر اس کے قرأت میں تطویل نکرے بلکہ بعد قرأۃ سورۂ فاتحہ
سورۂ قل یا اور سورۂ اخلاص پر اکتفا کرے اگر مصلی پر جانے نپاسکے قریب
مصلے کے دوگانہ ادا کرے اگر بوقت داخل ہونے مسجد کے اقامت نماز

مفروضہ شرع ہو گئی ہو فرض مین داخل ہو جائے کہ غرض تحیۃ مسجد کی
ادائی فرض سے حاصل ہے اور بعد ادائی تحیۃ المسجد کے حمد و شکر
حقتعالی کا بجالاوے کہ ایسے نعمت عظمی اور سعادت کبری سے سرفراز کیا
کہ یہ وہ مقام ہے کہ اس جائے مین حصول مزیت نعمت رضا و توفیق
اور وصول بمقاصد دارین اور سعادت کونین ہے اور بھی حقتعالی سے
دعا مانگتا رہے اور یقین جانے کہ یہ ایسی بارگاہ ہے کہ اس سے کوئی طالب
صادق اور فقیر سائل محروم اور نا امید نہین ہے اقوال علمار اس مین
مختلف ہین کہ زایر اول دوگانہ تحیۃ المسجد ادا کرے یا زیارت سے
مشرف ہووے بعضے علمار مالکیہ تقدیم زیارت کو تحیۃ المسجد پر جایز
رکھے ہین اور بعض کہے ہین کہ اگر گذر زایرین کا جانب مواجہہ شریف کے
ہووے پہلے یاد کرنا مستحب ہے لیکن اکثر علمار کے نزدیک دوگانہ تحیۃ المسجد
کا ہر حال مین پہلے ادا کرنا مستحب ہے جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ یکوقت
سفر سے مراجعت کر کے حضرت کے خدمت بابرکات مین حاضر ہوا حضرت نے
پوچھے کہ آیا تو نے دوگانہ تحیۃ المسجد ادا کیا مین نے کہا کہ نہین یا رسول اللہ
حضرت نے فرمائے کہ پہلے مسجد مین جا کر نماز ادا کرے پھر مجھ پر سلام عرض
کرو لیکن خلاف اس سلام مین ہے جو کہ ماورا اداب دخول مسجد کے
ہے اسواسطے کہ جو سلام داخل اداب دخول مسجد ہے وہ بالاتفاق
تحیۃ المسجد پر مقدم ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور درباب جواز سجدہ
شکر قبل تحیۃ المسجد یا بعد تحیۃ المسجد علمار کو اختلاف ہے نزدیک علمار

شافعیہ اگر کوئی نعمت تازہ سوائے نعمت دایمی کے حاصل ہووے تو
ادائی سجدہ شکر اس کو جایز ہے اور علما رحنفیہ سے بھی سجدہ شکر کے
جواز ہین روایات وارد ہین اور حضرت کے فعل سے بھی منقول ہے
واللہ اعلم پس بعد ادا کرنے دوگانہ تحیۃ المسجد کے متوجہ زیارت ہووے
اور توجہ اپنے جانب قبر شریف کے رکھکر حضرت سے استعانت اور مدد
در باب رعایت اداب استمقام منیف اور موقف شریف کے چاہے
کہ بغیر اعانت اور مدد الٰہی کے قیام استمقام عالیمین ممکن نہین اور
جہانتک ہوسکے خضوع اور خشوع اور وقار اور ذلت و انکسار
ظاہری و باطنی مین قصور اور کوتاہی نکرے مگر جو افعال کہ ان کی شرع
شریف مین رخصت نہین اور نظائر مین وہ آداب نظر آتے
ہین اون افعال سے اجتناب کرے جیسا کہ سجدہ کرنا چہرہ کو اپنے خاک
پر ملنا وغیر آن اسواسطے کہ آداب درحقیقت اتباع اور امتثال
امر نبوی ہے اگر غلبہ حال اور استیلا رشوق سے اس قسم کے ادب
امور ظاہری اگر بوقت حضور مردم نہ ہو بہتر ہے اور بعضی علمار سے
اس باب مین کچھ بیک گفتگو بھی منقول ہے لیکن مفتی بہ وہی قول ہے
جو کہا گیا اور بوقت سلام عرض کرنیکی دست راست اپنا دست چپ
پر مثل حالت نماز کے رکھے کذا فی کہ علمار حنفیہ سے ہین اس مین تصریح
کئے ہین انتہی مضمون کتاب جذب القلوب ملخصاً محرر اوراق عرض کرتا ہے
کہ وقت حضوری روضہ مطہرہ کے بعض ساکنین اس بقعہ عالیہ اور بلدہ طیبہ

اس کیفیت سے ظاہر کئے کہ بعضے ساکنین اس بلدہ طیبہ کے جو اطراف سے
آکر یہان حاضر ہین وہ یہہ کہتے ہین کہ بوقت سلام عرض کرنے کے ہاتھ باندھکر
کہڑا ہونا ممنوع ہے اسواسطے کہ یہ حالت خاص نماز کے واسطے ہے اور
نماز عبادت آلہی ہے اس وقت مین فی البدیہہ اس خاکسار کے ذہن مین
حضرت کے فیضان اور عنایات سے جو مضامین وارد ہوئے تحریر کیا
اور ساکنین کے ملاحظہ مین لایا وہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم قولہ تعالی
وما ارسلناک الا رحمة للعالمین حقتعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو فرماتا ہے کہ نہین بھیجی ہمنے تمکو مگر واسطے رحمت جمیع خلایق کے
پس ذات مبارک حضرت کے سراسر رحمت ہے جمیع خلایق کے لئے اب خیال کیا جاے
کہ اس آیتہ کریمہ مین کمالیت رحمت خن ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مین دو طرح سے ثابت ہوئے ایک تو یہہ کہ حقسبحانہ تعالی رحمت ہونیکو
آپکے نفی اور اثبات کے ساتھہ ذکر کیا جو کہ فائدہ حصر کا دیتا ہے اگر ایسا فرماتا
تو بھی ممکن تھا ارسلناک رحمتہ للعالمین یعنے ہمنے تمکو واسطے رحمت خلایق
بھیجے مگر یہ حصر اور مبالغہ رحمت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو مظہر کامل رحمت
آلہی ہین مفہوم نہوتا اور دوسرا یہ امر معلوم ہوا کہ ذات مبارک حضرت کے
رحمت جمیع عالم کے واسطے ہے نہ خاص مومنین کے لئے کیونکہ رحمتہ للمومنین
نہین فرمایا بلکہ رحمتہ للعالمین فرمایا پس رحمت مین آپکے سب عالم اکٹھے ہوئی
حتی کہ کفار اور منافقین چنانچہ اگر کفار جزیہ دیوین تو ان سے قتل و نہب کا حکم
مرفوع ہوا اور معاملہ ان سے مسلمانون کے طرح کیا جاویگا اور دار اسلام مین

رہنیکا حکم ہووے گا اور منافقین ہر چند کہ دل مین کفر اور بغض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف سے اور گہرون مین اپنی بے ادبی سے خدمت اقدس مین پیش آتے تھے مگر بظاہر کلمہ گوئی کے سبب سے باخلاق کریمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے در پیش آتے یعنے اپنے شہر مبارک مین رہنے کی ممانعت نفرماتے اور معذرت ان کی قبول کرتے بلکہ ان کی نماز جنازہ کے واسطے بھی تشریف فرمائی کا ارادہ رکھتے اور ان کے قبر پر تشریف فرما ہوتے چنانچہ یکبار بسبب قبول معذرت منافقین کے یہ آیت نازل ہوئی عفا اللہ عنك لم اذنت لهم حتى يتبين لك الذين صدقوا وتعلم الكاذبين معاف کیا اللہ تعالی آپ سے کسواسطے حکم دئے آپ واسطے ان منافقین کے یہانتک کہ ظاہر ہوئے واسطے آپکی وہ لوگ کہ سچے ہین اور جان لیوے آپ جہوٹون کو تفاسیر مین اس کا پورا قصہ مبین ہے بسبب تطویل کے عرض نہین کیا گیا اور یکبار بسبب مغفرت چاہنے واسطے منافقین کے یہ آیت نازل ہوئی ولا تصل على احد منهم مات ابدا ولا تقم على قبره چنانچہ عبد اللہ بن ابی بن سلول کو حضرت دفن فرمائی بلکہ چادر بھی اپنے واسطے کفن کے عنایت فرمائے اور کفار آنحضرت کے دندان مبارک کو جنگ بدر مین شہید کر دئے تاہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوائے دعاء ہدایت کے ان کو یاد نفرمائے اللهم اهد قومي فانهم لا يعلمون یا اللہ ہدایت کر میری قوم کو کیونکہ وہ مجھے جانتے نہین بھی فرمائے رہتے پس اندنون بعضے علما جاہل سیرت اور جہلاء علماء صورت کہ معلم الملکوت کے

تابع اور اناخیر کی قائل ہین تعظیم و تکریم آنحضرت کو منع کرتے ہین کہ جن کے باعث زمین اور آسمان پیدا ہوا اور سارے جہان کا ظہور ہوا اگر ان کی پیدائش نہوتی تو کوئی مخلوق نہوتا اول رحمت اس عالمیان کی یہ ظہور پائی کہ یہ باعث اور جامع جمیع نعمات اور ہر قسم کے رحم کا ہے کہ حقتعالی جمیع عوالم کو حصہ وجود بطفیل وجود فائز الجود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سرفراز فرمایا یعنے آپ کے وجود مبارک کے طفیل سے سب کو وجود نصیب ہوا کیا جن و انس کیا ملائکہ اور شیاطین الغرض ان کا قول یہ ہے کہ سلام عرض کرنا خدمت اقدس ہین ہاتھہ باندھکر ممنوع ہے کیونکہ یہ تشکل نماز خاص ہے اللہ کے واسطے مشابہت اس کی کسی غیر حقتعالے کے واسطے جایز نہین اور چونکہ بعضے ان فرقہ مین سے مدینہ طیبہ مین بھی حاضر ہین عوام الناس جو کہ علم سے ناواقف ہین اور چندان عقل و فراست نہین رکھتے یہ خیال کرتے ہین کہ یہ لوگ علماء مشہور ہین اور ساکن مدینہ ہین تو ان کا راست ہوگا بس گمراہ ہو جاتے ہین اور عوام کی گمراہی کا بوجھ بھی سوائے اپنے بوجھ کے ناحق وہ لوگ اٹھا لیتے ہین چنانچہ حقتعالی فرماتا ہے ویحملون اثقالا و اثقالا مع اثقالهم پس سنو اے بھائیو تم ہرچند ہرچند ایسے لوگونکے دام مین نہ پڑیو اور ایمان کو اپنے تباہ اور خراب نکریو کہ تعظیم و تکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عین ایمان ہے اور فی الحقیقۃ تعظیم و تکریم اعلی ہے اور ہماری کیا حقیقت ہے کہ تعظیم و تکریم جیسا کہ شایان آنحضرت ہے ادا کر سکین حقتعالی خود تعظیم و تکریم آنحضرت کے فرمایا کہ قرآن تمام مملو ہے اور کیسے کیسے

القاب کے ساتھہ یاد فرمایا ہے کہین تو بدر کامل کہین سراج منیر فرمایا اور کہین رسول کریم اور رحمۃ للعالمین کہین خاتم النبین فرمایا یہانتک کہ اپنے خود خاص نامون مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نام عنایت فرمایا کہ رؤف رحیم ہے اور سوا اس کے کئی طرح سے تعظیم و تکریم حضرت کے حقتعالی کیطرف سے ادا ہوئے کہ قرآن ناطق ہے زبان بیان سے اور قلم تحریر سے قاصر ہے آدمی کو اگر عبور علم معانی اور بلاغت پر ہووے تو بخوبی منکشف ہوسکتا ہے اور قطع نظر اس کے کہ حقتعالی نے خود تعظیم و تکریم آنحضرت ادا فرماکر مومنین کو بھی ارشاد فرمایا اور تعظیم و تکریم آنحضرت کے سکھلایا فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستانسین لحدیث ان ذلکم کان یوذی النبی فیستحیی منکم واللہ لایستحیی من الحق پس اس آیات سے یہ فائدہ وہ لوگ کہ دعوت مین مکان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہووین انہین چاہیے کہ باد ب حاضر رہین اور کہانا کہائے بعد جلد رجعت کرین اور مانند گہرون اپنے آپس مین بات چیت کرتے نہ بیٹہین اور دوسرے جاے فرمایا یاایہا الذین امنوا لاتقدموا بین یدی اللہ ورسولہ واتقوا اللہ اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہومت پیش قدمی کرو تم روبرو اللہ کے اور رسول اس کے اور ڈرو تم اللہ سے اور دوسری آیت مین فرمایا یاایہا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولاتجہروالہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ مومنین روبرو آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بلند نکرین بلکہ وعید بھی نازل ہوئی کہ اگر ایسا کرینگے
تو تمارے عمل ناچیز ہونیکا خوف ہے اور دوسری آیت مین یہہ ارشاد ہوا
اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ
وہ لوگ کہ پکارتے ہین آپ کو پیچھے سے حجرون کے اکثر ان کے نہین
سمجھتے اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کسی مومن کو کچھہ حضرت سے عرض
کرنا ہو تو وہ روبرو عرض کرے اگر حضرت حجرۂ شریفہ کے اندر ہون تو
نہ پکارے کہ ترک ادب ہے غرض کئی طرح سے حقتعالی نے تعلیم آداب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مین فرمایا ہے کہ یہان لکھنے کی گنجایش
نہین اب خیال کیا جاوے کہ دوزانو بیٹھکر دونو ہات زانو پر رکھنا یہ بھی
ہئیت صلوۃ ہے یا نہین اس مین کچھہ جائے انکار نہین اور ہاتھہ باندھکر
کھڑے ہونا حالت اور ہئیت قیام نماز ہے اور دوزانو بیٹھکر ہاتھہ زانو پر
رکھنا ہئیت قعود اور جلسۂ نماز ہے حدیث صحیح مین وارد ہے کہ جبرئیل
علیہ السلام آنحضرت کے پاس حاضر ہوکر دوزانو اپنے گھٹنو پہ ہاتھہ رکھکر
بیٹھے اور معنے ایمان اور احسان وغیرہ پوچھے آنحضرت اُن سب کے
معانی ارشاد فرمائے اور اصحاب کو فرمائے کہ یہ جبرئیل واسطے تعلیم کرنے
دین تمارے آئے تھے پس جو جبرئیل بکمال ادب دوزانو ہاتھہ اپنے
زانو پر رکھکر بیٹھے تا تعلیم امتہ نبوی کو ہووے کہ حضوری خدمت
مصطفویہ بہئیتہ صلوۃ ہوئے پس یہ قائل جو کہتا ہے کہ حضوری خدمت اقدس مین
بہئیت نماز نہ ہو تعلیم آداب جبرئیل علیہ السلام کو نمانا بلکہ خود آپ کو

بهتر جبرئیل سے جانا کہ جبرئیل نے بہیئت صلوۃ خدمت مبارک مین حاضر رہے اور یہ اوس کو منع کرتا ہے بدتر ابلیس سے ہوا کہ ابلیس کو مرتبہ آدم مشہود نہین ہوا تہا بنظر خاکی ہونے آدم کے سجدہ سے باز رہا اور یہ شخص جانتا ہے کہ جبرئیل افضل الملائکہ ہین تاہم حضرت جبرئیل جیسا ادب خدمت اقدس مین کئے ویسا ہی آپ نہین کرتا بلکہ اس کو منع کرتا ہے هدانا الله سواء السبیل اور یہ نہین سمجہتا کہ ہاتہہ باندہکر کہڑے ہونا تو کیا آدم کو سجدہ کرنیکا حکم فرشتون کو ہوا تو بسبب آپ ہی کے نور مبارک کی ہوا کہ آپکا نور مبارک آدم کے وجود مبارک مین امانت رکہا گیا تہا اور یہہ وہ ذاتمبارک ہے کہ نماز کی حالت اور ہیئت سے خدمت اقدس مین کہڑے رہنا تو کیا عین حالت صلوۃ مین جواب دینا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب ہی کتاب در المنضود فی الصلوۃ والسلام علی صاحب المقام المحمود مین تحریر ہے کہ جواب دینا آنحضرت کو اگرچہ نماز فرض مین ہو فرض ہے چنانچہ حدیث مین وارد ہے کہ یک صحابی نماز پڑہ رہے تہے حضرت ان کو پکاری انہون نے بخیال نماز کے جواب ندئے حضرت بعد فراغ ان کے نماز سے فرمائے کہ مین نے تمکو پکارا جواب کیون نہین دئے انہون نے عرض کئے کہ مین نماز پڑہ رہا تہا حضرت فرمائے کیا تمنے یہ آیت نہین پڑہے ہے کہ حقتعالے فرمایا یا ایها الذین امنوا استجیبوا لله وللرسول اذا دعاکم یعنی اے لوگ کہ ایمان لائے ہو جواب دیو تم واسطے اللہ کے اور رسول کے جسوقت کے پکاری جاؤ تم پس خلاصہ ارشاد نبوی یہ ہوا کہ عین حالت صلوۃ مین

جواب دینا تم پر واجب ہے اور کیون نہووے کہ عین نماز مین یعنے
جلسہ اولی اور ثانیہ مین حکم ہوا کہ سلام حضرت پر عرض کرین چنانچہ التحیات
مین مذکور ہے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ دیکھا جاوے کہ
کس طور کی تعظیم وتکریم ہے کہ عین حالت صلوۃ مین سلام عرض کرنیکا حکم
ہوا کہ سلام بھی عرض کرین اور رحمت اور برکات آلہی بھی عرض کرین
اب یہہ قائل ایسے کلمات مزخرفات مثل ابلیس لعین کہ وقت اذان وہ بھی
اپنے سر پہ خاک اڑانا بھاگتا ہے یہ بھی اپنے سر پہ خاک ڈالے اور خیال کیا جاو
کہ نماز عبادت خاص حقتعالی کی ہے حقتعالی نے اس کو صلوۃ فرمایا چنانچہ
آیت قرآنی ہے من قبل صلوٰۃ الفجر وحین تضعون ثیابکم من الظہرۃ
ومن بعد صلوٰۃ العشاء ایسا ہی حضرت پر درود عرض کرنے کو صلوۃ
فرمایا کہ ارشاد آلہی ہوا یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
پس دونو بھی صلوۃ ہوئے اور یک مضمون واسطے توضیح مطلب کے عرض کیا
جاتا ہے کہ کتاب مشکوۃ شریف مین یہ حدیث وارد ہے کہ یک اعرابی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت مین حاضر ہوا اور معنی ایمان اور اسلام کے
حضرت سے تعلیم پاکر دست و پائی شریف کو بوسہ دیا اور یہ اس حدیث مین
مذکور نہین کہ آنحضرت اس کو پائی مبارک کے بوسہ دینے سے منع فرمائے اور
حالانکہ بوسہ دینا پاؤنکا صورت سجدہ ہے ارشاد حضرت محبوب سبحانی غوث
الصمدانی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فتح الربانی مین ہے من الاولیا
من یسجد لہ الملائکۃ یعنے بعضے اولیاء اللہ ایسے ہین کہ جن کے واسطے

فرشتہ سجدہ کرتے ہین جبکی بباعث آنحضرت کے آپ کی امتہ مرحومہ کو ایسا
شرف حاصل ہوا کہ اولیاء امتہ کو واسطے تعظیم و تکریم آپ کے فرشتہ
سجدہ کرتے ہین پس انتی حضرت کے کہلا کر حضرت کی تعظیم و تکریم منع کرنا اور کہنا
ہات باندہکر سلام مت پڑہو کیا شقاوت اور گمراہی ہے اور کیا رحمت اس
رحمتہ للعالمین کی ہے کہ جیسا کہ اس عالم مین تشریف فرماتے تہے تو منافقین کو
رحمت کاملہ سے اپنے محروم نہین رکہتے تہے اور قرب و جوار مین ہنچو
منع نہین فرماتے جبکہ اوس عالم مین تشریف فرما ہین ایسے اشقیا بہی قرب و
جوار سے حضرت کے سرفراز ہین ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا
وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب مگر بعید نہین کہ
طوالت اقامت اس بلدۂ طیبہ سے زنگ اور کدورت دل سے
ان کے دور ہوسے اور صفائی حاصل ہوی حدیث مین وارد ہے کہ
مدینہ طیبہ نکال دیتا ہے برایون کو جیسا کہ نکال دیتا ہے بہتہ میل لوہی کا
اور جذب القلوب مین لکہے ہین کہ مواجہہ شریف مین پشت بقبلہ مقابل
چاندی کے میخ کے کہ دیوار حجرۂ شریفہ کی مقابل وجہ کریم کے نصب کیے
ہین بوقت سلام کہڑے ہوسے جواہر ثمینہ مین تحریر ہے کہ روبرو
وجہ شریف کے دیوار حجرۂ شریف میخ چاندیکی مرمرسرخ مین نصب تہی
کہ جو مقابل اس کے کہڑا ہووسے مقابل وجہ شریف کے ہوتا ہے جبکہ
نوبت سلطان احمد خان والی روم کے آئے اس نے بعد حج کے واسطے
زیارت مدینہ طیبہ کے سنہ ۱۰۲۷ مین حاضر ہوا اس چاندی کے میخ پر دو پاؤ

الماس کے آویزان کیا محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ اختتام تصنیف کتاب
جذب القلوب سنہ ۱۰۰۱ مین ہوا یعنی مصنف کتاب موصوف کے زمانہ زیارت
مین یہ الماس آویزان نہ تھے اب تک بھی وہ قطعات آویزان باقی ہے
کہ اس کا مفصل حال آیندہ بیان ہوگا یہان سے پہر مضمون جذب القلوب
در باب آداب زیارت لکہتا ہے اہل سلف بجائے جالی نحاسی یعنے
پیتیلی کی کہڑی ہوکر سلام عرض کرتے اور اس زمانے مین ازواج مطہرات
کے حجرہ باقی تہے اور مسجد مین داخل کئے گئے تہے اور اوسوقت جالی بھی
نہ تھی اور یہ جائے تین گز قبر مطہر سے فاصلہ پر ہے اور کہڑا ہونا سلف کا
اسجد مین منقول ہے الحاصل کہڑا ہونا ایسے حد پر چاہئے کہ عالم حیات مین
آپ کے حضوری اس حد پر لایق طریقہ ادب تہے اور اب زائرین باہر
جالی نحاسی کی کہڑے ہوتے ہین اگر متصل جالی شریف یا اس سے کچھ دور
کہڑے ہووین دونو بھی جایز ہے اور بیقین جانی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم حال حضوری اور قیام زایر سے آگاہ اور مطلع ہین اور
آواز متوسط نہ بہت پست نہ بہت بلند صفت حیا اور وقار سے سلام
عرض کرے جیسا کہ معلمین رسائل زیارت مین لکھے ہین اور در باب اختصار
اور طوالت سلام مین یہ ہے کہ سلام روزمرہ یا تنگی وقت پر اختصار کرے
اور اول وہلہ مین کہ مسافت بعیدہ قطع کرکے با دل پر اشتیاق سینہ فگار
خدمت نبوی مین حاضر ہوا ہے اختصار ایسی مقام پر کہان ہو سکتا ہے اکثر علما
تطویل سلام کو پسند کئے ہین اسواسطے کہ کہڑا ہونا حضوری مین ادنیٰ [illegible]

ہونا حضرت کے طرف سے اعظم سعادات سے ہے اگر کسی شخص نے وصیت کیا ہو
اس کے جانب سے سلام عرض کرے اسطرح السلام علیک یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من فلان بن فلان یسلم الیک یا
رسول اللہ اور یہ سلام دوسروں کے طرف سے بھی مقام اول پر مراجعت
کرکے روبرو مواجہ شریف کے کھڑے ہو کر عرض کرے اور حضرت سے
شفاعت اور مدد چاہے اور خشوع وخضوع اور ذلت و انکسار یہیں کوتاہی
نکرے آثار سلف میں وارد ہے کہ جو شخص اول آیہ ان اللہ وملائکتہ یصلون
علی النبی آخر تک پڑھے اور بعد اس کے صلی اللہ علیک یا محمد ستر
بار کہے فرشتہ آسمان سے ندا کرتا ہے کہ حقتعالی اپنے رحمت تجھ پر نازل کرے
اے فلان آج کی روز کوئی حاجت تیری باقی نہیں رہی کہ بر نہ آئے ہو [illegible]
ممانعت ندا حضرت کے باسم علم بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر صلی اللہ علیک یا رسول اللہ
کہے تو احسن ہے مصنف جذب القلوب فرماتے ہیں کہ اس محل پر اگر یا نبی
کہے تو مناسب ہے تا کہ نظم قرآنی سے موافق ہووے اسواسطے کہ قرآن میں
یصلون علی النبی وارد ہے پھر بعد سلام عرض کرنے کے مقام ہو [illegible]
جانب بالین مبارک کے آوے اس طور پر کہ حجرہ شریف کے [illegible] پشت
نہووے اسجائے بھی کھڑا ہو کر تحمید اور تمجید اور دعا [illegible]
مصروف رہے پھر روضہ جنت میں بجائے منبر مبارک جسجا [illegible]
حضرت کے تھے حاضر ہو کر دعا کرے کہ اسجائے دعا مستجاب ہے ذکر فضائل
درود شریف شیخ عبد الحق دہلوی قدس سرہ نے جذب القلوب میں [illegible]

ذکر فضائل درود

اور یہہ نہین سمجھتے کہ سفر حج مین حجاج لوگ کیسی کیسی محنت جان و مال
اٹہاتے ہین مگر یک ادنی سی بات کو اختیار نہین کرتے باوجودیکہ زبان کو
ان کی شکایت سی روکنا چندان دشوار و مشکل نہین اور ان کی شکایت کچھہ
فرض نہین بلکہ کچھہ ثواب و نفع سوای نقصان کے متصور نہین اور خوف
اس امر کا ہے کہ اس باعث سی کاملیت ثواب حج مین نقصان اور فتور واقع
ہووے نعوذ باللہ منہا پس سکوت انکی شکایت سی حجاج کو ضرور ہے اور امید
کمالیت ثواب ہے اور سلامت حال حجاج اس امر مین متصور ہے کہ بزرگون نے
فرمائے من سکت سلم ومن سلم نجا یعنی جسنے سکوت اختیار کیا اس کو سلامتی
حال حاصل ہوا اور جس کو سلامتی حال حاصل ہوا وہ نجات پایا اگر کوئی شخص کہے
کہ یہ شکایت کرنا اسواسطے ہے کہ لوگون کو حالات سفر اطلاع ہوئی اور بوقت
سفر حجکی خرم اور احتیاط سی رہین اور حق تعالی بدویون کے قرآن مین شکایت
فرمایا الاعراب اشد کفرا و نفاقا یعنے جو عرب کہ صحرائی اور بدوی ہین وہ
سخت زیادہ ہین کفر و نفاق مین جواب امر اول یہ ہے کہ جب آدمی حج اور زیارت
کے واسطے حرمین شریفین حاضر ہوتا ہے معلمین وہانکی تمام امور ضروری اور لابدیکی
اطلاع حجاج کو دیتے ہین یہان ایسے امور کے ذکر کے کچھہ حاجت نہین سوا اس کے
اطلاع اور انتباہ کرنا مومنین کو ان کی حفاظت اور ہوشیاری کے واسطے یا حفظ
و رعایت اداب جوار حرمین شریفین بہ نیت صالحہ خیر خواہی مومنین کے یہ امر آخر ہے
اور محض طعن و تشنیع کرنا امر آخر جواب امر ثانی یہہ ہے کہ یہ ارشاد آلہی اسوقت تہا کہ
ہنوز کل بدوی اسلام سی مشرف نہین ہوئی تہے اور کفر و نفاق انمین باقی تہا

باانیہمہ زمانہ نبوی مین بدوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر
ہوتے تھے اور طرح طرح کی بدخلقی اور شدت سی درپیش ہوتے تھی آپ انکی سات
سراسر حسن خلق اور رحمت سے معاملہ فرماتے تھے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اگر ارادہ
سرزنش اور مواخذہ کا کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرماتے پس اتبیونکو
چاہیے کہ حضرت کی خصلت اور عادت اختیار کرین اور جو بدوی کہ حضرت کیوقت
مین اسلام سے مشرف ہوئی تھے حقتعالی انکی تعریف قرآن مجید مین فرمایا ومن
الاعراب من یومن باللہ والیوم الاخر ویتخذ ما ینفق قربات
عند اللہ وصلوٰۃ الرسول الا انہا قربۃ لہم سیدخلہم اللہ
فی رحمتہ ان اللہ غفور رحیم ترجمہ بعضی بدویون مین سے وہ لوگ
ہین کہ ایمان لاتے ہین اللہ پر اور قیامت کے دن کے سات اور جو چیز کے
خرچ کرتے ہین ان کو باعث نزدیکی خدا ورسول سمجھتے ہین آگاہ رہو کہ
وہ نزدیکی خدا اور رسول سے ہے قریب ہے کہ حقتعالی ان کو اپنی رحمت مین
داخل کریگا اور اللہ بہت بخشنی اور رحم کرنیوالا ہے پس اس وقت مین سب
بدوی لوگ اسلام سے مشرف ہین۔ زبان فیض ترجمان حضرت پیر ومرشد
قبلہ وکعبہ قدس سرہ العزیز سی کہ پہلے یکبار حج کو تشریف لیکر وطن تشریف فرما
ہوئے تہے سوائے تعریف اور توصیف ان لوگون کے اور کچہ مسموع نہین
ہوا اکثر ارشاد مبارک حضرت کا بایمین جا لبین کے ہوا کرتا کہ وہ لوگ ہمسایگان اور
چوبداران حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور حقیقت مین کلام الملوک
ملوک الکلام کیا یہ اچھی تمثیل اور کیا اچہا ارشاد ہے یعنے جبکہ بادشاہ کسیکو اپنے تابعین

ہین سے طلب فرماتے تو اپنے چوبدار اور سرہنگان کو اس کے طلب کے واسطے بھیجتے ہین پس وہ چوبدار اور سرہنگان سلطانی نہایت شکوہ اور جلالت اور تمکین سے آتے ہین اور معاملہ اس شخص سے نہایت شدت کا کرتے ہین کہ انکی یہ معاملہ کرنے سے اس شخص کا نفس منکسر ہوتا ہے اور خضوع اور خشوع اس کے دل مین پیدا ہوتا ہے پس وہ شخص کمال تواضع سے بارگاہ سلطانی مین حاضر ہوتا ہے پس زائر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی بعینہ ایسا ہی معاملہ درپیش آتا ہے کہ بغیر طلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کی طاقت نہین کہ آپ کے خدمت مبارک مین حاضر ہوسکے جب آپ طلب فرماتے ہین تو سامان سفر مدینہ طیبہ کا قرار پاتا ہے اور جمالین جو راہبر ہین طبیعت ہر ایک آدمی کی مختلف ہے بعضی کی قلوب صافیہ ہوتے ہین کہ ان کو زیادہ تربیت کی حاجت نہین ہوتی اور بعضون کی قلوب مکدر ہوتے ہین کہ ان مین کدورت بخل اور نخوت وغیرہ ہوتی ہے پس جو لوگ قلوب صافیہ رکھتے ہین پس وہ لوگ جمالین کی ہر طرح سے رعایت رکھتے ہین اور ان کو ہر طرح خوش کرتے ہین وہ لوگ بیرنج بآرام تمام خدمت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوتے ہین اور جن کے دل مین غل وغش رہتا ہے وہ بمقتضای کبر وبخل مقابلہ اور مجادلہ اور بخل سی جمالین کی ساتھ درپیش آتے ہین پس وہ لوگ بھی ایسی سطوت اور اقتدار اسکا ظاہر کرتے ہین کہ کبر ونخوت بالکل انکی خیال سے نکلجاتا ہے بعد بارگاہ سلطانی نبوی مین حاضر ہوتے ہین جاننا چاہئے کہ حرمین شریفین مین خالص عرب بہت کم ہین اور جو لوگ کہ

خالص عرب ہین وہ لوگ سب طرح کی تہذیب ظاہری اور تہذیب باطنی سے مہذب
اور آراستہ ہین اور اہل مکہ ہین جن کی مزاج ہین جلال اور غصہ ہے وہ لوگ
اکثر اسواتے ہین اور اہل اسواق بھی خالص عرب نہین بلکہ وہ اولاد
ہین غیر ملک کے لوگون کی بعضی عادات سے ان کے حجاج کو رنج ہوتا ہے
تاہم اہل مکہ خواہ عرب خالص ہوین خواہ اولاد غیر وطن ہو دین خواہ شرفا
ہون یا غیر شریف برکت سے اس جائے معظم کی قوت ایمان اور دینداری
وغیرہ صفات حسنہ ایسے ان مین پیدا ہین کہ اور ملک والون مین اس کا
عشر عشیر بھی حاصل نہین اور مدینہ طیبہ کے لوگون کی مزاج مین تو سوائے
رحمت اور اخلاق کے جلال اور غصہ ذرہ نہین ہے کہ احوال ان کا احوال
بلد مین بیان کیا جاویگا اب یہان تہوڑا ذکر بدوین کا بیان کیا جاتا ہے بدوی
اس کو کہتے ہین کہ جو جنگل مین عربستان کے رہین ہو کہ عوام الناس اس ملک ہند
کے آنکو بدو کہتے ہین یون تو ملک عرب بہت بڑا ہے صحرائی عرب بہت
ہین اور اس کے سکان بھی بے حساب ہین مگر جو صحرا کہ ما بین مکہ معظمہ اور
مدینہ طیبہ کے واقع ہے اس کے ساکنین بھی لک ہا ہین یک شتربان سے
اس خاکسار نے پوچہا اس نے تعداد کہا کہ مثل الرمل یعنی شمار ان کا مثل جنگل کے ریت
کے ہین الحاصل وہ لوگ ایسے بکثرت ہین کہ سلطان وقت ان کے بندوبست سے
عاجز اور رہا دنی اور اعلی ان کا سلاح بند اور سپاہی خواہ کوئی پوشیدہ کرے صلاح ضرور رکہتا ہے
اور شجاعت اور جوانمردی مین تو زمین عرب کی تاثیر اور خاصیت ہے اور اغنیا
ان مین وہ لوگ ہین کہ جن کے پاس کچہہ اونٹ ہین اور کسی پاس کچہہ زراعت وغیرہ بھی بارش

موقوف ہے بارش ملک عرب مین خصوصاً حوالی حرمین شریفین بہت کم ہے جو کہ ملک
ہندوستان کی ربع بھی نہین اور ان لوگون مین بعضی وہ ہین جن کو صبح و شام کھجور
روٹی اور دودھ بکری یا اونٹ کا صبح و شام معہ اہل و عیال بسیری شکم ملی اور مکان انکی
کھجور کے پتّہ کی اور پتھر سے ہین اور یہہ لوگ بہت کم ہین اکثر فقرا ہین اور فقر انکی
کئی مراتب ہین بعضوا یسے وہ لوگ ہین کہ ان کو معہ اہل و عیال طعام ہر روز بقلت
و بعسرت ملتا ہے اور بعضی وہ لوگ ہین کہ یک روز درمیان ہین اور بعضون کو دو روز
درمیان ہین پس اگر طعام بھی میسر نہو اکسیکو یکنیم یا دو خرما روز میسر ہون اور کسیکو
یک چلو بہر دودہ بکری یا اونٹ کا میسر ہو اور ان کی مکانون کا حال یہ ہے کہ
اکثر ان مین سے بیمکان ہین اور پہاڑون کی درون مین رہتے ہین اور بعضون کی
مکان ہال اور کھل کے رہتے ہین اور بند و بست سلطانیکا وہان کہین نام و نشان
بھی نہین بلکہ یک سپاہی سلطانی بھی کہین وہان نہین رہتا اور نظر نہین آتا مگر حرمین
شریفین کی وسط راہ مین یکمقام رابغ ملتا ہے کہ اس مین یک قلعہ ہے اس قلعہ مین بیس
پچیس سپاہی رہتے ہین جو ان کو اپنی ہی حفاظت مشکل ہے وہ دوسرے کی حفاظت کیا کر ینگے
اور اثناء راہ مین حرمین شریفین کے اکثر جا دو طرفہ پہاڑ قریب قریب ہین کہ درمیانسے
اُن پہاڑون کے قافلہ گذرتا ہے پس دو طرفہ پہاڑ ایسی موقع پر جای قلب مین واقع
ہے کہ اگر ان دو طرفہ پہاڑون پر دس بیس آدمی کچھہ ہتہیار تو کیا فقط ہاتون مین
پتھر لیکر کھڑے ہو جاوین ہزارہا آدمیونکی لوٹنے کی سکے لئے کافی ہین اور یہی
دو طرفہ پہاڑ پر یہ بدوی باسلاح کہ کمال شجاعت اور مردانگی سے موصوف اور متنا
ہین رہتے ہین اور قافلہ ہزارہا اونٹونکا با سامان نقد و جنس قیمتی ہزارہا اسکو درمیانسے

گذر کرتا ہے اب جائی انصاف اور غور ہی کہ باوجود ایسی بند وبستی حاکم اور بیخوفی کی اور باوجود ایسی نقص شدید کی اور باوجود ایسی شجاعت اور سلاح رکھنے کے اور ایسی کثرت انکی اور ایسی موقع پر رہنا ان کا کہ مکان ان کی مثل قلعہ بلکہ بہتر از قلعہ ہی اور گذر قافلہ والونکا ادہر وان کی مثل سونے کی چڑیون کی ہے قافلہ زائرینکا لوٹ اور غارتگیر ایسی کب سلامت جانیکا موقع ہے مگر انہین کی صبر اور قناعت اور توکل اور دینداری ہی کہ ہمیشہ ہر سال دو تین بار قافلہ مدینہ طیبہ کا مکہ معظمہ سے آتا جاتا ہے بامن وامان آتا جاتا ہے بلکہ جو زائرین کہ پیادہ جاتی اور پیادیون کی راہ الگ مقرر ہے اور اس رستی سی وہ لوگ جاتے ہین کہ طاقت سواری نہین رکہتی پس ان لوگون سی بدوی نہایت تعظیم و توقیر سی پیش آتے ہین اور حتی الامکان ان کی خاطرداری اور مہمانداری مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرتی یہہ خاکسار ۱۲۸۰ ہجری مین جبکہ مکہ معظمہ مین حاضر ہوا ایک زن وشوہر حجام پٹنیہ ہمراہ تھی وہ بسبب حالت فقر کی راہ پیادونسی مدینہ طیبہ کو حاضر ہوئی ایسی صفات حسنہ بدویان کی بیان کرتے ہین کہ ہر منزل مین بدویون کی مکان مین اترتی اور ہر ہر بدوی اپنی مقدار موافق انکی ضیافت کرتے اور اہل خانہ کو اچہے ہی کہتا کہ ان کے ہاتہہ پاؤن دہو لادین اور ان کے پاؤن پہ ہاتہہ پہیر کر اپنے منہ اپنے منہ پہ ملتی اور کہتی کہ یہ پاؤن کہان جانیوالے ہین یا کہانسی آئی ہین اور اگر گاہی حسب تقدیر الہی اوسی قافلہ والونکا اور طرح معاملہ درپیش بہی ہوا تو مسموع ہوا کہ ویسی لوگ مقدار مین بہت کم ہوتے ہین یعنی ان ہزارہا آدمیون کی قافلہ سی یکہزار بہی نہین نقصان پاتی پس نسبت ایسی مقدار قلیل کی بہ نسبت لکہوکہا بدوینکی

سنو کو ایک بھی شمار نہین ہوتا اور اچھی بُرے سب لوگو نمین ہی چنانچہ زمانہ مبارک
ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی کہ وہ سب زمانونسی بہتر تھا کفار اور
منافقین و فاسقین بھی تھی پس بجماعت قلیلہ کے باعث سب کو برا کہنا کمال نادنی
ہی اور یہہ بھی خیال کیا جاوے کہ اور ملک مین صحرائی لوگ جو چوریکا کسب اختیار
کرتے ہین انکی پاس لکھا روپیہ اور اشرفی اور جواہر کے خزانہ مملو رہتی ہین اور ملک
بھی سرسبز اور شاداب رہتا خوردنی اور نوشیدنی مین کسیطرحکی ان کو تکلیف
اور ہرج نہین ہوتا اور حاکم وقت کیطرف سی ان کا بندوبست بھی ہوتا ہے
اس پر بھی انکی حرص اور طمع روز افزون رہتی ہی اور وہ اپنی کام مین روز
بروز ہوشیار اور تیز ہوتے جاتے ہین پس مومنین کو ضرور ہی کہ طریقہ انصاف کو
ہاتھ سی ندیوین اور جملہ قوم عرب سی محبت رکھین اور زبان اپنی ان کی شکایت سے
روکین تا مقبولیت حج اور زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو نصیب
سرفراز ہووی اور ایسی اعمال کو کہ بی نفع محض ہین خطرات اور وساوس شیطانی
سے سمجھین کہ وہ بڑا دشمن ہے اور چاہتا ہے کہ ثواب اعمال مومنین کم ہووی
بلکہ اس کی خواہش اور خوشی یہہ ہی کہ بالکل ثواب عمل حبط ہو جاوے پس مسلمانونکو
چاہئیے کہ مکر شیطان سی بچین اور امیدوار مقبولیت آلہی اور مقبولیت حضرت
رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہین ؎ یا عجی دلخستہ ایم و سینہ فگار ایم یارسول
واماندگان ز صحبت یار ایم یارسول ؎ خواہی اگر ز لطف بیائیم شاد شاد ؎ از لطف
تو امیدوار ایم یارسول ؎ یہہ آداب در باب ساکنین اور جوار حرمین شریفین
کی تعظیم و تکریم اور حسن ظن رکھنی مین مذکور ہوئی جس شخص کو کہ سعادت حضوری

حرمین شریفین نصیب ہوئی ہے اس کو اپنی ذات کے واسطے یہ آداب چاہیے
کہ ہمیشہ توبہ اور استغفار اور زاری مین وہ شخص زیادہ اپنی وطن اور دوسرے
جایوں سی مصروف رہی کہ حاضرین کو وہانکی حضوری خاص بارگاہ آلہی اور
قرب خاص حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرفراز ہی بزرگون
نی فرمائی ہین مقربانرا بیش بود حیرانی یعنی جتنا کہ قرب بارگاہ سلطانی مین
زیادہ ہوا اتنا خوف بہی زیادہ ہے پس حتی الامکان گناہ صغیرہ سی بہی بچتا
رہی کہ بعضی علمار فرمائی ہین کہ صغائر اس جائی مین حکم کبائر رکہتی ہین اور ادابی
حرمین شریفین کی یہ ہی کہ کسی چیز کو یہانتک کہ خاک پاک کو وہانکی بُری نہ کہی کیونکہ
زمین مکہ معظمہ جائی تولد مبارک اور زمین مدینہ طیبہ جائی ہجرت اور اقامت اور
مقام استراحت اور ارامگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور جملہ اشیا
جو وہانکی ہین سب کو وہان سی نسبت حاصل ہی اور سب اشیاء وہان کی بزبان
حال مترنم ہین سے اچہو رہین نزدیک تو بری جائین کدہر کو گل ہین تو تمہارے
ہین وگر خار تمہارے پس یہ نسبت اُن اشیاء کو حاصل ہونیکی باعث سب اشیاء کو
وہانکی سب ملک کی اشیا سی بہتر جانے اگرچہ وہان کی اشیاء مین کوئی وصف
اور ملک کی اشیاء سی کم پائی جاوے چنانچہ بوقت حضوری مدینہ طیبہ یکحال
نزدیکا مسموع ہوا کہ وہ بہ نیت ہجرت مقیم مدینہ طیبہ ہوا تہا یکبار اپنی کہانی کی
واسطی جغرات یعنی دہین خرید کیا اور قوام اس کا نوعی رقیق تہا اس کی زبانسی
یہ بات جاری ہوئی کہ ہماری ملک کا دہین یہان سی بہتر ہوتا ہے عالم منام مین
اس کو اشارہ نبوی ہوا کہ جلد یہان سے جا اور اپنی ملک کا دہین استعمال کر

وگرنہ تیرا ایمان سب کیا جاویگا نعوذ باللہ من غضبہ وغضب رسولہ
ہر چند کہ یہ امر قلیل الوقوع ہے اور عادت اس رحمۃ للعالمین کی رحمت اور
مغفرت گناہان امت مرحومہ ہی مگر بارگاہ سلطانی ہی ایسی امر سے بھی پرحذر رہے
اور یہہ بات جان رکھی کہ گناہ صغائر تو کیا گناہ کبائر بھی شفاعت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی حقتعالی معاف فرماتا ہے چنانچہ حدیث وارد ہی شفاعتی
لاہل الکبائر من امتی یعنی شفاعت میری ان لوگون کی واسطی ہے جو میرے
امت مین گناہ کبیرہ کئی ہین لیں اس حدیث سی واضح ہوا کہ کیسی بات ناراضی حقتعالی
کی کسی سی ظہور مین آوی اور حضرت اس سی راضی ہین پس امید ہی کہ حضرت کی شفاعت
سی وہ عفو ہو جاوی اور اگر معاذ اللہ ناراضامندی حضرت کی ہووی پس جبتک کہ
حضرت اس سی راضی نہو وی تب اللہ تعالی بھی اس سی راضی نہین ہے اللہم ارزقنا
رضاك ورضا حبيبك صلى الله عليه وآله وسلم اور خلاصۃ فضائل شیخ اسمعیل
نقشبندی مین لکھا ہی استحق من عاب تربتها التعزير افتى مالك رحمة الله عليه
فيمن قال تربتها ردية بضرب ثلاثين درة وامر بسجنه وقال ما احوجه
الى ضرب عنقه تربة دفن فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم يزعم انها
غير طيبة یعنی جو شخص کہ خاک پاک مدینہ طیبہ کو عیب لگاوی مستحق ہی سزا کا فتوی دے ہین
امام مالک رح حق مین اس کی کہ کہا تھا خاک مدینہ خوب نہین تیس دری ماریں اور اس کو
قید کرین اور فرمای کہ مستحق تھا یہ شخص گردن مارنیکا جو خاک کہ جس مین دفن مبارک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اس کو کہتا ہے خوب نہین آداب سکونت مدینہ طیبہ سی
یہ ہے کہ ہر چند خارج روضہ نبوی سی گذرنا ہووی مگر جگہ مقابل روضۂ منورہ

دلانی حضوری بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وشفاعت چاہنی کی
حضرت سی اور جمیع علماء اس آیۂ کریمہ سی برابری حالت ممات اور حیات کی سمجہا
کے جانکر آداب زیارت شریف مین حکم کیے ہین کہ اس آیت کو عرض کرے اور مغفرت
چاہے اور امید کمال رحمت سی حضرت کی سات امت مرحومہ کی جو سرفراز ہین کہ شفاعت
چاہنا حضرت کا واسطے اس بندہ کی جو مستغفر حاضر ہو خدمت اقدس مین بہ نسبت
دوسرونکی تاکید زیادہ ہی اور اس حکایت کو باسانید روایت کی ہین کہ محمد بن حرب
ہلالی کہتے ہین کہ مین مدینہ طیبہ مین حاضر ہوا اور زیارت قبر شریف کر کے مواجہ شریف
مین حاضر تہا ناگاہ ایک اعرابی آیا اور زیارت کیا اور کہا یا خیر الرسل حق تعالی جو کتاب
آپ پہ نازل کیا اور فرمایا ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ الخ اور
مین حاضر ہوا ہون مغفرت چاہنے والا گناہون سی اپنی بوسیلہ شفاعت آپ کی اور رویا
اور یہ شعر بہی عرض کیا یا خیر من دفنت بالقاع اعظمہ * فطاب من طیبہن القاع
والاکم نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ * فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم راوی
کہتے ہین بعد بیٹہنے اس کی مین مشرف ہوا خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کہ فرماتے ہین حقتعالی نے بخشا اس کو بسبب شفاعت میری اور حافظ ابو عبد اللہ مصباح
الظلام مین روایت کرتے ہین امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سی کہ بعد دفن آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی بعد تین روز کی ایک اعرابی حاضر ہوا اور بے اختیار قبر شریف پہ گرا اور
خاک مبارک کو اپنی سر پہ بہیرا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ جو کچہہ کہ آپ خدا تعالی
سے سنی ہم آپ سی سنی اور جو حق تعالی نازل کیا آپ پہ کلام مجید اس مین سی یہ آیت
بہی ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول

بسند صحیح روایت کرتے ہیں کہ زمانہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی قحط واقع ہوا
ایک شخص قبر شریف کی پاس حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ استسق لامتک فانہم قد ہلکوا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی خواب میں تشریف لاکر فرمایا کہ عمر کو بشارت اور
خوشخبری دی کہ اس سال بارش ہوگا اور اس قسم توسل کی حقیقت یہ ہی کہ توسل کرنیوالا
حضرت سی یہ چاہتا ہی کہ اپنی حاجت روائی کی واسطی حقتعالی کی پاس حضرت شفاعت
اور دعا فرماویں جیسا کہ حالت حیات میں حضرت سی عرض کرتے تھی اور مضمون عبارت
یا محمد انی توجہت بک الی ربی اس سی خبر دیتا ہی ابن جوزی روایت کرتے ہیں کہ
یکوقت اہل مدینہ کو قحط سخت واقع ہوا لوگ خدمت میں حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا
کی حاضر ہوی حضرت نی فرمایا کہ تم لوگ حضرت کی قبر شریف کی پاس حاضر ہوکر تھوڑا سا
آسمان کی جانب کھولدو تاکہ فیما بین قبر شریف حضرت کی اور آسمان کی کوئی شئی حائل نہو
لوگون نی موافق ارشاد حضرت کی عمل کیا برسات بہت ہوا اور صالحین اور اولیاء اللہ کو
بہی تعلق اور فیضان نبوی ہی اسواسطی صالحین کی توسل میں بہی آثار اور اخبار وارد ہیں
حدیث صحیح میں آیا ہی کہ عہد خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں یکوقت بارش رک گیا حضرت
عمر رضی اللہ نی توسل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حق تعالی کی پاس چاہی اور کہی کہ خداوندا
جسوقت کہ زمانہ پیغمبر میں قحط ہوتا تو ہم تیری پیغمبر کی وسیلہ سی دعا بارش کی واسطے
کرتے تھے اب توسل تیری نبی کے چچا کا کرتے ہیں پس تو پانی برسا اور دیگر روایت میں آیا ہی
کہ عباس رضی اللہ عنہ اپنی دعا میں کہی کہ خداوندا بسبب نسبت تیری رسول کی یہ لوگ میری
طرف متوجہ ہوئی ہیں تو مجکو روبرو انکی شرمندہ مت کر اور حاجت روائی میں مستغنین کے
نزدیک مرقد انور بہت سی آثار اور اخبار وارد ہیں محمد بن المنکدر کہتے ہیں کہ ایک شخص

میرے والد کی نزدیک اسّی دینار رکھا کر جہاد کو روانہ ہوا اور کہا کہ اگر تمکو حاجت ہو
اس مین سی خرچ کرو پہر بوقت ضرورت میری والدنی اس سی خرچ کی جبکہ وہ
شخص پلٹ کر آیا اپنی دینار کو طلب کیا والد میری اس کی ادائی سی عاجز ہو کر کہی کہ
کل تیری امانت دونگا اور مسجد نبوی مین آپ حاضر ہو کر شب باشی کی کبھی روبرو روضہ
منورہ کی اور کبھی نزدیک منبر مبارک عجز والحاح کرتے یکایک اندہیری شب مین
یکمرد ظاہر ہوا اور اسّی دینار کی تہیلی ان کو دیا پہر میری والدنی اپنا قرض اس سی
ادا کی امام ابوبکر مقری کہتی ہین کہ مین اور طبرانی اور ابو الشیخ روضہ منورہ کی پاس
حاضر تھی اس حالت مین کہ بہوک نہایت غالب تھی اور دو روز سی طعام ان کو میسر نہین ہوا
تھا جب وقت عشا قریب ہوا روبرو مرقد انور کے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ الجوع
یہ کہکر مین اور ابو الشیخ سو گئی اور طبرانی انتظار مین کسی چیز کے بیٹھے تھے یکایک شخص
سید علی آکر دروازہ ٹہوکی ان کی ہمراہ دو غلام تھی کہ ان کے ہاتھون مین زنبیل تھی ا
طعام انواع و اقسام اور کھجور تھی انہون نے ہماری پاس آکر بیٹھے اور کہانا کہائے
اور ما بقی ہماری پاس چہوڑ کر کہی کہ تم شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
کی اسوقت حضرت خواب مین میری تشریف فرما ہو کر ارشاد کی کہ جو کچھ تمہاری پاس ہے
لیجاؤ اس واسطی مین تمہاری پاس حاضر ہوا ابن الجلا کہتے ہین کہ مین نے مدینہ کو حاضر
ہوا اس حالت مین کہ مجہپر یکدو فاقہ گذری تھی مین نے قبر شریف کی پاس کہڑی ہو کر
عرض کیا انا ضیفک یا رسول اللہ اور سو گیا خواب مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تشریف فرما ہو کر یکقرص نان مجہے عنایت فرمائی نصف اس مین سے حالت
خواب مین کہا لیا جب بیدار ہوا نصف میرے ہاتھ مین باقی تھا ابوبکر اقطع کہتے ہین کہ

کہ مین مدینہ طیبہ مین حاضر ہوا اور مجہپر پانچ فاقہ گذری تہی چہٹی روز نزدیک
قبر شریف حضرت کے حاضر ہوکر عرض کیا انا ضیفک یا رسول اللہ یعنی مین آپ کا
مہمان ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سو رہا خواب مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سی مشرف ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت کے سیدہی جانب اور عمر
حضرت کی بیسار پر اور حضرت علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہ حضرت کے روبرو تہے
پہر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجہے ارشاد فرمائی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق
افروز ہین راوی کہتے ہین کہ مجہے دخبر فرحت اثر کی مین اٹہا اور بوسہ چشمان مبارک
کا لیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہے ایک روٹی عنایت فرمائی جسوقت مین بیدار
ہوا ایک ٹکڑا اس روٹی کا میری ہاتہہ مین تہا احمد بن محمد صوفی کہتے ہین کہ تین مہینے مین
نے جنگل مین پہرا اور جسم میرا تمام مشقوق ہوگیا تہا اسیحالت مین مدینہ طیبہ مین حاضر ہوا
اور حضرت پر سلام عرض کیا اور سو گیا یکایک حضرت خواب مین تشریف فرما ہوکر
ارشاد کیے کہ ای احمد تیرا کیا حال ہی اور کیا عرض رکہتا ہے مین نے عرض کیا انا جائع
دانا فی ضیافتک یا رسول اللہ حضرت فرمائی کہ ہاتہہ اپنا کہول اور چند دراہم
مجہکو عنایت فرمائی جب مینی بیدار ہوا وہ دراہم میری ہاتہہ مین تہی پہر مینی بازار سی
فالودہ وغیرہ کہاکے جنگل مین گیا اس قسم کی سرفرازی کی حکایات بہت ہین اکثر
جن حکایات مین کہ سرفرازی طعام ہوا ہی ماخوذ بنفس نفس سرفرازی طعام ہوا ہے
یا کسی اہل بیت مین سی واسطی سرفرازی طعام کی ارشاد ہوا ہی کوئی غیر شخص سوا اہلبیت کے
واسطی سرفرازی طعام کی ارشاد نہین فرمائی اور مقتضائی کرم بہی ہے تتمیم جب
ان چار اقسام یعنی کتاب اور سنت اور اجماع امت اور قیاس سی توسل اور استمداد

آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سی ثابت ہوا اول توسل بروح مقدس آنحضرت کے قبل وجود مبارک آپ کے کہ اس منقبت عظمی مین کسی انبیاء اور اولیاء کو آپ کی ساتھہ مشارکت نہین اسواسطے کہ نہ وارد ہونا نص کا اور کسی انبیاء کے لئے اسبات مین کافی ہے دوسرا توسل حالت حیات دنیویہ مین ظاہر ہے کہ امتہ مرحومہ حضرت کے بشیما حالت حیات مین بباعث توسل حضرت کی فائز بمقاصد دارین ہوئی اور بباعث شرف متابعت اور نسبت قرابت کی آل اور اصحاب اور اولیاء امتہ بھی اس توسل مین داخل ہین اور ظہور تصرفات اور کرامات اولیاء اللہ اس عالم مین واسطے اثبات مدعا کے کافی ہے قصہ توسل عمر رضی اللہ عنہ مین حضرت عباس رضی اللہ کی سات کسیکو خلاف نہین ہے ایسا ہی توسل و استمداد بوسیلہ شفاعت قیامت کے روز انبیاء اور اولیاء اور صالحین امتہ سی بھی جائز ہے جیسا کہ کتب عقائد مین مذکور ہی لیکن توسل اور استمداد مقام قبر مین اختصاص اس کا حضرت انبیاء رضی سی ہونے مین تردد ہے ظاہرا یہ توسل و اولیاء اللہ اور صلحا رسی بھی جائز ہے واللہ اعلم ورد لیل واسطے جواز توسل انبیاء اور اولیاء کرام کی مقام برزخ مین قیاس حالت حیات پر ہی یعنی جیسا کہ حالت حیات مین انبیاء اور اولیاء سی توسل جائز ہی ویسا ہی مقام قبر اور برزخ مین البتہ توسل جائز ہی اسواسطے کہ اولیاء اللہ کے روح مبارک کو ادراک اور شعور اور مرتبہ قرب ان کا حقتعالی کے پاس بعد رحلت ان کے بھی حاصل ہی اور معنی توسل اور استمداد اس محل مین یہی ہین کہ جو خاص بندی حقتعالی ہین ان کو ہی حاصل اور مرتبہ اور محبت جو حق تعالی کی بارگاہ مین سرفراز ہی ویسے بندونکی روحانیت کی وسیلہ سی اور انکی مرتبہ اور قرب کی ذریعہ سی خدا کی نزدیک دعا کرنا

اور یہ امر کچھہ احتیاج نص صریح کا نہین رکھتا بلکہ نہ وارد ہونا نص کا در باب ممانعت
اس توسل کے کافی ہے ہان اگر کوئی دلیل قطعی در باب خصوصیت توسل ساتھہ
انبیاء علیہم السلام کی پائی جاوے تو ممانعت درست ہے مگر کوئی دلیل تو ایسی ظاہر نہین ہے
اگر کوئی کہے کہ ایمان پر موت ہونا اور قرب الٰہی باقی رہنا سوائے انبیاء کی اوروں کی
واسطے متیقن نہین جواب اس کا یہہ ہے کہ باقی رہنا روح کا واسطے انبیاء کی اور غیر انکی برابر ہے
فیجوز التوسل بھم ولا قائل بالفصل اور بہت سی اخبار مشایخ کبار کی جو ارباب کشف
ہین اس شبہ کو دور کرنیوالی ہین ہان بعضی فقہا کو کلام اس طرح کا خلاف ہے الحق احق ان
یتبع واللہ اعلم انتہی مضمون جذب القلوب ملخصا مولف کشف عرض کرتا ہے کہ اس مقام پر چند
حکایات جو عنایت رحمۃ للعالمین کی مستغیثین پر شامل ہوئی ہے کتاب مصباح الظلام سے نقل
کی جاتے ہین اور جہان لفظ مولف مرقوم ہو وہان مراد مولف کتاب مصباح الظلام ہے نقل ہے
کہ بعضی شیوخ قبدان الشعامہ کے ایسا کہتے ہین کہ یکمرد اپنے ملک سے ارادہ سفر حج کا
یکدوست نے اس سے کہا کہ مین حاجت رکھتا ہون تو متوجہ ہو کر حاجت روائی میرے
کر اس مرد نے کہا کہ کیا تیری حاجت ہے اس دوست نے اس کو کہا کہ میری یہ عرضی کو مدینہ
منورہ مین لیجا کر جانب بالین روضہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دفن کر
اور سلام میرا عرض کر مگر اس کو کہول کر مت دیکہیو اور یہی میری بڑی حاجت ہے
اس مرد نے کہا کہ مین تیری حاجت کو قبول کیا پہر وہ حاجی موافق وصیت اپنے دوست کے
عمل کیا اور پہر بعد فراغ حج وزیارت وطن کو اپنے رجوع کیا اس کی دوست نے شہر کے
باہر تک اس حاجی کا استقبال کیا اور قسم دیکر باصرار چلے اپنے مکان مین اس حاجی کو لیگیا اور
بہت اچھی طور سے انکی ضیافت کیا اور بوقت رخصت اپنے مکان کے باہر تک ان کو پونچایا

اور کہا کہ حقتعالی تجھو جزاء خیر دیوی تو نے میری عرضی پونچایا پہرہ حاجی کہتے ہین کہ مجھو اس
دوست کی یہ بات سنکر کمال تعجب ہوا کہ اس کو یہ حال میری عرضی پونچانیکا کیسا معلوم ہوا
پہر وہ حاجی نی اپنے دوست سی پوچھا کہ تو نی حال میری عرضی پونچانیکا کیسا جانا اس نے کہا
کہ میرا ایک قصہ ہے کہ مین تجھسی بیان کرتا ہون یک بھائی میرا چھوٹی لڑکی کو چھوڑ کر انتقال کیا مین نے
اس لڑکی کو بمحبت و شفقت اچھی طور سی پرورش کیا پہر وہ لڑکا بھی ایام طفولیت مین انتقال
کیا مین نے یکشب خواب مین دیکہا کہ قیامت برپا ہے اور سب آدمی نہایت سختی مین پیاسی ہین
اور مین بہی پیاسا ہون اور وہ برادر زادہ میرا ہاتہ مین پانی لیا ہوا کھڑا ہے پس
مین نی اس برادر زادہ سی اپنی پانی کو طلب کیا پس اسنی مجھی جواب دیا کہ میرا باپ تجھسی
تقدار زیادہ ہی مجکو یہ بات اس لڑکیکی نہایت گران معلوم ہوئی پہر مین نے خواب سے گھبرا کر
اوٹھا اور جو ماجرا کہ شب کو مین دیکہا تہا اس سی غمگین رہا پہر صبح کو اپنا سب مال خدا کے
راہ مین خیرات کیا اور بارگاہ آلہی مین دعا کیا کہ حقتعالی مجھے فرزند دیوی پہر یک
مدت کی بعد حقتعالی نے مجھے یک لڑکا عنایت فرمایا جو تمنی بوقت رخصت سفر حج کی دیکھے تھے
جب تمکو اتفاق سفر حج کا ہوا تو مین یک عرضی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت
مبارک مین اسمضمون کی لکھا کہ حضرت حقتعالی سی دعا فرماوین کہ اس لڑکیکو قبول فرماوے
واسطی میرا اسبات کی جو بھائی نی میری بسبب لڑکی کی نفع پایا ہی مجھے بہی حاصل ہووے
اور عرضی وہی تھی جو تمہاری ہمراہ روانہ کیا پہر وہ لڑکا فلانی روز بیمار ہو کر انتقال
کیا بس مین نی جان لیا کہ عرضی میری حضرت کی خدمت مبارک مین پہونچیگی اسواسطے کہ
مقصود میرا حاصل ہوا وہ حاجی کہتے ہین جو تاریخ وفات اپنی لڑکی کی اسنی مجھے بیان
کیا اور مین نے خیال کیا تو معلوم ہوا کہ اسی تاریخ مین مین نے روضۂ منورہ کے

پاس حاضر ہو کر عرضی کو اس کے پونچا یا تہا مولف روایت کرتے ہین حافظ ابا الحسن
بن علی القرشی سے وہ روایت کرتے ہین ابا عبداللہ مرسی سی وہ حکایت کرتے ہین
حافظ ابیطاہر اسمعیل بن الاناطلی سی وہ کہتی ہین کہ سحون ناسخ مجہسی بیان کرتے تہے
کہ مجہے یکبار اہل روم نے قید کیا اور یک زمانہ تک ان کے قید مین گرفتار رہا پس اپنے نزدیک
مین نے فکر کیا کہ نہ میری پاس کچہہ مال ہی کہ وہ کام آوی اور نہ کوئی اہل قرابت ہین
کہ وہ مجہے چہڑاوین اب میرے واسطے سوای اس کی کوئی تدبیر اور تجویز نہین ہی کہ مین
اپنا عرض حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارک مین لکہہ بہیجون پہر مین نے
یک عرضی اپنی عرضی حال کی لکہہ کر یک سوداگر مسلمان کو وہ عرضی دیا اور اس کو
کہا کہ جسوقت تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روضہ اقدس کی پاس پونچی تو اس عرضی
کو قبر اطہر کی نزدیک لٹکاوی پس وہ مرد سوداگر ویسا ہی کیا پہر جسوقت کے لوگ
مجہسے ملٹی یک سوداگر قافلہ حجاج مین تہا مجکو حاکم وقت سی لینا چاہا پس یکایک میری
پاس آیا اور مجکو حاکم وقت کے پاس لیگیا پس نزدیک حاکم کے یک مرد تہا مین گمان
کرتا ہون کہ وہ مرد عجمی تہا حاکم نے مجے دیکہکر اس مرد عجمی سی کہا کہ یہہ وہی شخص ہے
کہ جس کو تو مجہسے مانگتا ہے وہ مرد عجمی نے حاکم وقت کو کہا کہ مین نہین جانتا ہون
پہر وہ مرد عجمی نی میرا نام پوچہا پس مین نی اپنا نام بیان کیا پہر کہا کہ اپنا خط لکہہ کر
بتا جبکہ مین نے اپنا خط لکہہ کر اس مرد عجمی کو بتا یا اسوقت حاکم وقت سی کہا کہ یہ وہی
شخص ہے کہ جس کو مین نے تجہسے چاہا تہا پس مجہکو وہ مرد عجمی نے حاکم وقت سی خرید کیا
اور ان کافرون کی ملک سی نکالا سحون ناسخ کہتے ہین کہ مین نے مرد عجمی سے
پوچہا کہ تو نی مجہکو حاکم وقت سی کسلوسطی خرید کیا اسنی کہا کہ مین بعد فراغ حج واسطے

زیارت کی مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا جس وقت کی زیارت نبویہ سے مشرف ہوا اور قبر اطہر کے پاس حاضر رہا یکایک میرے دل میں خیال آیا کہ کاشکی اگر حضرت اس عالم میں تشریف رکھتے مجھے کچھ حکم اور ارشاد فرماتے تو میں ارشاد حضرت کا بسر و چشم بجا لاتا بعد اس خیال کی یکایک کاغذ پر میری نظر پڑی کہ قبر اطہر کے نزدیک لٹکا ہوا اسی ہل رہا تہا پہر وہ کاغذ کو دیکہتے ہی میری دل میں خیال آیا کہ جو میں نے بات چاہا تہا وہ حاصل ہوئی اور حضرت نی اس کاغذ کی مضمون کا مجھے ارشاد فرمائی ہیں پہر میں جب کاغذ کو دیکہا تو اس میں تیرا نام لکہا ہوا تہا اور تو نے اپنی خلاصی قید سی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی چاہا تہا پہر جس شہر میں کہ تو قید تہا میں نی وہانکا قصد کیا اور حاکم سی تجہی لینا چاہا اور معاوضہ میں تیری کچھ روپیہ بہی مقرر کیا جب تو حاکم وقت کے پاس حاضر ہوا تو مجھے تجہی شناخت نہ تہی پہر میں نے واسطے تصدیق اس امر کہ ایا کاتب عرضی تو ہی ہے نام تیرا پوچہا اور خط تیرا دیکہا جب میں تحقیق کر لیا کہ تو وہی کاتب عرضی ہے حاکم وقت کو روپیہ دیکر تیری خلاصی کیا اور یہ کام میں واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محض کیا ایضا مولف کہتے ہیں کہ باسانید مجھے یہ بات پہنچی کہ فقیہ ابو علی الحسین بن عبد اللہ بن ابراہیم الحموی نی ایک قصیدہ نعت شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی لکہا اور عرض کیا کہ مجھے انعام اس کا شہادت فی سبیل اللہ ملی پہر وہ خدا کی راہ میں شہید ہوئی مولف موصوف شیخ زاہد ابا العباس احمد بن محمد ہوانی سی کہ وہ مشہور ہے ابن ثابت ہیں روایت کرتے ہیں کہ شیخ زاہد نے کہے کہ میرے نزدیک شہر خابین میں یکصورت تہی اس کی یہ عادت تہی کہ اگر اس کو کوئی امر مصیبت کا درپیش آوی کہ اس سی وہ گہبرا جاوی جلد اپنی پاتون کو مسند پر اپنی کہہ کر

آنکھون کو اپنی بند کر کے یا محمد کہتی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیخ زاہد کہتے ہین کہ بعد انتقال اس کی ایک اہل قرابت نی اس کی مجھسے بیان کیا کہ اس کو خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ ای میری پھوپی فرشتہ منکر و نکیر جو آدمیون کو سختی اور فتنہ مین ڈالتی ہین اور ان کی ایمان کی آزمایش کرتے ہین تو نی دیکھی تب اسعورت مرحومہ نے جواب دیا کہ ہان جبکہ میری پاس وہ فرشتہ آئی اور مین ان کو دیکھتی ہی ہاتھہ کو اپنی منہ پر رکھکر یا محمد کہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر اپنی ہاتون کو منہ پرسی نکالی اُن فرشتون کو نہین دیکھی کہ کہان گئی اور کیا ہوئی ایضا مولف موصوف روایت کرتے ہین شریف ابا اسحاق ابراہیم بن عیسی بن محمد الحسنی سی کہ وہ ایسا کہتے ہین کہ مین درمیان مدینہ طیبہ اور ملک شام کے تھا لیس اونٹ میرا اس مقام مین گم ہوا اور مجھی شیخ احمد رفاعی سی اجازت پونچی کہ شیخ نے فرمائی ہین کہ جو شخص کہ کوئی حاجت درپیش ہووی پس وہ میرا جو شہر عباد ان ہے اس جانب میری قبر کی طرف متوجہ ہو کر سات قدم جاوی اور مجھسی فریاد چاہے پس حاجت اس کی ادا ہو نگی پس منہ اپنا شہر عباد ان کی جانب کر کر شیخ احمد رفاعی سی استغاثہ کا ارادہ کیا یکایک ہاتف سی ندا آئی کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی شرم نہین کرتا کہ تو قریب مین شہر مدینہ ہو کر غیر انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فریاد کرتا ہے پھر مین سنتے منہ اپنا مدینہ کے طرف پھیرا اور عرض کیا یا سیدی یا رسول اللہ مین آپ سی فریاد چاہتا ہون اس لفظ کو ابھی تمام نہین کیا تہا کہ شتربان نے مجھے کہا کہ اونٹ تیرا مل گیا یہ موجود ہے مولف ایاس بن ابی تمیمہ سی روایت کرتے ہین انہون نے عطا سی اور عطائی ابو ہریرہ

سے کہتے ہین کہ انصار نے حضرت کی خدمت مبارک ہین حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ
بخار ہماری پاس آیا ہی آپ دعا فرماؤ کہ ہمسی دور رہوی پہر حضرت نی دعا فرمای
اور بخار انصار کا دور رہوا ایضاً مولف موصوف ابا الحجاج یوسف بن نعیمی سے
روایت کرتے ہین کہ انہون نے ایکبار بسبب خرچ سواری نہونیکی مکہ معظمہ سے
مدینہ طیبہ کو پیادونکی راہ سی گئی وہ کہتے ہین کہ درمیان طریق ہین رستہ بہولی پہر
اسباب ہین فریاد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی کی یکایک نظر انکی ایک عورت
کیطرف پڑی کہ وہ مدینہ طیبہ سی آرہی تھے جب انہون نے ان کو دیکہی پہر واپس
مدینہ کو جانا شروع کئے راوی کہتے ہین کہ ہین نے ان کی یہ حرکت سے جان لیا کہ
واپس ہوا تا ان بی بی کا میری رہنمائی کی وسطے ہی ہین پہی ان کی قدم بقدم گیا
یہانتک کہ مدینہ طیبہ کو پہونچا ایضاً مولف موصوف ابو الحجاج یوسف مذکور سے
روایت کرتے ہین کہ ایک فقیر کو دیکہا کہ وہ واسطے زیارت مدینہ جارہے تھے اور راہ
گم کی بحجرد اگم کرنے کے فریاد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیخدمت ہین کی یکایک
قبہ عباس جو قریب مدینہ ہے ظاہر ہوا حالانکہ درمیان ان کی اور قبہ عباس کے
تخمیناً ایکروز کی راہ تہی مولف موصوف ابو عبداللہ عمر بن سالم سے جو ان کا عرف خواجہ
ہے روایت کرتے ہین کہ ایکشب کچہ خواب ہین دیکہی کہ وہ دریای نیل ہین کچہہ بیرہ پر ہین
یکایک مگر آیا اور نگل جانیکا ارادہ کیا پہر میری دل ہین نہایت خوف پیدا ہوا یکایک
ایک شخص ظاہر ہوئی اور میری دل ہین یہ آیا کہ وہ شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم ہین حضرت نے مجھے دیکہکر ارشاد فرمائی کہ جسوقت تجکو کچہہ شدت واقع ہووے
تو یہ بات کہو انا انا مستجیر بک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم راوی موصوف

یعنی ابو عبد اللہ کہتے ہین کہ بعد اس ماجرا کی یک نابینا بہائی میرا حضرت کے زیارت
کا ارادہ کیا مین نے ان سے اپنا خواب بیان کیا اور کہا کہ اگر تمکو کچہہ شدت واقع
ہووی اسوقت انا مستجیر بک یا رسول اللہ کہو پس انہون نے اپنے
وطن سی سفر کیی یہانتک کہ بعد فراغ حج سفر مدینہ طیبہ کا قصد کیی اور اثناء راہ
مین بلدہ رابغ جس کو اب رابق کہتے ہین پونچی اس مقام پر ان کی پاس پانی نہایت
قلیل تہا اور ان کا یک خادم تہا کہ وہ بہی واسطی پانیکی جست وجو کی گیا تہا راوی
کہتے ہین کہ مشک میری ہاتہہ مین تہی اور شدت سی مجھے پیاس ہوئی اس وقت
مجکو نصیحت میری بہائیکی یاد آئی اور مین نے کہا انا مستجیر بک یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمجرد یہہ کہنے کے یکمرد کی آواز مسموع ہوئی وہ یہ کہتا ہے کہ
تو اپنی مشک بہر لی اور مجھو پانیکی آواز سنی مین آئی کہ میری مشک مین آرہا ہے
یہانتک کہ میری مشک لبریز ہوگئی اور مجھی نہین معلوم کہ یہ پانی کہانسی آیا مولف
موصوف شیخ ابو الحسین علی بن یوسف البقربیی روایت کرتے ہین کہ مین نے یکشب
مین خواب دیکہا کہ یک شیر غران نے مجہپر حملہ کیا مین نی فریاد حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم سی کیا وہ شیر روبرو سی ہٹ کر سیدہی جانب آیا مین نے یا محمد کہا پہر بائین
جانب آیا مین نے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا پہر ہٹ کر پیچہے آیا مین نے
یا محمد کہا اسوقت یک شخص پیدا ہوئی کہ وہ فیما بین میری اور شیر کے حائل ہوئی
پہر مین نے ان کو نہ دیکہا اور خواب سی ہشیار ہوا مولف موصوف ابو محمد عبد الوحد
بن ارضہاجی سی روایت کرتے ہین کہ وہ یکسال ملک شام مین بیمار رہی جسوقت کہ قافلہ
مدینہ طیبہ کو جانیکا تیار ہوا قافلہ مین ندا ہوئی کہ ہر یک شخص تین روز کا پانی اپنی ساتہہ

اور میں اپنی بھیر پانیکی ہمراہ قافلہ سفر کیا جسوقت کہ شب ہوئی سو رہا تا طرہ پڑا اور حضرت
عرض کیا کہ میں آپکا مہمان ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حق تعالی سی
میں نے دعا کیا کہ حضرت کی جمال باکمال سی مشرف فرماوی تاکہ اپنی مقدمہ میں کچھہ
حضرت سی عرض کروں پھر جب میں سو گیا خواب میں حضرت سی مشرف ہوا اور حضرت
پر سلام عرض کیا حضرت نی مجکو اپنی سینہ شریف سی ملا کر فرمائی کہ تو اپنی حاجت روائی
کی ساتھہ خوش ہوا اور کچھہ فکر مت کر راوی کہتے ہیں کہ حضرت کی برکت سی قافلہ صبح کو
ایسی پانی پر پہونچا کہ وہ پانی تمام اہل قافلہ کو کفایت کیا اور برکت سی دیدار مبارک
حضرت کی مجھے ایسی قوت حاصل ہوئی کہ میں تمام قافلہ پر سبقت کرتا مولف موصوف
اصغر عبداللہ الحسین بن الحارث بن مسکین سی روایت کرتے ہیں کہ خواب میں دیکھے
دو مرد اپنی ہاتوں میں بڑی بڑی دو چھریاں لیکر آئے اور ارادہ ذبح کا کئے اسوقت
راوی کہتے ہیں میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ کے واسطے چھوڑ دو انہوں نے جواب دیا
کہ تو رسول اللہ سی محبت نہیں رکہتا میں نے کہا کہ قسم خدا کی میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سی محبت رکہتا ہوں پھر مجھے چھوڑ دیا راوی کہتے ہیں کہ بعد اس واقعہ
کے حکم حاکم مجھ پر ہوا کہ تم قلعہ میں جاؤ پھر میرے دل میں وہی بات آئی جو میں نے
خواب میں کہا تہا میں نے حاکم کے آدمیوں سے کہا کہ تم رسول اللہ کے واسطے
مجھے چھوڑ دو پھر میں نے برکت سی رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قید قلعہ سے
خلاص پایا مولف موصوف ابو عبداللہ محمد بن سالم سے روایت کرتے ہیں کہ
میں پیادہ نجف کی راہ سے مدینہ طیبہ کی زیارت کو گیا جب مجھے ضعف لاحق ہوتا تو میں یہہ
کہتا انا فی ضیافتک یا رسول اللہ یعنی آپکی مہمانداری میں ہوں یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجہد یہ کہنے کے ضعف میرا زائل ہوتا مولف موصوف احمد بن محمد
سلاوی سی روایت کرتے ہین وہ کہتے ہین بعد زیارت شریف آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بوقت معاودت وطن اپنے کے روبروے روضہ اقدس حاضر ہو کر
عرض کیا - یا حبیبی یا سیدی وسید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اب جنگل
مین جاتا ہون جسوقت مجھے کچھہ شدت درپیش ہوجاوی تو مین آپ کی وسیلہ سی حقتعالی
سی دعا کرونگا پہر روبرو مزارات سیدنا ابوبکر الصدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما کی
حاضر ہو کر بہی نکلا راوی کہتے ہین اثنا راہ مین یک صحرا لق ودق مین یک بڑی
باولی تہی اور اوس مین پانی تہا مین اس مین گر پڑا اور صبح سی عصر تک اسی مین رہا اور
سوای موت کے مجہے اور کچھہ نظر نہ آتا تہا اسوقت مین نی جو حضرت کی خدمت مین عرض
کیا تہا یاد آیا پہر مین حضرت کے طرف متوجہ ہو کر عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہیچ کہا مین آپ سی اور صاحبین سی آپ کی عرض کیا تہا اور اس سی زاید کہتے نہین آیا
کہ مجہ کو قدرت حاصل ہو گئی اور تائید مبارک حضرت کی باولی سی باہر آیا اور ہلاکت سے
نجات پایا والحمد للہ علی ذلک مولف موصوف یسین بن ابی محمد سی روایت کرتے
ہین کہ وہ کہتے ہین کہ ہم لوگ گاؤن مین تہے تکیفقیر مدینہ سی مراجعت کیا ہوا میری پاس آیا
اور کہا کہ مین نی جب مدینہ منورہ سی نکلا میری پاس کچھہ تہا اور مین بہوکا تہا اور اثنا
راہ مین جب مجہی بہوک بشدت ہوئی مین نی حضرت کیطرف متوجہ ہو کر عرض کیا انا
جائع وانا ضیفک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی مین بہوکا ہون اور
آپکا مہمان ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجہد اس کہنے کی مجہی تین روز کا غلہ
ملا اور مین جب اسکی خیال کیا تو معلوم ہوا کہ وہ غلہ مدینہ طیبہ کا پیسا ہوا ہے مولف موصوف

ابا عبد اللہ محمد بن علی الجزری سی روایت کرتے ہین کہ وہ کہتی ہین مین مقام جو جزیرہ مین
تہا اور مین نی دریا مین داخل ہوا یکایک موج اور ہوا اور دریا کو ایسی آئی کہ قریب
تہا کہ غرق ہو جاؤن اوس وقت کہا الغیاث بک یا رسول اللہ امدد نی یعنی
فریاد ہی آپ سی یا رسول اللہ ای نبی میری مدد فرمای اور حضرت کی سات متمسک کیا
بس بمجرد متوجہ ہوئے حضرت کیطرف پایا تو کشتی بسبب ہوا اور موجکی دریا کی اندر جاری تہی
یکایک بسبب تائید مبارک حضرت کی ادسپر آگی مولف موصوف دو شیخ سی روایت کرتے
ہین ایک شیخ ابو الحسن علی بن ابی القاسم دوسری ابا الحسن علی بن ابی الفضائل اور
یہ دونو ابو العباس مرسی سی وہ کہتے ہین کہ مین یکوقت مین دریا پر سوار تھا پس یکایک
دریا کو تموج ہوا اور ہم قریب تھی کہ غرق ہو جاوین اوس وقت ایک شخص کی آواز
سنی مین آئی کہ وہ یہ کہتا ہی اے دشمنون اپنے نفس کی تمہاری نوبت یہانتک پونچی اور
تم دعا نہین کرتی راوی کہتے ہین اسوقت مین نی اپنی ہاتون کو دراز کر کی دعا کیا کہ
یا اللہ تیری نبی کی حرمت سی جو تیری نزدیک ہی تو ہمکو بچالی اور سلامت رکھ یہ کہنا
میرا ابھی تمام نہین ہوا کہ مین نی دیکھا یکجماعت فرشتون کی دریا کو گہیر لی اور مجھکو
بشارت نجات اور سلامتی دی مین نی اپنی رفیقون کو کہا کہ کل کی روز تم مقام مرسی
جو منزل مقصود ہی پونچو گی صحیح و سلامت انشاء اللہ تعالی ابو الحسن علی بن الفضائل
کہتے ہین کہ ابو العباس مرسی نی مجھے نصیحت کی کہ ایفرزند تجھی کوئی حاجت ہووی تو بوسیلہ
آنحضرت حقتعالی سی دعا کر مولف موصوف فارس سی روایت کرتے ہین کہ بی بی کو ان کی لڑکا
تولد ہوا اس شب مین کہ سخت برسات اور جاڑہ تھا اور انکی پاس اسوقت کوئی شی نتہی کہ روغن
چراغ یا لکڑی یا کہانیکی قسم سی خرید کرین نہایت متفکر ہوئی اس حالت مین غنودگی عارض ہوئی

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مشرف ہوئی اور حضرت سبقت فرما کر سلام ارشاد کی
اور فرمائی تو کیون متفکر ہے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایسا حال ہے حضرت نی فرمائی کہ
صبح کو فلان مجوسی کی پاس جا حضرت اس کا نام بھی فرمائی کہ مین اس کو جانتا ہون پھر ارشاد
ہوا کہ تو اس مجوسی کو کہہ کہ رسول اللہ کا ارشاد ہے کہ بیس درہم مجھے دی فارس کہتے ہے
ہین کہ جب مین غنودگی سی ہشیار ہوا کمال متعجب و متحیر ہوا اور دل مین کہا کہ یہ بات
نادر ہے شیطان کو قدرت نہین کہ صورت حضرت کی پکڑ کر خواب مین آوی اور حضرت
مجوسی سی کہو فرمائی ہین پھر سو گیا خواب مین پھر حضرت رونق افروز ہو کر فرمائی کہ تو
دیر ست کر او راس مجوسی کی پاس جا پھر صبح ہوتی ہے مین نی اس مجوسی کی پاس گیا دیکھا
کہ وہ کھڑا ہوا تھا مگر اس نی مجھے نہین پہچانا اور مجھو شرم معلوم ہوئی کہ اپنی حاجت اسسے
کہون پھر اس نی مجھے بغور دیکھکر کہا ای بزرگ تم کچھہ حاجت رکھتے ہو مین نے کہا کہ
ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی تجھے ارشاد فرمایا ہے کہ مجکو بیس درہم دی اس نے
اپنی آستین کا کونا کہولکر بیس درہم مجھے دیا پھر مین اسی کہا کہ ای شخص مین نے
تجکو حضرت کی ارشاد سی پہچان کر تیری پاس آیا تو مجھے کیسا پہچانا کہ بیس درہم دی
دیا اس نی کہا کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی خواب مین شب کو مشرف ہوا کہ ایسا
ایسا حلیہ شریف تہا مجھ کو ارشاد فرمائی کہ کل کی روز بکیر داس حالت اور صورت کا جب
تیری پاس آیا بیس درہم اسی دینا پس مین اس علامت سی تجھے پہچانا کہ تو رسول اللہ کا
بھیجا ہوا ہے فارس کہتی ہین کہ پھر وہ تہوڑا توقف کرکے کہا کہ تو مجھے اپنی مکان مین لیجا پس
مین اس کو اپنی مکان مین لیگیا بعد اس کی ہمشیرہ اور جورو اور لڑکا بھی آیا پس چارو
اسلام سی مشرف ہوی اور اپنی اسلام مین راست اور مستقیم رہی مولف موصوف کہتی ہین

یکوقت معتمد علی اللہ خلیفہ عباس شب کو سو رہا تھا یکایک خواب سی گھبرا کر اٹھا اور کہا
کہ منصور جمال کو قیدخانہ سی یہان حاضر کرو پس منصور کو روبرو خلیفہ کی حاضر کیے پوچھا
اس سی کہ تو کب سی قید ہی اس نی کہا کہ تین سال سی خلیفہ نی کہا کہ تو سچا حال اپنا کہہ
جمال مذکور نے کہا کہ سکونت میری شہر موصل ہی میرے نزدیک ایک اونٹ تہا کہ اس پر
مزدوری کر کر اہل و عیال کو اپنی پرورش کرتا پس مجہ کو مزدوری نہ ملنی کی باعث سے
میری اہل و عیال پر تکلیف واقع ہوئی اور مین واسطی طلب معیشت کی شہر موصل کو
چہوڑ نکلا پس یکایک یکجماعت لشکری بہی اثنای راہ مین ملی کہ وہ چورون کو گرفتار
کرکے لارہے تہی اور مین ان کا ایلچی تہا اُن چورون مین سی ایک مرد نے سپاہیونکو
مال دیکر چہوٹ گیا اور اس کی جای پر سپاہیون نی مجہے گرفتار کیی اور اونٹ بہی
میرا لیلیئی مین نے ہرچند انسی کہا کہ للہ مجہے چہوڑ دو مگر وہ نمانی پہر اُن چورون مین
بعضی تو مرگیی اور بعضی رہائی پای اب فقط مین تنہا باقی ہون معتمد علی اللہ نی پانسو
دینار سرخ دیا اور تیس دینار میرا مشاہرہ مقرر کیا اور اپنی اونٹون کا مجہے جمال بنایا
پہر خلیفہ نی حاضرین مجلس کیطرف متوجہ ہوکر کہا کہ مین نی ابہی خواب مین حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکہا کہ فرماتے ہین ای احمد تو ابہی منصور کے جانب متوجہ ہو
اور اس کو قید سی رہا کر کہ وہ مظلوم ہی فائدہ معتمد علی اللہ لقب خلیفہ ہی اور نام
اس کا احمد ہی مولف موصوف کہتے ہین کہ ابوحسان زبادی کی پاس یکمرد خراسانی
یک کیسہ دس ہزار درہم کا امانت دہکر ارادہ حج کا کیا یکایک اسمرد کو خبر موت والد
اس کی پونہچی یہہ خبر سنکر ارادہ حج سی باز رہا اور ابوحسان اپنی امانت طلب کیا
اور ابوحسان بہت قرضدار تہی وہ دس ہزار درہم اپنی ادای قرض مین صرف کیے

ادای امانت مین نہایت حیران اور پریشان ہوی اور یہہ قصہ بہت بڑا ہی
خلاصہ یہہ ہی کہ ابوحسان کو مامون خلیفہ نی طلب کیا اور کہا تمہارا کیا قصہ ہے
بیان کرو ابوحسان اپنا سب قصہ کہا مامون نی سنکر بہت رویا اور کہا کہ اج کی شب
مجھے رسول اللہ نی سونی ندی اول شب مین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی مجھے
فرمای کہ ابوحسان کی مدد کر پس جاگ گیا مین اور تم کو نہین پہچانا اور اپنی دل مین
خیال کیا کہ تمہارا حسب و نسب دریافت کرونگا پھر سو گیا پھر حضرت خواب مین تشریف
فرما ہوی اور فرمای کہ ابوحسان زیادی کی مدد کر پھر مین خواب سی گھبرا کی اوٹھا
پھر سو گیا پھر بار سوم کلمہ زجر سی فرمای ویلک امداد باحسان یعنی تیرے واسطے
خرابی ہو مدد کر ابا حسان کی پھر مین جب سی نہین سویا اور آدمیون کو تیری تلاش
مین بہیجا ابوحسان کہتے ہین پھر خلیفہ نی مجھ کو دس ہزار درہم دیا اور کہا اس مرد خراسانی
کی امانت ادا کر پھر اسیقدر دیکر کہا کہ تو اپنی مکان کی تعمیر کر اور کام اپنی درست کر
پھر تیس ہزار درہم دیکر کہا اس مین لڑکیون کی شادی کر اور سامان جہیز ان کا تیار
کر پھر میرے نزدیک آ زیادہ اس سی سلوک کرونگا ابوحسان کہتے ہین کہ جس وقت
مین اپنے مکان مین تو دیکہا کہ وہ مرد موجود ہے پس اس کو مکان کے اندر لیگیا
اور ایک تہیلی نکالکر اس کو دیا اور کہا کہ اپنی امانت لی لی اس نے دیکہکر کہا کہ یہ تہیلی
میری نہین پس مین اپنا قصہ بیان کیا اس نے رو کر کہا اگر تو آگی اس کے بیان
کرتا تو یہ معاملہ تشدد کا تجھے درپیش نہ تا قسم ہے اللہ کی مین وہ مال نہ لونگا
جو وہ میرا نہین اور مین تجکو معاف کیا ابوحسان کہتے ہین پھر مین مامون خلیفہ کے
پاس گیا خلیفہ نے مجھے اپنے نزدیک بٹھایا اور ایک عہدنامہ اپنی جانماز کی نیچے سے

نکال کر مجھے دیا اور کھا یہہ عہد نامہ قضاءت مدینہ کا ہی اور تیری واسطے مین نے
اس قدر راہموار مقرر کیا پس حقتعالی کا خوف اور تقوی کرتا رہا تاکہ عنایت رسول اللہ
تجہپر سرفراز رہی مولف کہتے ہین کہ تہہ بغداد مین یکمرد عطار اہل کرخسی نہایت امانت
داری مین مشہور تھا یکبار مقروض ہو کر خانہ نشینی اختیار کیا اور ہر روز اپنی حاجت
ادائی کی لئی حقتعالی کی پاس دعا کرتا اور آنحضرت پر درود عرض کرتا جبکہ شب جمعہ
ہوئی موافق معہودہ اپنی حضرت پر درود پڑہکر حقتعالی سی اپنی حاجت چاہا اسی شب مین
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مشرف ہوا حضرت فرمائی کہ تو ابن عیسی وزیر کے پاس
جا اور مین اسی حکم کیا ہون وہ تجھے چارسو دینار دیویگا تو اس کو اپنی صرف مین لا
اور وہ کہتے ہین کہ مجہپر سو دینار قرض تھی پہر مین ابن عیسی وزیر کی پاس گیا مگر دربان
نے وزیر کے نزدیک جانے سی مانع ہوا ایکبار یک اندر سی یک رفیق وزیر کا نکلا کہ
وہ مجھے پہچانتا تھا اس کو مین اپنی حال سی اطلاع کیا وہ کھا کہ تیری تلاش مین وزیر
صبح سی ہی اور تیرا حال اور حسب نسب مجھسے دریافت کیا پس تو یہین ٹھیر پہر وہ
رفیق وزیر کے پاس جا کر بہت جلد میری پاس پلٹ آیا اور مجھے ہمراہ اپنے
وزیر کے پاس لیگیا وزیر مجھسے نام میرا پوچھا کھا مین فلان بن فلان عطار پہر مجھسے
پوچھا کیا تو اہل محلہ کرخسی ہے مین نے کھا ہان وزیر نے کھا کہ حق تعالی تجھکو جزای خیر
دیوی کہ تو میرے پاس آیا قسم ہی خدا کی آج کی شب مین سویا نہین اسواسطے
کہ مین خواب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا کہ فرماتے ہین ابن فلان بن فلان
عطار کو چارسو دینار دی کہ وہ اپنی کام مین لاوی پہر عطار کہتے ہین کہ مین بھی کھا
حضرت میری خواب مین بھی تشریف لاکر مجھے ایسا ایسا فرمائے وزیر یہہ سنکر

بہت رویا اور کہا کہ میں امیدوار ہون کہ رسول اللہ کی عنایت مجہپر ہمیشہ رہی
پہر چارسو دینار منگوا کر مجہے دیا اور کہا یہ واسطے اتباع امر رسول اللہ کی
ہے اور کہا کہ چہہ سو دینار اپنی طرف سے مین تجکو دیتا ہون کیا وہ مرد عطار تہا کہ مین
حضرت کے ارشاد سے کبہی زایدنہ لونگا اسواسطے کہ مین اسی مین برکت سمجہتا ہون
پہر وزیر رویا اور کہا کہ یہ بات تیری حق ہے جو تیرا دل چاہے سو لے آدہ کہتے
ہین کہ مین چارسو دینار لیا کچہہ اس مین اپنا قرض ادا کیا اور باقی مین تجارت کیا
یکسال نہین گذرا کہ میری پاس ہزار دینار جمع ہوئی پہر اس سی باقی قرضا بہا
ادا کیا اسوقت سی میرا حال روز بروز حضرت کی عنایت سی درست ہے اللہم صل
افضل صلواتك علی اشرف مخلوقاتك سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد
واصحابہ وسلم خصوصا علی ولدہ الشریف محبوبك سیدنا ومرشدنا محی الدین
غوث الاعظم وعلی ال نبیہ واتباعہ اجمعین امین -

فصل دوم بیان مین روضۂ منورہ

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جذب القلوب مین تحریر ہی کہ جس حجرۂ شریفہ مین
کہ قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اور قبور صاحبین رضی اللہ عنہما ہین وہ حجرۂ شریفہ
داخل مکان ام المومنین عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا تہا اور وہ حجرۂ شریفہ شاخ خرما سی بنا
ہوا تہا جسوقت کہ اس مین حضرت سرور انبیاء استراحت فرمائی اور دفن شریف
حضرت کا بموجب حکم آلہی اس حجرۂ شریفہ مین ہوا حضرت عائشہ مطہرہ اپنی مکان
مبارک مین تشریف فرما تہی اور درمیان مین بی بی کی اور قبر آنحضرت صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم کی پردہ نہین تہا من بعد جب حضرت کی زیارت مبارک کی حضوری مین

لوگون نی کثرت شروع کئی اور قبر مبارک کی خاک پاک لیجانی نہین جرأت اور بی بیرائی اختیار کئی حضرت رضی اللہ عنہانی مکان کو اپنی دو درجہ فرمای اور ایک دیوار فیما بین قبر مطہر کی اور اپنی سکونت گاہ کی بنائی جبتک دفن شریف سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا اس حجرہ شریفہ مین نہین ہوا تہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نزدیک قبر شریف حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی اور قبر مبارک سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی گاہ بیگاہ ہر وقت اور ہر حالت مین حاضر ہوتے پہر جسوقت دفن شریف سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا اس حجرہ مین ہوا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا جب تک ستر کامل نفرماتی نزدیک قبور مطہرہ کی نہ آتی الحاصل یہ حجرہ شریفہ بعد وصال شریف اور دفن مبارک حضرت کی ویسی ہی بحالت پر رہا جبکہ زمانہ خلافت حضرت عمر کا پونچا اس حجرہ شریفہ کو خشت خام سی بنا فرمائی اور یہ حجرہ شریفہ زمانہ عمارت ولید تک ظاہر تھا کہ ہر ایک شخص اس حجرہ شریفہ کی زیارت مبارک سی مشرف ہوا کرتے پہر عہد خلافت ولید مین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ بحکم ولید بن عبد الملک اس حجرہ شریفہ کو ہدم کر کے نقش دار پتھر سی بنا کئی اور دوسرا احاطہ بہی اس حجرہ شریفہ پر قایم کئی اور کوئی دروازہ اس حجرہ شریفہ کا یا اوس احاطہ بیرون حجرہ کا باقی نہین رکھے محمد بن عبد العزیز سی روایت ہی کہ بوقت کہودنی پایہ اس حجرہ شریفہ کے یکقدم ظاہر ہوا اور بعد تحقیق کی معلوم ہوا کہ یہ پای مبارک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ہے پہر بار سیدنا عمر بن عبد العزیز سی اجتک حاضر ہونا حجرہ شریفہ مین ممنوع ہو گیا ۵۴۸ھ مین حجرہ شریفہ سی ایک آواز مسموع ہوا اس طریق پر کہ جیسا عمارت سی کوئی چیز گری ہے پہر ایک مشائخین وقت مین سی تجویز کی گئی کہ وہ صفت طہارت اور

لطافت اور مجاہدت سے موصوف تہے اور قبل چند روز حضوری حجرۂ شریفہ ترک طعام کی
اور اپنے تئین پایہ سی سے باندہی اور ایک دریچہ کہ بجانب مین سقف حجرۂ شریفہ کے تہا
اندرون حجرۂ شریفہ کے داخل ہوئی نگاہ لگا اسوقت خاک سقف حجرۂ شریفہ سے گری تہی
اسکو نکالی اور اپنی محاسن سے جاروب کشی اسجای پاک کی کئے پہر قریب مین اسی ایام کے
ایک اغوات مین سے کہ وہ صاحب خدمت تہا کسی اور مصلحت کیواسطے حجرۂ شریفہ مین حاضر
ہوکر صفائی حجرۂ شریفہ کیا اور سنہ ۵۵۰ پانسو پچاس ہجری مین جمال الدین اصفہانی کہ صاحب
تاثیر جمیلہ اور مجاہد جزیلہ تہی اور جوار حضرت مین قریب باب جبرئیل کی مدفون ہے جالی صندل
کی اطراف مین حجرۂ شریفہ کی بنایا اور اسی ایام مین ابن ابی الہیجا کہ وزراے ملوک مصر سے
تہا پردہ دیبائی سفید کا اسمین سرخ ریشم سے سورۂ یس بنا ہوا تہا واسطے حجرۂ شریفہ کے
مستضی باللہ خلیفہ عباسی سے اجازت لیکر بہیجا اور وہ پردہ حجرۂ شریفہ پر آویزان ہوا چنانچہ
اجتک سلاطین روم مین یہی عادت جاری ہے اور سنہ ۶۷۸ چہہ سو ستتہر دولت قلاؤن
صالحی مین احاطہ حجرۂ کے اوپر قبہ سبز سقف مسجد نبوی سی بلند بنا ہوا کہ اسکی قبل بلندی
قبہ شریفہ کے زیادہ نصف قامت آدمی سے نہین تہی اور جالی نحاسی اطراف حجرۂ شریفہ کے
بہی گذرانا صاحب جذب القلوب فرماتے ہین کہ اب یعنے سنہ ۱۰۰۱ ایکہزار ایک ہجری مین
جو زمانہ تصنیف کتاب جذب القلوب ہے بنا مسجد نبوی ملک اشرف قائتبائی کی ہے یہ
سلاطین مصر سے تہا اور بنا اسکے سنہ ۸۸۸ مین واقع ہوئی اور یہ ملک قائتبائی کی ہاتہہ سے
ملک مصر سلاطین روم کی ہاتہہ مین گیا اور ملک قائتبائی نے بباعث متبرک ہونے جائے
حجرۂ شریفہ کے اقدام مبارک سے تکلف فرش سنگ مرمر نہین کیا بلکہ محض اسخاک
پاک پر اکتفا کیا پہر سلطان سلیمان رومی نے اواسط مین سنہ ایکہزار کے فرش سنگ

مرمر کا حجرہ شریفہ مین کیا اور حد روضۂ جنت اور حد زیادتی عثمانی اور مقام تہجد حضرت بنا سلطان موصوف ہے فائدہ بعضے نسخون مین جذب القلوب کے ملوک شراکسہ اور بعض مین ملوک شرکیہ اور تاریخون مین ملوک جراکسہ مرقوم ہے باختلاف الفاظ یہ سب نام ایک قوم ترک کا ہے اور اون قوم سے سلاطین ہوئی ہین ۵۵۷ھ پانسو ستاون ہجری مین ایک معجزۂ نبوی ظاہر ہوا سلطان محمود بن زنگی کہ صلحاء سلاطین سے تہا اور جمال اسکا ذریہ تہا ایکشب خواب مین سرور انبیا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مشرف ہوا اور حضرت دو شخصون کے جانب ارشاد فرماکر ارشاد فرماتے ہین کہ مجہے انکے شر سے بچا سلطان موصوف نے فراست سے جان لیا کہ البتہ اب کوئی امر عجیب مدینہ طیبہ مین حادثہ ہوا سلطان موصوف نے اسوقت آخیر شب مین ہمراہ اپنے بیش شخص اور بہت مال لیکر متوجہ طرف مدینہ طیبہ کے ہوا اور سولہوین روز داخل مدینہ طیبہ ہوا اور تلاش مین ان دو ملعون کے بہت مال سب اہل مدینہ کو تقسیم کیا اور سب کو بحیلہ تقسیم مال بلاکر بغور دیکہا مگر کسیکو موافق صورت ان ملعون کے جو خوابمین دیکہا تہا نپایا پہر سلطان نے فرمایا کہ آیا کوئی اہلمدینہ سے باقی رہا ہے کہ میرے روبرو نہین آیا لوگون نے کہی کہ اب کوئی شخص ایسا باقی نرہا کہ نہ آیا ہووے مگر دو شخص مغربی کہ صفت عفت وصلاح وجود وکرم سے آراستہ ہین بباعث مشغولی درود و وظایف ہرگز لوگون مین نہین آتے سلطان ان دو شخصون کو اپنے روبرو طلب کرکے دیکہا کہ یہ وہ ہی دو شخص ہین جو خوابمین دیکہا تہا سلطان نے انسے پوچہا کہ فرودگاہ تمہاری کہان ہے انہون نے کہا کہ فرودگاہ ہماری فلانی مسافرخانے کے حجرہ مین کہ وہ قریب حجرۂ نبویہ واقع تہا سلطان ان دو شخصون کو وہین ٹہلاکر آپ بنفسہ انکی فرودگاہ مین گیا دیکہا کہ قرآن طاق مین رکہا ہوا

اور کتب نصایح و دقایق اور مال یک گوشہ مین رکہا ہوا ہے اُس مال سے مدینہ کے
ساکنین کو تقسیم کرتے تہے اور سونے کی جاے پر انکے یک حصیر بچہا ہوا تہا سلطان
نے اس حصیر کو اٹہایا دیکہا کہ ایک سُرنگ جانب مین حجرۂ نبویہ کے کہودین ہین
اور دوسرے جانب مین یک غار بہی کہودین ہین تا کہ مٹی اس سُرنگ کے اُس غار
مین ڈالین اور یک دوسری روایت مین وارد ہے کہ دو چمڑے خاک لیجانیکے واسطے
بہی وہان رکہے ہین اور انکی یہ عادت تہی کہ سُرنگ کی مٹی رات کو نواحی بقیع مین لیجا کر
ڈالتے بعد تہدید اور تعذیب شدید کی بیان حقیقت حال کئے کہ وہ دو نو نصرانی ہین
نصاری نے انکو بلباس حجاج مغارب بہت کچہہ مال ہمراہ انکے دیکر مدینہ طیبہ کو روانہ
کئے تہے تا کہ کسی حیلہ سے حجرۂ شریفہ نبویہ مین داخل ہوکر حضرت کے جسد شریف سے
بے ادبی کرین لکہا ہے کہ جس شب مین یہ سُرنگ قبر شریف کی نزدیک پونچا ابر اور
بارش اور رعد اور زلزلہ عظیم پیدا ہوا اور صبح مین اسکی سلطان داخل مدینہ طیبہ ہوا
الحاصل سلطان کو یہ بات انکی سنکر حالت عظیم پیدا ہوئی اور بہت رویا اور دو نو
ناپاک کو زیر جالی حجرۂ نبویہ کی گردن مارا پہر انکی اجساد پلید کو جلایا اور اطراف مین حجرۂ
نبویہ کی خندق کہود کر سیسہ گلا ہوا اسمین بہرا تا کہ کسی شخص کو قبر شریف تک پونچہنا
ممکن نہو دوسرا قصہ یہ ہے کہ ابن نجار تاریخ بغداد کی سا لہا سلام مین لکہے ہین
کہ بعضے زنادقہ امراء عبیدیہ سے کہ وہ حکام مصر تہے اور خدمت حرمین شریفین بہی اونکی
تفویض تہی چاہے کہ اگر جسد مبارک حضرت کا اور صاحبین کا مدینہ طیبہ سے مصر مین
نقل کیا جاوے البتہ ملک مصر کے واسطے موجب منقبت عظیم ہوگا اور مصر کو
تمام ممالک دنیا پر شرف اور افتخار حاصل ہوگا اور مسلمان ہر طرف کے واسطے

واسطے زیارت کے مصر مین آوینگی الحاصل حاکم مصر نے بنابر اس خیال محال کی عمارت عظیم مصر مین تیار کیا اور ایک شخص کو کہ نام اسکا ابو الفتوح تہا اپنے حصول مقصود کیواسطے مدینہ طیبہ مین بہیجا اہل مدینہ سب اس حال سے مطلع اور واقف ہوگئے تہے جب ابو الفتوح اول مجلس مین اہل مدینہ کے پونچا ایک قرا مدینہ سے بعظمت تمام اس آیت کو قرات کئے۔ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ پس بسماعت اس آیت کے جوش اور حرکت اہل مدینہ مین پیدا ہوئی چاہے کہ ابو الفتوح کو اسی مجلس مین قتل کرین لیکن حکومت اور خدمت اصحاب پاک کی اُن اشرار کے ہاتہہ مین تہی سرعت اور تعجیل اس باب مین مصلحت نہین دیکہی ابو الفتوح کے دلمین بہی خوف پیدا ہوا اور کہا میرا سر بہی اگر جاوے بہتر ہے اس بات سے کہ دست تعرض اپنا قبر شریف پر دراز کرون اور اسی شب مین ہوا سخت بہی کہ اسّے زمین ہل گئی اور اونٹ معہ پالان اور گہوڑی معہ زین کے مثل گوئی بہرنے لگے ابو الفتوح کو یہ حال دیکہکر عبرت اور خوف زیادہ ہوا اور خوف دہشت حاکم مصر کی جو دل مین اسکے تہی بالکل جاتی رہی اور وہ اپنے صدق ہمت اور خلوص عقیدت سے سلامت واپس بہنچا محب طبری کتاب ریاض نضرہ مین لکہتے ہین کہ ایک قوم رفضہ حلب سے روبرو امیر مدینہ کے آئے اور بہت مال اور ہدیا اسکو دیئے تاکہ حجرہ شریفہ مین حاضر ہوکر اجساد شریفہ صاحبین کو حجرہ منیفہ سے باہر لاوین امیر مدینہ بباعث بدمذہبی اور حطام دنیوی اس امر کو قبول کیا اور نواب یعنی دربان حجرہ

نبوی کو حکم دیا کہ جب یہ جماعت حرم نبوی مین داخل ہونا چاہین بے تامل کھولا جاوے اور وہ
لوگ جو کام کرین اون کو مانع نہ ہووے نواب مذکور کہتے ہین کہ جس وقت لوگ نماز عشا
سے فارغ ہوے اور دروازہ حرم نبوی بند کئے گئے چالیس آدمی سامان روشنی اور
آلات ہدم عمارت ہمراہ لیکر دروازہ باب السلام پر کھڑے ہوے اور دروازہ ہادی نواب
کہتے ہین کہ مین حکم امیر پر مجبور تھا دروازہ حرم کھول دیا اور خود ایک گوشہ حرم مین بیٹھکر روتا رہا
واللہ اعلم کیا غضب الٰہی نازل ہوتا اور کیا حشر برپا ہوتا ہے پھر قدرت الٰہی نمودار ہوئی کہ
سبحان اللہ وہ جماعت ابھی منبر شریف تک نہین پہونچی تھی تمامہم مع آلات اور اسباب
قریب ستون زیادتی عثمانی کے زمین مین دھنس گئی۔ امیر ایک دیر تک منتظر رہا کہ
کوئی شخص اون سے آوے اور اپنی کارروائی بیان کرے جبکہ زمانہ تک کچھ اونکی
خبر امیر کو معلوم نہین ہوئی نواب کو بلایا اور کیفیت اونکی پوچھا نواب نے جو حال کہ اونکا دیکھا
تھا بیان کیا امیر نے کہا کہ تو دیوانہ ہے جو یہ بات کہتا ہے اوس نے کہا کہ تو خود آکر دیکھ
کہ ابھی اثر اون کے دھسنے کا باقی ہے اس واسطے کہ بعض اون جماعت کا لباس اوپر
باقی رہ گیا ہے محب طبری نے اس حکایت کو ثقات سے نقل کئے ہین کہ وہ صدق و
دیانت سے مشہور ہین اور بعض مورخان مدینہ بھی اس کو ذکر کئے ہین چنانچہ سمہودی اپنی
تاریخ مین اس کو ذکر کئے ہین ذکر حلیہ جالی شریف روضہ منورہ نبویہ علی صاحبہا افضل
الصلوۃ واکمل التحیۃ۔ جالی شریف جو بجانب مواجہ شریف کے واقع ہے اوسمین
تین چشمہ بڑی رواق کی شکل رواقہائے مسجد نبوی کے ہین کہ رفعت اور بلندی ہر رواق
کی بقدر بیس ہاتھ ہے عرض مختلف ہے۔ عرض درمیان کی رواق کا سات ہاتھ
اور عرض دو بازو کی رواق کا چھ چھ ہاتھ ہے طول جالی مبارک مواجہ شریف کا معہ

ستون اور کونون سے کے انتیس ہاتھ ہے اور اس جانب مین فاصلہ مابین جالی شریف اور
حجرۂ نبویہ سے کے بقدر دو ہاتھ کے ہے اور درمیان یہ تینون رواقون سے کے پتیلی جالی نصب ہے
مگر نقشہ جالی کی نصب کا تینون چشمون مین مختلف ہے دو بازوؤن کی رواق مین چوکھٹ نصب
کر کے ہر ایک رواق مین دو دو چشمہ پیدا کئے اور درمیان ہر ایک کے ان چشمون سے پتیلی
جالی نصب ہے نقشہ ان دونون چشمون جالی کا یہ ہے کہ چوکھٹ ان کی پتیلی سے ہے اور دو بازو
اور اوپر کے چوکھٹ چاندی سے ہے اور درمیان کی رواقی چشمہ مین نقشہ جالی کا اس طور
پر ہے کہ وسط جالی مین نمونہ دروازہ کا بنا ہوا ہے عرض اس نمونہ دروازہ کا بقدر یک نیم
ہات اور طول اس کا بقدر تین ہات کے ہے اس چشمہ کے اوپر کی چوکھٹ اور دو بازو کی
چوکھٹین سراسر نقروی ہے فقط دہلیز پتیلی سے ہے اور درمیان اس نمونہ دروازہ کے پیشانی
پر ایک تختی نقروی نصب ہے کہ عرض اس کا موافق عرض نمونہ دروازہ کے ہے اور طول
بقدر تین ہات ہے اور اس تختی پر کچھ تبرکی عبارت تحریر ہے۔ بلندی جالی مبارک کی
جو یہ تینون چشمہا ئے رواقی مین نصب ہے بقدر نصف چشمہ رواقی سے کے دس ہات ہے ہر ہر
جالی مبارک کے چشمہ پر تین کلس با ملمع طلائی لگی ہین بازو کی دو کلس بقدر ایک بالشت اور
درمیان کا ایک کلس بڑا ہے اور درمیان سے کے کلس مین یا اللہ یا محمد کندہ ہے اور
ہر چشمہ جالی مین آدھی جالی تک لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین محمد رسول اللہ
صادق الوعد الامین بخط ثلث کندہ ہے کہ قطع قلم اس کا بقدر ایک انگشت ہے اور
نصف جالی باقی مین دہلیز تک گل و برگ کندہ ہے اور ہر چشمہا ئے جالی مین دو دو روشندان
دو دو واسطے زیارت حجرۂ شریف بنائی ہین مواجہہ شریف کے جانب جو لوگ کہ حاضر ہوتے
ہین وہی روشندان سے زیارت شریف سے مشرف ہوتے ہین اور اسی جانب مین حجرۂ شریف

پر ہ پر محاذی قبر اطہر نبویہ کے اسم مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تحریر ہے ہذا قبر النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محاذی قبر مطہرہ صاحبین کے اسماء مبارک صاحبین
اسی طور پر تحریر ہین الحاصل یہ جالی شریف جس کا حلیہ مذکور ہوا یہ جالی روبرو کی ہے اور نقش
اس جالی کا ایسا ہے جیسا کہ پیتل کی تختی پر جالی کندہ ہوتی ہے اور پیچھے اس جالی کے
ایک دوسری جالی بطور چوکڑی کے پتلی سیخون کی ہے کہ سطبری ان سیخون کی بقدر قبضہ
دست ہے اور پیشانی پر اس جالی کے بقدر سوا ہاتھ کے ملمع طلائی ہے عرض و طول اس
جالی کا موافق جالی اول ہے۔ پیچھے اس جالی کے ایک اور تیسری جالی تار کی ہے
یہ جالی بید کی لکڑی مین نصب ہے کہ وہ بید کی لکڑی چشمہ ہاے رواق مین جڑی ہوئی ہے
مگر جالی اول و دوم نصف چشمہ تک تھی یہ جالی نیچے سے اوپر تک چشمہ بھر کر ہے اور درمیان
ان تینون جالی کے بقدر یک بالش کے فاصلہ ہے یہ تین چشمہ رواقی کہ جس مین
جالی نصب ہے ستون اون کے چار ہین اور ہر ہر ستون نصف تک سنگ مرمر کا ہے
حلیہ اون کا مفصلاً حلیہ مسجد نبوی مین بیان کیا جاویگا اور اوپر ہر ہر چشمہ کے ایک ایک
تختی سبز رنگ با حروف طلائی نصب ہے طول اوس کا موافق عرض چشمہ کے اور [illegible] اس
تختی کا مقدار ڈیڑھ بالش کے ہے اور بجانب مواجہ شریف کے جو قطعہ مسجد نبوی کا ہے
وہ ایک قطعہ زیارت عثمانی کا ہے اور اسی جانب [illegible]
جالی مواجہ شریف کے ہے ہر چشمہ کے رواق پر پردہ ہای اطلسی آویزان ہے [illegible]
ہے کہ اوپر اون کا کمانی ہے اور اوپر سے یہ پردہ موافق رواق کے [illegible] رواق سے
چسپیدہ [illegible] ہین ہر [illegible] طول و عرض مین [illegible] رواق کے مگر نصف
رواق تک موافق بلندی ستون رواق کے [illegible] ستون تک [illegible] معلق

اوپر ان سے اوپر کے جانب جو اون پردون کا کانی ہے بمقدار کمان جہالر طلائی چھ انگشتی
کلابتو کی بطور سوال و جواب کے بفاصلہ آٹھ انگشت کے لگی ہوئی ہے اور جس قدر کہ پردہ
زمین سے معلق ہین اس کو بھی ویسی جہالر اور قور کلابتونی ہے الحاصل یہ پردون کو تمامہ
اطراف مین بڑی جہالر اور فیت کلابتونی عریض ہے اور یہ پردے بھی بڑی عظیم الشان
پیمائش مین تخمیناً مکسر سو گز بلکہ زائد اس سے ہون گی ایسی عظیم الشان عمارت پر ایسے پردونکا
معلق رہنا شہادت بارگاہ شاہنشاہی معلوم ہوتا ہے - جالی شریف جو بجانب بالین مبارک
کے واقع ہے اوس کے بھی تین چشمہ رواقدار ہین طول ان رواقون کا چالیس ہاتھ اور رفعت
اسمین تخمیناً چھ ہاتھ شریف کے کمان مین ذکر ہوا یہ تینون رواقون کی ستون نصف تک سنگ
سادہ کے منقش کار طلائی ہین بیچ ہر ہر رواق مین ان تینون رواق سے ستون استادہ
کر کے ایک رواق کو دو دو چشمہ رواقی کئے ہین اور اون چشمون کے ستون نصف تک
سنگ مرمر کے ہین الغرض یہ تین بڑے چشمون کے چھ چھوٹے چشمے ہوئے پس ان چشمون مین
زمین سے اونچی تک [illegible] جالی نصب ہے اور اسپر سبز روغن کیا ہوا ہے اور سر پر اس
جالی کے کنگرے آہنی ہین بمقدار ایک بالشت کی بلندی مرمر کنگرے مین لفظ اللہ کندہ
ہے اور سر پر اس جالی کے بمقدار ایک ہات کی کار طلائی ہے دوسرے چشمہ رواقی مین جو
جالی نصب ہے اوس مین ایک دروازہ پائین دروازہ لوہے کا جالدار نصب ہے طول اس کا پانچ ہات
اور عرض چار ہات ہے اس دروازہ مین تین انگشتی خطوط کار طلائی ہے اور درمیان اون خطوط
کے سبز بیل بوٹا ہے اور اس دروازہ مین دو قفل چاندی کے نصب ہین اور پیشانی
پر اس دروازہ کے گل و برگ اور حروف کندہ ہین یہ عبارت مفہوم ہوتی ہے سنہ
ثمان و ثمانین و تسعمایۃ یعنی نو سو اٹھاسی مین یہ جالی تیار ہوئی اسپر بھی سب طلا کیا ہوا ہے

اور نام اس کا باب الوفود ہے اور یہ دروازہ ہمیشہ ناسدود رہتا ہے جس وقت کہ سلطان
یا اہل مدینہ پر کچھ شدت کا وقت آوے یہ دروازہ کھول کر حضرت سے مدد اور اعانت طلب کرتی
ہین اور اس کو باب الوفود اس واسطے کہتے ہین جس وقت کہ ایلچی ہر طرف سے حضرت کی
جناب مین حاضر ہوتے حضرت حجرۂ مکان ام المومنین عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے اسی
جانب سے برآمد ہو کر اپنی لقار با صفا سے اون کو مشرف فرماتے وفود جمع وافد بمعنی ایلچی ہے
اور بازو پر اس دروازہ کے ستون نیم سنگ مرمری استادہ ہین ایک ستون جانب شمال پر
اس دروازہ کے ہذہ اسطوانۃ الوفود کندہ ہے اور جو ستون کہ جانب جنوب پر جو جانب
قبلہ واقع ہے اسپر ہذہ اسطوانۃ السریر کندہ ہے اور روبرو اس ستون کے اندرون مسجد
ایک ستون ہے اسپر ہذہ اسطوانۃ ابولبابہ المشہور باسطوانۃ التوبہ کندہ ہے اور بازو سے
اوس کے جانب مغرب ایک اور ستون ہے اسپر ہذہ اسطوانۃ المخلقہ کندہ ہے حال ہر ہر
ستون کا بعد ختم حلیہ جالی شریف کے بیان کیا جاوے گا الغرض ہر ہر چشمہ جالی مین پیشانی
پر بخط طلائی تختیان نصب ہین جیسا کہ مواجہ شریف کے چشمون کی پیشانی پر ہین اور اس کا
ذکر اپنے محل پر ہوا یہ جالی صحیح یعنے دل دار جس مین گل و برگ اور حروف طلائی کندہ ہین
نصف چشمہ مسجد نبوی تک نصب ہین وہان سے انتہا رکمان تک جالی لوہے کے تارون سے
ہے اور ان چشمون کی رواقون کے گوشون مین چلپی کے روغن سے رنگارنگ گل کاری
کی ہوئی ہے یہ تینون بڑے رواقون پر جو جانب بالین واقع ہے پردے اطلس سبز کے
مثل مواجہ شریف کے آویزان ہے اور اس جانب بالین سے حجرۂ نبویہ تک تخمیناً سات
ہات کا فاصلہ ہے اب حال ستونون کا عرض کیا جاتا ہے — لیکن اسطوانۃ الوفود اسکو
کہتے ہین کہ ایلچی حضرت کے خدمت اقدس مین اسی جانب سے حاضر ہوتے تھے وجہ اس کی

اور باب الوفود کی ایک ہی ہے اسطوانتہ الحارس سکے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
نماز کی جاسے تھی اور آپ وہین تشریف رکھکر نگہبانی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرماتی
اس واسطے اس کو اسطوانتہ الحارس سکتے ہین۔ اسطوانتہ السریر کے پاس تخت آن حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطے اعتکاف کے آخری ماہ رمضان شریف مین بچھتا اور اوسی
تخت پر حضرت اعتکاف مین تشریف رکھتے۔ اسطوانتہ ابو البابہ وہ ہے کہ ابو البابہ آن حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک مین بے عذر حاضر نہین ہوسکے پھر اپنے
فعل پر نادم اور پشیمان ہوکر اپنے تئین اسی ستون سے باندھ لئیے پھر اون کی توبہ قبول ہوئی
اور قبولیت توبہ مین یہ آیت نازل ہوئی وعلی ثلاثۃ الذین خلفوا الخ اور آیت کی تفسیر
مین قصہ انکا مبین ہے اسطوانتہ عائشہؓ وہ ستون ہے کہ بعد تحویل قبلہ بجانب کعبہ آن حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سترہ یا اٹھارہ روز اس ستون کے پاس نماز ادا فرمانے کے بعد اسکے اب
جہان محراب نبوی ہے وہان اپنی نماز کی جاسے مقرر فرمائے مگر وہان نماز پڑھنے کی فضیلت
اور ثواب سوائے حضرتہ عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے کسی کو معلوم نہ تھا۔ حضرتہ موصوفہ کی
فرمانے سے لوگون کو معلوم ہوا اس واسطے اُس کو اسطوانتہ عائشہ سکتے ہین اور وہان بھی
دعا مستجاب ہے۔ اسطوانتہ مخلقہ وہ ستون ہے کہ بنا بر یک روایت کے قبل تیار ہونی منبر شریف کے
حضرت اسی ستون پر تکیہ کرکے خطبہ ادا فرماتے بعد تیاری منبر کے جبکہ حضرت منبر پر خطبہ
ادا فرمانا شروع کئے وہ ستون مثل بچون کے گریا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہاتھ اوسپر پھیرے اور فرمائے اگر تو چاہتی ہے کہ پھر کا درخت سرو سبز دنیا مین یا بہشت
کے خوشنما ہے پانی پیوے اور اولیاء اللہ تجھسے میوہ کھاوین۔ اس مین کئی روایت
ہین بنا بر یک روایت کے اس نے جنت کو اختیار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس کو

زمین مین دفن فرمائے اسی ستون سے مولانا روم رحمۃ اللہ خبر دیتے ہین ؎ استن حنانہ در ہجر رسول ؛ نالہ میزد ہمچو ارباب عقول ؛ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ جب حال اس ستون کا ذکر فرماتے گریہ کرتے اور ارشاد فرماتے کہ کیا حال ہوا ہمارا لکڑی کو عشق اور محبت حضرت کا پیدا ہو کر حضرت کی جدائی سے گریہ کی اور ہم باوجودیکہ انسان ہین اور حضرت پر ایمان لائے ہم مین عشق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہ پایا جاوے۔ الغرض اس ستون کو خلوق جو ایک قسم کی خوشبوئی کا نام ہے لگایا کرتے اس واسطے جواب ستون اوس کی جای پر ہے اوس کو ستون مخلقہ کہتے ہین۔ جالی شریف جو بجانب خلف شریف کے واقع ہے ستائیس ہات طولاً اور رفعت اور بلندی اسی قدر ہے جو چشمہ مواجہ شریف اور بالین شریف کے ہین اور ان دونون چشمون کو بھی دو چشمے کئے ہین مگر اون دو چشمون سے ایک چشمہ بڑا ہے اور ایک چھوٹا ہے۔ پہلے چشمہ مین دروازہ لوہے کا جالدار موافق نقشہ باب الوفود کے ہے اس کو باب شامی کہتے ہین مگر فرق محض اتنا ہے کہ باب الوفود مین خطوط طلائی طولاً ہین اور باب شامی ہین عرضاً اور پیشانی پر اس دروازہ کی یہ عبارت بخط ثلث کندہ ہے۔ انشاء هذه المقصورة الشريفة الطاب الملك الاشرف ابو النصر قايتباي عام ثمان وثمانين وثمانمايه ۔ اور اوسپر بخط کوفی کلمہ طیب لا اله الا الله محمد رسول الله کندہ ہے اور ان سب حروف پر ملمع طلائی ہے اور قفل نقرئی مثل باب الوفود کے ہے اور ایک طرف کا کونا اس دروازہ کا بقدر ایک ہات کے عریض اوسپر سراسر رواق تک کا چھیے اس مین بخط کوفی نصر من الله وفتح قريب وبشر المومنين يا محمد صلى الله عليه وآله وسلم لکھا ہوا ہے روبرو اس دروازہ مبارک کے چبوترہ چھ ہات مربع واقع ہے اور ہر دو جانب اس چبوترہ کے تین تین ہات بلند اور ایک ہات ... [illegible]

پتھر کی ہے اس دیوار مین کتاب خانہ نصب ہین اغوات لوگ اس مین اپنا سامان رکھتے ہین
اسی دیوار پر پانچ فانوس آہنی روشنی کی باغلاف پارچہ سرخ رکھے رہتے ہین ذکر اون کا
مفصلاً فصل روشنی مین آوے گا انشاء اللہ تعالی اور تختی ہاے چوبی اسپر سورے اور آیات
لکھے ہوئے اسی دیوار پر دھری رہتی ہین جو لوگ کہ سالم قرآن نہین پڑہے وہ اوس سے مشرف
ہوتے ہین اس چبوترہ پر سنگ مرمر کا فرش اوسپر جانماز قالین عمدہ کی بچھی رہتی ہین اور زائرین
بھی یہان حاضر ہو کر زیارت سے مشرف ہوا کرتے ہین اس جاسے مین قران بھی بہت سے
دھرے رہتے ہین زائرین یہان حاضر ہو کر قرآن خوانی کرتے ہین یہ دروازہ بوقت غسل ہانڈیہا
روشنی اندرون روضۂ منورہ ہر ماہ اور بوقت غسل روضۂ مطہرہ ہر سال روشن ہوتا ہے اور
کیفیت مفصلاً فصل روشنی اور فصل تقریبات مین بیان ہوگی انشاء اللہ تعالے ۔ دوسری
رواق مین بھی دو چشمہ ہین پہلے چشمہ مین محراب سنگ سادہ کا یک جسم تراشا ہوا منقش پانچ ہات
بلند تخمیناً اور دو ہات عریض استادہ اور قایم ہے اور اسپر نقش ونگار مصفا کندہ ہے با ملمع طلائی
اور اس محراب کے پیشانی پر بخط ثلث زرین آیۃ ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک
عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا کندہ ہے اور اس محراب پر نقشہ مکہ معظمہ کا
بہت عمدہ ایک تختی پر لکھا ہوا ہے نصب ہے ایک بازو پر اس محراب کے ان اللہ وملائکتہ
یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۔ دوسرے بازو
پر نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المومنین بخط کوفی با ملمع طلائی ہے اور اس
محراب کے اوپر سے سراسر رواق تک کار چینی کیا ہوا ہے یہ محراب بجاے تہجد گاہ حضرت کے
قایم کیا گیا یہان حضرت کے وقت مبارک مین ایک حصیر بچھی رہتی تھی حضرت اوسپر نماز
تہجد ادا فرماتے ۔ دوسرے چشمہ مین بھی جالی آہنی موافق نقشہ فوق الذکر نصب ہے اور کونہ

اوس طرف کا بھی ویسا ہی سراسر کارچینی کا ہے اوس مین بھی بخط کوفی آیت ان اللہ وملائکتہ
یصلون علی النبی الآیۃ لکھا ہوا ہے اس کونہ سے متصل ایک گھڑیال لندنی قدآدم سے
محض وقت نمادھری ہے اور اسی کے جوڑ کی ایک اور گھڑیال مقابل اس کے اغوات کے چبوترہ
پر رکھی ہوئی ہے یہ دونون گھڑیالین نہایت عمدہ بیش قیمت چال مین بہت صحیح ہین ہر چند کہ
آلات نغمی کے بھی اوس مین ہین مگر برعایت ادب حرم نبوی اوس کو کوکتے نہین دیتے محض
وقت نمائی کے جانب کو کنجی دیتے ہین۔ اس رواق کے روبرو بھی چبوترہ ہے اسپر بھی
جانماز قالین عمدہ کی مفروش ہین لوگ واسطے استحصال برکات کے مقام تہجد گاہ نبوی مین
نماز تہجد وغیرہ ادا کرتے ہین اطراف اس چبوترہ کے کٹھرہ پتیلی ہے متصل جالی شریف
روضہ منورہ کے اس طرف کتابخانے آئینہ دار سراسر رکھے ہین اوس مین قرآن شریف
دلائل الخیرات اور اکثر کتب علوم دینی رکھتے ہین اور اون کتابخانون پر صندوقین عمدہ
رکھے ہین اس مین کلام اللہ کے سیپارہ پاکیزہ خط کے مطلا مذہب رکھے ہین بعد نماز
ظہر اور عصر کے اس سے لوگ قرارت کرتے ہین اور ان رواقون پر بھی موافق حلیہ سابقہ کے
اطلسی پردے پڑے ہین اور اسی جانب مین اندرون جالی مبارک قبر حضرت خاتون جنت
رضی اللہ عنہا کا واقع ہے اور اس جانب کی جالی سے حجرۂ نبویہ تک تخمیناً پندرہ ہات کا فاصلہ
ہے۔ جالی شریف جو بجانب پائین مبارک ہے تین رواق جیسے بڑی بڑی طول مین تخمیناً چالیس
ہات رفعت اون کی اسی قدر ہے جو سابق مین مذکور ہوا دو رواقین اوس مین سے برابر محاذی
اور متصل ہین لیکن تیسری رواق ان دو رواقون سے تین ہات پیچھے ہٹ کے ہے بسبب
تین ہات ہٹ جانے رواق سومی کے ایک کونہ تین ہات کا عریض پیدا ہوا اس کونہ کو
سراسر کارچینی ہے اور یہ سنگ مرمر شفاف کا بنا ہوا ہے اور یہ دو جیسے جو محاذی

متصل ہین اس مین بھی لوہے کی جالی موافق نقشہ سابق الذکر نصب ہے اور ایک چشمہ جو اُن چشمون سے ہٹ کر ہے اس مین دروازہ جالی آہنی کا نصب ہے پیشانی پر اس دروازہ کے خطوط طلائی طولا تحریر ہین اور اُس دروازہ پر تین قفل نقرئی ہین اور اس کو باب قبہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتے ہین اس سے اور باب شامی سے راہ پہلے قبہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ہے وہان سے راہ حجرۂ نبویہ کی ہے اسی باب سے اغوات اور شیخ الحرم وغیرہ دو وقتہ واسطے روشنی کے اور بخور دینے کے جالی مبارک کے اندر حاضر ہوتے ہین اور اکثر لوگ یہان حاضر رہکر خدمت مین حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کے عرض حاجات کرتے ہین اور یہ مقام استجابت دعا بھی ہے اور یہ تینون چشمون کی بڑی بڑی رواقین ہین اور پردے اطلسی موافق حلیہ سابق کے آویزان ہین الحاصل جالی بالین اور پائین شریف کی جو تین تین چشمہ رواقی ہین دو چشمہ بالین اور دو چشمہ پائین کے اندر حجرۂ نبویہ واقع ہے یعنی یہ دو چشمہ محیط حجرۂ نبویہ ہین اور تیسری رواقی چشمہ بالین و پائین کے اندر قبہ حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا ہے اور درمیان مین قبہ حضرت کے اور حجرۂ نبویہ کے ستون سنگ مرمر کے نصب ہین اس مین جالی لوہے کی نصب ہے اور اُس جالی مین دو طرف راستہ واسطے آمد و رفت فیما بین قبہ خاتون جنت اور حجرۂ نبویہ کے چھوٹا ہوا ہے اندرون جالی شریف اطراف مین حجرۂ نبویہ کے فرش سنگ مرمر شفاف کا ہے اس مین سنگ سیاہ کی گلکاری ہے اور جیسا کہ باہر کی جانب پردے اطلسی مع جھالر احقیت کلابتون ہے ویسا ہی اندرون حجرۂ نبویہ کی کمانون پر پردے آویزان ہے طول حجرۂ نبویہ کا بجانب بالین شریف اور پائین کے تخمیناً بیس ہات ہے اور بجانب مواجہ شریف اور خلف شریف کے بھی اسی قدر ہے رفعت حجرۂ شریفہ کی تخمیناً پندرہ ہات ہے اور حجرۂ شریفہ

اوپر سے مسقف ہے اوپر سقف کے گنبد ہے یہ گنبد جالی شریف جن کمانون مین نصب ہے
انہین کمانون پر بنائی گئی ہے بیضہ گنبد شریف کا کمانون سے تخمیناً بچیس ہات بلند ہے
در سنگ بستہ ہے اوپر اس بیضہ شریف کے بجاے باریک چونے کے پتر جس کا نصب ہے
اوپر سے روغن سبز کیا ہوا ہے اوپر اس کے کلس طلائی بقدر چار ہات کے رفیع نصب ہے
اوپر اس کلس کے هلال طلائی ہے کہ هلال عید اسپر ہر سال وماہ نثار ہوتا ہے دورہ
بیضہ گنبد شریف کا تخمیناً سو ہات کا ہے گنبد شریف باہر مدینہ طیبہ کے دو تین کوس سے
نمایان ہوتا ہے اور یہ معجزہ نبویہ ہے کہ گنبد شریف ہا بلند بلند پہاڑون سے بلند معلوم
ہوتا ہے اور بڑے بڑے پہاڑ ین روبرو گنبد شریف کے پست پائے جاتے ہین جیساکہ
حال حیات شریف مین حضرت کے ظہور معجزہ نبویہ تھا کہ بڑے بڑے قد اور آدمی حضرت کے
روبرو پست معلوم ہوتے تھے اور شان مبارک حضرت کی کہ شان الٰہی ہے سب سے رفیع اور
بلند پائی جاتی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیما حجرہ نبویہ کی دیوار تمام سراسر پردہ سے پوشش
کی ہوئی ہے یہ پردہ سبز وسفید ریشم سے تیار کیا ہوا ہے یعنی سبز زمین پر سفید ریشم سے
کلمہ طیب اور اسم مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنا ہوا ہے اور وسط مین اس
پردہ شریف کے کمربند زرین دو بالشت کا عریض اوس مین بھی حروف بنے ہوئے ہین گرداگرد
حجرہ مبارک کے ہے یہ پردہ شریف بوقت تبدیل سلطان روم کے تبدیل پاتا ہے یعنے
جب سلطان نیا تخت نشین ہوتے ہین نیا پردہ گذرانا جاتا ہے اس واسطے یہ پردہ
شریف کا تبرک کمیاب ہے اور دیکھنے مین آیا ہے کہ زائرین کو اغوات ایک روپیہ لیکر بقدر
ایک ہی روپیہ کے مدور قطع کر دیتے ہین۔ تابوت یعنے صندوق مزار شریف حضرت
خاتون جنت رضی اللہ عنہا مربع چار ہات کا اور بقدر قد آدم بلند اور سراسر چوبی ہے اور

اسپر اطلس سبز کا غلاف سارا مخیر منقوش ہے اور یہ ہر غلاف شریف بطول الطوتیر کے واقع ہے
اوپر سے غلاف کے کبھی دو شالہاے گران قیمت کے اور کبھی دو پٹہ بنارسی بیش بہا گذرانتے
ہیں اور ہر ماہ میں اون کو تبدیل کرتے ہیں اوپر سے اون دوشالون اور دوپٹون کے
تسبیحات جواہرات بیش بہا اقسام اقسام کے گذرانتے ہیں اور موسم زیارت حجاج مین بڑی
بڑے موتیون کے عمدہ گران قیمت تسبیحیان رہتی ہین جذب القلوب میں شیخ عبد الحق دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اب جس جاسے روضہ اطہر حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا
رضی اللہ عنہا واقع ہے وہین مکان مبارک حضرت کا تھا۔ اور اس تابوت پر شامیانہ اطلس
سبز زردوزی چکن کار لگا ہوا ہے۔ سواے ان پردون کے جو سابق مین مذکور ہوے
ہر ہر چشمہ جالی شریف مین اطلسی پردے دوسرے قسم کے آویزان ہین کہ اطراف مین آنکے
حاشیہ منقوش زرین چکن کے کام سے ہے اور عرض ان حاشیہ ہاے زرین کا اس قدر ہے
کہ وہ اطلس کا درمیان مین بہت کم چھوٹا ہوا ہے اور کار زرین چکن سے آیات قرآنی
وغیرہ بنے ہوئے ہین ایسے کل جالی مبارک کے چوبیس پردے ہین بسبب اختلاف
طول اور عرض چشمون کے عرض وطول پردون کا بھی مختلف ہے پردے بڑے از قسمین
دس دس ہات طویل اور چھ چھ ہات عریض ہین اور اسی قسم کے پردے اس سے
بھی بہت بڑے بڑے پانچون دروازہ حرم شریف اور تینون محراب مسجد نبوی پر اور دروازہ
منبر اور دریچہ ہاے باب جبرئیل پر آویزان ہے۔ پس اس قسم کے پردے کل تعداد مین
چالیس ہین سواے منبر شریف کے کل پردے بوقت قافلہ
حجاج آویزان رہتے ہین اور خالی ایام مین نہین
رہتی مگر منبر شریف کا پردہ ہر جمعہ مین دروازہ منبر شریف پر
آویزان ہوتا ہی اہم

فصل نہم بیان مین مسجد نبوی علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کے

صاحب جذب القلوب فرماتے ہین کہ علماء تاریخ اور اہل سیر بیان کرتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکۂ معظمہ سے ہجرت فرماکر مدینہ طیبہ مین تشریف لائے اونٹنی حضرت کی اب جہان دروازہ مسجد نبوی ہے وہان بیٹھ گئی حضرت نے فرمایا کہ یہ مقام ہمارے اترنے کا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور اس آیت کو تلاوت فرمائے۔ وقل رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین اس وقت مین یہ مکان مسجد نبوی کا نخلستان تھا اور درمیان اس نخلستان کے مربدہ یعنی جائے خشک کرنے کھجور کے کہ ملک سے دو یتیم کے تھی جو کہ بعض انصار اون کی پرورش کرتے تھے اور ایک جماعت مسلمانون کی کہ قبل از تشریف فرمائی حضرت کے مدینہ طیبہ مین اسلام سے مشرف ہوئے تھے وہان نماز ادا کرتے تھے حضرت نے اون یتیمون کو طلب فرماکر اس جائے کو خرید فرمانا چاہا اونہون نے بلا عوض گذراننا چاہا مگر حضرت راضی نہ ہوئے اور اون کو پہلے قیمت دیکر بعد اوس کی بنیاد مسجد کی اوس جائے شروع فرمائے اور بعضے انصار بھی علاوہ اس کے نخل اپنے بمعاوضہ اوس زمین کے اپنے پاس سے اون یتیمون کو دئے اور مالکان زمین کو راضی کئے اور جو نخل کہ بے موقع واقع ہوئے تھے وہان سے نکلوائے اور جو موضع کہ قریب بیر ایوب کے ہے وہان سے خشت تیار کئے حضرت نے بنفس نفیس اپنے ساتھ ایک جماعت صحابہ کی بناء مسجد مین خشت اور تعمیر اور تسلی اور تشویق اصحاب کے لئے یہ بشارت فرماتے اللھم لا خیر الا خیر الاخرۃ فارحم الانصار

والماجد تو اور سقف مسجد کا خرما کی شاخ سے اور ستون اوس کے بھی کھجور کی لکڑی سے
بنائے گئے حدیث مین وارد ہے کہ جس وقت حضرت نے بناء مسجد شروع کئے جبریل امین حکم لائے
کہ سقف مسجد موافق سقف مسجد موسیٰ کے بلندی مین ہووے کہ سات گز سے زائد نہ تھا
اور زینت اور تکلفات کو اوس مین راہ نہ ہووے سقف مسجد نبوی حضرت کے زمانہ مبارک مین
اس طور پر تھا کہ اگر بارش ہووے پانی اوس کا آدمیون کے سرون پر گرتا اور طول مسجد کا
بناء اول مین قبلہ سے حد شمال تک چوّن گز اور عرض مشرق سے مغرب تک ترسٹھ گز تھا پھر
فتح خیبر کے بعد سن سات ہجری مین تجدید بناء حضرت نے فرمائی اوس وقت طول و عرض مسجد
شریف سو سو گز ہوا اور اس بناء ثانی مین بھی حضرت اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان
رضی اللہ عنہم خشت کو بنیاد مسجد مین اپنے ہاتون سے رکھے اور پھر بناء اول کے بعد سولہ یا
سترہ مہینے تک بیت المقدس کے طرف نماز ادا فرمائے من بعد موافق حکم الٰہی کعبۃ اللہ
قبلہ مقرر ہوا اور مسجد کے تین دروازے تھے ایک جانب قبلہ اور ایک جانب غرب کہ اس کو
باب رحمۃ کہتے ہین اور جانب مقابل مین دوسرا دروازہ تھا کہ حضرت اوسی دروازہ سے تشریف
لایا کرتے اس کو اب باب جبرئیل کہتے ہین اور حضرت کے وقت مین اس کا نام باب آل عثمان
تھا اور سمت قبلہ اس مسجد مبارک کا حضرت نے برای العین مشاہدہ فرما کر مقرر کئے کہ جبریل امین نے
حسب ارشاد الٰہی کوہ اور درختون کو درمیان سے اٹھا دئیے کعبۃ اللہ بعینہ مشاہدہ مبارک
مین حضرت کے آیا اور قبلہ اس مسجد کا جانب میزاب کعبۃ اللہ ہے بعد تحویل قبلہ کو حضرت نے
اسطوانہ مخلق کے پیچھے چودہ یا پندرہ روز نماز ادا کئے اب اس کو اسطوانہ عائشہ مطہرہ
رضی اللہ عنہا کہتے ہین۔ من بعد حضرت نے اپنی نماز کی جا سے وہ مقرر فرمائی جہان اب
محراب نبوی ہے حضرت کے زمانہ مبارک مین عادت محراب مسجد کی نہ تھی عمر بن عبد العزیز

رضی اللہ عنہ کے وقت مین یہ عادت جاری ہوئی اور قبل وضع منبر قریب مین اُس ستون کے جو
جو متصل جانب غرب مسجد کے تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ادا فرماتے اور
کبھی کبھی حضرت بہ سبب طول قیام کے اس جاے لکڑی بھی نصب فرمائے تھے پھر ایک
شخص نے منبر تیار کر کے گذرانا اوس وقت سے منبر پر خطبہ ادا فرمانے کی عادت قرار پائی پھر
وہ لکڑی کہ حضرت گاہے گاہے اوسپر تکیہ فرما کر خطبہ ادا فرماتے تھے آواز سے گریہ و بکا کی
قصہ اس کا اوپر گذرا۔ طول منبر شریف بقول صحیح دو گز تھا اور حلیہ منبر شریف کا بیان حلیہ مسجد
نبوی مین آوے گا انشاء اللہ تعالی پہلے زیادتی مسجد نبوی شریف مین زمانہ سیدنا عمر رضی اللہ
عنہ مین ہوئی پس سیدنا عمر حسب ارشاد نبوی ۱۷ھ ہجری مین مسجد نبوی کو جانب قبلہ
اور جانب شام اور مغرب زیادہ فرمائے اور بہ سبب واقع ہونے حجرات ازواج مطہرات کے
جانب مشرق زیادہ نہین کئے پس طول مسجد زمانہ نبوی مین بجانب شام ایک سو چالیس گز
اور عرض اوس کا مشرق سے مغرب تک ایک سو بیس گز تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا
ارشاد تھا کہ اگر آن حضرت اسباب مین اشارہ نہ فرماتے زیادتی مسجد مین ہر گز نہ کرتا اگرچہ
آدمیون پر جاے تنگ ہوتی اس زیادتی مسجد مین مکان سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا
داخل ہوا اور مکان سیدنا جعفر طیار کا نصف زیادتی عمر اور نصف زیادتی عثمان رضی اللہ
عنہما مین داخل مسجد نبوی ہوا۔ دوسری زیادتی زمانہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے
زیادہ ہوئی اور حضرت عثمانؓ نے ستون مسجد نبوی منقشدار پتھرون سے اور سقف مسجد کا
چوب ساگوان سے بنا کئے اور ستون مسجد کو لوہے اور رصاص سے مستحکم کئے زیادتی
عثمانؓ بجانب شمال مسجد کی زیادہ اور بجانب جنوب بکثرت واقع ہوئی اور بجانب مشرق بہ سبب
واقع ہونے حجرات ازواج مطہرات کے بحال خود رکھی گئی اور ابتداے عمارت عثمانی شہر

ربیع الاول ۲۹ ؁ھ مین اور اتمام اس کا اول محرم ۹۱ ؁ھ مین ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ ۳۵ ؁ھ مین
ہوا لیکن مشہور قول اول ہے تیسرے بار تغیر اور زیادتی مسجد نبوی مین اوقت ولید
بن عبد الملک کے واقع ہوئی اور عمر بن عبد العزیز رحمہ اس وقت مین ولید کی طرف سے عامل مدینہ
طیبہ تھے پس عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ بحکم ولید مکان لوگون کی جو اطراف مسجد نبوی
کے تھے بیت المال سے خرید کر کے داخل مسجد کئے اور حجرات ازواج مطہرات بھی منہدم
ہو کر شامل مسجد مبارک ہوئے اس وقت لوگون پر مصیبت ہوئی کہ اگر حجرات ازواج مطہرات
باقی رہتے لوگ اس کے زیارت سے مشرف ہوتے کہ کس طور سے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اس دار فانی مین بسر فرماتے ہین اور ولید نے مکان حضرتہ خاتون جنت کا
جو اوس مین فاطمہ بنت حسین و حسن مثنیٰ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور اون کی اولاد
اوس مین سکونت پذیر تھی جبر الیکر داخل مسجد کیا عمر بن عبد العزیز نے بحکم ولید ہزار دینار عوض
مکان دینا چاہے مگر اونہون نے اس امر پر قسم کھائی اور قبول نہ فرمائے اور بیرون
مدینہ ایک موضع اپنی سکونت کے واسطے اختیار کئے کذا فی جذب القلوب تحریر اوراق کنز
المطالب یا زبدۃ الاعمال مین دیکھا کہ اصل باغ فاطمہ رضی اللہ عنہا جو اندرون احاطہ مسجد کے
واقع ہے وہ یہ ہے کہ جب فاطمہ بنت حسین بامر ولید مکان سے فاطمۃ الزہرہ جدہ شریفہ
اپنی کے باہر آئے اس مقام پر کہ جہان اب باغ فاطمہ سے نامزد ہے مکان بنا فرمائی
اور حکم کئے کہ وہان باولی تیار ہوئی جبکہ تیاری باولی شروع ہوئی اوس مین کئی چیز حائل
نکلی حضرتہ موصوفہ اس مین آب وضو اپنا ڈالے جب سے کوئی چیز حائل نمود نہین ہوئی اب
وہ باولی بجاہ زمزم ہے اس کے پانی کا مزہ بھی آب زمزم سے بہت مشابہ ہے لوگ
اس کو بطریق تبرک پیتے ہین اور تطبیق اس رعایت کی جذب القلوب کے روایت سے ممکن

کہ حضرت موصوف پہلے مدینہ طیبہ سے باہر اپنے واسطے جائے مقرر فرما لئے ہوں پھر مقام
باغ فاطمہ پر جائے سکونت اختیار کئے ہوں رجعنا الی نقل مضامین جذب القلوب طول
مسجد شریف زمانہ مین ولید کے دو سو درعہ تھا اور عرض ایک سو سیف ... ولید نے
عمارت مسجد شریف مین نہایت تکلف کیا سقف اور دیوار اور ستون پر مسجد کے نقش
طلائی کیا اور قیصر روم کو لکھا اوس نے چالیس کاریگر اور چالیس شخص قوم قبطی سے کے اور اسی ہزار
دینار اور ہر زنجیر ہائے نقرئی اور قنادیل اور ایک روایت مین چالیس ہزار مثقال طلا اور
انواع و اقسام کے اسباب تکلف مسجد شریف کے واسطے بھیجا اور علامت محراب جو مروج
ہے اسی وقت سے ہے روایت ہے کہ ایک شخص کاریگران روم سے ارادہ کیا کہ قریب
حجرہ شریف کے پیشاب کرے بمجرد اس قصد کے زمین پر گرا سر اوس کا پارہ پارہ ہوا
بمعائنہ اس بات کے دوسرے کاریگر اسلام سے مشرف ہوئے لکھتے ہین کہ اس وقت جو
بہتر صورت شجر یا بہتر نقش لکھتا تیس درہم علاوہ مزدوری کے انعام پاتا فقط نقش و
نگار دیوار قبلہ کو پینتالیس ہزار درہم صرف ہوئے ابتدا عمارت ولید ۸۸ھ ہجری اور
اتمام اس کا ۹۱ھ ہجری مین ہوا عمارت ولید مین چار گوشہ سے مسجد مین چار منارہ
اذان تیار ہوئے سلیمان بن عبد الملک جبکہ بعد ادائے حج مدینہ طیبہ مین زیارت کو
حاضر ہوا جو منارہ کہ قریب باب السلام کے تھا اور اوس کا سایہ صحن مکان مین سلیمان
بن عبد الملک کے گرتا تھا اوس کو منہدم کیا صاحب جذب القلوب فرماتے ہین کہ ظاہر
کلام سید سمہودی سے ایسا پایا جاتا ہے کہ قبل عمارت ولید کی عادت [illegible] اذان کی
جاری نہ تھی واللہ اعلم بالصواب اور زمانہ ولید مین مسجد نبوی مین نماز جنازہ ادا کرنا ممنوع
تھا چوتھے دفعہ زیادتی مسجد نبوی مین بوقت مہدی خلیفہ عباسی کے ۱۶۱ھ مین

ہوئی اس سنہ میں بھی مثل ولید کے تکلف اور زینت عمارت مسجد نبوی میں کیا اور زیادتی مہدی
کی فقط بجانب شام بمقدار دس ستون کے ہوئی بعضے روایت میں آیا ہے کہ سنہ ۲۰۲ میں
مامون خلیفہ عباسی نے بھی عمارت مہدی میں بھی زیادہ کیا واللہ اعلم بیان حلیہ مسجد نبوی
جو حال بناکی ہوئی سلطان عبدالمجید خان بن سلطان محمود خان کی ہے باعث بنا حال
یہ مسموع ہوا کہ بنا قدیم سے ایک ڈھیلا ایک مصلی پر گرا اور وہ شہید ہوئے سلطان
موصوف نے یہ خبر سنکر تجدید بنا مسجد شریف کیا پس مسجد نبوی اور حرم شریف نہایت
عمدہ رشک خلد برین ہے ہر دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جو مشتاق نبوی ہیں اون کے
واسطے حرم نبوی کا حلیہ عرض کرتے ہیں آگے ہے تاکہ جو لوگ بظاہر مشرف نہیں ہوسکتے ہیں
اس کے تصور سے ایک نوع کی زیارت اور برکات اور سعادت عظمیٰ حاصل کریں ابتداء
بیان حلیہ مسجد نبوی دیوار قبلہ سے کی جاتی ہے۔ جاننا چاہئے کہ حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ زیادتی مسجد نبوی میں جو فرمائے وہ بجانب قبلہ واقع ہے اس واسطے کہ دیوار مسجد نبوی
جو حضرت کے وقت میں تھی وہ پیچھے ہٹ گئی لیکن نشان کے واسطے کٹہرہ پیتلی بنا دی
ہیں اور اصل مسجد میں روضہ منورہ اور منبر اور محراب نبوی واقع ہے اور جو جالے کہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ بجانب قبلہ زیادہ فرمائے اوس کو زیادتی عثمانی کہتے ہیں سوائے اسکے
ہر طرف مسجد نبوی کے اور سلاطین نے اضافہ فرمائے ہیں تمام نشان اصل مسجد نبوی
ہر طرف میں واسطے برکات کے باقی رکھے ہیں یعنے جہاں تک کہ مسجد نبوی تھی وہاں تک
نیم نیم ستون کو مسجد کے زرنگاری ہے اور جہاں سے اضافہ سلاطین ہے وہاں کے
ستون سراسر سادہ ہیں کیفیت اس کی مفصل آگے بیان کیجائے گی معلوم ہووے
کہ دیوار قبلہ مسجد نبوی معہ زیادتی عثمانی اور اضافہ سلاطین طول میں یک سو پینتالیس ہاتھ ہے

اور دیوار قبلہ مین سولہ چشمین رواق بندی سے پیدا ہین ہر ہر چشمے مین قریب ایک ہات کے بلندی
پر بہ نصب تختیان سنگ مرمر سراسر ابتدا دیوار قبلہ سے انتہا تک خیابان بندی سے
اور درمیان مین مثل خانہ آئینہ کے جا بجا چھوڑ کر ہر دو جانب مین اس کی تختیان سنگ
مرمر کی بقدر ایک ہات دو انگشت کے عریض اور [illegible] ہات ایک بالشت بلند نصب ہین
اور پیشانی پر اس کے تختی سنگ مرمر نصب ہے پس یہ چشمہ مثل خانہ آئینہ بقدر دو ہات
چار انگشت کے بلند اور بقدر ایک ہات دو انگشت کے عریض واقع ہے متن مین جو مثل آئینہ خانہ
واقع ہے اس مین چینی سفید نہایت عمدہ اسپر گل کاری برنگ سرخ و سبز و اودہ بہ شکل گلدستہ
کی ہوئی ہے [illegible] شیشے ہین اوس کے چینی سبز عمدہ شفاف نصب ہے کہ حسن و لطافت اسکا
دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے سہ نثر صفا عمارت کدورت شائش ز بدیدہ بار
نگردد نگاہ از دیوارش پس حاشیہ سبز مین گل کاری برنگہاے الوان زمین شفاف سفید
پر جو سب بکار چینی مثل آئینہ کے تجلی اور برقان اپنا بتا رہی ہے اور رواق بندی دیوار قبلہ
جو چشمے پیدا ہین ہر ہر چشمہ مین بہ خیابان بندی کار چینی چھ چھ سات سات واقع ہین اور جو
تختیان سنگ مرمر کی پیشانی پر اس بکار چینی کے واقع ہین اوسپر نام مبارک آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے جو دلائل الخیرات مین دو سو ایک ہین بخط طلائی نسخ کندہ
ہین اور محاذی ہر ہر اسم شریف کے ایک طغرا ہے کہ اس مین عبارت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم بخط نسخ طلائی کندہ ہے کہ قطر قلم ان حروف کا بقدر ڈیڑھ انگشت کے ہے اور زمین مین
روغن سرخ بھر دیے ہین کہ وہ حروف طلائی زمین سرخ مین مثل یاقوت ہین ایک
جلوہ نمائی کرتے ہین اور نشان خط ثلث ہے حروف اس کے نہایت خوشخطی سے
لکھے ہوئے ہین کہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین اور اوپر اس کے ایک پٹی بقدر چھ انگشت کے

عرض کا بقدر نیم گز پیشانی اوس پر واقع ہے پھر اوپر اس کے یک سطر خط ثلث طلائی منبد کی واقع ہے
کہ قطر قلم اس کا موافق سابق کے ہے اور زمین اس کی سبز ہے اور ایک سطر سرا سر
ایوان شمالی پر واقع ہے عریض بقدر ربع گز معماری تخمینا اور اسی دیوار قبلہ مین محراب عثمانی واقع ہے
کہ وہان سلسلہ اس کارچینی کا منقطع ہو کر پھر دوسرے جانب شروع ہے پس ہر دو جانب
مین محراب عثمانی کے اور روشندان کے خیابان بندی کارچینی کی ہے جس چشمہ مین
محراب عثمانی واقع ہے اس کی رواق بھی سب سے بڑی ہے جانب یمین محراب عثمانی پانچ
چشمہ رواق بندی اور اٹھائیس خیابان کارچینی ہے اور جانب یسار مین کہ انتہا مین اس کے
باب السلام ہے گیارہ چشمہ رواق بندی اور ستاون خیابان کارچینی ہے اور اسی طرف
زیادتی مسجد نبوی مین جو از جانب سلاطین ہے ایک سطر مطلا سبز زمین کی محراب
عثمانی کی رواق پر سے گذر کے آخر دیوار قبلہ تک منتہی ہوئی ہے اس سطر کی ابتدا مین
بعد بسم اللہ کے آیت فی بیوت اذن اللہ ان ترفع آخر تک بعد اس کے مع بسم اللہ
آیت فاذا قرءت القرآن فاستعذ آخر تک پھر مع بسم اللہ سورہ انا فتحنا کامل پھر
درود شریف اور بہت اشعار نعتیہ کندہ ہین اتمام اس سطر کا مکرر آیت آخر سورہ انا فتحنا جو ہو الذی
ارسل رسولہ بالہدی آخر تک ہے پھر اوپر اس سطر کے بقدر چہار انگشت ایک پٹی کارچینی کی بطور
اوس کی پیشانی کے واقع ہے پھر اوپر اوس کے دوسری سطر خط ثلث جلی مطلا کہ قطر قلم
اوس کا بقدر دو ڈھائی انگشت کے ہے عرض اس سطر کا قریب دو بالشت کے اور زمین
اوس کی سرخ ہے پھر اوپر اس کے بقدر چہار انگشت کے کارچینی واقع ہے پھر اوپر اوس کے
سطر سوم مثل اول کے خط طلائی منبد کہ قطر قلم اس کا بھی بقدر ڈیڑھ انگشت اور زمین اسکی
سبز ہے اور یہ سطرین بھی آیات قرآنی مثل انا فتحنا ... احد اللہ اور سوا اسکے

آیات قرآنی بہت کندہ ہین بیان اس کا بتمامہ اس مختصر مین گنجایش نہین رکہتا پس یہ تینون
سطر یعنے ہر دو جانب سطور زمین سبز اور درمیان مین زمین سرخ بشان خط ثلث طلائی نہایت
جلوہ نما ہے اور یہ تینون سطور ابتدا دیوار قبلہ سے انتہا تک ہے لیکن محض سطر اول ان سطور سے
اور سطر دوم سرخ متن اور سطر سوم سبز متن محراب عثمانی تک منقطع ہو کر جانب ثانی محراب
موصوف سے شروع ہین اور دیوار قبلہ کی آخر تک منتہی ہوئی پھر اوپر اوس کے کار چلینی ارتفاع
کمان چشمہ تک واقع ہے اور درمیان مین ایک ایک روشندان ہر چشمے مین بطور دریچہ
کے نہایت خوشنما کماندار ہے اور جالی آہنی نہایت نازک ہر ہر روشندان کے درمیان
نصب ہے اور رواق کے ہر دو جانب آئنہ ہاے زنگارنگ سفید اور سبز اور اودہ کی گل کاری سے
اور مسجد نبوی کی پشت کیجانب مکان عشرہ مبشرہ کا ہے اوس مین درختہاے سبز تر و تازہ
نصب ہے اُن روشندان مین سے نہایت نزہت سے نمایش دیتے ہین کہ اس سے دیکہنے
والون کو فرحت حاصل ہوتی ہے طول ان روشندان کا مقدار چار ہات کے اور عرض دو
ہات کا ہے ارتفاع دیوار قبلہ کمانون تک مقدار چالیس ہات کے تخمیناً ہے اور کمانون پر
قبہ واقع ہین مگر ارتفاع قبہ ہا مختلف ہین کہین تخمیناً دس ہات کہین کم کہین زیادہ اور جس
چشمہ مین کہ محراب عثمانی ہے وہ چشمہ بھی سب سے بڑا ہے محراب عثمانی نہایت پر تکلف ہے
یعنے سنگ مرمر کا ہے بمقدار ڈیڑھ قد آدم بلند اور بقدر چار ہات کے عریض ہے رواق
اوس کی سنگ مرمر سفید شفاف مہرہ داری اس مین سیاہ مچھلیان نصب ہین مگر
نہ بعینہ صورت مچھلی کی کنا شروع ہے اور ہر ہر مچھلی کے دونون جانب طلائی تحریر
ہے اور ہر دو جانب اوس کے زمین سرخ مین قطعات متعددہ بخط ثلث مطلا اور قط قلم
بمقدار ڈیڑھ انگشت کے ہے تحریر ہے اور رواق محراب سے تین ہات اوپر ایک دائرہ سنگی ہو

اطراف مین اس کے برگ عمدہ کندہ ہین اور تمام دائرہ مغرق بطلا ہے اور اس دائرہ مین یہ آئینہ
بندی گل کاری گونا گون ہے اور ہر دو جانب اس دائرہ کے دو سمو سے سنگی بھی شکل دائرہ
مذکورہ مغرق بطلا اور گل کاری آئینہ بندی کے واقع ہے پس یہ دائرہ مع ہر دو سمو سے
ایک عجیب خوش نما ہے اور اس قبہ مین بائیس روشندان کماندار نفیس بصفت مذکورہ
ہے جانب یمین محراب موصوف کہ جانب شرق مسجد شریف ہے پانچ چشمہ رواق بندی کماینبغی
پیدہ دیوار قبلہ سے ہین اس مین اٹھائیس آئینہ کار چینی ہے اور آخر مین دیوار کے اس طرف
دروازہ منارہ حضرت بلال کہ اس کو اب منارۂ رئیسہ کہتے ہین واقع ہے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ
کہ اس منارہ پر اب رئیس المؤذنین اذان دیتے ہین الحاصل بعضے جانب اس دیوار قبلہ مین
محراب عثمانی کا محاذی جالی مبارک مواجہ شریف کے واقع ہے اور جانب یسار محراب موصوف
غربی ہے اور سلاطین اس طرف مسجد مبارک کو زیادہ کئے ہین گیارہ چشمہ کماندار ہین یمین
ستاون آئینہ کار چینی ہے اور باب السلام مسجد نبوی اسی جانب ہے۔ غرض زیادتی عثمانی کا
بیس ہاتھ جو ہے بعینہ باقی ہے اس مین سلاطین وغیرہ کے طرف سے کچھ زیادتی نہین
ہوئی۔ زیادتی عثمانی کی دو درجہ ہین طول مین درجہ اول درجہ دوم سے کم ہے اس واسطے کہ
دونو جانب مین اس کے حجرہ دس دس ہاتھ کے طویل واقع ہین درجہ اول ایک سو پینتیس
ہاتھ ہے اور درجہ دوم ایک سو پچپن ہاتھ ہے اور حد طول اس کا باب السلام سے منارہ رئیسہ
تک اور عرض دیوار قبلہ سے وہ کٹہرہ پیتلی ہے جو حد زیادتی عثمانی ہے پس حد عرض زیادتی
عثمانی جانب یمین کچھ جالی مواجہ شریف واقع ہے اور باقی کٹہرہ پیتلی ہے اور زیادتی عثمانی
مین نیم ستون سنگ مرمر کے ہین اس پر حسب موقعہ تحریرات متعددہ طلائی ہین اور
سنگ مرمر کمال شفاف سفید ہموار ہے اطراف مین اوس کے کتابت بخط ثلث طلائی آشعار

نقشیہ وغیرہ نہایت خوشنما ہے انتہا مین اس نیم ستون کے حلقہ برگہای سنگ سادہ بروغن
سرخ نہایت عمدہ کندہ ہے اور یہ حلقہ برگ ایک بالشت کی بلند ہے اور مغرق بطلا ہے اور
اس نیم ستون مرمر پہ ستون سنگ سادہ بروغن سرخ کمال نزاکت اور صفائی سے استاد
کیا ہوا ہے قابل تصویر اس ستون کا بھی مغرق بطلا ہے اور یہ نیم ستون سنگ مرمر اس
ستون سرخ کی کرسی معلوم ہوتا ہے کرسی نشینی اور صفائی اور نزاکت اور صناعی اس کی قابل
دید ہے زیادتی عثمانی اٹھتر ہات طول اور بیس ہات عریض ہے باقی ستر ہات طول مین
اسی طرف جو سلاطین کی زیادتی ہے اس مین بھی ویسا ہے دیوار قبلہ مین کمانہاے چیدہ
مع آئینہ کار چینی جیسا کہ زیادتی عثمانی مین بیان اوس کا بشرح وبسط ہوا واقع ہے رواقہا مسجد
شریف جو نیم ستون مرمر پہ واقع ہین چالیس پر ایک ہے اور یہ نیم ستون مرمر تیرہ ہین کہ علامت
زیادتی عثمانی ہے باقی جو زیادتی سلاطین ہے اس مین ستون سنگ سادہ کی سرخ ہین کل
ستون زیادتی عثمانی اور زیادتی سلاطین جو بجانب زیادتی عثمانی ہے اکتیس ہین اور جانب
یسار محراب عثمانی دروازہ منارہ باب السلام ہے وہ بھی نہایت عمدہ اور پر تکلف ہے چوکھٹ اور
پیشانی اوس کی مغرق بطلا ہے الغرض جو کٹھرہ پیتلی حد زیادتی عثمانی ہے جانب
اس کے وہ مقام کی ابتدا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابتداء مسجد شریف فرمائے ہین
پس یہ کٹھرہ مذکور بمنزلہ دیوار قبلہ اس کے واقع ہے اور اسی سے ریاض الجنت شروع ہے مین
چشمہ مسجد نبوی تک ریاض الجنت کا عرض اور چہار ستون تک اس کا طول ہے اور اس جا کے
ریاض الجنت اس واسطے کہتے ہین کہ یہ مقام درمیان قبر معطر اور منبر منور کے واقع ہے اور حدیث
شریف مین وارد ہے ما بین قبری ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ یعنی درمیان
قبر شریف اور منبر منیف میرے ایک باغ ہے باغہای جنت سے محدثین معنی مین اس کے

وجوہات متعددہ بیان کئے ہین پس بکثرت استعمال روضہ محذوف ہوکر ریاض الجنۃ مشہور
ہوا حدود ریاض الجنۃ مین بھی ویسے ہی نیم تیم ستون مرمری ہین جیسا حد زیادتی عثمانی مین
ذکر ہوا۔ پھر ماورا اس ریاض الجنۃ کے اور دو دو چشمی بہ نصب ستونہلے سنگ سرخ غیر مرمری
کہ تا نصف ستون کار طلائی ہے اور طول و عرض اونکا موافق چشمہاے سابق ہے یہ وہ
حد ہے کیہان تک آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کے وقت مبارک مین سقف
مسجد نبوی پر تھا تیسرا ایک اور حد ہے کہ ستون سنگ سرخ سر ہ لہ طلا بقش سر اور کرسی پر
اون کے ہے اور طول مین مسجد نبوی کے بعد حد ثانی تین ستون کے بعد جو تھے ستون پر
ہذا مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کندہ ہے اور تین کرسی ہاے سنگین با تختی ہاے سنگ
مرمر صحن مسجد مبارک مین نصب ہین یہ علامت اس کی ہے کہ کل مسجد نبوی معہ سقف
اور صحن آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وقت مین آتی ہی
تھی من بعد خلفای عباسیہ اور بنی امیہ کے وقت مین اضافہ ہوئی کل مسجد نبوی معہ زیادتی
صحابہ کرام سواے زیادتی عثمانی مشرق سے مغرب تک اننانیوے ۸۹ ہاتھ ہے اور جنوب سے
شمال تک ننانوے ۹۹ ہاتھ ہے الحمد للہ کہ یہ پیمائش قریب ہے روایت جذب القلوب سے اب
جو بنا سقف مسجد نبوی ہے محض نو ہاتھ بجانب شمال اصل مسجد شریف جو معہ صحن تھی رہ گیا
اور باقی سب اصل مسجد نبوی معہ صحن کو سقف مسجد بنا حال معہ اضافہ سلاطین محیط ہے اور
معلوم کیا چاہئے کہ اوپر محض تفصیل اُن ستون کی بیان کی گئی جو حدود عثمانی اور حدود اصل
مسجد نبوی وغیرہ تھی سیوای اس کے جو سلاطین نے سقف مسجد نبوی مین اضافہ کئے ہین
ن کے ستون اور چشمہ ما سیوا اسکے ہین اصل مسجد نبوی بجانب بالین روضہ اقدس کے ہے
لیکن محاذی بالین روضہ منورہ کے فقط چھ چشمہ مسجد موصوف کے ہین اور ایسی اصل مسجد نبوی مین

جو کہ جانب بالین مبارک روضہ منورہ کے واقع ہے محراب نبوی اور محراب سلیمانی اور دو مکبری ہاین محراب نبوی اس جاے پر ہے کہ جہان آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایام رحلت تک امامت سے اپنے صحابہ کرام کو نماز پڑہائی۔ محراب موصوف سنگ مرمر شفاف کا ہے بکار طلا نہایت عمدہ اور طریقہ محراب مسجد جو تا حال مروج ہے ایجاد کیا ہوا ہے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا ہے قبل ان کے یہ طریقہ نہ تھا کہ عامل مدینہ طیبہ جانب سے ولید بن عبد الملک کے تھے اونہوں نے بنائی پشت پر اس محراب کے یہ عبارت ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم صلی اللہ علی سیدنا محمد وبارک وسلم امر بعمارۃ ھذا المحراب النبوی العبد المعترف بالتقصیر مولانا السلطان ابو النصر قائتبای خلد اللہ ملکہ سنۃ ثمان وثمانین وثمانمائۃ یعنی ابو النصر قائتبائی نے اس محراب کو ۸۸۸ھ ہجری مین تیار کیا محراب نبوی بناے قدیم مین سلطان عبد الحمید خان بانی حال نے اس مین کچھ تصرف نہین کیا اور یہ محراب جانب بالین جالی اقدس روضہ اطہر سے بیس ہات کے فاصلہ پر ہے اور بلندی محراب شریف بقدر دو قد آدم ہے اوپر اوس محراب کے ایک قبہ مثلث یعنی سہ گوشی اوپر ایک کلس طلائی بہت عمدہ نصب ہے یہ قبہ معہ کلس رفعت مین بقدر قد آدم نہایت رفیع الشان ہے اور دل یعنی ضخامت محراب شریف بقدر سوا دو ہات کے ہے ہر چند کہ اس محراب مبارک مین چند قطعات سنگ مرمر ہین مگر صناعی سے ایسا وصل کیا گیا ہی کہ کل محراب ایک جسم دکھائی دیتا ہے اس محراب کے رواق سفید مرمر شفاف پر سیاہ لہر یہ چیلی نما نہایت جلوہ دیتا ہے اور اس رواق پر ہر دو جانب خط ثلث کے سطر کندہ اوسپر طلائی ملمع ہے اور یہ عبارت تحریر ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم قد نری تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضها فول وجهك شطر

المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطرہ صدق اللہ ان
اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یاایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا
تسلیما صدق اللہ اللہم صلی علی سیدنا محمد خاتم النبیین وامام
المرسلین ورسول رب العالمین ۔ اور ماتحت اس سطر کے ہر دو جانب طاق
محراب موصوف مین یہ حدیث کندہ ہے کہ زمین اوس کی سبز ہے قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم الصلوٰۃ عماد الدین پھر اندرون محراب ایک سطر مین یہ حروف طلا سے تحریر ہے
الحامدون الساجدون الامرون بالمعروف والناھون عن المنکر
والحافظون لحدود اللہ وبشر المومنین اور ہر دو جانب ضخامت محراب
خط طلائی سے کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کندہ ہے زمین سبز
وسیاہ وسرخ مین اقسام اقسام کی طلائی عمدہ گل کاری ہے کہ دیکھنے سے تعلق ہے
پیشانی پر اوس کے ہر چہار جانب سنگ مرمر کی بیل اور پھول کندہ کر کے کیا ہے وہ بھی
سراسر مغرق بطلا ہے اوپر محراب کے جو قبہ اور کلس بنا ہوا ہے اس مین بھی سبز سرخ رنگ کے
زمین مین عمدہ عمدہ طلائی کام ہے بیچ مین اوس قبہ کے ایک طغرا مدور سبز رنگ ہے اوس مین
حروف زرین کندہ ہین بشان طغرا دوسرے برابر سمجھ نہین ہوتی اور یہ محراب کے کسی طرف
دیوار نہین ہے دونون بازو پر کٹھرہ پیتلی نصب ہے اور تھوڑے فاصلہ سے جنب مین کٹھرہ
پیتلی کے دونو طرف محراب کے کمانین پیتلی ہین پھر جانب ثانی کمانون کے کٹھرہ پیتلی
نصب ہے اور یہ وہی کٹھرہ حد زیادتی عثمانی ہے اور دونو کمانون کی اندر دروازہ بطور پھاٹک
کے نصب ہے کہ اس دروازہ سے زیادتی عثمانی مین آدمی داخل ہو سکتا ہے اور اون دونو کمانون
ایک ایک گردہ پیتلی نصب ہے ایک کمان کے گردہ پر بخط ثلث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کندہ ہے اور دوسرے پر یہ حدیث ہے مابین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ
اور جانب ثانی کمان پتلی جو جانب پشت محراب نبوی سے ہے پھر ایک گردہ کمان پر قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کندہ ہے اور دوسری پر یہ حدیث من زارنی فی مماتی
فکانما زارنی فی حیاتی ترجمہ حدیث اول درمیان حجرہ اور منبر میرے ایک باغ
ہے باغوں سے جنت کے ترجمہ حدیث دوم جو شخص کہ میری زیارت رحلت کے بعد کرے
پس گویا کہ وہ مجھ سے عالم حیات مین ملاقات کیا اور یہ دونون کمانین درمیان منبر شریف
اور حجرہ منیف کے واقع ہین جانب یسار منبر مبارک کے ایک طرف مین یہ حدیث کندہ ہے
الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرھا دوسری جانب مین یہ
حدیث کندہ ہے من زار قبری وجبت لہ شفاعتی صدق رسول اللہ
ترجمہ حدیث اول۔ ایمان داخل ہوگا مدینہ طیبہ مین جیسا کہ داخل ہوتا ہے سانپ اپنی سوراخ مین
ترجمہ حدیث دوم۔ جو شخص کہ میری قبر کی زیارت کرے اوس کے لئے میری شفاعت
واجب ہے سچ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم محراب نبوی بفاصلہ تیرہ ہات کے منبر
شریف سے واقع ہے پس یہ محراب درمیان جالی بالین شریف اور منبر منیف کے واقع ہے
جاننا چاہئے کہ اوائل عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم مین منبر کا طریقہ نہ تھا اور سبب
بناء منبر دو لکھتے ہین پہلا یہ کہ جب حضرت کو دیر تک خطبہ مین کھڑے ہونے سے تکلیف
ہونے لگی دوسرا یہ کہ ایلچی جابجا سے واسطے سیکھنے احکام اسلام کے آپ کی خدمت
شریف مین حاضر ہوتے صحابائے کرام سے آپ کو تمیز نہین کر سکتے اس واسطے تیاری
منبر کئے تاکہ حضرت اسپر تشریف رکھنے سے خطبہ مین ہرج نہ ہو اور ایلچی بھی حضرت کو
صحابائے کرام رضی اللہ عنہم مین پہچان لین اور جو منبر شریف کو بنایا اوس کے نام مین

بعضے یاقول یا باقوم اور بعضے میمون اور بعضے صباح اور کلاب کہتے ہین اور یہ منبر
مبارک چوبی تیار ہوا تھا اور سنہ سات یا آٹھ ہجری مین تیاری اسکی ہوئی بلندی
مین بقدر دو ہات کے اور تین درجہ کا یعنی دو زینہ اور ایک نشستگاہ تھی بقدر ایک گز مربع
اور نیچے نشستگاہ کے جو درجے تھے وہ یالشت بالشت کے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نشستگاہ منبر پر تشریف رکھکر پاے شریف اپنے درجہ دوم پر رکھتے جس وقت کہ
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے از راہ ادب دوسرے درجہ پر بیٹھتے تیسرے درجہ پر
پاے شریف اپنا رکھتے بعد جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے تیسرے درجہ پر
بیٹھکر پاے شریف اپنے زمین پر رکھتے جس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے چھ سال
تک موافق طریقہ عمر رضی اللہ عنہ کے عمل کئے ہین بعد آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی جاے پر تشریف رکھے اور منبر مبارک کو پارچہ قبطیہ سے غلاف تیار کرکے پہنائے
کہ قبل حضرت عثمان کے یہ عادت نہ تھی حضرت کے وقت سے شروع ہوئی جبکہ
معاویہ رضی اللہ خلیفہ ہوے چھ درجہ منبر تیار کئے پھر جب مروان حاکم مدینہ طیبہ ہوا منبر
شریف کو وسیع کیا اور طریقہ وسعت منبر شریف اس طور پر ہوا کہ منبر نبوی پر آبنوس کا
منبر بطور غلاف کے بنایا گیا تا کہ نشستگاہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین لوگون کے بیٹھنے سے
محفوظ رہے اس وقت مین لوگ اس مین ہات داخل کرکے منبر شریف کو مس کرتے تھے
اور برکت اوس سے حاصل کرتے تھے اور واسطے اخذ برکت کے کسی طرف سے نشستگاہ آنحضرت
کھلی رکھتے تھے۔ ایک بار معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو کہ اوس وقت مین حاکم
مدینہ تھے لکھے کہ منبر نبوی کو مسجد نبوی سے نقل کرکے شام کو بھیجا دین جبکہ مروان حسب
ایماے معاویہ منبر نبوی کو حرکت دینے کا ارادہ کیا ایک ایسی ہوا سے سیاہ بہی کہ بعضون مین

ستارہ نظر پڑے اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ معاویہؓ بذات خود بارادہ نقل منبر شریف کو حرکت دی سورج گہن ہی ایسی تاریکی ہوئی کہ دن کو ستارہ نظر آرے معاویہ رضی اللہ عنہ بمشاہدہ اس حال کے اس فعل سے باز آئے بلکہ یہ عذر کئے کہ مین منبر شریف کو اس لئے حرکت دیا تا کہ دیکہون دیمک نے کہایا ہے یا کیا ہے۔ مطری سے یہ روایت ہے کہ معاویہؓ نے منبر شریف کے چھہ درجے ایسے کئے کہ منبر شریف نبوی جو تہا تین درجہ کا ایک اور دوسرا منبر تین درجہ کا بنا کر منبر نبوی اور رکہا ایسے کل چھہ درجے ہوئے پہر جبکہ منبر شریف کے لکڑیان بباعث کہنگی کے گر گئے خلفاء بنی عباس نے منبر شریف کی تجدید کئے اسطور پر کہ منبر نبوی کی لکڑیون سے سات دوسری لکڑیان لگی تہین اوس کے گیلی تیار کی پہر جبکہ حرم شریف مین آتش زدگی ہوئی یہ منبر شریف محروق ہوا پہر بعضے خلفاء بنی عباس نے تجدید منبر کئے اور جو لکڑیان منبر نبوی محروق کی بچی رہین اس کو دیوار قبلہ مسجد نبوی کی جانب رکہدئے تا کہ لوگ اوس کو مس کرین اور برکات حاصل کرین اس واسطے کہ وہ لکڑیان حضرت کے جسم شریف سے مس کی ہوئی تہین ؎ بمقامیکہ نشان کف پائے تو بود ٭ سالہا سجدۂ صاحب نظران خواہد بود ٭ ۔ الغرض کئی بار رد و بدل منبر شریف کا ہوا آخر الامر اب منبر جو مسجد نبوی مین موجود ہے بنا کیا ہوا سلطان مراد بن سلطان سلیم رومی کا ہے اور تاریخ بناء سنہ ۹۹۸ ہجری ہے اور یہ تاریخ منبر شریف پر بخط ثلث طلائی کندہ ہے منبر احمد سلطان مراد یہ منبر تمام سنگ مرمر کا ہے کہ نہایت مصرہ دار شفاف ہے اس کے نیچے چبوترہ سنگ مرمر کا قریب دو بالشت کے ہی مواجہ منبر تحت چبوترہ دو سیڑہیان سنگ مرمر کی اوپر اوس چبوترہ کے بقدر دو ہات کے عریض اور ایک قد آدم پر ایک ہات زائد بلندی مین ہے اور اس کمان مین دو پائی دروازہ نصب ہے پیشانی پر کمان کے کلمہ طیبہ اور کچھ

اشعار بھی کندہ ہین بباعث رفعت مفہوم نہین ہوتے کمان دروازہ پر جا بجا تحریر طلائی بہت عمدہ ہے اور اس کمان سے سیڑیان منبر کی شروع ہین پھر دس درجہ پر نشستگاہ ہے کہ اوسپر ہر چہار طرف کمان سنگ مرمر کے عمدہ بنے ہوئے ہین بقدر قد آدم رفیع ہین ان چارون کمان پر ایک قبہ مخروطی سنگ مرمر کا بقدر قد آدم بلند بنا ہوا ہے سراسر مغرق طلا ہے اور ہر دو جانب سیڑیون کی منڈیر سنگ مرمر جالدار کے نصب ہے اور یہی سراسر طلائی ہے منبر شریف کا دروازہ ہمیشہ مقفل رہتا ہے مگر جمعہ کے روز کھلتا ہے اوسپر ایک پردہ اطلس سبز کارزرین کا معلق ہوتا ہے اور ہر دو جانب اس کے نشان سبز مخملی کارزرین کی نصب ہوتے ہین چنانچہ بیان اس کا مفصلاً فصل نماز مین کیا جاوے گا اس منبر شریف کے روبرو سات ہات کے فاصلہ پر ایک مکبر ہے کہ بلندی اس کی زیادہ قد آدم سے مربع ہات ہے زمین اس کی سراسر سنگ مرمر کی ہے کہ ستون مرمری پر قایم ہے راہ آمد و رفت مین کمان قایم ہے اور اوس مین دو پاٹی دروازہ قایم ہے اور ماتحت کمان اس کے سیریان سنگ سادہ کی چکر دار نصب ہین اور یہ مکبرہ صغیر یعنی چھوٹا مکبرہ کہلاتا ہے اور پنج وقت نمازون مین مکبرین اوسپر کھڑے ہوکر باواز بلند تکبیر کہتے ہین تاکہ تمام مصلین کو رکوع و سجود اور قیام امام کی اطلاع ہو الغرض منبر شریف کے دونو جانب مین رحلون پر سب غلاف قرآن مطلا عمدہ عمدہ خط کے قریب دو تین سو کے رکھے ہوئے ہین اور بہت سے لوگ اس جا سے حاضر ہوکر تلاوت قرآن مجید کرتے ہین اور منبر کے بازو کی جانب دس ہات کے فاصلہ پر بجانب غرب محراب سلیمانی ہے یہ بنایا ہوا سلطان سلیمان خان رومی کا ہے نقشہ اس محراب کا بعینہ موافق محراب نبوی ہے مگر فرق یہ ہے کہ رواق محراب نبوی مین کار طلائی زیادہ ہے اور محراب سلیمانی مین اس قدر نہین اور ان دونو محراب کی درمیان مین

منبر نبوی واقع ہے اور پشت محراب سلیمانی پر یہ عبارت کندہ ہے انشا ھذا المحراب المبارک المعظم سلطان سلیمان شاہ بن سلطان بایزید خان اعز اللہ انصارہ بمحمد و آلہ وسلم تاریخ شہر جمادی الاول ۹۰۸ ہجری ثمان و تسعمایۃ حاصل ترجمہ یہ ہے کہ اس محراب کو سلطان سلیمان شاہ نے ۹۰۸ ہجری شہر جمادی الاول میں تیار کیا ہے اور اس محراب کی بھی ہر دو جانب میں مثل محراب نبوی کے دو کمانین پتیلی ہین اور اوس مین پتیلی دروازہ مین ایک کمان کی پیشانی پر لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین دوسری پر محمد الرسول اللہ صادق الوعد الامین دوسری جانب مین ایک کمان پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شفاعتی یوم القیمۃ حق فمن لم یومن بہا لم یکن من اھلہا اور ایک جانب مین دوسری کمان پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شفاعتی لاھل الکبائر من امتی۔ ترجمہ حدیث اول یہ ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ شفاعت میری روز قیامت حق ہے جو شخص ایمان میری شفاعت پر نہ لاوے یعنی انکار میری شفاعت کا کرے وہ مستحق شفاعت کا نہیں ہے مصداق انکار شفاعت فرقہ نجدیہ ہین جن کو وھابیہ کہتے ہین پس مسلمان کو لازم ہے کہ حضرت پر جان سے فدا ہین اور تصدیق ارشاد حضرت کرین اور ایمان لاوین اللھم ارزقنا حبک و حبیبک صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم بجاہ الی المقصود جو جالی روضہ منورہ کی خلف شریف کے جانب واقع ہے اوسی طرف مین تہ خانہ تون جنت رضی اللہ عنہا کا ہے اور یہ قبہ شریفہ کی اطراف بھی جالی روضہ منورہ کی محیط ہے اور باہر اس جالی کے ایک قطعہ اور کچی چشمہ مسجد نبوی کے فرش

ہین طول اس قطعہ کا جنوب سے شمال تک انتیس ہات اور عرض اس کا شرق سے مغرب تک تینتیس ہات ہے اور اس قطعہ مسجد مین دو چبوترہ ہین ایک چبوترہ متصل جالی شریف کے کہ اس مین محراب تہجد گاہ نبوی واقع ہے اور نقشہ اس کا حلیہ جالی شریف مین بیان کیا گیا اور دوسرا بیچ درمیان مین چھوڑ کر پھر ایک چبوترہ بطور حجرہ کی نمانہ کے واقع ہے کہ اسپر اغوات موافق باری اپنے شب و روز حاضر رہتے ہین طول اس کا قریب دس بارہ ہات کے ہے اور عرض دو تین ہات کا ہے اس چبوترہ کے پیچھے ایک اور چبوترہ اغوات کا ہے کہ وہ قریب بارہ پندرہ ہات کے مربع ہے اور اطراف اس کے پیتلی کٹہرہ ہے کہ سنگین منقش مونگروں مین نصب ہے اور ہر چند کہ جانماز قالین تمام مسجد نبوی مین مفروش ہین مگر خصوصًا اس چبوترہ پر عمدہ عمدہ قالین کی جانماز بچھتی ہین اس واسطے کہ یہان اہل خدمات مثل شیخ الحرم و نائب الحرم اور خزنہ دار کی حضوری کا مقام ہے اور ان کے لئے یہان مصلے بھی بچھتے ہین اور بوقت نماز پنجگانہ سب اسی چبوترہ پر اغوات صف باندھکر نماز ادا کرتے ہین اور اس قطعہ مسجد مین دو گھڑیال بلند بقدر قد آدم مثل قیمتی دھرے ہوے ہین کہ ذکر ان کا حلیہ جالی شریف مین ہوا اور اسی قطعہ مسجد مین سراسر بیوتات مسجد کہ انتہا اس کا سراسر جواب مسجد کے ہی واقع ہے اور اس قطعہ مسجد مین کہ واقع خلف شریف کے حجرہ اغوات ہین کہ اس مین کو نجیان منارہ ہاے اذان کی اور مصلے ماموں کے اور سامان وغیرہ رکھتے ہین اور باب النسا بھی بسبب قربت جالی شریف کے اور دروازون سے زائد ہے اور چبوترہ کلان مربع اغوات کا جس کے اطراف کٹہرہ پیتلی ہے جس کا ذکر اوپر ہوا یہ چبوترہ اصحاب صفہ کا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے وقت مین تھا کہ یہان ایک سائبان بنا ہوا تھا جو صحابہ کہ فقیر اور بے سامان تھے وہ

یہان رہتے تھے ان کو اصحاب صفہ کہتے ہین انہین مین سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہین کہ اون کی خوراک اور غذا محض دیدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اون پر بارہا تین تین چار چار فاقہ گذرتے تاہم وہ کسی سے سوال نہ کرتے ابو ہریرہ فرماتے ہین کہ اکثر اوقات شدۂ فاقہ سے مجہپر غشی آجاتی لوگ یہ گمان کرتے کہ اس کو کچھ جنون ہوا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کہین سے ہدیہ آتا وہ سب اصحاب صفہ مین تقسیم پاتا اور بعضون کو حضرت اپنے ساتھ کہانے مین شریک فرماتے اور بعضون کو صحابہ کرام جو اغنیا تھے اون کو تفویض فرماتے تاکہ اون کی ضیافت کرین اسواسطے لقب اصحاب صفہ کا حضرت کے وقت مین اضیاف المسلمین تھا شمار ان کا سو کبھی زیادہ کبھی کم ہوتا تعریف اون کی حق تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے للفقراء الذین احصروا فی سبیل الله لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبہم الجاهل اغنیاء من التعفف تعرفهم بسیماهم لا یسالون الناس الحافا ترجمہ خیرات اور صدقات کے مستحق وہ فقرا ہین جو اپنے تئین اللہ کی راہ مین روکے ہین کہ زمین پر چلنے کی قوۃ نہین رکھتے جو لوگ کہ حال سے ان کے ناواقف ہین بسبب نہ سوال کرنے کے اون کو غنی اور مالدار جانتے ہین اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم انکو علامات صبر اور تقوی سے پہچانتے ہو وہ لوگ کسی سے عجز و الحاح سے نہین سوال کرتے تھے اور اسی طرف مین حجرات ازواج مطہرات ہین اور آمدورفت بھی اون کی اسی جانب سے تھی اس واسطے اس کو باب النساء کہتے ہین اب بھی عورات کی جالی جو مسجد نبوی مین سے قریب باب النساء کے واقع ہے فقط جالی مبارک پائین کے طرف مین جو متعلق مسجد نبوی کے ہے طول اس کا جنوب سے شمال تک سراسر متصل تہ یا رتی عثمانی جانب دروازۂ منارۂ رئیسیہ کے اور جانب

شمال اس کا متصل ہے اس قطعہ مسجد جالی پائین مبارک ہے اس قطعہ کا مشرق سے مغرب تک
کہ جانب مغرب مین اس کے باب جبرئیل اور جانب مشرق مین جالی پائین روضۂ منورہ
سے ہے اور ایک ہی درجے ہے اس قطعہ مین تین حجرے کے بقدر چار ہات کے بلند اور دو ہات کے
عریض ہین اور باہر سے اس کے بیٹھا سے آہنی اور اندرون مین دروازے نصب ہین
اور باہر ان تینون حجروکون پر کار طلائی ہے اور درمیان ان کے حجرے کے پر کار طلائی زائد
ہے اور پیشانی پر اس کے ایک طرۂ طلائی آمد ہے اور نیچے اس کے بکار طلائی یہ آیت
شریف کندہ ہے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا
علیہ وسلموا تسلیما اسی جانب ستون مقام جبرئیل ہے کہ یہ ستون حال مین جالی
شریف کے اندر داخل ہو گیا ہے اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ شاید حضوری جبرئیل خدمت
نبوی مین اسی طرف ہوتی ہو گی اب بعضے معلمین مین یہ عادت جاری ہے کہ زائرین کو
اس مقام مین حاضر کر کے ملائکہ پر اس مضمون سے عرض کرتے ہین السلام علیکم یا ملائکۃ
حافین قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی سلام ہو تم پر اے فرشتو جو حاضر
ہو تم اطراف قبر مبارک نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس سے بھی یہ پایا جاتا ہے کہ شائد
ارباب کشف کو شہود اس بات کا ہوا ہے کہ قبر انور کے پاس ستر ہزار ہر روز نوبت نوبت
حاضر ہوتے ہین حضوری اون کی اسی دروازہ سے ہوتی ہے باہر باب جبرئیل کے اور اون
تینون دریچون سر اسر سنگ مرمر کا فرش ہے اور دونو جانب ابتدا و انتہا مین فرش سنگ
مرمر کے دروازہ چوبی خوشنما نصب ہین اور یہ فرش سنگ مرمر بیرون دروازہ مسجد
نبوی خاص اسی دروازہ مبارک کی طرف ہے اور دوسرے دروازہ مسجد کے طرف نہین
اور اندر حد سنگ مرمر باوجودیکہ بیرون مسجد ہے مگر یہان کوئی جوتہ پہن کر حاضر نہین ہوتا

یہ اہتمام بھی مخصوص اسی دروازہ سے ہے کہ اور دروازہ ہاے مسجد تک جو تیہنکر حاضر ہونے
کی اجازت ہے سبب اس کا ظاہر مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دروازہ یعنی باب جبرئیل جالی
روضہ منورہ سے قریب ہے کہ ایسے کوئی دروازہ قریب نہین اور شاید تعظیم فرشتگان
حاضرین قبر شریف بھی مدنظر ہو واللہ اعلم اور جو جنازہ کہ لاوارث ہو اور میت حرم شریف مین
حاضر کرنے کی اپنے کو وصیت نہ کیا ہو آن کی نماز بھی یہی فرش سنگ مرمر پہ ادا کرتے
ہین الحاصل طول مسجد نبوی بناء حال معہ زیادتی عثمانی وزیادتی سلاطین مشرق سے
مغرب تک ایک سو اڑتالیس ہاتھہ ہے مگر دو درجون کا طول کچھہ کم ہے اور عرض
مسجد نبوی جنوب سے شمال تک ۹۶ ہاتھہ ہے باب النساکی جانب مین متصل قطعہ
مسجد خلف شریف سراسر دالانچہ بیوتات غرب رویہ ہے اور اس کے دو درجے ہین طول
مین جنوب سے شمال تک ایک سو ایک ہاتھہ ہے اور عرض مین مشرق سے مغرب
تک اٹھائیس ہات ہے اور اس مین بقدر ستر ہاتھہ کے عورتون کے واسطے جال
نصب ہے چوبی کہ اسپر روغن سبز کیا ہوا ہے اس جالی مین سوائے عورتون کے مرد
بیٹھہ نہین سکتے اور اس دالانچہ کی دیوار مین سراسر کتابخانہ نصب ہین کہ اس مین اغوات
اور اہل حرم اور مدرسین سامان اپنا رکھتے ہین تعداد مین اٹھہتر ہین ان مین ایک
درجے کتابخانہ اڑتالیس اور دو درجے تیس ہین ابتدا مین اس بیوتاتکی قریب باب
لنسا ایک دیوار سنگ لیست بقدر قد آدم ضخیم دو ہاتھہ کی اور طول مین سولہ ہات ہے
وسط مین اس دیوار کے محض واسطے خوشنمائی کے ایک محراب سنگ سرخ کہ اوسپر
گل کاری مینا ملمع طلائی ہے کہ عمارت حال مین تیار ہوا ہے اور اس دیوار مین
بھی کتاب خانہ نصب ہین محض اغوات اس مین اپنا سامان رکھتے ہین مابین اس

دلواوینگے اور عورتون سے کے جالی کے انتیس ہاتھہ کا فاصلہ ہے اس قطعہ مین شب کو اغوات
موافق اپنی باری کے یہان حاضر رہتے ہین اور بستر ہای خواب بھی اون کے یہان
رہتے ہین اور برعایت حضوری اغوات اس دالانچہ کی رواقون پر پردے آویزان
رہتے معمول ہے کہ بستر بن اغوات کے قبل عشا آتے ہین اور بعد ازان صبح اونکے
مکانون کو واپس جاتے ہین آس دالانچہ غرب رویہ کے جواب مین محاذی دوسرا
دالانچہ شرق رویہ باب الرحمتہ کی طرف پر واقع ہے طول اس کا مساوی طول دالانچہ
غرب رویہ کے ہے مگر عرض اس دالانچہ کا بتیس ہاتھہ ہے دو درجے طول مین
ان دونو دالانچون کے دس دس رواق اور عرض مین دو دو رواق ہین دالانچہ غربرویہ
مین کتاب خانے دیوار مین نصب ہین اس دالانچہ شرق رویہ مین کتابخانہ ہائے چوبی
بلندی مین سات ہاتھہ اور عرض مین تین ہاتھہ اور ضخامت مین بقدر ایک ہاتھہ ہین
اور تعداد مین بتیس ہین ان مین بھی اہل حرم اور مصلیان اہل مدینہ کا اسباب رہتا
ہے اور ان کتاب خانون کو اغوات سے کچہہ تعلق نہین اور جو کہ غیر ملک والے مدینہ
طیبہ مین اقامت پذیر ہون اور اھل حرم سے راہ و رسم پیدا کرین بشرط مستعار
کوئی ایک کتاب خانہ کی کونجی ان کو ملتی ہے بوقت حضوری حرم شریف اسباب
ضروری اپنے رکھنے کا انکو بہت آرام ہوتا ہے متصل ان دونون دالانچون کے
جواب مسجد مبارک واقع ہے کہ طول اس کا ایک سو اڑتالیس ہاتھہ ہے دونون
جانب مین اس قطعہ کے ایک ایک منارہ اذان ایک معروف منارہ شکیلیہ دوسرا
منارہ سلیمانیہ واقع ہے اور دروازہ ان منارون کے بھی اسی جواب مین سے ہے
اور وسط مین اس کے باب مجیدی ہے روبروے مسجد مبارک اور بیوتات کے

دونین ہاتھ کے ایک طرۂ طلائی مثل قلغی طاوس کے نصب ہے اور
ہر دو جانب تختی پر گل کاری نہایت عمدہ کندہ ہے اور اسپر بھی ملمع طلائی
ہے اور تختی سبز مین بخط ثلث طلائی یہ حدیث کندہ ہے صلواۃ فی
مسجدی خیر من الف صلواۃ فی غیرہا الا المسجد الحرام - ترجمہ ایک نماز
میری مسجد مین بہتر ہے ہزار نمازون سے دوسرے مسجدون مین مگر مسجد
حرام اور جو رواقین مسجد مبارک اور جواب اور دالانچہ بیوتات کہ محاذی صحن
مسجد واقع ہین دو دو رواقون کے وسط مین سر پر ہر ہر ستون کے سنگین
مدورات بقدر دو بالش دورہ مین نہایت خوش قطع آئینہ نما ہین اور اطراف
ان مدورات کے سہ نالی تور بلندی مین ۲ انگشتی واقع ہے اور اس
پر ملمع طلائی ہے اور اس مدورات مین بخط ثلث طلائی اسماے
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسامی دوازدہ امام وغیرہم رضی اللہ
عنہم کندہ ہین اور بمثل آئینہ طلائی نہایت مزین اور خوشنما
معلوم ہوتے ہین تعداد مین انچالیس ہین قبہ ہاے مسجد مبارک
معہ جواب اور دالانچہ کل دو سو تیس اور ستون کل مسجد مین معہ
جواب وغیرہ تین سو اٹھاون اس مین نیم ستون مرمری یعنی جو ستون
کہ زمین سے نصف تک سنگ مرمر اور نصف سقف تک سنگ سادہ کی اکتیس
ہین اور نیم ستون زرین یعنے جس ستون کے نصف تک محض کار طلائی ہے
اور باقی سنگ سادہ کے ہین سترہ ہین اور نیمہ جو بطور جواب کے
دیوار سے متصل نصب ہین اڑسٹھ اور باقی ستون سادہ دو سو بیالیس

ہین سطبری ستونون کے دور ہ مین اس قدر ہے کہ دو نون ہاتھ آدمی اگر
حلقہ کرے اس مین آجاسے نیم ستون مرمری اور نیم ستون طلائی پر نصف
تک کار طلائی اور باقی ستونون کے سرون پر بقدر ایک ہاتھ کار طلائی
ہے اور سر پر سب ستونون کے گل کاری نہایت عمدہ پتھر پر کندہ ہے
اور اس پر ملمع طلائی ہے اور سب ستون بلکہ کل مسجد سنگ سرخ ست
بنی ہوئی ہے اور واسطے زینت اور برقان کے روغن پھرا ہوا ہے۔ پس
ہر ہر ستون سرخ پر نقش عمدہ طلائی کمال نزاکت اور صفائی سے
ہے۔ شل سرو ایک صورت تصویر ہے اور دریچے جو دیوار قبلہ مین واسطے
آمد و رفت ہوا کے اور روشنی کے بنائے ہین نہایت پاکیزہ اور
مزین ہے کہی جاسے تو وہ دریچے بصورت گل پتھر سے تراشے ہوئے
نہایت نزاکت اور صفائی سے دیوار قبلہ مین نصب ہے اور اس مین
آئینہ ہاسے رنگا رنگ موافق مقتضاسے مکان اس مین جڑے ہین
وہ آئینہ ہاسے رنگا رنگ بصورت برگ گل ہین اور قوران کے مغرق بطلا ہین
اور کوئی دریچے رواق دار ہین اور کوئی مربع ہین اور رواقون مین اور اطراف
حاشیہ دریچہا آئینہ ہاسے رنگا رنگ نصب ہین اور وہ سب دریچے
تعداد مین (۴۸۴) ہین قطعات بخط طلائی آئینہ دار حجرہ شریفہ
کے اطراف اور سوا اس کے بکثرت نصب ہین اس مین احادیث
اور اشعار نعتیہ تحریر ہے۔ اون قطعات مین سے ایک قطعہ
مین یہ حدیث ہے۔ اللہم صل علی محمد من قال فی صحیح الجزان لتد سبعون

عالم حول العرش یستغفرون لمحب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما و یلعنون لمبغض ابی بکر و عمر۔ ترجمہ حدیث تحقیق کے واسطے حق تعالیٰ کے ستر ہزار مخلوق ہیں اطراف عرش کے کہ مغفرت چاہتے ہیں محبین ابی بکر اور عمر کے واسطے اور دشمنوں پر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے لعنت کرتے ہیں اور ہر دروازہ مسجد نبوی کے مقابل ایک قطعہ بخط ثلث طلائی پر تکلف آویزان اور اس میں نویت سنۃ الاعتکاف تحریر ہے یعنے میں نیت اعتکاف مسنون کی کرتا ہوں اور یہ یاد دہی ہے کہ ہر کوئی شخص بمجرد داخل ہونے مسجد مبارک کے نیت اعتکاف کر لیوے تاکہ سب چند اس کو ثواب حاصل ہووے۔ ایک ثواب زیارت نبوی دوسرا دخول مسجد۔ تیسرا اعتکاف کا اور یہ بنا بر مذہب امام محمد رحمہ اللہ علیہ کے ہے۔ ان کے پاس وقفہ کرنا مسجد میں بنیت اعتکاف ایک لمحہ بھی اعتکاف صحیح ہے اور ہر ہر قطعہ معلقہ مسجد شریف نہایت پر تکلف اور مزین اور مصفا ہیں کہ صفائی اور حسن میں آئینوں پر مات کرتے ہیں اور یہ سب قطعات بطور آئینہ بندی کو قرینہ سے اپنے اپنے موقع پر آویزان ہے صحن میں مسجد مبارک کے محاذی جالی خلف شریف کے ایک احاطہ ہے اور اس کے اطراف میں کٹہرہ آہنی ستر نصب ہیں اور آمد و رفت کے واسطے اس میں ایک دروازہ ہے مگر جبکہ خادمین حرم شریف آبرسانی اشجار کو جاتے ہیں تو وہ کھل جاتا ہے ورنہ ہمیشہ مسدود رہتا ہے ہر کوئی اسمین جا نہیں سکتا اسکو

اندر چند درخت خرما اور ایک درخت املی اور ایک درخت بیر کا ہے اور
یہ باغ فاطمہ کے ساتھ نامزد ہے اور باہر متصل کٹہرہ ہاے سبز ایک
چاہ ہے اس کو چاہ زمزم کہتے ہین کہ اس مین آب چاہ زمزم آتا ہے چنانچہ
ایک سال اس کا قصہ یہ مشہور ہے کہ ایک شخص اپنے ڈول
چاہ زمزم مین مکہ معظمہ مین ڈالدیا تھا وہ ڈول اس چاہ مدینہ مین نکلا
اور واسطے اظہار معجزہ نبویہ کے وہ ڈول ایک مدت تک مدینہ
طیبہ مین آویزان رہا۔ اصل اس باغ فاطمہ کا اوائل قصص مین مذکور
ہوا۔ یہان سے حلیہ دروازہ ہاے مسجد نبوی عرض کیا جاتا ہے
سب دروازون سے مسجد نبوی کی بہت پر تکلف اور بڑا باب السلام
ہے کہ جانب ادرخ اس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ بلندی مین دس
بارہ ہاتھ بلند گل کاری آہنی ہے کہ وہ مغرق بہ طلا ہے اور پاٹونپر
اس کے بیل بوٹے انواع اقسام کے نصب ہین۔ ایک پاٹ پر
ان المتقین فی جنات النعیم اور دوسرے پر ادخلوھا بسلام
آمنین پتیلی حروف کندہ نصب ہین۔ اور اس دروازہ پر ایک
بڑا قبہ مثل قبہ ہاے مسجد شریف بنا ہوا ہے اور اندر قبہ کے بخط طلائی سہ
انگشتی شان ثلث بہت سے آیات قرآنی مثل وننزل من القرآن
ماھو شفاء وغیرہ تحریر ہین اور باہر دروازہ کے سراسر چوکھٹ
ایک سطر حروف طلائی جلی بشان ثلث تحریر ہے کہ اس مین دعاواسطے
سلطان عبدالمجید خان کے تحریر ہے اور اس کا نصب بھی سلطان عثمان خان

تاسد اوس مین مذکور ہے اور ما تحت قبہ اور ہر دو جانب در وازہ دیوارون پر
سراسر کارچینی ہے اور یہہ دروازہ غرب رویہ ہے جانب غرب مین مسجد کے
واقع ہے جنب مین اسی دروازہ کے باب الرحمۃ ہے یہہ بھی پر تکلف ہے
مگر نہ مثل باب السلام کے طول و عرض مین بھی کم ہے اس باب الرحمۃ پر سائبان
سنگ سرخ ہے دونون جانب سائبان دو ستون مثل ستونہائے مسجد
منقش مطلا ہین مگر ان ستونون کے مابین یہہ آیت کندہ ہے قل یا عبادی
الذین اسرفوا علے انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر
الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم بخط ثلث طلائی تحریر ہے یہ دروازہ
مبارک بھی جانب غرب ہے مسجد شریف مین واقع ہے محاذی اور مقابل مین اس
دروازہ کے جانب شرق مسجد شریف باب النسا ہے اور اوس کے اطراف
بھی بہت آیات قرآنی بخط ثلث طلائی تحریر ہین پیشانی پر اس دروازہ کے بخط
ثلث یہہ آیت تحریر ہے جو ازواج مطہرات کی شان مین نازل ہے وقرن
فے بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ اور دوسری یہہ آیت واذکرن
ما یتلے فی بیوتکن من ایات اللہ والحکمۃ یہہ دروازہ شرق رویہ ہی
جنب مین اس کے سراسر باب جبرئیل ہے اور پیشانی پر اس کے بخط ثلث یہ
آیت شریف مطلا تحریر ہے فان اللہ ھو مولاہ وجبرئیل وصالح المومنین
یہہ دونو دروازہ یعنی باب نسا اور باب جبرئیل بھی پر تکلف ہین مگر باب الرحمۃ
سے کم باب نسا پر سنگ سرخ کا سائبان کمر کی ستون سنگ سرخ پر استاد
ہے باب جبرئیل بلا سائبان ہے۔ وسط جواب مسجد نبوی مین باب توسل ہے

مشہور باب مجیدی ہے باب توسل بانی مسجد حال سلطان عبدالمجید خان نے
نام اس کا رکھا تا کہ وسیلہ اپنی نجات کا ہووے اور باب مجیدی اسواسطے
مشہور ہی کہ بنا کیا ہے سلطان مذکور نے ہی اسکی پیشانی پر بخط ثلث طلائی
کندہ ہے یاایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا
فی سبیلہ لعلکم تفلحون یہ دروازہ سب دروازون سے بلندی مین
کم ہے اور حلیہ اسکا قریب قریب باب النسا کے ہے اور یہ دروازہ شمال رویہ ہے
اور باہر ہر دروازہ کے حنفی پانی کے ہین سنگ سرخ سے نہایت عمدہ
بنے ہوئے ہین اس مین ٹوٹیان وضو کیواسطے لگائی ہین مگر باب اسلام کے
حنفے حرم شریف سے کچھ فاصلہ پر واقع ہے اور یہ حنفے سب سے بڑے اور
مدور ہے اور باقی تینون دروازون کے حنفے متصل دیوار مسجد نبوی قریب تر دروازہ
ہے مصلے جو مسجد نبوی مین مفروش ہین ہر ہر مصلے بقدر دو ہات کے عریض اور
تین ہات طویل ہین سب مصلے ریشمی رنگ سرخ وسبز وزرد ہین ریشم ان کے
بقدر دو تین انگشت کے نہایت نرم اور مخملی ہے کہ اسپر بیٹھنے سے نہایت ارام
اور راحت حاصل ہوتی ہے اور رنگ ان کا بہت شوخ اور عمدہ ہے کہ دیکھنے
سے آنکھون کو نزہت اور تازگی حاصل ہوتی ہے اس قسم کے مصلے استنبول مین
تیار ہوتے ہین لیکن ایسا نرم عمدہ رنگ پشم کا قالین ملک ہند مین دیکھنے مین
نہین آیا البتہ اس قسم کے مصلے استنبول سے مکہ معظمہ مین اگر یک یک مصلے پندرہ
پندرہ بیس بیس مجیدیہ کمپنی کو بکتے ہین تعداد کل مصلون کی تین ہزار دو سو اٹھاون
ہے یہ مصلے بموسم سرما مسجد مبارک مین بچھتے ہین اور موسم گرما مین اٹھ جاتے ہین

اسواسطے کہ پشمی فرش گرم ہوتا ہے موسم سرما مین اس سے آرام ہوتا ہے اور
موسم گرما مین گرمی زاید ہوتی ہے سابق مین مسجد مبارک مین موسم گرما فقط فرش
حصیر رہتا تھا چند سال سے وحدانہ میمن کہ وہ خدمت گذار حرمین شریفین
مین نہایت کمربستہ ہی سلطان روم سے اجازت لیکر جانمازہائے شطرنجی کا
فرش گذارنا ہے ایام گرما مسجد نبوی مین وہی مصلے بچھتے ہین - منارہ اذان مسجد
شریف مین پانچ ہین یک منارہ رئیسہ کہ جائے اذان حضرت بلال
رضی اللہ عنہ ہے رئیس المؤذنین اس منارہ پر اذان کہتے ہین فقط یہہ منارہ
سلطان عبد المجید خان کے وقت مین تجدید ہوا بلکہ منارہ قدیم رہا اور باقی
منارہ اذان تجدید ہوئے اور یہ منارہ بہ نسبت سب مناروں کے روضۂ
اطہر سے قریب تر ہے اور جانب شرقی دیوار قبلہ سے متصل ہے بلکہ منتہی گوشہ
شرقی دیوار قبلہ ہی یہ منارہ سب مناروں سے بلند ہے اور اس کے تین درجے
ہین بلندی اس کی قریب دوسو ہاتھ کے ہی دوسرا منارہ باب السلام ہے یہ منارہ
محاذی اور مقابل منارہ رئیسہ کے گوشۂ غربی مین دیوار قبلہ کے واقع ہے اس کے
قریب ہین منارہ باب الرحمہ ہی یہ دو منارہ دو درجے ہین بلندی قریب سوا سو ہاتھ
کے ہین وضع انکی بھی قدیم معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم اور دو منارہ دونو گوشہائے
جواب مسجد شریف مین واقع ہین نام یک منارہ کا شکلیہ دوسرا سلیمانیہ ہی یہ
دو منارے بوضع جدید استنبولی نہایت صفائی اور آراستگی سے تیار ہوئے
ہین ان دونون مناروں کے تین تین درجے ہین اور ہر ہر درجہ اسکا
سنگہائے منقش ہی نہایت نازک ہی اور سر یہ ہر درجے کے ملمع طلائی ہے اور

اور بلندی دونوں مناروں کی قریب ڈیڑھ سو ہاتھ کے ہے ... کہ شہر ... کے باہر
نصیب ... طہارت خانہ ... نشست ...
اور وہ نہایت ... نشست ... دونوں ... ہوتی ہے
ہر ہر طہارت خانہ میں پانی کی ٹونٹی لگی ہے کہ اس سے ہر آدمی باسانی
طہارت کر سکتا ہے اور لوگوں کو اوس سے نہایت آسایش و آرام ہے
جاننا چاہئے کہ مسجد نبوی نہایت عمدہ اور کمال پر تکلف ہے اور اس میں قسم
قسم کے صناعی ہے ایک تو یہ کہ مسجد موصوف باوجودیکہ سراسر سنگ بست ہے
مگر اس کی بنا میں ایسی نزاکت کاریگری ہے کہ جیسا کوئی تار پیر کاغذ کا پارچہ
کمال صناعی اور نزاکت سے ہندوستان میں تیار کرتے ہیں اور نقش اسکا ایسا
عمدہ اور نفیس کیا ہوا ہے کہ جیسا کاغذ عمدہ منقش ولایت سے آتا ہے اور التزام اس
بنائے مسجد میں یہ ہے کہ جہاں جہاں ستون مسجد حضرت کے وقت میں تھے اسی
مقام پر بنا حال میں قایم رہیں تا برکات بنائے زمانہ نبوی باقی رہے اور حضرت
کے وقت مبارک میں ستون مسجد نبوی درخت خرما سے اور سقف اسکا شاخہا
خرما سے تھا پس قرینہ عمارت اسوقت کہاں ملحوظ باینہمہ بنائے حال کی قرینہ عمارت
میں کچھ بھی فرق نہ آیا اور باقی رہنا قرینہ عمارت سابقہ کمال عجیب بلکہ معجزہ نبویہ ہے
صلی اللہ علی سیدنا محمد صاحب المعجزات پس یہ عمارت رفیع الشان معہ فامعہ
پردہائے زرین اور شیشہ آلات گران بہا سے مملو ہے اور اسقدر وسعت
عمارت میں سب جائے پر فرش عمدہ مخملی مفروش ہے اور طلا اسجلائے ایسا سقف
ہے کہ جابجا ہر چہار دیوار پر اور ہر ہر ستون مسجد پر یہاں تک منارہ ہائے اذان

باوجود اس کلانی اور سطبری کے سب مطلا اور مذہب ہین اور سب پر ملمع طلائی ہے
اطلس وحریر کا اس مین اتنا صرف ہے کہ کمانی پردہ روضہ منورہ کے سو سو ہاتھ کے
مکسر ہین سب اطلسی ہین اور ہر ہر پردے کے اطراف مین چہار ششش انگشتی طلائی
کلابتون کے اور چہار انگشتی قور طلائی معہ جواب دو انگشتی لگی ہوئی ایسے ہی پردہ بکثرت
ہین سوا اس کے پردہا ہائے اطلسی بشکل مربع مستطیل با حاشیہ یکدستی
کار چکن کلابتونی ہر ہر محراب اور دروازہ ہا مسجد مبارک کے واسطے اور ہر ہر پردہ
پیمایش مین چالیس چالیس پچاس پچاس ہاتھ مکسر ہے یہ بھی بکثرت ہین سامان
طلائی روضہ منورہ کا مثل طوغہا موم بتی اور قنادیل اور درخت طلائی روشنی کے
اور عود سوز ہین کہ مرصع بہ الماس و یاقوت و زمرد گران بہا سقف پر آویزان ہین
اور تختیان جواہر و الماس و یاقوت و زمرد بیش بہا کے اور خوشہ ہائے مروارید
گران بہا جو اپنے موضع اور موقع پر لگے ہین ماورا اس کے صرف نقرہ کا تو کچھ
حساب ہی نہین کہ قنادیل جو نفس مسجد نبوی مین بکثرت ہین زنجیرین سب کے
نقرہ کی ہین اور بڑے بڑے طوغین موم بتی کے دہرے ہین اس سے دو چند
سامان طلائی نقرئی روضہ منورہ اور مسجد نبوی کا کوٹھے مین کو تل رکھا ہوا ہے
اس کے استعمال کی نوبت نہین پہونچتی پس حرم نبوی ٹہاٹ بارگاہ شاہنشاہی کا
معلوم ہوتا ہے حاضرین نماز پنجگانہ اور زائرین جو بکثرت کمال آداب سے بعجز و انکسار
حرم نبوی مین حاضر رہتے ہین کوئی دست تضرع اور دعا روضہ منورہ کیطرف
دراز کرتے ہین کوئی دست بستہ کھڑے ہو کر متوجہ روضہ شریف سلام عرض کرتے
ہین کوئی بکمال شوق اشک آنکھون سے بہاتے ہین کوئی بکمال ادب بیٹھے ہوئے

ورود شریف عرض کرتے ہین کوئی بنہایت اضطرار رجالی شریف روضہ انور کو تاک جاتے ہین کوئی خشوع وخضوع سے اس عتبہ عالیہ پر جبہہ سائی کرتے ہین ہرچند کہ بعضے لوگ اس امر سے انکو منع کرتے ہین مگر وہ اپنے فعل سے باز نہین آتے ادہر اغوات بالباس فاخرہ کمربستہ گردوپیش روضہ مقدسہ اہتمام مین سرگرم ہین اودہر خدام حرم بالباس پاکیزہ اپنے خدمات پر معمور اور بیکار خود مشغول ہین اس سے صاف وصریح پایاجاتا ہے کہ شہنشاہ عالیمقام دربار عام مین برآمد اور جلوس فرمایا ہے سرفرازی کا اس شہنشاہ کے کچھ حال مجہسے مت پوچھو کہ جس کے دلمین یک ذرہ اور محبت اس ذات مکرم سے حاصل ہو اس پر صاف وصریح یہ امر مکشوف ہوتا ہے کہ اس روضہ منورہ مین یک شاہنشاہ برآمد ہے کہ نظر رحمت اور عنایات سے اپنے ہرہر حاضرین کو سرفراز فرماتا ہے اور ہرہر شخص بقدر حوصلہ وظرف اپنے مقتبس انوار عنایات اور مراحم شہنشاہی ہے اور جذبہ عنایات حضرت کا ہرہر حاضرین کے دلپر ایسا ہوتا ہے کہ الطاف صدوالدین اسپر تصدق ونثار رہے اس حال سے عقدہ حل ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بوقت ایسے مخاطب ہونے کے فداك بابائنا وامہاتنا یعنے ہمارے ماں باپ فدا ہون آپ پر عرض کرتے اور تصدیق مضمون حدیث نبوی بھی بمرتبہ حق الیقین پونہچتا ہے کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ جن کو ذرہ بھی ایمان حاصل ہے وہ لوگ میری شفاعت سے مستفید ہین اسواسطے کہ جو لوگ یکذرہ ایمان رکہکر حضرت کے روضہ مبارک کے پاس حاضر ہوجاوین عنایات اور رحمت سے حضرت کے محروم نہین لیس روز محشر تو در خاص رحمت

اور مکرمت اور شفاعت ہے اس روز وہ لوگ کیون کر حضرت کی شفاعت سے محروم رہین گے اور معنے حدیث من زار قبری وجبت له شفاعتی کی بھی صاف حاضرین کو دیکھہ جاتے ہین ترجمہ حدیث حضرت کا ارشاد ہے جو شخص میری قبر کی زیارت کرے اوس کے واسطے میری شفاعت واجب ہے اور توجہات حضرت کے قلب حاضرین پر مشہود ہونا نتیجۂ شفاعت حقتعالے کے پاس ہے کسواسطے کہ توجہات حضرت عین توجہات حق ہے پس کہل گیا سر اس آیہ کریمہ کا کہ قرآن مین وارد ہے ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما یعنی اگر لوگ اپنی ذاتو نپر ظلم کرے اور گنہگار ہو کر حضرت کے پاس حاضر ہون اور حضرت انکی مغفرت خدا سے چاہین تو انپر حق تعالی بہت متوجہ ہوتا ہے اور رحم فرماتا ہے پس شفاعت حضرت کی نہ مخصوص اور محصور روز قیامت ہی بلکہ حاضرین کو شفاعت سے حضرت کی دارین مین فیض یاب ہوتے ہین اور حاضرین کے واسطے بھی چھنوڑینگے بلا وقفہ شفاعت سرفراز ہے اور یہ عنایت اور توجہات نبویہ عام حاضرین پر مبذول ہین پھر جو لوگ کہ اخص الخاص یعنے اولیا اور ابدال اور اقطاب امت مرحومہ ہین حال عنایت نبویہ انپر اور ہے کہ وہ ہمسے بیان نہین ہوسکتا اور صد وا ئے اور ہزار افسوس ہے حال پر ان لوگون کے کہ اپنے تئین امت مرحومہ مین شمار کرتے ہین اور شفاعت سے حضرت کے انکار اور در باب زیارت کی توجیہات رکیک کر تا ویلات واہیہ کرتے ہین هداهم الله وایانا سواء الطریق یہ وہ بارگاہ شاہنشاہی ہے کہ سلاطین اور بادشاہان

جہان جیسکے حضوری کی تمنا ہی مین مرگئے سلاطین ظاہری تو کیا حیرت ہے جملہ انبیاء
ومرسلین صلوٰۃ اللہ علی نبینا وعلیہم السلام یہان کے انتساب کی تمنا رکھتے ہین
اسی باعث سے شب معراج مسجد اقصے بیت المقدس مین سب انبیاء اور
مرسلین آپکی اقتدا سے مشرف ہوئے اور عیسی علیہ السلام بتمنا آپکی امت مرحومہ
مین داخل ہون گے اور زیر سایہ مزار اطہر آپکے دفن ہون گے جناب
محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ اپنے جد امجد کی شان مبارک مین ارشاد فرماتے ہین
افلت شموس الاولین وشمسنا ابدا علی فلک العلے لاتغرب یعنے
سب آفتاب نبوت انبیاء ومرسلین کی چمکی اور غروب ہوئی مگر ہمارا آفتاب
جو ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ہمیشہ بلند رہے گا اور کبھی نہ زایل ہوگا
اور حضرت کے واسطے آناً فاناً تا قیام قیامت ازدیاد مقامات اور ترقی
درجات حق تعالی کے پاس سے عنایت اور سرفراز رہے گی اور کیا خوش
نصیبی مساکین اور فقراء امت مرحومہ ہے کہ لکوک بلکہ کروڑہا حضوری سے
مشرف ہوگئے اور قیامت تک ہوتے جائین گے نظر خاص اس شہنشاہ کی
غربا کے حال زار پر ہمیشہ مبذول ہے غریب پروری خاصہ اس بارگاہ کا ہے
اسواسطے ارشاد ہوا اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی
فی زمرۃ المساکین سے فقر تو مقبول تھا در بارگاہ خاص تہا تمغا میرے سرکار کا

فصل چہارم بیچ بیان خدمت روضہ منورہ کے واسطے خدمت مبارک
جالی شریف کے خوجے مقرر ہین وہ قریب یکسو کے ہین اور ان کیواسطے
یک ہی طرحکا لباس مکلف اور نفیس مقرر ہے یعنے سر پر مخملی ٹوپی گندہ

گندہ پنبہ دار سوئین کا کام کیا ہوا اس پر عمامہ بیگوشی صاف چیٹہ مدور بندھا
ہوا اور جسم مین دو تین لباس اندر اوپر سب کی شلیع بڑی آستین کی
اور سروال اور کمر شال کی فرباد جامہ وار سے بندھی ہوئی اور خوجہ کو یہان
کی اصطلاح موافق آغا کہتے ہین اور جمع ان کی اغوات ہے اور وہ مثل
سرہنگان اور چوبداران بارگاہ عالی نبوی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی ہین
اور سب مین بڑے عہدہ دار کو ان کی شیخ الاغوات کہتے ہین اور
جتنا سامان حرم شریف کہ ہزار ہا روپیہ کا ہے سب انہین کی سپرد ہی
بعد نماز عشاء کی ہر شب لوگون کی برخاست کی جاتی ہے کسیکو اندرون
حرم شریف رہنے کا حکم نہین مگر وہ جس کو اجازت دیوے یہانتک کہ
بادشاہ حاکم صدر کہ ترک ہے وہان ہی بغیر ان کی اجازت اسوقت کی
ہین نہین رہتے اور اندرون جالی مبارک کے روشنی اور تمام
حرم کے قندیلون کی روشنی سوائے روشنی درختون کے اور
حفاظت اور سب خدمت جالی شریف اغوات سے متعلق ہے اور
بچون کو جو بعد انقضای ایام چلہ کی داخلہ کیواسطے حاضر کرتے ہین یہ بھی
متعلق اغوات ہے اور اگر کوئی شخص حرکت نامناسب جیسا مسجد نبوی
مین آواز بلند کرے یا ہجوم بیموقع خلاف تہذیب کرے اس سے باز رکھنا
اور تعلیم اداب کرنا متعلق اغوات سے ہے مسجد نبوی مین کوئی کسیکا نام لیکر
پکار نہین سکتا کیونکہ اس مین آواز بلند ہوتا ہے اگر کسیکو بلانا مقصود ہو تو
اوس آواز خفیف سے کہتے ہین بس وہ شخص جان لیتا ہی کہ مجھے بلاتا ہے تمام

بلدہ مبارک کے لوگ بباعث خدمت اور قرب شاہنشاہی کی کمال تعظیم
اور توقیر اغوات کی کرتے ہین علی الخصوص جسوقت کی اغوات کسی خدمت کے
لئے اندرون جالی شریف کی حاضر ہوتی ہین پس باہر نکلتی ہے معاً کوئی
تو ھات ان کے اپنے ہاتون اور سر پہ رکھ لیتا ہے اور کوئی ان کی
جسم پہ ہات پہیر کر اپنی موہنہ اور جسم پہ مل لیتا ہی اور کوئی ان کی قدمو
اپنا ہات لگا کر اپنے آنکھو نپر رکھ لیتا ہے غرض ہر قسم کے برکات انکی
تعظیم اور توقیر مین حاصل کرتے ہین اور قاعدہ انہین یہ ہے کہ جس کو خدمت
گذاری مین مدت سات برس سے تجاوز کرے اس کو یک قلغی سفید جسطرح
کہ یہان اقرباے رئیس یعنو والی ملک کن دستار مین طرہ منقش لگاتے ہین
ملتی ہے پس اس کی کمال تعظیم اور توقیرات اغوات پر ہوتی ہے کہ جن کو
وہ طرہ نہین ہے اور بعضی ان مین عالم ہی ہین کہ درس کہتے ہین اور
یہ لوگ سلطان روم کے پاس سے خرید ہو کر یہان خدمت مبارک مین
داخل کیا جاتے ہین زہے نصیب آور ان کے واسطے معاش بھی مقرر
کیا جاتا ہے اس کا ذکر آگے ہونگا ان لوگون کے واسطے خاص یہہ
خدمت مبارک ہونیکا یہہ وجہ معلوم ہوئی کہ سلطان روم نے اول ہر
فریق سے واسطے اس خدمت مبارک کے مقرر کیا دیکھا کہ کسی سے بجا آوری
کماحقہ اس خدمت مبارک کی مقرر کیا دیکھا کہ کسی سے بلدہ طیبہ ہین انہین سے
مقرر کیا بباعث اہل وعیال حاضر باشی ان سے شب وروز نہین ہوئی بعد
اس کے غلام نرینہ حبشی کہ وہ خوجہ نہین تہے ان کو مقرر کیا وہ بھی بباعث

خواہش بشریت یہان کے آداب ادا نہ کئے اور یہان مرد اور عورت
ہر کوئی حاضر ہوا کرتے اسواسطے خوجون کو تجویز کیا کہ وہ مبرا ذکورت
اور انوثت سے ہین دونو فریق مرد اور عورت کی ہمکلامی کے قابل ہین
اگر کوئی شخص اپنے طرف سے واسطے خدمت جالی اقدس کے خوجہ
داخل کرے تو ہوسکتا ہے مگر زر کثیر صرف ہوتا ہے یعنے اول تو
خود خوجہ بیش قیمت اور گران بہا ہوتا ہے دوسرا یہ کہ زر کثیر شیخ الاغوات
اور خوجون کو دینا پڑتا ہے جب اس کو جماعت اغوات مین واسطے
خدمت جالی شریف کے داخل کرتے ہین اور طریقہ اس کے معیشت کا
یہ ہوتا ہے کہ شیخ الاغوات کسی یک خوجے کے اس کی تعویض کر
دیتا ہے کہ طعام اور لباس اس کا اسی سے متعلق رہتا ہے اور یہ مدت
ہنگ اس کو تعلیم آداب اور قواعد خدمت گذاری کرتا ہے بعد اس کے
جب وہ سب قوانین اور آداب خدمت گذاری تعلیم پا گیا اور امانت اور
دیانت بھی اس کی دیکھہ لی بوقت خالی ہونے جا کے کی اس کو معاش
مقررہ یہ سلطان خوجی کی میسر آتی ہے۔ حرم مین جاروب کشی ان
اسم ہین جاروب کشی ہر روز قریب پہر روز بر آمد ہونے کے وقت
ہوتی ہے وقت جاروب کشی جالی شریف کے پہرہ وجہ اطلس سبز
شتر کے ہین چھوڑتے ہین تاکہ اندرون جالی شریف گرد و غبار داخل
نہ ہو فقط یہ وہ چھوڑنے کے واسطے یکجا ذم علیحدہ قوم ترک سے مقرر
ہے مگر اطراف جالی شریف جاروب کشی اغوات کرتے ہین اب جو شیخ الاغوات

ہین نام ان کا مستسلم ہے نہایت امانت و دیانت دار ہین اور بڑی خوش
اخلاق جالی شریف کے اندر جو لکہا روپیہ کا سامان ہی تفصیل اس کی اپنے
موقع پیر ہے حفاظت اس کی انہین کی ذمہ مین ہے چنانچہ قبل چند مدت
کسی نے سلطان سے خیانت اغوات بیان کیا پس نظر اس کے سلطان نے
واسطے تحقیقات کی ایک شخص کو مدینہ طیبہ مین بھیجا وہ حاضر ہو کر از روے
دفتر کے سب داخلہ دیکہا تو سامان چہار چند زیادہ پایا آغا مستسلم سے
زیادتی سامان کا استفسار کیا آغا صاحب نے فرمایا کہ یہہ اہل الخیر نے گذرانا
ہے جب امانت اور دیانت آغا صاحب سے سلطان نے واقف ہوا تو انکی
لئے تمغا اور نشان بہیجا پس اکثر اوقات آغا صاحب کی حضوری حرم شریف مین
گذرتے ہین کئی دفعہ سلطان حال واسطے سپرد کرنے عہدہ بزرگ کے اپنے
پاس طلب کیا مگر نہین جاتے اور عذر اپنے مزاج کا اور بیماری کا کرتے
ہین مکان ان کا اور سب عہدہ دارون کا اور خوراکی سرکار کے طرف سے
مقرر ہے آغا صاحب کو سلطان سے ایک گنے روزانہ مقرر ہے اور انکی
ایک نائب ہین ان کو نصف گنی اور آغا صاحب کی بالادست خزانہ دار ہین
کہ کنجیہائی جالی شریف انہین کے تفویض ہے ماہوار ان کی تین ہزار
قرش ہین یکہ روپیہ کمپنی کے پندرہ قرش ہوتے ہین ہرچند کہ خزنہ دار
اب نام ہین اور کلید ہائے جالی شریف متعلق با آغا مستسلم ہے اور خزنہ دار
کے بالادست نائب الحرم ہین یہہ دو تو بھی خوجہ ہین ماہوار ان کی چار ہزار
قرش ہین اور ان کے بالادست شیخ الحرم ہین کہ وہ ترکی ہین ان کو باشا بھی

کہتے ہین ماہوار ان کی پندرہ ہزار قرش ہے کل اغوات چہار جماعت ہین جماعت اولی کو کلید بردار کہتے ہین تنخواہ انکی ساٹہہ سو ۶۵۰ پچاس قرش جماعت ثانیہ کو خبری کہتے ہین تنخواہ ان کی پانسو قرش جماعت ثالثہ کو بطالین کہتے ہین کہ مشہور بطالین ہین تنخواہ ان کی یکسو اسّی ۱۸۰ قرش تک ہے جماعت رابعہ کو ردیف کہتے ہین تنخواہ ان کی اسّی قرش بعضے بے تنخواہ بھی ہین اور ترقی اغوات حسب استحقاق خدمت گذاری اور امانت و دیانت ان کی موافق قاعدۂ عدالت اور نصفت کی درجہ بدرجہ ہوتی ہے سوا اے ان اغوات کے اور خدمہ تعداد چہہ ۶ سو کے ہین ان مین اہل بلدہ اور ترک بھی اور بعضی ہندی ہین کہ پچیس ۲۵ آدمی یکہفتہ تک خدمت کرتے ہین اور ڈیر مجیدی حق خدمت گذاری پاتے ہین من بعد دوسری جماعت آتی ہے اسیطرح ہر جماعت اولی کی باری بعد چہہ مہینہ کے آتی ہے اور کام ان کا شرکت اور تائید خدمت اغوات مین ہے۔ بوقت دو گہڑی شام دن بر آمد ہوئے تمام قندیلون مین حرم کی روغن زیتون گذرا نتے ہین اسطور پر کہ خوجہ چہ بہا ئے شاہ خدار سے کہ ہر ہر کی ہات مین پکچوپ رہتی ہے قندیل کو اتارتی ہین وہ خادمین سے یک کے ہاتہہ مین آفتابہ روغن زیتون کا رہتا ہے اس کے ٹوٹی سے گلاس مین تیل ڈالتے ہین اور یک کے ہاتہہ مین فتیلہ یعنے بتیان روئی کی تیار رہتی ہین وہ گلاس مین لگا دیتے ہین اور قبل مغرب بھی یہ لوگ روشنی قندیلون مین کر دیتے ہین اور اغوات محض قندیلین اتارتی ہین اور علی الصباح بعد نماز صبح فجر کی دروازہ جالی مبارک روشن ہوتا ہے پس چہہ خدمہ کے ہاتہین

بیان تعداد خادمین حرم نبوی کا اور ان کے معاش کا اور خدمت متعلقہ ۱۲

ایک ایک کشتی تیل کی ہوتی ہے کہ اس کو بطور کمان کے علاقہ لگا ہوا اور اس کے
اندر رکھے گلاسون کے بیچ ہوئے اس ہر ایک گلاسین مع تیل و بتی کے رکھے ہوئے
ہوتے ہین پس اغوات کے ہمراہ جالی مبارک کے اندر حاضر ہوتے ہین یہ
گلاسین اندرون جالی شریف کے قندیلون مین رکھدیتے ہین اور وہ
گلاسین جو شب مین روشن تھے اسی کشتی مین رکھکر باہر لاتے ہین اور
تمام حرم شریف کے جاروب کشی اور درختون کی روشنی وغیرہ تمامہ متعلق
انہین خدمہ سے ہے سوا اس کے بعد نماز عشار روشنی درختون کی گل
کرنا اور بعد ازان فجر قبل نماز پھر روشن کرنا اور روشنی موم بتی ہائے
کلان کی بھی متعلق انہین خدمہ سے ہے اور بعد عشا جب روشنی درختہا
گل کی جاتی ہے پانچ فانوس آہنی اغوات روشن کرکے اولاً تمام مسجد
مبارک کے تلاشی لیتے ہین تاکہ اگر سہواً کسی مصلی کی کوئی چیز پڑی ہو تو اسکو
اٹھا لیتے ہین اور بوقت طلب اس کو دے دیتے ہین اور یہ فانوس مثل
ہند کے ہین جیسا کہ زمانہ قدیم مین لوگ بہ واسطے حفاظت ہوا کے فانوس
آہنی اس پر سرخ کپڑے کا غلاف پہناکر رکھتے ہین خادمین مافوق الذکر کا ایک
شیخ ہے ماہوار مین تین ہزار قرش پاتا ہے اور کام روغن زیتون قنادیل
انہین سے متعلق ہے چند خادمین واسطے حفاظت قرآن اور دلائل الخیرات
وقف مسجد نبوی کے ہین قرآن و دلائل شریفہ دو قطار دھرے رہتے ہین
ایک ہمین منبر منیف دوسرے بیسار منبر شریف کہ سب مطلا مذہب خوشخط ہین
پس خدمت ان کی یہ ہے کہ قرآن ہر قطار مین قریب دو تین سو کے ہونگے

ان کو قرّا کے روبرو رکھنا اور شب کو بکہ موم بتی کی ان کے سامنے رکھنا
بعد قرارت پھر ان کو اپنے جاتے پر مبا بر رکھ دینا - کلید بردار حرم شریف
چھ ۱۲ ہین اور پیشدست ان کے بیس ہین ہر شب دو کلید بردار حرم
معہ چند پیشدست اپنے حرم شریف ہین رہتے ہین جسوقت پچھلی رات کو
رئیس موذنین باب النسا پر حاضر ہوکر باواز بلند تکبیر کہتا ہے پیشدست کلید
بردار سنتی ہی کلید بردار سے اجازت لیکر دروازہ مبارک کہولدیتا ہے
جماعت اغوات کے دو وقتہ گنتی ہوتی ہے ایک بعد عصر دوسرا بعد نماز صبح
حنفی کی حرم شریف ہین جالی مبارک کے قریب باب النسا کی طرف جو اغوات
کی حاضر رہنے کی جائے ہے ہر شب وہین رہتے ہین اور تبدل ان کا بعد نماز
اشراق ہوتا ہے اکثر کا یہی حال ہے اور بعض اپنے دورہ موافق اپنے گھر ہین
رہتے ہین اور شب باشی اون کی دالان شرقی مسجد نبوی ہین روبرو محراب
مجیدی کے ہوتی ہے اور قبل وقت نماز عشار خادمین بشری ان کے حرم ہین
لاتا ہے اور بعد نماز صبح کے پھر مکانون کو ان کے لیجاتے ہین اور بجانب
شمال جالی مبارک ایک چبوترہ بطور چہ کنجانہ کے واقع ہے اس کو دکۃ الا[illegible]ین
کہتے ہین وہ جائے اصحاب صفہ ہے اس پر تمام روز عشار تک اور برخواست
تک اغوات حاضر رہتے ہین حجاج اور زائرین مین سے اگر کوئی چاہے
تبرک روضہ شریف مثل خاک پاک جالی شریف اور آب غسل جالی شریف اور
خاشاک جاروب جالی مبارک اور صندل جو پردہ مبارک کے اطراف اندر جالی
شریف کے رکھتا ہے اور پارچہ پردہ مبارک حجرۂ شریفہ اور موم بتی سوختہ

اندرون جالی اقدس اس کو دیتے ہین لیکن ان کو بطور شکرانہ کچھہ یک زر نقد
نذر کرنا بھی ضرور ہے اور یہان کے اغوات نہایت نرم دل اور ذی اخلاق
ہین بخلاف حرم کعبۃ اللہ کے کہ ان کی مزاجون مین غصہ اور جلال غالب ہے
کل خدام مسجد نبوی کی اور مساجد جو مدینہ طیبہ مین ہین ان کی ائمہ اور موذنین
قریب یکہزار کے ہین ان کو بھی وظیفہ حرم شریف کے علاقہ سے ملتا ہے اور
شیخ الحرم کے یہان سے تقسیم پاتا ہے تعداد خطبا اور تکبیر ہین اور ائمہ اور
موذنین حرم مین تین سو ساٹھہ ہے ماہوار امام اور خطیب کی پانچ مجیدی سے [illegible]
تک ماہوار موذن اور مکبر کی ہین مجیدی سے چار تک مجیدی دو روپیہ کی
ہوتی ہے ماہوار اور ہر ایک خدمت کی الگ الگ ہے اور شیخ بھی ہر ایک کا
علیحدہ مگر بعضے ان مین سے ایک شخص دو عہدہ رکھتا ہے جیسا کہ ایک شخص موذن
بھی ہے اور مکبر کا عہدہ بھی رکھتا ہے ماہوار دونون عہدون کی لیتا ہے
علی ہذا القیاس خطیب اور امام اور جو کچھہ کہ یکعہدہ رکھتا ہے فقط موذن یا فقط
امام ماہوار یکعہدہ پاتا ہے یہہ تو تنخواہ یاب ہین سوا ان کے تین سو
اسم علیحدہ ہین ان کو تنخواہ نہین ملتی مگر اوقاف سلطانی سے حصہ ملتا ہے وہ بھی
موذنی مسجد نبوی مین کیا کرتے ہین جمعہ کے روز تکبیرۂ اولی مین دو چار شخص
روبرو منبر نبوی کے حاضر رہتے ہین حسب موقع وقت خطبہ درود اور رضی اللہ
عنہ اور اذان وغیرہ کہتے ہین اس کو جلسہ روسا کہتے ہین تنخواہ ان کی الگ مقرر
ہے بیان اس کا فصل دائی نماز روزینہ مین مذکور ہے رئیس الموذنین فرقہ
موذنین مین کوئی مقرر نہین جو کوئی منارہ حضرت بلال پر جس کو منارہ رئیس کہتی ہین

چڑھے پس وہ رئیس ہے ان ہر فرقہ کا ایک ایک شیخ ہے چنانچہ ان سب شیخ کا
ایک صدر شیخ ہے اگر کسی امر مین ان لوگون سے اذان امامت وغیرہ مین
تفرقہ ہو شیخ الحرم باز پرس اس صدر شیخ سے کرتے ہین اور وہ فرقہ خاص کی
شیخ سے اور وہ اس شخص سے جو اپنے نوبت اور باری مین تفرقہ کیا مگر یہ نہایت
شاذ و نادر ہے ورنہ یہان جو دستورات کہ مقرر ہین اس مین کبھی فرق نہین ہوتا
شیخ الحرم جو پاشا ہی آغا سلسلہ سے اجازت لیکر پچھلی شب سے حرم مین حاضر رہتے
ہین اور بعد نماز فجر اپنے مکان کو جاتے ہین نماز پنجگانہ بلا ناغہ بلکہ اکثر اوقات انکی
حرم شریف کی حضوری مین مصروف ہے پانچوان دروازہ پر ایک ایک بواب اہل شہر
سے مقرر ہے خوش نصیبی اہل ہند ہے کہ بواب حرم رسول اللہ مین ایک ہوا اور ان کی
تو دتو د قرش ہے مسجد شریف مین سقاء و رقیت بطور صراحی کے لیکر یعنی کوزہ وغیرہ
لیکر سبیل کرتے ہین اور بعضے شربت بھی پلاتے ہین ان کا بھی ایک شیخ ہے کہ وقت
سلطانی سے وظیفہ پاتا ہے حرم شریف کے آداب مین یہ قاعدہ مقرر ہے کہ خوجی اور
بواب بغیر عبادت کے قصد کی کسیکو کچھ بوجھ لیکر حرم مین آنے نہین دیتے
کسواسطے کہ راستہ بعض جا کا حرم کی اندر سے قریب ہے تو جانتے ہین کہ یہ رہگذر
کیواسطے داخل حرم شریف ہوتا ہے ایسا ہی کوئی اگر سینی کہانیکی یا زنبیل خالی
لیکر داخل ہو مگر معلوم ہووے کہ یہ طعام معتکفین یا فقراء مسجد کیواسطے یا زنبیل
واسطے خریدی خرما مجلس میں لودگی ہو تو حایل نہین ہوتی اور کسیکو چھڑی یا لاٹھی
لیکر بھی داخل مسجد ہونے نہین دیتی ہان اگر چھوٹی لکڑی دستی تو مضایقہ نہین
اور کوئی چیز بدبو مثل روغن گیاس وغیرہ بھی لانے نہین دیتے اور جو کوئی حرم

مین آکر خلاف اطوار زائرین کی کرے مثلاً در و دیوار خوب دیکھے تو وہان شبہہ
لوگون کو ہوتا ہے کہ یہ شاید بدمذہب ہے تماشائی یا مخبری کے واسطے
یہان حاضر ہوا ہے چنانچہ یہ خاکسار واسطے حلیہ نویسی کے در و دیوار مسجد
شریف بخوبی دیکھا ایک شخص عربی مین فرمانے کہ تم اسماعیلے ہو مین نے کہا
اسمٰعیلے نہین جانتا حنفی ہون پہر فرمایا کہ تم مسلمان ہو تو التحیات پڑھو پس
التحیات پڑھکر سنا گیا کہ تو ان کو اطمینان ہوا دوسرے بار یہ اتفاق ہوا کہ سید
شاہ حماد صاحب چھوٹے صاحبزادے بھی روبروے جالی مبارک کچھہ سرلمے قلم سے
لکہتے تھے یک شخص اغوات کو اطلاع دیا کہ یہ مخبر ہے انمین سے یک شخص
آکر دیکھہ کر کہا کہ یہ کاغذ مین دعا ہے پس یہ سرفرازی رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے تھے الحمد للہ اور آگے جو دس بارہ سال کی حاضر ہونا ہوا تھا
تو اس وقت تواب مسجد شریف کو یہ حکم تھا کہ بعد عصر کوئی شیعہ سے حرم مین حاضر نہو
اور بوابون کو ایسی شناخت تھی کہ صورت دیکھتی ہی جان لیتی تھی کہ یہ شیعہ ہے
ہرچند کہ پہلے سے کچھہ بھی تعارف نہوا اور جب جماعت نماز کہڑے ہوا ان کو
جبراً حرم سے نکالدیتی تھی سبب اس کا پوچھا گیا تو یہ معلوم ہوا کہ نماز کے وقت
لوگ اپنی نماز مین مشغول ہوتے ہین اہل تشیع اپنی قابو کا وقت پاکر جالی شریف
نزدیک حاضر ہوکر ہر دو صحابی کبار جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
کے پاس حاضر ہین ان کی خدمت کی بی ادبی کی ارادہ سے کوئی شئے
ناقابل جالی شریف کے اندر ڈالتے ہین خصوصاً بوقت صلوٰۃ عصر کہ تاریکی
بھی شروع ہوتی ہے اسواسطے ایسے وقتون مین ان کو حاضر رہنے نہین

دیتے لیکن اب وہ تاکید نہین ہی تاہم اب بھی عادت اغوات یہ جاری ہی کہ بعد
ادای صلوۃ فرض کی کوئی ایک شخص ان مین سے جاکر اطراف جالی مبارک کے
پھر کر دیکھ لیتے ہین بعد اس کے سنت ادا کرتے ہین اور تمام روز مین بھی
یہی معاملہ جاری ہی کہ تھوڑی تھوڑے عرصے کے بعد کوئی ایک شخص اغوات سے
اطراف جالی مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی گردش کرکے
دریافت کرتے رہتے ہین بطور پہرہ کے ۔

فصل پنجم

بیان مین کیفیت اذان اور صلوۃ پنجگانہ اور جمعہ وغیرہ کے صبح کی اذان سے
پہلے جب دو نیم ساعت باقی رہی رئیس المؤذنین باب نساء پر حاضر ہوکر باواز
بلند لا الہ الا اللہ کہتا ہے کلید بردار جو حرم شریف مین حاضر رہتے ہین
اون کی آواز سنکر دروازہ شریف کھولدیتے ہین رئیس مذکور حرم شریف
مین حاضر ہوکر ریاض الجنۃ مین چند دوگانہ ادا کرتے ہین وہان سے پھر منارہ
رئیسیہ پہ درود شریف آہستہ پڑھتا ہوا چڑھتا ہے اور منارہ پر بھی چڑھکر
چند دوگانہ ادا کرتا ہے اور پھر عبارت مذکور شروع کرتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لایات لاولی
الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویتفکرون
فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحانک فقنا
عذاب النار ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ وما للظالمین
من انصار ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا ربنا

فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سئیاتنا وتوفنا مع الابرار ربنا وآتنا ما
وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیمۃ انک لا تخلف المیعاد
ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا واخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصراً
کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف
عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین ربنا
آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ربنا
امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین رب اجعلنی
مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی ربنا وتقبل دعائی ربنا اغفر لی ولوالدی
وللمومنین یوم یقوم الحساب۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا و
ترحمنا لنکونن من الخاسرین ربنا علیک توکلنا والیک انبنا
والیک المصیر۔ ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا واغفر لنا
ربنا انک انت العزیز الحکیم۔ ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا
بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف رحیم
ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شئی قدیر لا الہ الا اللہ
لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ فاعلم انہ لا الہ الا اللہ الذین
امنو وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب الذین
امنوا وعملوا الصالحات طوبیٰ لھم وحسن مآب یا ایھا الذین امنوا اذکروا
اللہ وقولوا لا الہ الا اللہ وما بکم من نعمۃ فمن اللہ وما تفعلوا من
خیر یعلمہ اللہ وما تقدموا من انفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ ھو خیر

او اعظم اجرا و استغفروا الله ان الله غفور رحیم افلح من ذکر الله
وقال لا اله الا الله وخاب وخسر من لم یقل لا اله الا الله الجنة نعیمها
لمن قال لا اله الا الله والنار وحجیمها لمن لم یقل لا اله الا الله باسعادت
لمن قام من مقامه ولذ بذ احلامه وذکر الله العظیم المولی الکریم بقلبه
ولسانه وقال لا اله الا الله لا اله الا الله قبل کل شئ لا اله الا الله
بعد کل شئ لا اله الا الله یبقی ربنا ویفنی کل شئ لا اله الا الله قائلها
فی الجنان خلدها الله وعن المیزان البعد الله وعلی الاعراف احله الله
ومن السندس الاخضر کساه الله ومن الرحیق المختوم سقاه الله ومن
الحور العین زوجه الله کل ذالك ببرکة لا اله الا الله یا رب عفوا
ومغفرة وجودا ورحمة ورضامنك یا مولائی وحسن خاتمة بلا محنة
ختامها لا اله الا الله ما احلم الله لا اله الا الله ما اکرم الله لا اله
الا الله لا اله الا الله ما اعظم الله لا اله الا الله عدد ما خلق الله
لا اله الا الله عدد مارزق الله لا اله الا الله عدد ما هو
رزاق لا اله الا الله عدد انفاس الخلائق لا اله الا الله عدد الرمل
والحصی والدقایق لا اله الا الله عدد امواج البحار الدوافق لا اله
الا الله عدد ماهب النسیم الرایق لا اله الا الله عدد ما طاف بالبیت
العتیق طایف لا اله الا الله عدد ما وقف بعرفات الخیر واقف لا اله
الا الله عدد ما لاذ لهذ الجناب الرفیع آمن وخایف لا اله الا الله عدد
ما اشتاق الی قبر هذ الحبیب شایق لا اله الا الله عدد کل راکع وساجد

لا اله الا الله عدد كل قايم وقاعد لا اله الا الله عدد ما كان وما
يكون وعدد ما هو كائن في علم الله لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد يحي ويميت وهو حي دايم لا يموت بيده الخير والله
المصير وهو على كل شئ قدير وانساله اللطف والتدبير فيما جرت به المقادير
هو ربي هو حسبي حسبي الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش
العظيم وكفى بالله شهيد لا اله الا الله محمد رسول الله النبي الصادق
الفاتح الخاتم وسيلتنا الى الله وملاذنا وذخرنا وملجانا عند الله يوم
العرض على الله على هذه الشهادة نحي وعليها نموت وبها نبعث انشا
الله من الامنين الفرحين المطمئنين المستبشرين القانتين يعفو الله
وكرمه ماشاء الله كان ومالم يشاء ربنا وخالقنا العظيم لم يكن ولا حول
ولا قوة الا بالله العظيم استغفر الله العظيم من كل ذنب واسئل الله المولى
الكريم من كل خير واسئله بمنه وكرمه وعفوه وجوده ان يتوب على وان
يغفر لي ولوالدي ولوالدي والدي ولوالديهم ولمن احسن الينا ولمن اسدي
علينا ولمن امر الخير فينا والمشايخنا ولمن اوصانا واوصيناه بالدعاء
ولخاصرتنا ولعامتنا والاحياء نا والاموات نا ولمن فيك احبنا والجميع المسلمين
والمسلمات والمؤمنين والمؤمنات الاحياء منهم والاموات انك يا
مولانا سميع قريب مجيب الدعوات يا مقبل التوبة عن عباده ويعفو
بكرمه عن السئيات القايل تعالى في محكم الايات البينات على لسان
سيد السادات ان الحسنات يذهبن السئيات من بعد سر تذكيري

اشعار حمد و نعت وغیرہ کو پڑھ کر اس آیت پہ تذکیر کو ختم کرتے ہین الا له الخلق والا
تبارک اللہ رب العالمین ہو الحی لا الہ الا ہو فادعوہ مخلصین له الدین الحمد للہ
رب العالمین اور یہ تذکیر رئیس اور ایک نقیب دوسرا موذن منارہ سلیمانیہ پہ
پڑھتے ہین اور طریقہ اوس کے پڑھنے کا یہہ ہے کہ ایک فقرہ رئیس پڑھکر
چپ ہوتا ہے بعد سکوت رئیس وہی فقرہ موذن منارہ سلیمانیہ کہتا ہے
اسیطرح سے ہر دو اس تذکیر کو تمام کرتے ہین اور یہ تذکیر ہفتہ بھر مختلف
نہین ہوتے مدام ایک سے طور پہ پڑھا جاتی ہے بعد اس کے تہلیل
کہتے ہین اور تہلیل ہفتہ بھر ہر اک دن الگ الگ ہے اور تہلیل کو
پانچون منارہ کی موذنین ایک بعد ایک کے تاکہ معلوم تمام لوگون کو ہو وے
کہ وقت اذان تہجد قریب ہے ۔ تہلیل شب شنبہ یہہ ہے لا الہ الا اللہ
الملک الوہاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم التواب ۔ لا الہ الا اللہ رب الارباب
وفاتح مغلق الابواب لا الہ الا اللہ فاتح الباب لکل عبد منیب اداب ومنجی من
تاب من العذاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی لیس علی باب جودہ وکرمہ
حاجب ولا ابواب ولا علی خزاین فضلہ کتاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی
اذا سئل اعطی واذا دعی اجاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی یقبل التوبۃ
عن عبادہ ویعفو بکرمہ عن من تاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی قطرۃ من سحاب
کرمہ علا السحاب ونظرۃ بعین عنایتہ تکشف عنا العذاب لا الہ الا اللہ القایل
تعالی فی محکم الکتاب علی لسان سید الاحباب رب اجعلنی مقیم الصلوۃ ومن ذریتی
ربنا وتقبل دعای ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب لا الہ الا اللہ

محمد رسول اللہ سید الاحباب المنزل علیہ الکتاب الهادی الی طرق الصواب المفضل بالسحاب افضل من مشی علی التراب الذی الہ اخیر آل و اصحابہ خیر اصحاب الداعی الی جنۃ الخلد دار الماٰب تشفیع المذنبین من العذاب صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم صلوۃ دائمۃ باقیۃ الی یوم المرجع و المآب ۔

تہلیل شب یکشنبہ یہ ہے لا الہ الا اللہ الذی ارتفعت بقدرتہ السموات لا الہ الا اللہ الذی زینہا بالنجوم الزاہرات لا الہ الا اللہ ممیت الاحیاء ومحی الاموات لا الہ الا اللہ قاضی الحاجات ومجیب الدعوات وکاشف الکربات لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی اذا سئل اعطی وجاد بالامنیات لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو بکرمہ عن السیئات لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی قطرۃ من بحار کرمہ تملا الطبقات ونظرۃ بعین عنایتہ تذہب الحسرات لا الہ الا اللہ القائل تعالی فی محکم الآیات البینات علی لسان سید السادات ان الحسنات یذہبن السیئات لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ سید السادات المبعوث بالآیات البینات الی کافۃ البریات المؤید بالمعجزات الباہرات الداعی الی روضات الجنات تشفیع المذنبین من الہلکات صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم صلوۃ دائمۃ باقیۃ باللیل والنہار بملاء الارض والسموات ۔

تہلیل شب دوشنبہ یہ ہے لا الہ الا اللہ الملک القہار لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الستار لا الہ الا اللہ یکور النہار علی اللیل ویکور اللیل علی النہار لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی اذا سئل اعطی واذا استجیر اجار لا الہ الا اللہ

الحلیم الکریم الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو بکرمہ عن الاوزار
لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی قطرۃ من بحار کرمہ تملاء الاقطار و
نظرۃ بعین عنایتہ تذھب عنا الاکدار لا الہ الا اللہ القائل تعالی فی
محکم الایات واللہ کار علی لسان نبیہ المصطفی المختار وربک یخلق
ما یشاء ویختار لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ النبی العربی المختار
المبعوث بالھدی والانوار المؤید بالملائکۃ الابرار علم المھاجرین والانصار
الذی الہ خیر ال واصحابہ خیر اصحاب الداعی الی جنۃ الخلد دار القرار
شفیع المذنبین من عذاب النار صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلام
صلاۃ دائمۃ باقیۃ لیس لھا حد ولا انحصار تہلیل شب شنبہ یہ ہے
لا الہ الا اللہ حقا حقا لا الہ الا اللہ ایمانا وصدقا تعبدا لمن لا ناور ھقا
لا الہ الا اللہ تفنی الخلایق وربنا عزوجل حی یبقی لا الہ الا اللہ
المعبود فی سائر الافاق جنوبا وشمالا وغربا وشرقا لا الہ الا اللہ
قائلھا لا یزال فی درج المعالی رقا ومن کل خیر لقاء ومن کل شرو قا
لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی اللہ اسئل اعطی وکان وعدہ حقا لا الہ
الا اللہ الحلیم الکریم الذی قطرۃ من بحار کرمہ تملاء الاکوان رزقا ونظرۃ بعین
عنایتہ تصلح الانسان حقا لا الہ الا اللہ القائل فی محکم ایاتہ علی لسان
نبیہ صدقا وامرا حاثا یا نصلوۃ واصطبر علیھا لا نسئلک رزقا نحن نرزقک
انزلنا علیک القران لتشقی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ المبعوث بالرسالۃ
حقا المنزل علیہ القران صدقا اکمل الخلایق خلقا واحسنھم خلقا وافصح الفصحاء

منفالہ ونطقا دا بر العالمین دا تقی صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ صلاۃ دائمۃ
باقیہ تدوم وتبقی تہلیل شب چارشنبہ یہ ہر فی لا الہ الا اللہ الملک الدیان
لا الہ الا اللہ العظیم السلطان لا الہ الا اللہ ربنا الرحمن وبہ المستعان لا الہ
الا اللہ الحلیم الکریم الذی اذا سئل اعطی واذا استعین اعان لا الہ الا اللہ
الحلیم الکریم الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو بکرمہ عن العصیان لا الہ الا اللہ
الحلیم الکریم الذی قطرۃ من بحار کرمہ تملا الاکوان ونظرۃ بعین عنایتہ تذہب
عنا الاحزان لا الہ الا اللہ القایل بتعالی فی محکم القران علی لسان سید ولد
العدنان ان اللہ یامر بالعدل والاحسان ولمن خاف مقام ربہ جنتان
لا الہ الا اللہ محمد رسول المختار من آل عدنان المنزل علیہ القران الذی
نور اللہ بوجودہ الاکوان المبعوث بالھدی والبیان الی الثقلین الانس
والجان الداعی الی نعیم الجنان شفیع المذنبین من عذاب النیران صلی اللہ
علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم صلاۃ دائمۃ باقیہ فی کل حین واان۔
تہلیل شب پنجشنبہ یہ ہے۔ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ۔ لا الہ الا اللہ
ولا نتوکل الا علی اللہ لا الہ الا اللہ نعم الرب ونعم الالہ طوبی لعبد
احسنہ مولاہ لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی قطرۃ من بحار کرمہ تملاء
ارضہ وسماہ ونظرۃ بعین عنایتہ تقرب العبد الی مولاہ لا الہ
الا اللہ الحلیم الکریم الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو بکرمہ عن
عصاہ لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم القایل تعالی جل ثناءہ وتقدست
اسماءہ علی لسان نبیہ ومصطفاہ واصبر وما صبرک الا باللہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ الذی اصطفاہ من خلقہ واجتباہ قربہ وادناہ رب لحبیب سماہ واعطاہ مالم یعط احداً سراہ وخصہ بالشفاعۃ یوم الجزاء تہلیل شب جمعہ بہ مسنت نہین ہوی بعد تہلیل تہجد کے اذان پانچون منارون پر ہوتی ہے اور موذنین فقرہ اذان کے پانچون منارون پر ایک ایک کے بعد کہتے ہین بعد اذان فقط رئیس الموذنین نہایت خوش الحانی سے یہہ صلوۃ پڑہتا ہے الصلوۃ والسلام علیک یا سیدنا وحبیبنا وشفیعنا وقرۃ اعیننا یا سیدی یا رسول اللہ والصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا جمال ملک اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا من بالشفاعۃ خصک اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا وسیلتنا الی اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا اکرم الخلق علی اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا اول خلق اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا خاتم رسل اللہ الصلوۃ والسلام علیک ایہا النبی السید الحبیب الکریم والنبی الرسول الہاشمی العظیم والروف الرحیم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الصلوۃ والسلام علیک صلی اللہ وسلم علیک وعلی آلک واصحابک وبارک وسلم وعلی ساداتنا وموالینا وائمتنا ابی بکر وعمر وعثمان وعلی ورضی اللہ عن سائر الصحابۃ اجمعین ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما یہی صلواۃ بعد اذان تہجد جو مذکور ہوی بعد اذان ظہر اور عصر اور عشا کے بہی پڑہی جاتی ہے فرق صرف اسیقدر ہے کہ بعد اذان تہجد کے اس صلوۃ کو فقط رئیس الموذنین پڑہتا ہے بعد اذان ظہر اور عصر اور عشا کی پانچون منارہ پر ایک بعد ایک

پڑھتی ہیں اور یہ صلوۃ نصف ساعت نجومی میں ادا ہوتی ہے بعد اذان تہجد کے صلوۃ مذکورہ ادا ہو کر یہ تسبیح شریف پڑھتے ہیں
لا الہ الا اللہ سبحان خالق الاصباح لا الہ الا اللہ سبحان منشی الریاح
لا الہ الا اللہ سبحان خالق الاشباح والارواح لا الہ الا اللہ سبحان من
یعلم اللیل این راح لا الہ الا اللہ سبحان هازم اللیل بضیاء الصباح لا الہ
الا اللہ سبحان مطیر الجناح لا الہ الا اللہ سبحان الکریم الفتاح لا الہ الا
اللہ سبحان اللہ الواحد القہار پھر یہ آیت قراءۃ کرتے ہیں اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
ان اللہ فالق الحب والنوی یخرج الحی من المیت ومخرج المیت من الحی ذالکم
اللہ فانی تؤفکون فالق الاصباح وجعل اللیل سکنا والشمس والقمر حسبانا
ذالک تقدیر العزیز العلیم وھو الذی جعل لکم النجوم لتہتدوا بہا فی ظلمات البر
والبحر قد فصلنا القوم یعقلون وھو الذی انشاکم من نفس واحدۃ فمستقر
ومستودع قد فصلنا الآیات لقوم یفقہون وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ
ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا
بعد اس کے صبح کی اذان محض رئیس المؤذنین دیتا ہے بعد اذان کے
تھوڑے عرصے کے بعد منارہ پر سے اوتر جاتا ہے پھر اقامت جماعت
شافعیہ کے ہوتی ہے جمعہ کے روز اگلی اذان سے پہلے یہ تکبیر کہتے ہیں
للہ ما فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم
بہ اللہ فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر
آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل آمن باللہ وملئکتہ
وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا

غفرانك ربنا واليك المصير لا يكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت وعليها
ما اكتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما
حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر
لنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا مع القوم الكفرين ما كان محمد ابا احد
من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شيء عليما
يا ايها الذين امنوا اذكروا الله ذكرا كثيرا وسبحوه بكرة واصيلا هو الذي
يصلي عليكم وملئكته ليخرجكم من الظلمت الى النور وكان بالمومنين رحيما
تحيتهم يوم يلقونه سلام واعد لهم اجرا كريما يا ايها النبي انا ارسلنك
شاهدا ومبشرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا وبشر المومنين
بان لهم من الله فضلا كبيرا ولا تطع الكافرين والمنافقين ودع اذاهم
وتوكل على الله وكفى بالله وكيلا يا ايها الذين امنوا اذا نودي للصلوة
من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله وذروا البيع ذلكم خير لكم ان كنتم
تعلمون فاذا قضيت الصلوة فانتشروا في الارض وابتغوا من فضل الله
واذكروا الله كثيرا لعلكم تفلحون واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا اليها و
تركوك قائما قل ما عند الله خير من اللهو ومن التجارة والله خير الرازقين
ان الله وملئكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا
تسليما اللهم صل وسلم وزد وانعم وبارك على اشرف عبادك وزين
عبادك سيدنا ومولنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم وزده يا رب شرفا
وكرما ومهابة ورفعة وعزا ومجدا وفخرا وتعظيما بادروا الى طاعة الله

والی طاعۃ رسولہ والی الصلوۃ کان فی امان اللہ تمام ہوی تذکیر
سید اوس کے وہ صلوۃ ہوتی ہے جو بعد اذان تہجد کے ہوتی ہے
پہلا ذکر اوپر ہوا پہرا اذان جمعہ کی ہوتی ہے بعد اذان موذن
منارہ پر اتر آتا ہے ماہ رمضان مین بجائے تذکیر کے یہ تسحیر
کہتے ہین تسحروا اھناکم اللہ پہلے رئیس المؤذنین کہتا ہے پہر
موذنین سکے بعد دیگرے کہتے ہین رئیس کہتا ہے تسحروا الامتیکم
اللہ من بعد سب موذنین کہتے ہین رئیس کہتا ہے تسحروا تاب اللہ علینا
وعلیکم قبلکم اللہ پہر موذنین بہی کہتے ہین پہر رئیس کہتا ہے تسحروا
وعظموا وجدوا واغتنموا شہر الصیام شہر التہجد والقیام والانعام
شہر غفران الآثام یا امتخین الانام ھناکم اللہ اہل منارہ ایک ایک بہی
ہی کہتے ہین پہر رئیس کہتا ہے تسحروا وعظموا وجدوا واغتنموا شہر
رمضان شہر التہجد والقرآن شہر التفضل والاحسان شہر تفتح فیہ
ابواب الجنان وتغلق فیہ ابواب النیران ویصفد فیہ کل مارد
وشیطان یا امۃ سید ولد عدنان ھناکم اللہ اہل منارہ ایک ایک بہی
یہی کہتے تسحروا وعظموا وجدوا واغتنموا ھذہ اللیالی والایام
واکثروا فیہا من تلاوۃ والقیام تدخلوا الجنۃ بسلام یا امۃ النبی
علیہ الصلوۃ والسلام ھناکم تسحروا وعظموا وجدوا واغتنموا
شہر البرکات شہر التہجد والقراءۃ شہر التفضل والحسنات
وتنال فیہ المغفرات وتمحوا فیہ السیئات وتغفر فیہ الزلات وتکفر

فیه الخیرات وترفع فیه الدرجات یا امة سید السادات هناکم الله
سب نمازی ایک کے بعد ایک کہتے ہیں پس کہتا ہے تسحروا هناکم الله تسحروا الا
صبحکم الله تسحروا تاب الله علینا وعلیکم قبلکم الله تسحروا وتنعموا
ومجدوا واغتنموا شهرکم هذا شهر عظیم القدر یا اهل التمکین
من شیق فیه ربه اعتقا فیه الجنان تفتح والنار فیه تغلق فیه
البرکات تنزلت والخیر فیه حققا هنیا لکم یا صائمین فابشروا موذنین
ایک کے بعد اسکو کہتے ہیں پس کہتا ہے عباد الرحمن تسحروا فان فی السحور برکة
سنة نبیکم ولد عدنان فانه قال صلی الله علیه وآله وسلم
للصائم فرحتان فرحة عند افطاره وفرحة عند لقاء ربه کلوا
واشربوا هناکم الله کلوا واشربوا لا صبحکم الله کلوا واشربوا تاب
الله علینا وعلیکم قبلکم الله اهل منارہ اسکے ایک ایک کے بعد کہتے ہیں پس کہتا ہے
کلوا واشربوا وعظموا ومجدوا واغتنموا واحفظوا حرمات
مولاکم الذی خلقکم فهداکم والذی رزقکم فاولاکم بصوم هذا
الشهر الشریف هناکم وبجاه نبیه محمد صلی الله علیه وسلم حیاکم
ورعاکم ولتکملوا العدة ولتکبروا الله علی ما هداکم تقبل الله
وایاکم موذنین ایک ایک کے بعد کہتے ہیں پس کہتا ہے کلوا مما فی الارض
حلالا طیبا واعملوا صالحا اصلحکم کلوا من رزق ربکم واشکروا له
بلدة طیبة ورب غفور کلوا واشربوا وصلوا علی نبیکم خیر الانام
علیه من الله افضل الصلوٰة وازکی السلام پھر بعد اسکے تہلیل کہتے ہیں

جو آسکے گذری پہر بعد اوسکے پہلا رئیس اوتر آتا ہے اور دوسرا رئیس منارہ پر جاکر یہ تسحیر کہتا ہے
قرب الاذان وحان وقت الاذان رحم الله من يتقظ ولصومه تحفظ
ويعن النية والنية اعرض كلوا واشربوا فقد قرب الصباح
واكثروا من التلاوة فى المسا والصباح يا امة اسعد الملاح هناكم
الله اور بھی الفاظ تسحیر جو خیال میں آوے کہتا ہے اور توسل بجناب رسول کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتا ہے اور اشعار بھی دعا سے جو زینت اہل منارہ جیسا کہ رئیس کہر کہتے ہیں
كلوا مما فى الارض حلالاً طيباً واعملوا صالحاً اصلحكم الله
سے زینت اہل منارہ جیسا کہ رئیس کہر کہتے ہیں رئیس کہتا ہے كلوا من رزق ربكم واشكروا
له بلدة طيبة ورب غفور كلوا واشربوا وصلوا على نبيكم خير الانام
عليه من الله افضل الصلوة وازكى السلام ما بقى من الليل الا
قليل واشربوا الماء مع التعجيل سبحان الله العظيم ادبر الليل واقبل
النهار بقدرة العزيز الجبار كل ذالك نقص من الاعمار فاعتبروا يا اولى
الابصار الملك لله الواحد القهار بعد اسکے ابدا اذان تہجد کہتے ہیں
بعد اذان تہجد کے تہلیل وتسبیح روزمرہ جسکا ذکر اوپر ہوا کہتے ہیں بعد اس
کے اذان صبح کی کہتے ہیں **فصل ششم** بیان میں روشنی روضۂ منورہ
اور مسجد نبوی کے حال روشنی روزمرہ کا جب گیارہ گھنٹہ پینتیس ۳۵ دقیقہ
دن کے گذرے ایک شخص عرب اہل بلدہ سے سفید جبہ پہن کمر باندھکر
اغوات کے حجرہ سے کیتہ ؟ چاندی اور پیتل کی اور چھوٹے چھوٹے
موم بتی واسطے روشنی روضۂ منورہ اور مسجد نبوی کے لاکر گیا روں

درجہ مین مسجد مبارک کے قریب جالی شریف متصل اوس دروازہ کے
جالی شریف کے جو روبرو اغوات کے جبوترہ کے ہے بیٹھ جاتے
ہین اور جو لوگ کے نماز کے واسطے حاضر ہوتے ہین اون مین سے چھوٹے اور
بڑے آن کر ایک ایک شخص اون کیفون اور موم بتی مین سے ایک
ایک کیفہ اور موم بتی لیکر اون کے طرف بیٹھ جاتے ہین جب گیارہ
گھنٹہ پر چالیس دقیقہ دن کے ہوتے ایک اور شخص اوس طریق سے
سفید شالا پہن کر کمر باندھکر روبرو حجرہ تاثیہ کے ہو دے آن کر بیٹھ
جاتے ہین جب گیارہ گھنٹہ چالیس دقیقہ ہوتے وہ شخص حجرہ کے
پاس سے اٹھ کر بسم اللہ کہتے ہین تب سب حجرہ اون کے بسم اللہ
کہنے کی سب خوجے بڑے اور چھوٹے جماعت کے اپنے مقام
سے اوٹھ کر باب جبرئیل کے قریب جالی مبارک کے طرف موجہ
کر کے صف باندھکر دست بستہ کھڑے رہتے ہین اور کلید بردار
خوجہ کونجی جالی مبارک کے دروازہ کی لاکر دروازہ مبارک روشن کرتا
ہے کونجیان اور قفل دروازہ جالی مبارک کے تمامی چاندی کے ہین
اور سب کونجیان ایک ہی چاندی کے زنجیر مین ہین وہ زنجیر اس قدر
ہولی اور دراز ہے کہ خوجہ کلید بردار اس زنجیر کو اپنے گلے مین
ڈال کر اغوات کے حجرہ سے باہر نکلتا ہے جب دروازہ مبارک
جالی شریف کا روشن ہوا دو خوجہ وہی حجرہ مین سے دو سونے کے
بکے بڑے بڑے اوس مین موم بتی قریب ڈیڑھ گز کے طول ہین روشن

کرکے باہر لاکر بڑے خوجون کے ہاتھ مین دیتے ہین وہ خوجے اون
یکونکو اپنے ہاتھ مین لیئے ہوے جالی مبارک کے اندر حاضر ہوتے
ہین اور پیچھے دو اور خوجے اون کی جماعت کے جالی شریف کی اندر
جاتے ہین پیچھے خوجون کے اور عرب اہل بلد سے ایک ہاتھ مین چاندی
کا کیفہ دوسرے ہاتھ مین چہوٹے موم بتی روشن کرکے واسطے روشنی
قنادیل اندرون جالی شریف کے حاضر ہوتے ہین جنکو اس سعادت عظمی سے
مشرف ہونا منظور رہو تو خوجونکو نذرانہ دیکر یہی وقت مین اس خدمت روشنی
سے مشرف ہوتے ہین دوسرے خوجے جو باب جبرئیل کے پاس صف
باندہے ہوے کہڑے ہوتے ہین ایک ایک چوب جس کے سر پر دو شاخ
لوہے کے لگے ہوے رہتے ہین واسطے روشنی قنادیل مسجد مبارک کے
جاتے ہین نمازی لوگ جو پہلے سے اپنے ہاتھون مین کیفہ اور موم بتی
لیئے ہوے صف باندہکر واسطے خدمت گزاری روشنی مسجد مبارک
حاضر اور مستعد رہتے ہین موم بتی کو روشن کرکے اون کیفون مین
رکہتے ہین تاکہ فرش مسجد مبارک کا موم بتی کے آنسو سے خراب نہو
پیچھے اون خوجون کے روانہ ہوتے ہین جب خوجہ قندیل مسجد مبارک کو
معہ زنجیر اوس چوب سے نکال کہڑا ہوجاتا ہے وہ شخص جو اپنے
ہاتھ مین موم بتی روشن کیئے ہوئے کہڑا ہوتا ہے ۔

فائدہ صفحہ ہذا جو (۲۹۴) ہے اس کے بعد صفحہ (۳۲۱) ہے فیما بین ان
دو صفحون ہندسات سے سہواً چہوٹ گئے ہین مضمون برابر ملتا ہے

اُس موم بتی سے بتی قندیل کی روشن کر دیتا ہے پھر اُس قندیل کو خواجہ اوپر
دو شاخی مین اُس کے لٹکا دیتا ہے اِسی طرح سے روشنی تمام قنادیل مسجد شریف کی
ہوتی ہے جب سب روشنی ہو گئی سب لوگ جو کیفہ لیگئے تھے اور موم بتیان
بجی ہوئی لاکر اُنھین صاحب کے نزدیک رکھدیتے ہین اور وہ صاحب وہ سب
کیفہ جمع ہوئے بعد اُسی حجرہ مین اعوات کے رکھدیتے ہین اور دو خوجہ چھوٹی
جماعت مین سے روبرو چبوترے کے ہاتھ باندہے ہوئے کھڑے رہتے
ہین جب سب خوجہ روشنی سے فراغت پاکر آوین اُنکی ہاتھ سے سب چیزونکو
روشنی کی لیکر پھر اُسی حجرہ مین رکھدیتے ہین اور جمعہ کی اور پیر کی رات کو وہ
ہر ایک سونے کے ایک شیخ الحرم اپنے ہاتھ مین اور ایک دوسرا نائب شیخ الحرم
جو خوجون مین سے ہین اپنے ہاتھ مین لئے ہوئے جالی شریف کے اندر حاضر
ہوتے ہین اور قاضی اپنے ہاتھ مین جمعہ کی رات کو بخوردان لیکر حاضر ہوتے ہین
اور ہر شب مین بخور کی خدمت ایک شخص علیحدہ کو مقرر ہے اور عادت یہ ہے
کہ خواہ شیخ الحرم یا قاضی یا اور اہل خدمات جب اندر جالی شریف کے حاضر
ہون تو سفید شال پہنکر اور سفید پٹکے سے کمر دن کو باندہکر عطر اور گلاب اور
خوشبو اپنی جسم پر ملکر جالی شریف کے اندر داخل ہوتے ہین اور جالی مبارک
کے اندر حاضر ہونیکا نام داخلی مشہور ہے اور پھر باہر آکر اسکو اُتار دیتے
ہین جالی مبارک مین حجرہ نبوی کے اطراف اور حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا
کے روضہ مبارک کے اطراف ملکر چھتر ہانڈی کانچ کی با زنجیر طلائی کہ زنجیر ایک
ایک کی تخمیناً وزنی اسّی تولہ کی ہوگی آویزان ہے اور سوائے اِس کے

ایک چھپکہ گلا سون کانچی کا بازنجیر طلائی آویزان ہے اور دو جھاڑ طلائی چہار شاخی
ہے کنول وزنی تخمیناً اسی ثار کی ہونگی اور مادر ار اس کے عود دانی انگیٹھیان یعنی
آتشدان اور لنتر اور ہانڈی اور قنادیل سراسر سونے کی بنی ہوئی کہ تعداد مین پینتیس ۳۵ ہین
مواجہ شریف اور بالین شریف کے رخ پر آویزان ہے اور ایک جوڑی درخت
نقروی چہار کنولی کانچی قبہ خاتون جنت مین لگی ہوئی ہین اور دو جفت یکہ کلان
سراسر سونے کے اور ایک جوڑ آئمین کی مرصع الماس سے ارتفاع مین
دو ہاتھ کے اور نیچے اُسکے دو بڑی تہالیا سونے کی معہ دستہاے طلائی
چوکیون پر دھرے ہین اور اُس کے اندر الماس بہت حسن سے جڑا ہوا ہے
وزنی تخمیناً اسی ثار کے ہونگی اور نیچے اُس کے گرد چیری کہ اُن پر گل وبرگ
نقروی جڑے ہوے ہین بچھا جاتے ہین اور دوسرے جوڑ تین ہاتھ کے
ارتفاع مین وزنی تخمیناً ایکسٹو ثار کی مواجہ شریف اندر رکھی ہوئی ہین اور ایکفرد یکہ نقروی
وزن مین دس ثار تخمیناً ڈیڑہ ہاتھ کے ارتفاع مین روضہ شریف مین حضرت خاتون جنت
رضی اللہ عنہا کے دہری ہوئی ہے مسجد نبوی کی تمام ہانڈیان اور جالی مبارک
کے اور یہ یکہ اور جہاڑون مین ہر شب روشنی ہوا کرتی ہے اور سونے اسکے
یکہ نقروی پانچ سات ہین کہ وہ جالی شریف کے اندر رمضان شریف مین روشن
ہوا کرتی ہین معلوم کیا جاوے کہ یہ جو سامان مسجد نبوی کا اور جالی شریف کا لکہا گیا یہ
وہ سامان ہے کہ عادت اسکی ہتا دہ کی اور رواج اس کے استعمال کا جاری
ہے ورنہ اس سامان اور اسباب سے وہ چند زیادہ سامان نقروی اور طلائی اور کانچ
کا لکہو کہا روپیہ کا حرم شریف کی کوٹھی مین پڑا ہوا ہے کہ اس کے استعمال کیطرف

خدام اور حکام کو التفات نہین ہے مثلاً بڑے بڑے بیکتے طوعین اور چاندی کے
بھی وزنی تخمیناً چالیس اثار اور پچاس اثار کے جوڑیان بیشمار ہین کہ بعضے بعضے ان مین
سے بسبب قدامت کے شکستہ بھی ہوگئی ہین اور زنجیر قنادیل کی جو اکثر پیستر
نقروی ہین اور اتنی ہی کوتل موجود ہین اور طلائی زنجیرین اس سے پہا چند موجود
ہین بسبب سرقہ ہونیکے نہین گزرانتے ہین اب باقی سامان جو جالی شریف مین
سوا ے روشنی کے موجود ہے جو کچھ کہ معلوم ہوا ہے وہ عرض کرنے مین
آتا ہے حجرۂ شریف کہ طول مین بیس ہاتھ اور عرض مین پندرہ ہاتھ سراسر پوشیدہ
پردۂ مبارک سے ہے اطراف اسکے مروارید کلان وعمدہ حسب موقعہ لگے ہوے
ہین اور مواجہ شریف کی طرف ایک تختی الماس کی مقدار مین ایک کف دست کے
موافق ہوگی نہایت تابان و درخشان ہے اور لاقیمت ہے سونے کے حلقہ
مین جڑی ہوئی پردہ مبارک مین آویزان ہے اور یہ سب جواہرات سے جو
وہان موجود ہے مستثنی ہے اور سوا ے اسکے تختیان جواہر اکثی شل زمرد
ویاقوت وغیرہ کی بطور خوشہ ریشم مین گہٹی ہوئی کہ عدد مین دو تین سو ہونگی جابجا
پردہ شریف مین آویزان ہے مگر پردہ شریف مین پوشیدہ ہونیکے سبب سے باہر
باہر سے نمایان نہین ہے یہ فقط جو اہرات قیمتی لکھو کہا ردیہ کا ہے کہ اہل اخلاص
نے نثار اقدام اوس صاحب لولاک کے کیئے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وازواجہ وسلم اکثر جواہرات گزرانے ہوے اقربا سلطان روم کی عورتون
مین سے ہے راوی کہتے ہین کہ جسوقت داخلہ جواہرات کا لیا گیا تین سو ز کامل
فقط اسی مین صرف ہوے سوا ے اسکے قریب سو کے بلکہ اس سے

زائد کلام اللہ عجیب عجیب جالی مبارک کے اندر کتابخانہ مین رکھی ہوے
ہین کہ بیان اسکا کما حقہ غیر ممکن ہے تھوڑا سا حلیہ انکا بطور نمونہ کے عرض
کیا جاتا ہے قرآن شریف کے اوراق پر طلا اس قبیل کا دیا ہوا ہے کہ بالکل پتر
سونیکا معلوم ہوتا ہے کاغذ پنا اس کا بالکل تمیز نہین ہوتا اور تحریر حروف روپہ کی
اس قبیل سے کہ جیسا کوئی پتر جما دیا ہے ویسا ہی کاغذ نقروی اور حروف طلائی
ایسے خوشخط کہ ہر حرف اُسکے مثل جواہر کے قابل دید ہے اور باقی اوصاف
اُنکے دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین لکھنے مین نہین آسکتے یہ قرآن گزرانے
ہوسے سلطان کے اور حضرت کے عاشقون نے گزرانے ہین اور بسبب
معروضہ انکی جالی شریف کے اندر رہتے ہین باہر نہین نکلتے حرم شریف مین

بیان روشنی مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

درمیان مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے اڑتالیس درخت روشنی ہین
ہر چند کہ چند درخت اُنمین ایسے بزرگ اور عظیم الشان ہین کہ بڑے بڑے
مکانون کی زینت کے واسطے ایکدو انمین سے کافی اور بس ہے تاہم مسجد نبوی
ایسی وسیع و بزرگ ہے کہ اگر اسکی دو چند بلکہ چہار چند بھی آویزان ہو تو گنجائش
ہے واسطے ایضاح کے حلیہ اور مقام ہر درخت کا بیان کیے جاتا ہے ایک
درخت کانچ کا برنگ سفید اسی کنول کا پتلی شاخون کا چہار حلقے بلندی مین ڈیڑھ
قد آدم کے موافق محاذی گوشہ جالی بالین شریف کے پانچوین چشمہ مین مسجد مبارک
کے آویزان ہے اور گزرانا ہوا سلطان کا ہے کہ اسمین روشنی ہر روز ہوا کرتی
ہے اور ایک جوڑی سرخ درخت کی چالیس کنول کانچ کے طلائی کام سے کٹے ہوئے ولی
پتلی شاخون سے دو حلقہ موافق قد آدم کے بلندی مین محاذی جالی بالین شریف کی

که ایک اُن کا چھپے چشمہ مین اور دوسرا پانچوین چشمہ [illegible]
سے یہ دونون نہایت عمدہ اور کم یاب ہین [illegible]
جبتک وہ زندہ رہا ہزار روپیہ سالانہ اوسکی روشنی [illegible]
رہا بعد انتقال اوسکے فرزند اُس کے آٹھوین دنکی روشنی کا خرچ کرتا [illegible]
اب قافلہ کیوقت اُسمین روشنی کیجاتی ہے اور ایک جوڑی سفید درخت
بارہ کنولی پیتلی شاخون کی کہ ایک اُنمین سے محاذی پہلی خلعت مبارک کے اولے
چشمہ مسجد مین آویزان ہے اور دوسرا محاذی پہلے چشمہ جالی [illegible] شریف کے
پہلے در مسجد مین آویزان ہے اور ایک درخت چودہ [illegible] کنول کا پیتلی
شاخ کا دو حلقے برنگ سفید محاذی پہلا چشمہ جالی پائین شریف کے
آویزان ہے اور ایک درخت چہ کنول کا طلائی کہ شاخ اُسکی سفید کانچ کی
ہے کہ نہایت عمدہ ہے روبرو دروازہ جالی مبارک حضرت خاتون جنت رضی اللہ
عنہا کی آویزان ہے اور ایک درخت اسی کنول کا پیتلی شاخ محاذی گوشہ جالی
مواجہ شریف کے آویزان ہے اِن سب مین ہر روز روشنی ہوا کرتی ہے
اور ایک جوڑی درخت چار کنولی کانچ کے کہ بیخ اور شاخ اوسکی نقروی نقشی
ڈھلی ہوئی وزن مین تخمیناً یکفرد بیس آثار مقابل جالی مواجہ شریف کے آویزان
ہے اور یکفرد ایسی ہی نقروی بیخ و شاخ وے کنول کانچ محاذی اسی کے
آویزان ہے اور ایک درخت اٹھارہ کنول کا دو حلقی کہ بیخ اور شاخ اُسکی نقروی
ڈھلی ہوئی وزن مین بست آثار تخمیناً مقابل جالی مواجہ شریف کے آویزان ہے
اور دو عدد مہتابی طلائی بے آویزہ کانچ روبرو جالی مواجہ شریف کے آویزان

ہے اور اُنمین ہر شب روشنی ہوا کرتی ہے اور ایک درخت کانچ کا تیس کنولی
ملمع نقروی کا ہے کہ شاخ محراب عثمانیہ کی روبرو آویزان ہے اور روشنی اُسمین ہر شب
کو ہوتی ہے اور دو قندیل حلقہ گلاسون کے جھپکے کے طور پر روبرو جالی مواجہ شریف
کے آویزان ہے اور اُسمین روشنی ہر شب ہوا کرتی ہے اور گوشہ جالی مواجہ
شریف سے باب السلام تک آٹھ درخت ہین کہ بعضے اُنمین سے آٹھ کنول بعضے
چھ کنول کے اور بعضو نمین روشنی زیتون کے تیل کی اور بعض مین موم بتی کی
ہر شب ہوتی ہے اور سوا اسکے اخیر درجہ مسجد مین درمیان باب السلام
اور باب الرحمۃ اور مقابل اس کے نو درخت ہین کہ بعض اُنمین سے آٹھ کنولی
اور بعض چھ کنولی ہین اور ہر شب اُنمین تیل زیتون کی روشنی ہوا کرتی ہے اور
ایک درخت نقروی بلا کنول بطرز قدیم وزن مین تخمیناً پندرہ ثار کا مقابل جالی بالین
شریف کے چھٹی چشمہ مین مسجد کے آویزان ہے اور ایک درخت کانچ کا گیارہ
کنولی دو حلقی مقابل جالی بالین شریف کے کہ شاخ اور بیخ اُسکی بھی کانچ کی ہے جالی شریف
سے پہلے چشمہ مسجد مین آویزان ہے اور روشنی اُس مین پیر کی رات اور
اور جمعہ کی رات ہوا کرتی ہے اور ایک درخت کانچ کا پچیس کنول کا بطرز جدید
نایاب کہ شاخ اور بیخ اُس کی ملمع طلائی روبروے محراب نبوی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم درجہ سوم مین مسجد کے آویختہ ہے اور سیدھی طرف منبر مبارک
کے روبروے محراب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکجوڑی درخت کانچ
آٹھ کنول کی کہ شاخ اور بیخ اُسکی پیتل سے ہے آویزان ہے اور اُسمین روشنی
ہر شب ہوا کرتی ہے اور بائین طرف منبر مبارک کے روبرو محراب سلیمانی

کے تین درخت آٹھ کنولی کہ شاخ اور بیخ اُن کی کانچ کی نقشی نہایت عمدہ
لٹکے ہوئے ہین اور اسمین روشنی ہر شب ہوا کرتی ہے اور تین درخت [illegible]
بلندی مین ڈیڑھ قد آدم کی موافق کہ شاخ اور بیخ اُسکی کانچکی نقشی اور اُس کے
سر پر ایک طرہ کانچ کا نہایت عمدہ تیس کنولی محاذی جالی بالین شریف [illegible] کی
پر مسجد شریف مین دہری ہوئی ہین اور سوائے اس کے تین درخت پانچ کنولی
کہ شاخ اور بیخ انکی برنجی یعنی پیتلی شیشم کے سہ پایون پر دہری ہوئی ہین اور
اُنمین روشنی ہر شب ہوا کرتی ہے اور ایک جوڑ بڑی طوقلی موم بتی کی کہ وزن
مین تخمیناً دو من کے ہوگی چاندی کے سکے مین کہ وہ بھی تخمیناً ساٹھ تار کے وزن
مین ہوگی اور ایک چھوٹی جوڑ طوقلی کہ وزن مین تخمیناً پانچ تار کے ہوگی چھوٹے
سکے مین نصب ہے دونون جانب محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دہرے
ہوئے ہین اور ایسا ہی دو جوڑ چھوٹے بڑے طوقلی پیتلی نکو نین دونو جانب
سلیمانی کے اور ایسا ہی ایک جوڑ چھوٹی بڑی پیتلی نکو نین دونون جانب محراب
عثمانی کے دہرے ہوئے ہین لیکن جو محراب عثمانی کی بڑی طوقین ہین اُن
دو محراب کے طوقون سے کچھ کم ہین اور روشنی ان سب بڑے طوقون کی
باعث بلندی کے سیڑہی پر چڑہکر کرتے ہین چنانچہ محراب النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور محراب سلیمانی کی دو جانبون مین واسطے روشنی کے
پیتلی سیڑہی نصب لگیگئی ہے اور محراب عثمانی کے طوقلی روشنی سیڑہی لکڑی
پر چڑہکر کرتے ہین اور ان طوقونمین روشنی جسوقت کہ امام نماز کو کھڑے
ہوتا ہے کرتے ہین اور بعد اختتام نماز کے خاموش کردیتے ہین اور

مثلی ہانڈیکے کہ ارتفاع مین تین ہاتھ اور تعداد مین آٹھ ہین جالی شریف سے سراسر
پتیلی کٹوری کی رکھی ہوئی ہین اور شکل اسکی یہ ہے کہ جسمین بتی لگاتے ہین
ایک ہاتھ بلند بشکل قندیل کے ہین اور نیچے اس کے دو ہاتھ کا دستہ تھالی
پر جما ہوا ہے اسمین بھی وقت نماز کے روشنی کرتے ہین اور دن کو سبز
غلاف اونپر پہنا دیتے ہین اور سوا اسکے چھوٹے ٹیکے ایک ایک
ہاتھ کی بلند کہ وقت قرآن خوانی کے روشن کرتے ہین اور صف مسجد مین انگیٹھی
ہانڈی کانچ کی بازنجیرہائے نقرئی کہ ساٹھ تولہ وزن مین تخمیناً زنجیر ایک ایک
ہانڈی کی ہوگی اور سوا اسکے اکیسٹھ پچھتر ہانڈی بیوتات مین یعنے دالان
ہر دو جانب مسجد شریف کے اور دروازون پر اور جواب مین بازنجیر مثلی آویزان
ہے آگے کل حرم شریف کے ہانڈیان بازنجیر نقرئی تھی اب بسبب سرقہ
ہونیکے جواب اور بیوتات مین سے زنجیر نقرئی نکال لیکر زنجیر پیتلی لگائی ہین
اور اسمین روشنی ہر شب ہوا کرتی ہے اور روبرو چبوترہ اغوات کے
ایک ہانڈی سراسر نقرئی ہے اور محاذی اس کے دو مہتابی طلائی
کانچ کے آویزون کی سرخ آویزان ہے اور روبرو محراب سلیمانی کے
دو لنتر کانچ کے بلندی مین ڈیڑھ ہاتھ کے ہونگے اور ایک لنتر نقشی عمدہ
کانچ کا درمیان مین ان دو کے آویزان ہے اور ایک قندیل کانچ کی نایاب
نقش روبرو سے منبر شریف کے آویزان ہے اور مولود شریف کی راتمین
اور معراج شریف کی شب پانچون منارون پر روشنی قنادیل کی مثل حلقہ اور
دروازہ حرم شریف پر بھی زیادہ ہوتی ہے اور ماہ محرم مین وقت آنے حاجیونکے

بھی ایسا ہی ہوتی ہے اور ایسا ہی شب برات اور شب اول ۲۷ ماہ رجب المرجب
شب لیلۃ القدر اور مولد مصر اور شام کو بوجہ امراء مصری اور شامی کے حاضر
ہوتا ہے آگے مراجعت اپنی (یعنی امیر ۱۲) صحن مسجد شریف میں گیارہ طوق بڑی موم بتی کی
روشنی کر کر مولود شریف پڑھا جاتا ہے اور روشنی درختوں میں اور ہانڈیوں
میں آگے نماز مغرب کے کرتے ہیں اور بعد نماز عشا کے خاموش کر دیتے ہیں
اور پھر بعد اذان نماز صبح کے روشن کرتے ہیں اور بعد نماز حنفی فجر کے
خاموش کر دیتے ہیں جاننا چاہئے کہ فرمان سلطانی اغوات پر اس طور پر
ہے کہ اگر کوئی شخص حرم شریف کے یا جالی مبارک کے نام سے کچھ شے
گزرانے اور اغوات کا حق سوائے اس کے دیگر انکو راضی کر لیوے
تو وہ بیشک حسب معروضہ اسکے گزرانی جاتی ہے اور دخل و تصرف اس پر
کسی کا نہیں ہوتا ہے اگر حق انکا نہ دیوے تو وہ اشیاء خود انکا حق ہے وہ
لے لیتے ہیں ہانڈیاں اندرون جالی شریف کے مہینہ میں ایکبار دھوئی جاتی
ہیں بیس روز کہ دھونے کا دن ہوتا ہے وقت نماز اشراق کے شیخ الحرم
اور نائب الحرم اور خزانہ دار اور مدیر اور شیخ الاغوات وغیرہ روبرو جالی
عورتوں کے روبقبلہ متوجہ جالی شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے صف باندھکر بیٹھتے ہیں اور سب اغوات صف باندھکر روبرو کھڑے
رہتے اور وہاں ایک حصیر بچھا کر اوپر اسکے سفید چاندنی کی پاٹ بچھائی
جاتی ہیں بعد اس کے کتاب اسماء اغوات کی نکال کر ایک ایک کا نام لیکر
پکارتے ہیں جب سب اغوات جواب دیتے اور معلوم ہوا کہ سب حاضر ہیں

تو اُن کو حکم دیتے ہین کہ اندر سے ہانڈیان لاوین پس سب اغوات اندر سے
ہانڈیان لیکر روبرو آنکے رکھدیتے ہین بعد اس کے حکم دیتے ہین پس اغوات
دو دو تین تین ہانڈیان جسقدر کہ نام سے اُنکے کتاب مین لکھا ہوا ہے اٹھا لیکر
اپنے اپنے مکانون مین لیجاتے ہین اور مکانمین اغوات کے عورتین انکی معرفت
کی اپنے اشتیاق سے حاضر رہتی ہین اغوات واسطے دہونیکے اُنکو سپرد
کرتے ہین اور ہر ہانڈی کیواسطے ایک ایک طشت تانبے کا قلعی کیا ہوا
ہے اور ایک ایک صابون کی بٹی اور ایک کپڑا سفید پہلے بہوسی سے دہوتے
ہین اور صابون لگا کر صوف سے دہوتے ہین کپڑے کو پہلے سے دہو لیکر
سکھاتے ہین پھر وہی کپڑے سے ہانڈیون کو پونچھتے ہین بعد اسکے نچوڑ دیتے
ہین اور زنجیرین بھی اسی طرح دہوتے ہین پہلے زنجیرین حرم شریف مین
لاکر اُس چاندنی پاٹ پر جو روبرو شیخ الحرم وغیرہ کے بچھاتے تھی رکھدیتے
ہین اور سب اہل خدمات جو وہان حاضر رہتے ہین سب زنجیرون کو ایک
ایک کر کے دیکھتے ہین شاید کہ کسی نوع کا تفرقہ نہوا ہو وے اُستنے مین
یہ ہانڈیان بھی دہوئی ہوئی وہان لاکر رکھتے ہین پھر سب زنجیرون کو دیکھ لینے بعد
دیکھ کر ہانڈیان اپنے روبرو منگوا کر اپنے ہاتھ سے زنجیرین اُس مین
لگاتے ہین اور اغوات اُن ہانڈیون کو اٹھا لیکر باب شامی جالی مبارک
کے پاس لیجا کر حاضر رہتے ہین شیخ الحرم وغیرہ بھی اُٹھکر کھڑے ہوتے
ہین ایک شخص اُن کے روبرو آنکر کھڑے ہو کر فاتحہ عرض کرتا ہے
اور دعا بھی کرتا ہے پر اغوات ہانڈیان لیجا کر جالی شریف مین گزرانتے ہین

ہر جمعہ کو بعد نماز صبح کے شیخ الحرم بڑی چاندی کیون کو جو اندر گزرانے ہوتے
ہین دہوتے ہین اور اس پانی کے تبرک لوگ مشرف ہوتے ہین حرم شریف کے
ہانڈیان ہر روز تہوڑی تہوڑی دہوئی جاتی ہین یہانتک کہ ہفتہ مین انکا اختتام ہوتا
ہے پھر ابتداء ہفتہ سے یہ کام شروع ہوتا ہے مثلاً جو آج ہانڈیان دہوئی گئی
پھر آجکلے آٹھوین روز اُنکے دہونے کی باری آتی ہے حرم شریف کی صفائی کے
لئے بڑی بڑی جاروب کھجور کی شاخ برگ سے بنی ہوئی بانس کے نیزون
مین بندہی ہوئی ہین اس سے کل حرم شریف کی صفائی ہوتی ہے یہ صفائی اندرون
حرم اغوات اور خادمین حرم شریف سے متعلق ہے ایسے ہی جاروبین بیرون
حرم شریف اطراف کیلئے مقرر ہین جنسے صفائی اطراف حرم شریف اور روبرو
دروازہائے شریف کے ہوتی ہے یہ صفائی بوابان حرم شریف سے متعلق ہے
چند زنبیلین بھی کچرا اُٹھانیکی کے لئے متعلق اسی صفائی کے مقرر ہین یہ کمترین پھر اداے
بھی اس سعادت عظمی سے مشرف ہوا اپنے ہاتھون سے سعادت جاروب
کشی حاصل کیا اور کچرا بھی اُس بارگاہ پاک کا اُٹھایا اور خدمت بابرکت روشنی
اندرون روضہ منورہ اور مسجد نبوی سے شرف سعادت حاصل کیا ہر چند
کہ اِس سعادت عظمی کی قابلیت نہین رکہتا تھا مگر عموم رحمۃ للعالمین اور
شمول مکرمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُمید قوی ہے کہ محض انہی کے
فضل وکرم سے اس ناچیز اور کمترین کی اِس بضاعت مزجاۃ کو قبول فرمائین
اور حق تعالے اپنی فضل وکرم سے عفو گناہان اِس گناہگار کے فرمائے اور
سرفرازی اور عنایت حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس کمترین

بندگان پرداریں مین شامل اور سرفراز رکہے این یارب العالمین شعر مست کہ بامکان تحریر ٭ آزاد کنند بندہ پیر ٭ ای بار خداے عالم آرائی ٭ بر بندہ پیر خود ببخشائی

حرم نبوی مین بہت کچہ سامان صفائی اور روشنی وغیرہ متعلق خدمت گزاری حرم شریف کی مقرر اور مہیا ہے منجملہ آن سامان کے پیتلی ابریقین اور طشت اور آلات آہنی مثل سیخ اور بصورت کفگیر طعام بخش کے حجرہ اغوات مین رکھے رہتے ہین اور اغوات وغیرہ خدمتگاران حرم شریف ہر روز ہر وقت متجسس اور متفحص جابجا حرم شریف مین پہرتے ہین اگر کسی جا دہبہ وغیرہ فرش سنگ مرمر وغیرہ حرم شریف مین آجاوے اُس آلات آہنی سے کہکورکے ابر مردہ کو پانی مین تر کرکے اُس کو پونچہ دیتے ہین یا مقام حضوری عورتون کے ہین جو بچے اُنکے ہمراہ رہتے ہین کوئی بچہ بول و براز کیا ہو اُسی وقت اُسکو پاک اور صاف کردیتے ہین ایک ابریق اور طشت پیتلی مملو پانی سے اور ایک گلگیر اندرون روضہ منورہ کے لیئے جالی مبارک کے اندر قریب مین طلائی لگیون کے ہمیشہ رکہی رہتے ہے اسواسطے کہ اگر اُن لگیون کی موم بتی کا گل زائد ہوجاوے گلگیر سے قطع کرکے طشت کے پانی مین ڈالتے ہین تاکہ گل کی بدبوسے روضہ منورہ مین منتشر نہووے پہر دیکہتے ہین کہ طشت کے پانی مین چند گل موم بتی کے گرے بعد نوعی بدبو پیدا ہوجائے اُس طشت کو روضہ منورہ سے باہر لاکے وہ پانی خالی کرکے بعد تطہیر دوسرا پانی اُس مین ڈالتے ہین اور پہر وہ طشت کو روضہ منورہ کے اندر رکہتے ہین اُسکو دیکہکر زائرین مین یہ مشہور ہے کہ یہ طشت و ابریق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے واسطے ہی اور حضرت

اِس سے وضو فرماتے ہین اور پھر یہ اب وضو حضرت کا تبرکاً سلطان کے پاس جاتا ہے ہر چند اگر یہ امر بھی ہو تو کچھ بعید نہین بلکہ ممکن ہے اسلئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر اطہر مین بجسد شریف زندہ تشریف فرما ہین بعضے صحابائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے نے بعضے خلفائے بنی امیہ کے وقت جنہون نے بہت اہل مدینہ کو ظلماً قتل کیئے اور مسجد نبوی بے بانگ وصلوٰۃ رہی حضرت کی قبر اطہر سے آواز وضو کرنے کی اور اذان کی سُنتے تھے مگر اس حالتین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم برزخ مین تشریف فرما ہین اور کئی ہزار فرشتہ روزانہ حضرتؐ کی خدمت گزاری کیلئے حق تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے اور طبقات رحمت الٰہی حضرتؐ کی قبر اطہر پر نازل ہوتے ہین اس عالم کے پانی سے اس عالم مین تشریف فرما ہوکر حضرتؐ وضو فرمانا خاصہ اُس وقت کا تھا جبکہ حضرتؐ اس عالم مین تشریف فرما تھے اور اس عالم کا پانی حضرت کی خدمت گزاری سے مشرف تھا انہار جنت اور اور آب کوثر حضرت کی خدمت گزاری سے محروم تھے اب حالت یہ ہے کہ اگر ایسی خدمتگزاری کی ضرورت ہو تو حصہ حضرت کی خدمت کا انہار جنت اور آب کوثر کو ملے۔ **فصل ہفتم** ادائے تقریبات سالانہ متعلق مسجد نبوی اور روضہ مطہرہ کی مولود شریف کے مہینہ من گیارہوین تاریخ غسل حجرہ مبارک کا ہوتا ہے یعنے ربیع الاول بعد نماز صبح کے گیارہوین تاریخ دروازہ شریف جالی کا جو واقع خلف مبارک روبروے چبوترہ اغوات سے کہلتا ہے اسکو باب شامی کہتے ہین خوجے بڑی جماعت کے اور شیخ الحرم اور نائب الحرم اور قاضی اسی دروازہ سے اندرون جالی شریف حاضر ہوکر بخور گزرانتے ہین اور نہایت آداب سے صلوٰۃ وسلام

عرض کرکر سامان اندر کا یکے وغیرہ باہر لاکر چبوترے اغوات پر لاکر رکھتے ہین
اور فرش دروازہ کے روبرو سے درجہ باب النسا تک اُٹھا لیتے ہین من بعد اغوات
ہاتھومین آلہ آہنی مثل کفگیر کے لئے ہوئے تختیون کو سنگ مرمر کی جو حجرہ شریف
مین بچھے ہوے ہین لگڑتی ہین تاکہ جو کچھ گرد و غبار اس پر آگیا ہے نکلجاسے جب
تمام تختیان صاف ہوجاوین جاروب دیتے ہین اور روبرو دروازہ شریف کے
ایک بڑا ظرف رکھا جاتا ہے اسمین سقا مشکون سے آب شیرین بھر دیتے
ہین اغوات قطعات ابر مردہ اس پانی مین بھگا کر تمام حجرہ شریفہ کو دہوتے ہین
اور دوسرے خوجے اسپر پانی چہڑکتے ہین جب غسل تمام حجرۂ شریف کا ہوجاوے پھر
دوسرے ابر کے ٹکڑون سے سب سنگ مرمر کی تختیان پونچھتے ہین اور صندل
اسپر چہڑکتے ہین یہ غسل شریف ہوے تک چہوٹی جماعت کے خوجے دور حجرہ
دروازہ شریف کے صف باندہے ہوے دست بستہ کھڑے رہتے ہین
اور کسی شخص کو روبرو سے دروازہ شریف کے جانے نہین دیتے اور پیچھے
ان خوجون کے بہت سے اہل مدینہ کھڑے رہتے ہین تاکہ غسل شریف
تمام ہوتے ہی پانیکو لیوین کوئی اپنے ہاتہ مین ابریق لیا ہوا اور کوئی کوزہ کوئی
مغراف ایسا ہی کوئی کچھ ظرف لیا ہوا اور کوئی کچھ لیا ہوا کھڑے رہتا ہے اور
قاضی اور مفتی اور والی اور شیخ الحرم اور تمام اعزہ اور شرفا مدینہ منورہ کے
علاقہ کے آدمی اپنے اپنے ہاتہ مین بانس لیکر واسطے اخذ تبرک کے حاضر
رہتے جب غسل شریف ہوجاوے دو خوجہ اس پانی کو تقسیم کرتے ہین
پہلے شیخ الحرم اور والی وغیرہ کے واسطے باسنین بہر دیتے ہین پھر اغوات

اپنی اپنی خواہش موافق کوزہ اور دورقین بہر لیتے ہین من بعد تمام حاضرین کو بہر کر
عنایت فرماتے ہین پہلے سب حاضرین مسجد شریف مین اس پانی کو پی لیتے
ہین اور منہ کو اور سر و سینہ کو مل لیتے ہین بعد جو باقی رہجائے اپنے اہل و عیال
کیواسطے مکانون مین لیجاتے وقت تقسیم ہجوم اور کثرت ایسی ہوتی ہے کہ
کئی خوجے اہتمام کیواسطے کھڑے ہوتے ہین پھر بہی اہتمام مشکل ہوتا ہے
لکن تمام حاضرین حسب خواہش مشرف اور سرفراز ہوتے ہین اور کوئی محروم
نہین پہرتا اور جو خوجے اُٹھا رکھتے ہین جب حُجاج اور زائرین حاضر ہون سال بہر
تک اسمین سے انکو تبرک دیتے ہین اور وہ لوگ باحتیاط تمام اپنے ملکونمین
لیجاتے ہین غربا اور مساکین کو روز غسل شریف شربت بہی تقسیم ہوتا ہے
بارہوین تاریخ ماہ ربیع الاول کی مولود شریف ہوتا ہے کیفیت اُسکی یہ ہے
کہ گیارہوین تاریخ ماہ مذکور مین قریب جالی عورتون کے کہ جہان خوجہ سرایہ اکثر
بیٹھا کرتے ہین اور یہ خوجے خاص محل سرائے سلطانکی ہین بہ نیت ہجرت
استنبول سے پروانگی لے آکر یہان حاضر ہین انکو حرم شریف کے کاروبار مین
کچھ مداخلت نہین اور اکثر اُنہین ذی مقدور ہین متصل جالی سے عورتونکی
قریب باب النساء جو ایک مقام ہے وہین نماز بہی پڑہتے ہین اُس جا ایک
سراپردہ لگایا جاتا ہے اور شربت انار کی تیاری ایک مکان مخصوص مین کہ
وہ خاص انہین ابواب متعلقہ حرم شریف کے واسطے ہی ہوتی ہے اور سب
سبیل کرنیوالے پانی کے اسی روز اپنی اپنی دورقان اور کوزہ حکم سرکار
سے لیجاکر اس مکانمین رکہتے ہین اور بوقت نماز صبح بارہوین کو وہ شربت کہ

مصری سفید پر کر نہایت عمدہ اور بہتر جو تیار ہوتا ہے اس سراپردہ مین لاکر
رکہدیتے ہین اور صحن مسجد شریف مین جو چہار ستون چہوٹے سنگ مرمر کے
نصب ہین ایک جانب باب النسا دوسرا طرف باب الرحمۃ کے تیسرا باب مجید
کیطرف چوتہا منارہ اذانکی جانب جانب باب النسا قریب باغ فاطمہ رضی اللہ عنہا
کی جو ستون ہے اسکے متصل ایک منبر رکہا جاتا ہے اور اسپر سفید کپڑے کا غلاف
اور اندر زینون پر بانات سرخ کا فرش رہتا ہے اور جالی سے باغ مذکور کی
سراسر تکیہ اور گدی بچہاتے ہین اور اطراف منبر خالی فرش رہتا ہے یہ سب
کاروبار نماز فجر سے اشراق تک ہوجاتا ہے بعد نماز اشراق ان فرش کے گدی
مذکور پر شیخ الحرم اور نائب انکی اور قاضی اور مفتی اور والی کوتوال محتسب ایسے
ہی سب اہل خدمات آکر بیٹہتے ہین اور فرش اطراف منبر پر سب اہل عسکر
حاضر رہتے ہین اور پیچہے اُنکے سب اہل مدینہ منورہ بیٹہتے ہین جب یہ سب
لوگ اپنے اپنے مقام پر بیٹہ گئے چہار شخص خطبا جمعہ سے بڑی بڑی دستار
اسی طریق پر باندہے ہوے اور چادرین اوڑہے ہوے آکر بازو سے
شیخ الحرم اور مفتی وغیرہ کے بیٹہتے ہین اُنکے پیچہے دو شخص سرونیر لیے کشتیان
اسمین بڑی بڑی بلی عود بتیان روشن کیئے ہوے لاکر روبرو منبر کے رکہدیتے
ہین اور چہار بخوردان منبر شریف کی ہر دو جانب رکہتے ہین پہر ایک خطیب اُن
خطباء مذکور سے اس منبر شریف پر آکر دست بستہ کہڑے ہوکر محاذی روضہ مبارک
سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کے سلام کہکر متوجہ جالی شریف
مودب دست بستہ دو زانو منبر شریف پر بیٹہکر عبارت مولود شریف جعفر برزنجی

۷ یہ باغ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا جنت کی پونجی ہین ۱۲

کی پڑہتے ہین اور عبارت اول مین اس مولود شریف کی جو احادیث صحیحہ بخاری
اور مسلم فضائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مروی ہین کہ مولف مولود
بعد حمد وصلوٰۃ کے انکو ذکر کئے ہین پڑہتے ہین بعد اس کے ہاتھ اُٹھا کر الفاظ
دعائیہ مولود مذکور کو پڑہتے ہین اور سب حاضرین آمین آمین کہتے ہین جب دعا
ہو چکی پھر منبر پر کھڑے ہوکر سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتمین
عرض کر کر اُتر جاتے ہین اور دوسرے خطیب ویسا ہی اس منبر شریف پر چڑہکر
مقابل جالی شریف پہلے سلام عرض کرتا ہے من بعد مودب بیٹھکر بعد حمد
وصلوٰۃ کے وہی عبارت مولود شریف کی متضمن حال ولادت باسعادت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہتے ہین جب عبارت ولادت شریف کی
آوہی خطیب منبر پر کھڑے ہوکر متوجہ جالی شریف ہاتھ بندہے ہوئے تین بار
صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے اور سب حاضرین بھی قیام کر کر یہی
عرض کرتے ہین پھر خطیب منبر پر بیٹھکر حال تولد شریف تمام وکمال بیان کر کر مثل
خطیب سابق دعا مانگتے ہین اور مضمون اسکا فتح ونصرت سلطان اور امن وامان
عامۂ بلاد اہل اسلام اور مغفرت اور رحمت جمیع مومنین ومومنات اور تمام
حاضرین بھی ہاتھ اٹھائے ہوے آمین کہتے ہین جب دعا ہو چکی پھر سلام عرض
کر کے اُترتے ہین تیسرا شخص ویسا ہی پھر سلام عرض کر کر منبر پر چڑہتا اور بعد حمد
صلوٰۃ کے عبارت مولود شریف جسمین حال رضاعت اور حال سفر شام بعثت
مبارک تک عرض کر کر ویسا ہی دعا کر کر اور سلام عرض کر کے اُترتا ہے چوتھا
شخص پھر اسی طریق پر سلام عرض کر کے منبر پر چڑہتا ہے اور عبارت مولود شریف

جسمین حال اخلاق وشمائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کر کے دعا مانگتے ہین اور حاضرین
آمین کہتے ہین اور جب دوسرا خطیب منبر پر پہلا ہوا تھا سعادت کھڑے ہو کر عرض
کرتا ہے پھر صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہکر بیٹھ جاتا ہے اور سب حاضرین بھی بیٹھ جاتے
ہین بہت سے لوگ اس سرا پردہ سے جو اُسکے نزدیک ہوا ہے نکلتے ہین کہ ہاتھون
مین اُنکے کانچ کے گلاس اس مین شربت اور ایک ایک رومال سفید لاکر اُن صاحبونکو
جو گدی تکیہ سے بیٹھتے ہین پلاتے ہین وہ لوگ اول شربت پی کر اس رومال سے
منہ کو صاف کرتے ہین جب سب ان لوگون کو شربت پلا چکے بڑی بڑی مشکون مین
بھر کر ہاتھون مین پیالہ سونے کا ملمع کیا ہوا لیکر سب حاضرین کو اس شربت سے مشرف
کرتے ہین حق تعالے جمیع امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو اس مجلس
مبارک اور شربت مطہر سے مشرف کراوے کہ ایسا با ذائقہ وہ شربت ہوتا ہے
کہ کسی نعمت دنیوی مین وہ ذائقہ نہین حاصل ہے اور جو سبیل کرنیوالے یعنے سقہ
ایک روز آگے سے اپنی دور قان اور کوزے لیجا کر رکھتے ہین اور پھر شربت بھرے
گئے بعد اپنی اپنی تعارف والون مین ایک ایک کوزہ شربت کا پہونچاتے ہین اور
یہ شربت سب حاضرین مجلس خطیب چہارم کے دعا مانگنے تک مشرف ہو جاتے
ہین پھر یہ چوتھا خطیب بھی بعد اتمام دعا ویسا ہی سلام عرض کر کے منبر شریف سے
اُتر جاتے ہین اور سب حاضرین مجلس برخاست کر کر اپنے اپنے مقامون پر
روانہ ہوتے ہین اور رجب کے مہینہ مین ستائیسوین تاریخ اسی طریق کا مولود
ہوتا ہے اور اسکا نام رجبی مشہور ہے لیکن شہر رجب مین اور ربیع الاول شریف
مین تین امر کا فرق ہے ایک تو مقام کہ شہر ربیع الاول مین قریب باغ مذکور

کے منبر شریف رکھا جاتا ہے اور جب منبر شریف صحن مسجد مین متصل اس ستون کے جو منارہ اذان کی جانب واقع ہے رکھتے ہین اور اطراف مین فرش ویساہی شیخ الحرم وغیرہ کیواسطے ہوتا ہے اور اسی طور پر معراج شریف کی حدیث ختم ہوجانے بعد نوبت پڑھتے ہین اور تقسیم شربت وغیرہ بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور دوسرا فرق بوقت کا ہے کہ شہر ربیع الاول مین بعد نماز اشراق جلسہ مولود شریف ہوتا ہے اور شہر رجب المرجب مین بعد نماز عصر کے اور تیسرا فرق یہ ہے کہ مولود شریف ربیع الاول مین فقط اہل مدینہ منورہ اور عساکر وہان کے حاضر رہتے ہین اور شہر رجب مین اطراف اور اکناف سے قافلہ ہر ابتداء ماہ رجب سے بکثرت آتے ہین اور مولود شریف ربیع الاول مین اگر امن طریق ہو تو فقط اہل مکہ معظمہ آتے ہین اور یون تو کوئی مہینہ خالی نہین ہے کہ مدینہ طیبہ مین واسطے زیارت شریف کے لوگ نہ آتے ہون مگر برس مین تین قافلہ بہت بڑے آتے ہین ایک شہر رجب مین اسی رجبی کیواسطے کہ ایک مہینہ آگے تمام اطراف اور اکناف سے لوگ آتے ہین کہ تمام شہر مبارک مملو ہوجاتا ہے دوسرا حج کے بعد اور تیسرا حج کے قبل اور ہر شب جمعہ اور پیر مین بچونکی داخلی جالی شریف کے اندر ہوا کرتی ہے اس طریق سے کہ جو بچہ شہر مدینہ منورہ مین پیدا ہوتے ہین بعد انقضاء ایام چہلہ اس کو حرم شریف مین داخلی کیواسطے جمعہ کی رات مین یا پیر کی شب مین لڑکا ہو یا لڑکی حاضر کرتے ہین اور سینہ پر بچون کے روئی یا کھجور یا پھول رکھکر لاتے ہین بعد نماز مغرب کے ہر ہر بچہ کو ایک ایک خوجہ لیکر جالی شریف کے اندر بجانب مواجہہ شریف کے لیجا کر بٹھا جاتے ہین

اور ایک لحظہ بچہ کو اندر غلاف مبارک کے جو اندرون جالی مبارک پر گزرا نا ہوا ہے کر دیتے ہین اور مشہور یہ ہے کہ جب بچہ کو غلاف شریف کے اندر کرین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست اطہر کو اس بچہ کے منہ اور چھاتی پر پھیرتے ہین جیسا کہ عادت شریف حضرتؐ کی اسوقت مین تھی کہ حضرت اس عالم فانی مین رونق افروز تھے اور بچون کو کمال سرفرازی اور رحمت سے اپنی گود مین لیتے تھے اور دست مبارک اُن کے منہ اور سینہ پر پھیرتے تھے اسلئے سینہ پر بچون کے کہجور وغیرہ رکھلاتے ہین تاکہ وہ اشیا جو سینہ پر بچون کے ہین وہ بھی مشرف ہو جائے پھر ایک لحظہ کے بعد ان بچون کو باہر جالی شریف کے لاتے ہین سب حاضرین انکو نہایت اہتمام سے پیار کرتے ہین کہ اُن کے منہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا دست مبارک پھرا ہے اور وہ اشیاء جو ہمراہ اُن کے رکہی تہی تبرکاً اسمین تقسیم کرتے ہین اور ہر شب جمعہ کو محراب عثمانیہ مین چہار خطبا بیٹھ کر مولود شریف پڑہتے ہین اور علٰحدہ روشنی اُن کے لئے ہوتی ہے۔ **فصل ہشتم** بیان مین کیفیت بلدہ مبارکہ مدینہ طیبہ کے۔ جذب القلوب مین کیفیت ابتدائی آبادی اس بلدہ مبارکہ کی ایسے لکھتے ہین کہ علمائے سیر و تواریخ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کرتے ہین کہ آدمی بعد نجات طوفان کے کشتی نوح علیہ السلام سے جو نکلی وہ اسّی آدمی تھے وہ لوگ اطراف مین بابل کے دس روز کے راستہ اور بارہ فرسنگ کے میدان مین اُترے اور اسمین توالد اور تناسل سے ایک جماعت کثیر ہو گئی نمرود ابن کنعان ابن حام انکا بادشاہ ہوا پھر جبکہ اُنمین نزاع ہوا اختلاف اور علٰحدگی آپسمین پیدا ہوئی ہر ایک

جماعت ایک ایک گوشہ اور ایک ایک کنارہ زمین کا اختیار کیئے اور اُنمین بہتر زبانین
ہوے ایک جماعت کہ وہ اولاد مین سام ابن نوح علیہ السلام کے تھے زبان عربی
الہام حق تعالی سے وضع کیئے اور زمین مدینہ طیبہ پر سکونت اختیار کیئے اول جو
زمین پر زراعت اور درخت خرما نصب کیئے وہی لوگ تھے اُنکو عمالقہ اور عمالیق
کہتے ہین اسواسطے کہ وہ لوگ علاق بن ارفشد بن سام بن نوح علیہ السلام کی
اولاد سے ہین پہر عمالقہ کو ایک مدت کے بعد بسط عظیم اموال اور املاک اور
ولایات مین حاصل ہوا اور ما بین بحرین عمان اور حجاز شام اور مصر تک اُنکے
دست تصرف مین آیا ملک شام کے بادشاہان جابرین اور فرعونین جو ملک
مصر مین ہوے اُنہین کی اولاد سے ہین اور ملک حجاز مین ارقم ابن ابی الارقم
بادشاہ اُنکے قوم سے ہوا اور عمرین اُنکی بہت دراز ہوئین یہانتک کہ چارسو
برس تک صورت جنازہ اُنمین نہین دیکھتے اور نوحہ مسموع نہین ہوتے بعد
قوم عمالقہ کی قوم یہود اِس سرزمین پر نزول کیئے سبب نزول یہود سرزمین مدینہ
طیبہ پر علمار تاریخ کے نزدیک مختلف ہے خلاصہ اُن سب کا یہ ہے کہ جسوقت
موسی علی نبینا وعلیہ السلام واسطے ادائے مناسک حج کے مکہ معظمہ مین آئے
جماعت کثیر بنی اسرائیل کی اُنکی ہمراہ تہے بوقت مراجعت عبور اُنکا سرزمین
مدینہ طیبہ پر ہوا جبکہ اُنھون نے اس سرزمین کو بصفت بلدہ نبی آخر الزمان کے
پائی اُس علامت سے کہ توریت مین پڑہی تھی ایک جماعت بنی اسرائیل سے
مشورت کرکے ترک صحبت موسی علیہ السلام کیئے اور اُسی سرزمین پر اقامت
کیئے پہر ایک جماعت اعراب کی جو نواحی حجاز مین ساکن تہے اُنکے ساتھ موافقت

کیئے پس اس قول پر پہلے اس سرزمین مین یہود اقامت کیئے لاکن راجح قول اول ہے یعنے پہلے یہود کی عمالقہ اُس زمین پر اقامت کیئے واللہ اعلم پہر موسی علی نبینا علیہ السلام لشکر بنی اسرائیلیہ سے قلع اور قمع قوم عمالقہ کا کیئے یہ تقریب نزول یہود کا زمین مدینہ طیبہ پر بنا بر روایت ثانیہ ہے بعد اُنکے قوم انصار زمین مدینہ طیبہ پر پہونچے کہ وہ لوگ اولاد سے یعرب ابن قحطان کے ہین اور یعرب ابن قحطان بقول اکثر مورخین کے فرزند شالخ ابن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام ہین اُنھین کی اولاد سے قبیلہ اوس اور خزرج ہے کہ زمانہ نبوی مین سعادت اسلام سے مشرف بہ لقب انصار ہوے ہکذا فی جذب القلوب ملخصاً جواہر ثمینہ مین مرقوم ہے کہ زمانہ قدیم مین حصار مدینہ طیبہ کو نہین تہا پہلے حصار مدینہ طیبہ کا عضد الدولہ نے بعہد طایع ابن مطیع خلیفہ عباسی ۳۶۰ سنہ ہجری مین بنا کیا اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ اسحاق بن محمد الجعدلی نے ۲۶۳ سنہ ہجری مین حصار مدینہ طیبہ بنایا اور چار دروازے اُس کے مقرر کیا پہر ۵۵۸ سنہ ہجری زمانہ سلطان نور الدین شہید مین حصار مدینہ طیبہ بنا ہوا اور سلطان نور الدین شہید وہی شخص ہے جو حسب الحکم حضرت کے مدینہ طیبہ مین حاضر ہو کر دو شخص نصاری کو جو بارادہ بے ادبی حرم نبوی مین سکونت اختیار کیئے تہے سزا دی پہر سلطان سلیمان ابن سلطان سلیم رومی نے بنیاد قدیم پر حصار مدینہ طیبہ تیار کیئے ابتدا بنا اُنکی ۹۳۹ سنہ اور اختتام اُسکا ۹۴۶ سنہ ہے مدت بنا اسکی سات برس کے عرصہ مین ہوئی چنانچہ بنا حال سلطان کی ہی باقی ہے اور باب مصری مدینہ پر آیہ قرآنی کندہ ہے انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ان لا تعلوا علی واتونی مسلمین مصارف حصار کا

ایک لاکھ دینار سرخ ہے دورہ حصار کا دراغ معماری سے تین ہزار آٹھ سو بہتر دراع ہے اور برج وغیرہ مل کر چار ہزار دراع ہین ابتدا اسکی پچپن کے بعد ۳۸۰ سنہ کی ہے خلاصۃ وفضائل مدینہ طیبہ جو علامہ نقشی سے ہے اسمین یہ تحریر ہے کہ زمانہ نبوت مین حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر مین جوکہ اُس جانب ستون مسجد نبوی جانب قبلہ واقع تہا ستون مذکور پر چڑہکر اذان کہا کرتے تھے اور ابوداؤد اور بیہقی سے روایت ہے کہ ایک عورت بنی النجار سے کہی کہ میرا مکان بلند ہے اور اطراف مین مسجد نبوی کے واقع ہی اسواسطے بلال رضی اللہ عنہ اُس عورت کے مکان پر صبح کی اذان فرماتے کتاب تعریف مین مذکور ہے کہ جو نہر اب مدینہ طیبہ مین جاری ہے مروان ابن حکم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے جاری کیا اصل نہر کی مقام قبا چاہ کبیر ہے سے کتاب در منضود مین لکہا ہے کہ جو عادت موذنین کی حرمین شریفین مین اس باب مین جاری ہوے کہ صلوۃ وسلام بعد اذان ظہر وعصر وعشا اور قبل اذان صبح وجمعہ کے حضرت پر عرض کرتے ہین اور مغرب مین بباعث تنگی وقت کے نہین عرض کرتے اسکو سلطان صلاح الدین ابن یوسف ابن ایوب نے جاری کیا اور بعضے مورخین نے لکہا ہے کہ ابتدا اسکا مصر اور قاہرہ مصر مین ۷۹۱ سنہ ہجری مین ہوا کہ بعضے عاشقین نبوی نے خواب مین اسکا اشارہ پایا اور یہ روایت ماقبل کے مخالف نہین اس باعث سے کہ ممکن ہے بعد سلطان صلاح الدین کے اس تاریخ تک یہ عادت موقوف ہوئی پہر ہوئی مصر مین اس عادت کی ابتدا ہوی ہوی یا سلطان صلاح الدین شب جمعہ

ایک لاکھ دینار سرخ ...

مین خاص حکم دیا ہوے محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ عہد سلطان صلاح الدین
کا قبل ۱۹ھ سے ہی اسواسطے صاحب کتاب نے توفیق و تطبیق درمیان ہر دو روایتون
کے بیان کی ہیر کتاب در منضود مین یہ لکھا کہ صلوۃ وسلام حضرت پر قبل اذان
کے عرض کرنا بدعت حسنہ ہے کہ اُسکو متاخرین صواب جانا ہے کرنے والا
اُسکا اپنی نیک نیتی سے ماجور ہوگا انتہی اب یہان سے وہ احوال شریف
مدینہ طیبہ کا بیان کیا جاتا ہے جو محرر نے بچشم خود دیکھا یا وہان کے ساکنین
سے سنا اس بلدہ مبارک کے اندر کی فصیل مین دروازے ہین ایک بجانب
شرق ہے اُسکو باب الجمعہ کہتے ہین اور اُس دروازے کے باہر جنت البقیع
ہے دوسرا باب المجیدی بجانب شمال ہے اُسکے باہر قریب مین باغ تواہم
ہے کہ شمس الامرا امیر کبیر حیدر آباد دکن نے خرید کرکے سکونت زائرین اور
اور حجاج کیواسطے اُس کو وقف کئے بجانب غروب دو دروازے ہین
ایک باب مصری دوسرا باب صغیران دو دروازون کے روبرو جو میدان
ہے اُسکو مناخہ کہتے ہین اور معنی مناخہ کے نشست گاہ شتر ہے حجاج کے
اونٹ یہان ہی بیٹھتے ہین اور حجاج یہان اترتے ہین اسواسطے کہ اندرون
باب کوئی حاجی داخل سواری شتر سے نہین ہو سکتا یہ چار دروازے جس
حصار مین ہین وہ حصار سنگ بست پختہ ہے فقط باب مصری اور باب صغیر
کی جانب باہر مین حصار دوم ہے کہ بنا اُس حصار کی گلی ہے اور اس حصار
کے اندر قافلہ حجاج معہ سواری شتر داخل ہوتے ہین اس حصار مین پانچ
دروازے ہین ایک باب شامی دوسرا باب کوفہ تیسرا باب العوالی چوتھا

باب قبا پانچوان باب عنبری باب عنبری سے قافلہ حجاج داخل ہوتا ہے اور اسی سے ہی رخصت ہوتا ہے آن دو حصار دمین قریب پچاس ساٹھ ہزار لوگ رہتے ہین اللہم زدو بارک فی امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجوارہ محلی اس بلدہ طیبہ کے قریب ایکسو کے محلے ہین اور طریقہ محلون کا اس طور پر ہے کہ ایک بڑا محلہ ہو اسکے ضمن مین کئی محلے چھوٹے چھوٹے ہین تبرگاً تیمناً نام کیے محلون کا لکھا جاتا ہے کہ ایک محلہ حارت الاغوات ہے کہ اسمین اغوات لوگ رہتے ہین اور یہ محلہ باب الجمعہ اور باب مجیدی بلدہ اور باب نساء اور باب جبرئیل حرم نبوی سے اقرب ہے محرر کو راقم بھی اسی محلے مین سکونت پذیر تھا دوسرا محلہ دروان تیسرا محلہ ارقاق الشعریہ چوتھا محلہ معقد بنی حسین پانچوان محلہ رقاق الطوال چھٹا محلہ رقاق سیدنا مالک رضی اللہ عنہ ساتوان محلہ شقیقہ الشیخی آٹھوان محلہ حوش باشا نوان محلہ حوش تری دسوان محلہ حوش تکارمہ گیارہوان محلہ حزنہ دار بارہوان خوش الجمان باب مصری بلدہ سے باب السلام مسجد نبوی تک ایک سیدہا راستہ ہے دو رقبہ برابر دوکانین ہین اس بازار مین ہر قسم کا پارچہ میسر آتا ہے عمدہ بانات استنبولی کہ اسکو وہان جوق کہتے ہین تین ریال کو اندازہ ملتے ہے ریال سوا روپیہ کمپنی سے کچھ کم ہوتا ہے اسواسطے کہ روپیہ کمپنی وہان پندرہ قرش کو اور ریال بیس قرش کو صرافی ہوتا ہے ریال سکہ فرانس ہے سکہ سلطان مجیدی وہ بیس قرش کو صرف ہوتا ہے پس دو روپیہ کمپنی معادل ایک مجیدی کے ہوتے ہین گنی انگریزی ایکسو پچاس قرش کو صرف ہوتی ہے کہ اس کے بارہ روپیہ پانچ قرش ہوتے ہین مگر صراف لوگ اپنا

ف قریب پچاس ساٹھ ہزار کے سکنہ مدینہ طیبہ ۱۲

ف قریب تعداد ایکسو کے محلہ مدینہ طیبہ بعض اسماے محلہ ۱۲

ف ذکر بازار مدینہ طیبہ

ف ذکر اشیاے مبیعہ

ف ذکر سکہ رائج مدینہ طیبہ ۱۲

حق صرافی اسمین سے ایک قرش بعضے ایک قرش سے زائد لیتے ہین قرش
کے چہارم حصہ کو اہل ہند پیسہ کہتے ہین اور عرب مین عشرہ دیوانی کہتے ہین اسواسطے
کہ قرش کے چالیس دیوانی ہوتے ہین زمانہ قدیم مین دیوانی چلتے تھے مگر اب اُسکا
رواج بالکل مفقود ہو گیا فقط نام ہی باقی ہے قرش دو قسم کے ہوتے ہین ایک تو
فقط نقروی ہوتے ہین دوسرے قسم یہ کہ تانبے کے ہو کر اوپر ملمع نقروی ہوتا
ہے ایک قسم کے قرش سراسر تانبے کے بھی تھے مگر اب اُسکا رواج مفقود ہو گیا
قرش ملمع کے ایک قطع چھ قرش کا بھی ہوتا ہے اور قرش نقروی تین قرش سے
زیادہ اور پون قرش سے کم مصروف نہین ہوتا اسکو ثلاثین دیوانی کہتے ہین اور
قرش ملمع کم آدھے قرش سے سکہ نہین ہوتا باقی ربع قرش جسکو عشرہ دیوانی
کہتے ہین وہ ملمع کا ہوتا ہے اور خمسہ دیوانی نصف اُسکا وہ ملمع کا اور خالص تانبے
کا بھی ہوتا ہے اب رواج مین جو سکہ پون قرش کا تھا اوسپر آدھا پیسہ زائد ہو گیا
یعنے ثلاثین دیوانی خمسہ و ثلاثین کو چلتی ہے خرید فروخت مین روپیہ کپتی برابر بندرہ
قرش کو چلتا ہے اگر اسکو صرافی کرنا چاہین تو صورتین رواج مختلف ہین مثلاً اگر
روپیہ کے قطعات پون پون قرش کے لیوین تو صراف اپنا حق صرافی ڈیڑھ قرش
لیکر ساڑھے تیرہ قرش دیتے ہین اگر روپیہ کے قطعات ڈیڑھ ڈیڑھ قرش کے لینا
چاہین تو حق صرافی آدھا قرش لیکر ساڑھے چودہ قرش دیتے ہین اگر روپیہ کے
قطعات پاؤ پاؤ قرش کے لینا چاہین تو صراف لوگ حق صرافی اپنا سوا قرش
لیکر پونے چودہ قرش دیتے ہین اگر خمسہ عشرین دیوانی یعنے آدھے قرش کے قطعات
لینا چاہین تو حق صرافی دو قرش جا کر تیرہ قرش روپیہ کے حاصل ہوتے ہین

بیع و شری یہان اکثر قرش کے حساب سے ہوتی ہے وقت آنے حجاج اور زائرین
کی دو کانین صرافونکی بہت ہوتی ہین لیکن ہمیشہ دو تین دو کانین صرافونکی اندرون
و بیرون باب مصری کے رہتی ہین اور گنی فرانسیسی بہی ہوتی ہے کہ وہان اُسکو
بنتو کہتے ہین اور بیع و شری مین ایکسو چالیس قروش کو چلتے ہے اور صراف دو
قرش اپنا حق لیکر ایکسو اڑتیس قرش دیتا ہے خمسہ بمنزلہ پیسون کے ہوتے ہین
پیسون کو ملک ہند مین پیسے کہتے ہین اور وہان تفاریق کہتے ہین جیسا کہ ملک*
ہند مین خُردہ بلا دقت دستیاب ہوتا ہے ویسا وہان نہین اسی باعث سے
معاملہ بیع و شری مین قرش زیادہ آتے ہین اور صرافے مین کم آتے ہین جیسا
کہ تشریح اُنکی اوپر ذکر ہو چکی حرمین شریفین مین سب قسم کا پارچہ انداز سے ماپے
جاتا ہے اور اندازہ پون وار بمبی کا ہوتا ہے حرمین شریفین مین انواع اقسام
کے کپڑے بکتے ہین کہ ملک ہند مین ویسے کپڑے میسر نہین آتے چنانچہ
چہینٹ انواع اقسام کی خوش رنگ عمدہ استنبولی وہان آتی ہے کہ ملک ہند
مین ویسی چہینٹ میسر نہین آتی اور چہینٹ کو وہان بسمہ کہتے ہین عمدہ چہینٹ
استنبولی چہار قرش کو اندازہ ملتی ہے اور ادنی قسم کی دو قرش اندازہ تک
بہی ہوتی ہے اور گون بہی اقسام اقسام کی ملتی ہین اور دبیذ بہی بہت عمدہ وہان
ہوتی ہین مکہ معظمہ مین عمدہ دبیذ تیرہ چودہ قرش کو اور مدینہ طیبہ مین تیس قرش
تک ملتا ہے الحاصل ہر طرحکا اور ہر قسم کا مال یہان آکر فروخت ہوتا ہے سورت
اور بمبئی اور استنبول او مصر اور شام سب جا ئے کا یہان مال آتا ہے مدینہ
طیبہ مین ایک بازار علیحدہ درزیونکا ہے کہ اُسمین اکثر عرب اور بعضے ہندی بہی

درزی ہین مزدوری شاہا بانا تی کی ایک مجیدی سے ایک ریال تک بھی لیتے
ہین ریشم ڈوری سب انہین کے ذمہ ہوتی ہے تنگ سازونکی دوکانین
بھی بکثرت ہین اسمین قندیلین انواع اقسام کے اور ظروف تنگ رہتے ہین کرانے
کی بھی دوکانین متعدد ہین کہ اسمین سب قسم کا کرانہ دستیاب ہوتا ہے زعفران
چھہ قرش کو مثقال اور الائچی خمسہ وثلاثین کو درہم ملتی ہے مثقال ساڑھے چار
اور درہم ساڑھے تین ماشہ ہوتا ہے اور شکر سفید جمی ہوئی پوڑون مین بندھی
ہوئی مصر سے آتی ہے اسکو شکر مصری کہتے ہین اور مصری کو نبات کہتے ہین یہ
دونون بارہ قرش کو حقہ ملتا ہے اور گڑ کو قند کہتے ہین یہ نو قرش کو حقہ ملتا ہے
حقہ ڈھائی رطل کا ہوتا ہے اور رطل مدینہ طیبہ کا آدہ سیر سے کچھہ زائد ہوتا ہے
باب السلام کے روبرو قریب مین دوکانین دلالونکی ہین اسمین اکثر کپڑے اور
بہت سامان ہراج کا رہتا ہے بعد نماز ظہر اور عصر کے ہراج ہوتا ہے اکثر لوگ
جو حرم شریف سے باہر نکلتے ہین وہ لوگ شریک ہراج رہتے ہین اور صبح کو بعد
نماز اشراق کے اور بعد نماز عصر کے مغرب تک باہر باب مصری کے بھی اور یہان
سامان بہ نسبت اور دوکانون کے ارزان ملتا ہے مگر یہان ہراج موافق قواعد
شرعی کے ہے یعنے اگر خریدار قیمت مین کچھہ زیادہ کرے اور اسپر کوئی شخص
زیادہ نکرے تو صاحب ہراج پر جبر نہین کہ خواہ مخواہ اس چیز کو خریدار کو دے ہی
دیوے جیسا کہ ملک ہند مین یہ قاعدہ جاری ہے کہ یہ جبر خلاف شرع شریف کے
ہے بلکہ صاحب ہراج کو اسوقت مین اختیار رہے کہ چاہے دیوے چاہے
ندیوے اور روبرو باب السلام کے قریب مین ایک شفا خانہ سلطانی

فائدہ شفاخانہ سلطانی [illegible] مدینہ طیبہ

عمدہ مصفا بنا ہوا ہے اور اطبا اور خدام بمشاہرہ بیش قرار اسمین ملازم ہین بیمار اسمین
اگر جاوے علاج سرکار کیطرف سے ہوتا ہے اگر کوئی اسمین رہنا چاہے ایک پلنگ
آہنی بافرش نرم اور طعام اسکو ملتا ہے اور ایک شفاخانہ مناخہ کے باہر بنا ہوا
ہے خاص فوج پادشاہی کیواسطے مگر جس صورت مین سوائے اہل فوج کے اہل مدینہ بیمار ہوجاوین
تو بہی وہان کے اطبا علاج کرتے ہین لیکن وہانسے دوا نہین دیتے بلکہ فقط نسخہ لکہدیتے
ہین اور مریض کو کہتے ہین کہ دواخانہ باب السلام سے دوا لے لو اور باب مجیدی کے
قریب ایک بڑا مکان بنا ہے اسکو ششوار کہتے ہین بنا اس مکان کی حضرت سیدنا
عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت سے ہے اس مکان مین سامان تجہیز و تکفین اور تابوت میت
اور حمال سرکار کیطرف سے رہتے ہین اگر کوئی مسکین یا لاوارث مرجاوین خواہ اہل
مدینہ سے ہو یا غیر ملک سے اس مکانمین اطلاع کرتے ہین پھر سامان تجہیز و تکفین
اور حمالین اس مکانسے آکر تجہیز و تکفین اسکی کرتے ہین اور صرف اسکا سرکار کیطرف
سے ہوتا ہے اگر میت لاوارث صاحب مال ہو بعد صرف تجہیز و تکفین کے بقیہ مال
داخل بیت المال ہوکر صرف لنگرخانہ فقرا ہوتا ہے نخاولہ ایک قوم بدو ہین وہ سب
شیعہ ہین اپنی اموات کو حرم شریف مین نہین لاتے بلکہ باہر باہر اپنی اموات کو لاکر ایک
دروازہ قبہ اہلبیت کرام کا انکی اموات کے لانے مقرر ہے کہ وقت اموات لانے
کے کہلتا ہے پس وہ لوگ وہانسے اموات اپنی لاکر قبہ شریف کے پاس دفن
کرتے ہین اس بلدہ طیبہ کے لوگ نہایت خوش با مروت متحمل مزاج صاف
طبیعت نیک طینت رحم دل ہین کہ اوصاف انکے بیان سے خارج ہین چنانچہ
کہ آدمی اجنبی اور مسافر ہووے آنسے ایسے اخلاق سے پیش آتے ہین کہ

ف بیان اخلاق اہل مدینہ

جیسا اپنے دوست قدیم سے اگر کوئی شخص واسطے خریداری کے بازار مین جاوے اور اُس کے پاس اُسقدر قیمت نہووے ہرچند کہ وہ چیز بیش قیمت ہووے اُسکو بلا تامل وہ چیز حوالہ کر دیتے ہین چنانچہ محرر اوراق ایک روز بازار مین کسی چیز کی خریدی کو گیا لیکن جسقدر کہ خریدنا منظور تہا اُسقدر قیمت موجود نہین تہی اہل دوکان نے موافق مقصود کے وہ شئے دیا ہرچند فقیر نے اصرار کیا اور کہا کہ قیمت موجود سے زائد نہ لونگا اسواسطے کہ زندگی کا اعتبار نہین پہر تقاضا لاسکتا ہون یا نہین اُنہون نے جواب دئے کہ اگر تم زندہ رہو تو دو اگر مر جاؤ تو معاف ہے یہان کے لوگون کے صبر و شکر کا یہ حال ہے کہ باوجود فقر و فاقہ و عدم لباسی کے کسی سے سوال نہین کرتے اگر کوئی شخص از خود کیسی ہی قلیل چیز دیوے اُسکو بکشادہ پیشانی قبول کرتے ہین اور اُس کے حق مین دعا دیتے ہین دوکاندارون کے وہان یہ اخلاق ہین کہ اگر کوئی چیز یا اسباب خریداری سے گران ہووے کہ خریدار اُسکے تحمل کی طاقت نہ رکہے دوکاندار اپنے غلام کو ہمراہ خریدار کے مکان تک کر کے سامان بآرام تمام پہنچاتے ہین امانت اور دیانت اہل مکا کین کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی لڑکا بے شعور صغیر سن ہی بازار جاوے تو سامان خریداری اُسکو وہی دیتے ہین جو کہ آدمی ہوشیار کو دیتے ہین سب و شتم اور سخت گوئی اُنکے گرد اگرد نہین جاتی اگر کوئی شخص غصہ مین آوے اور شور و شغب کرے اُسکو صل علی محمد کہتے ہین یعنے حضرت پر درود شریف عرض کرو اسواسطے کہ جب آدمی درود شریف عرض کریگا تو ضرور ہے کہ شور و شغب سے باز رہیگا ایک صاحب احباب سے اس فقیر سے بیان کرتے تہے کہ مجہے اکثر ایسا اتفاق ہوا

کہ مین تخم ذرا سا الیون کو زمین سے اٹھا کر دیا ہوں انہون نے بکمال خوشنودی اسکو
قبول کرکے بہت کچھہ دعا دے اخلاق کریمانہ اور صبر اور شکر اور مروت اور حیا
اس سرزمین کی خاصیت اور اثر ہے اگر کوئی غیر ملکی بہی یہان آکر اقامت پذیر
ہوے اسمین بہی یہ باتین پیدا ہوتی ہین پس جو کہ یہان کی پیدائش ہوا تین
یہ باتین کیون نہو یہان کے خاص ساکنین کا اعتقاد نہایت صحیح اور درست ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انکو محبت بہ کمالیت حاصل ہے چنانچہ
غلام امام شہید جو ہندوستان مین مولودخوانی مین شہرہ آفاق تہے اور انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے انکو ایک تعلق تام تہا جبکہ وہ مدینہ پاک سکینہ مین حاضر
ہوئے اور اہل مدینہ کو ان کے یہ حال سے اطلاع ہوئی اکثر اہل مدینہ انکی
دعوت کئے اور انکی زبان سے مولودخوانی کروائی اور قصائد ہندی اور فارسی
باوجود نہ جاننے زبان کے ان سے سننے اور شوق و ذوق پیدا کئے اور
حالت وجد مین آئے ناقل بچشم خود دیکہے ہین کہ بعضے اہل مدینہ قریب
حرم شریف کے جب حاضر ہوے اور یکا یک نگاہ انکے گنبد منیف پر پڑ گئی مغرب
سے صبح تک نگاہ اپنی گنبد شریف پر جمائے رہے اور پلک بہی نہین ماری باعث
انکے خلوص و محبت کے عنایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انپر خاص ہے کہ
جب کوئی وقت مشکل انپر آتا ہے وہ لوگ جالی شریف کو پکڑ کر اپنا مطلب عرض
کرتے ہین انا جارک یا رسول اللہ یعنے ہم لوگ آپکے زیر سایہ ہین کہتے ہین پہر
یہ عرض انکی اجابت دعا مین نیز بہدف ہے فی الفور انکے قلب پر اجابت دعا
کا اطمینان اور تسکین حاصل ہوتی ہے اور مقصود انکا معاً حاصل ہوتا ہے

ف بیان عقائد اہل مدینہ بیان تعصب
ف بیان محبت کا بعض اہل مدینہ کے ساتھ آنحضرت
ف بیان استجابت دعا اہل مدینہ کی بسبب خلوص آنحضرت

حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈراوے تو وہ شخص مجہکو ڈرایا کئی
واردات ہوے کہ ڈرانے والے اہل مدینہ کے سر سبز اور سرخرو نہین ہوے
بلکہ خسر الدنیا والاخرۃ ہوے تفصیل اُن سب واردات کی جذب القلوب مین مذکور
ہے ایک وقت مین خالد بادشاہ نے نقد اہل مدینہ کا بند کر دیا پہر اہل مدینہ کو
غلا از غیب پہنچا قصہ اُس کا بتفصیل فصل معجزات مین آویگا انشاء اللہ تعالے یہ لوگ
جمیع اولیاء اللہ اور ائمہ مجتہدین سے محبت تامہ رکہتے ہین ہر چند ایک مجتہد کے
مقلد ہووین لیکن سب مجتہدین سے محبت اُنکو برابر ہے اور ایک ولی کے طریق
مین داخل ہوئین مگر سب اولیاء اللہ سے خلوص اور عقیدت اُنکو برابر حاصل ہے
جن جن بزرگون کے یہان مزارات ہین اعراس اُن سب کے ہوتے ہین لیکن اکثر
بزرگون کے اعراس اُنکے مزارون پر ہوتے ہین اور بعضو نکا عرس حرم شریف
مین بھی ہوتا ہے چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا عرس حرم شریف مین بہی
ہوتا ہے اور بعضے اولیاء اللہ ہر چند کہ مدفون نہین ہین مگر اُنکا عرس حرم شریف
مین ہوتا ہے چنانچہ سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ صاحب دلایل کہ مدینہ طیبہ مین
مدفون نہین مگر اُنکا عرس مدینہ طیبہ مین حرم شریف مین ادا ہوتا ہے طریقہ اعراس
حرم نبوی مین ہونے کا یہ ہے کہ پہلے صاحب عرس کے نام پر قران خوانی
ہوتی ہے اور بعد مناقب اُنکی مجلس مین پڑہے جاتے ہین اور بوقت مناقب
پڑہنے کے بخور اور خوشبو مجلس مین جلاتے ہین اور اہل مجلس پر گلاب
پاشی کرتے ہین بعد سیب حاضرین مجلس مین خرما تقسیم ہوتے ہین اہل مدینہ کو
حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے خلوص و محبت سب اولیاء اللہ سے زیادہ ہے

ف بیان اعراس اولیاء اللہ کا مدینہ طیبہ مین

ف بیان محبت خاص رکہنا اہل مدینہ کا حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے ۱۲

اکثر عورتون اور بعضے مردون کی وہان کے یہ عادت جاری ہے کہ جب نام مبارک
حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کا آجاوے سر کو اپنے جھکا کے دستور کہتے
ہین کلہ دستور کا اُنکے محاورے مین تعظیم کیواسطے مروج ہے بہ امر خاص حضرت کے
نام مبارک کے ذکر کیواسطے ہے اور جو طریقے اولیاء اللہ کے مدینہ طیبہ مین ہین اور
اُمین ذکر اور شغل ہوا کرتا ہے اکثر اُنمین کئی تو شعبے طریقہ قادریہ عالیہ کے اور
بعضون کو نسبت خاص حضرت کی ذات مبارک سے ہے جہانتک کہ اس
فقیر کو علم ہے نام طریقونکا بیان کیا جاتا ہے ایک طریقہ سمادیہ جو حلقہ ذکر اس طریقے
کا عورتون کی جالی کے پاس مغرب سے عشا تک اور بعد نماز صبح شافعی کی اشراق
تک حرم شریف مین ہر روز ہوتا ہے دوسرا طریقہ سمانیہ جو باہر حرم شریف کے
روبرو باب النساء کے حلقہ ذکر اُسکا دن مین بعد نماز جمعہ اور شب مین آخر شب
پہر دو شیخ کے مکانمین ہوتا ہے اور اہل حلقہ کو بوقت ذکر حالت وجد کی
نمود ہوتی ہے اور انہین شیخ کے مکان زاویہ حضرت غوث الاعظم کا کہ جس کو
یہان کی اصطلاح مین چلہ کہتے ہین اور مکان سیدنا ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ
کا واقع ہے زاویہ اور چلہ مقصود اس جا یئے سے ہے کہ بوقت حضوری مدینہ
طیبہ کے حضرت وہان تشریف فرماتے تھے اس مقام کو شیخ باعزاز واکرام رکھے
ہین اور گیارہوین شب ربیع الثانی کی شیخ طریقہ کے مکانمین عرس شریف حضرت
کا بہ تکلف تمام ہوتا ہے یعنی بڑی بڑی شمع بتیان اور چراغین بکثرت
روشن ہوتی ہین اور لوگ بکثرت جمع ہوتے ہین بعد ختم قرآن مجید کی حضرت
کے مناقب اور کرامات بعبارت عربی خوش الحانی سے پڑہی جاتی ہین

بیان طریقہ ہائے اولیاء اللہ کے جو مدینہ طیبہ مین جاری ہین

اور خرما اہل مجلس مین تقسیم ہوتے ہین اُسی شب مین زوایہ حضرت غوث الاعظم
رضی اللہ عنہ کا اور مکان حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زیارت کیواسطے
کہلتا ہے لوگ اُس مقام پر حاضر ہو کر تیمناً تبرکاً دوگانہ صلوۃ ادا کرتے ہین یہ فقیر بہی
عرس شریف مین حضرت کے حاضر ہوا اور دوگانہ نماز بہی اوسجا ادا کیا حق تعالی
اُسکو قبول فرماوے تیسرا طریقہ شاذلیہ ہے کہ حلقہ ذکر اس طریقے کا جواب مین مسجد
نبوی کے قریب باب مجیدی اندرون حرم شریف ہوتا تہا اب شیخ کے ہی مکان
مین وہ حلقہ مقرر پایا اور یہ امر یعنے تقرر حلقہ ذکر مکانمین شیخ طریقہ کے بوقت حضوری
اس فقیر کے ہوا وجہ اُسکا یہ مسموع ہوا کہ اس طریقہ مین ذکر جہری قیاماً ہوا کرتا تہا
اور اثناء ذکر مین اہل حلقہ بحالت وجد ہو کر زمین سے ایک ایک بالش بلند ہو جاتے
تہے اسواسطے شیخ الحرم نے شیخ طریقہ سے کہے کہ ہرچند کہ یہ ذکر الہی ہے مگر
اس قسم کی حالات جو اہل حلقہ پر وجد مین نمودار ہوتے ہین اور حرم نبوی مقام
حضوری عالی ہے مکان مین ہے ذکر اس طریقہ کا مناسب ہے جیسے حلقہ
ذکر اس طریقہ کا مکان مین شیخ طریقے کے مقرر ہوا چوتہا طریقہ رفاعیہ پانچوان
طریقہ مرغنیہ ہے ذکر خاص اس طریقہ کا مولود مصنفہ صاحب طریقہ جو مسمّی بالسر
ربانی ہے حلقہ اُسکا روز جمعہ بعد اداے نماز کے قریب جالی بالین شریف روضہ
منورہ کے مسجد نبوی مین ہوتا ہے وجہ خصوصیت ذکر و شغل مولود شریف ہونا
اس طریقہ مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ خصوصیت سرفرازی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی صاحب طریقہ پر درباب مولود کے ہوے یعنے ارشاد نبوی صاحب طریقہ
پر ہوا کہ تم ہمارا مولود تصنیف کرو کہ ایک قافیہ اُسکا ہا اور دوسرا قافیہ اُسکا نون رکہو

جبکہ تم مولود ہمارا قراءت کروگے ہم اُس جائے مین تشریف لادین گے
ہرچند کہ قراءت ہر مولود کی خواہ کوئی مولود ہو مقبول ہے اور تشریف فرمائی
حضرت کی بوقت قراءت مولود شریف اکثر اہل نظر کو مشاہدہ ہوئی ہے اسواسطے
حضرت کی اُمت مرحومہ سے ہزارہا لوگ تصنیف مولود شریف کے کئے ہین
مگر فرمایش اور ارشاد حضرت کا درباب تصنیف مولود کے ہونا اور حضرت وعدہ
تشریف فرمائی کا بوقت قراءت مولود شریف فرمانا سرفرازی خاص صاحب طریقہ
مرعلیہ پر ہے پس ایسا مولود جو حضرت کے ارشاد مبارک سے تصنیف کیا جائے
اور حضرت وعدہ تشریف فرمائی کا بوقت قراءت اوسکی فرماوین اور وہ مولود کشفی بھی
روضہ منورہ کے پڑہا جاوے حال اُسکی قبولیت کا اور فوائد اور تاثیرات اُسکی
کیا بیان ہوسکتی یہ کثیف ایکبار جو اُس حلقہ مین حاضر ہوا فوائد اور برکات
متزاید اُسمین پایا بحمد اللہ وحسن توفیقہ تا مراجعت حضوری اس حلقہ کے ناغہ نہین
کیا اور عہد مراجعت کا جب قریب ہوا اجازت اس مولود کی شیخ طریقہ سے
حاصل کیا بحمد اللہ آج تک روز جمعہ قراءت اُس مولود کے ناغہ نہین ہوے
اور قراءت مین اُسکی فوائد عجیبہ دیکہا اثر استجابت دعا بوقت قراءت اس مولود
بارہا دیکہا گیا اور تجربہ مین آیا کہتے ہین کہ صاحب طریقہ مقام قطبیت رکہتے تہے
ماہ ربیع الاول مین بہ تقریب عرس شریف جناب سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین
کے مولود بکثرت ہوتے ہین بعضے لوگ اپنے مکانون مین حضرت کے معجزات
اور فضائل بیان کرتے ہین اور اکثر لوگ اس ایام مبارک مین اندرون حرم
نبوی کے قراءت مولود شریف کرکے خرما تقسیم کرتے ہین ویسا ہی ماہ ربیع الثانی

مین بہ تقریب عرس مبارک حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے اندرون حرم
مولود بکثرت ہوتے ہین اور لوگ اپنے مکانون مین بھی حضرت کا عرس شریف
بہ تکلف روشنی کرکے ادا کرتے ہین کہ ایسی کثرت سے ادا ہونا عرس کا سوائے
حضرت کے کسی اور اولیاء اللہ کا وہان دیکھنے مین نہین آیا چند رباطین یعنے
مسافر خانہ حضرت کے نامزد ہین اور نامزد ہونا رباطون کا حضرت کے اسم مبارک
کے ساتھ ہی خصوصیت حضرت کے ہے ایک رباط قریب حمام کے بنائے ہوئے
ایک عرب اہل مدینہ کے ہے اسمین سوائے عورتون کے مردون کو رہنے کا
حکم نہین ہے اس رباط مین عورتون کی گزر اوقات کیواسطے چکیان اور ظروف
مسی وقف ہین عورتین اکثر چکی پیسکر اُس کی مزدوری سے قوت بسری اپنی
کرتی ہین اور ظروف مسی اپنے استعمال مین لاتے ہین اُس رباط مین ایک
دالان بنا ہوا ہے اُسکو زاویہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کہتے ہین اسمین سبز
بیرخین رکھی رہتی ہین اور اُسجا براہ ادب کوئی سکونت بھی نہین کرتا اور وہان
تمام شب روشنی کرتے ہین اُس بارے مین کرامات غوث الاعظم رضی اللہ عنہ
کے بکثرت ظاہر ہوتے ہین یعنے کوئی وہان کے ساکنین وغیرہ سے کسی
کسی مرض یا مصیبت مین مبتلا ہووے روز اُس بیرخ کو اپنا منہ لگا کے اپنی
حل مشکلات کیواسطے حضرت کے جناب مین ملتجی ہووے معاً اُسکی حل مشکلات
ہوتی ہے دوسری رباط جو حضرت کے نامزد ہے وہ بیرون حصار مدینہ واقع
ہے اُس مین عورتین اور مردین بہت رہتے ہین اور اُس رباط مین بھی حضرت کے
اسم مبارک سے زاویہ نامزد ہے درمیان باب السلام اور باب الرحمۃ کے

ایک ستون مسجد نبوی میں واقع ہے حضرت غوث پاک
مدینہ طیبہ کے اس جائے پشت اُس ستون کی جانب کر کے تشریف
تھے اکثر زائرین اور اہل مدینہ جو اس امر سے مطلع اور واقف ہیں وہاں حاضر
ہو کر تبرکاً دوگانہ ادا کرتے ہیں اور اس ستون پر علامت کیواسطے حضرت
کا اسم مبارک قدیم الایام سے تحریر تھا حال میں بعض متعصبین اہل ترک نے
اوسپر روغن ملدئے ہیں تاہم علامت تحریر کی باقی ہے جیسا کہ مسجد الحرام
مکہ میں ایک ستون قریب باب قطبی کے حضرت کے نام مبارک سے نامزد
ہے اور مشہور ہے کہ حضرت وہاں تشریف رکھا کرتے تھے کیا ذات مبارک
حضرت غوثیہ ہے کہ تمام جہان میں آپ کا شہرہ اور غلغلہ ہے اور اہل حرمین
شریفین وغیرہم سب آپکے مدح خوان اور فدائے اسم مبارک ہیں ولنعم ما
قال الشاعر ؎ وہ کون ہے کہ دل سے ترا ابتلا نہیں * کسکی زبان پہ یار ترا
تذکرہ نہیں - کیا حال ہے اُن لوگوں کا کہ جو حضرت کا مرتبہ نہیں جانتے اسمار
مشائخین مدینہ طیبہ جنکے پاس حلقہ ذکر کا ہوتا ہے وہ یہ ہیں شیخ محمد سمان
شیخ محمد مصطفے شاذلے شیخ مرغنی شیخ جعفر علی سمان شیخ عبد الغنی سمان
ساکنین اس بلدہ شریفہ کے ہرچند کہ اہل دکاکین بھی ہوں سب اہل علم ہیں
مولف کثیف ایکبار واسطے تیاری نیاز مبارک کے اشیار خرید کرنے
کو بازار میں گیا بوقت خریدی اشیار کے ایک دوکاندار سے کچھ گفتگو درمیان
ہوئی انہوں نے اپنے حسن ظن سے کچھ کلمات تعریف بہ نسبت اس
کثیف کے ادا فرمائی کثیف نے اس کے جواب میں کہا فلا تزکوا انفسکم آن

دوکاندار نے اس کے مابعد کی آیتین معہ تفسیر کہدئے پیشہ تجارت بلکہ کل پیشے
ہونا سنت سنیہ انبیاء علیہم السلام ہین اس بلدہ طیبہ مین ذلیل نہین بلکہ معززین
اور علما بھی اُسکو اختیار فرماتے ہین ہر چند کہ علما اس بلدہ مبارکہ مین بکثرت
ہین اور مستورات بھی یہان کی عالم اور حافظ قرآن ہین لیکن جو علما کہ مشہور
و معروف ہین اُنکے اسما تحریر کئے جاتے ہین شیخ عبد القادر شیخ علی زاہد شیخ
سیلمان شیخ محمد دسوقی شیخ خلیل قبری شیخ خلیل فر تیکے شیخ احمد خربرلی
شیخ اسیر احمد شیخ حسین جبرتی شیخ مامون شیخ محمد سعید مغربی اس بلدہ
مبارکہ مین ایک مفتی اور ایک قاضی اور ایک کوتوال ہے کوتوال کو یہان
محتسب کہتے ہین صدر اُنکا باشا محافظ بلدہ ہے اور صدر باشا محافظ بلدہ
کا باشا شیخ الحرم ہے محض مفتی اور محتسب یہان کے اہل بلدہ سے ہین
باقی سب اہل خدمات ترک ہین ماہوار باشا شیخ الحرم کے پندرہ ہزار قرش
اور ماہوار باشا محافظ بلدہ کے پانچہزار قرش اور ماہوار محتسب کی تین سو
قرش ہین ہر سال استنبول سے قاضی نیا آتا ہے اور بعد معاودت کے
اُسکی ماہوار استنبول مین ملتی ہے اور یہ بھی امر مسموع ہوا کہ جسوقت
قاضی حرمین شریفین مین آتا ہے اُس سال اپنا حج فرض ادا کرتا ہے
اور جس سال معاودت کرتا ہے تو سلطان کی جانب سے حج کر کے معاودت
کرتا ہے واللہ اعلم سب اہل خدمات موافق اپنے اقتدار کے استغاثہ
سنتے ہین اور حکام کیواسطے مکان محکمہ سرکاری مقرر ہے وقت کچہری
کا اشراق سے عصر تک ہے اور ایک ہفتہ مین منگل اور جمعہ کی تعطیل ہوتی ہے

مگر محتسب یا نائب محتسب ہر وقت شب و روز محکمہ مین حاضر رہتے ہین انکی تعطیل نہین ترتیب اقتدارات حکام یہ ہین کہ ماتحت سب حکام کے محتسب ہین بالادست محتسب کا بھی باشا ہے جو سر گروہ ہزار فوج کا ہے اور بالادست اسکا باشا محافظ بلدہ ہے اور بالادست انکا باشا شیخ الحرم ہین اگر کوئی شخص محتسب کے فیصلہ پر ناراض ہووے محتسب خود اسکو بین باشا کے بہیجدیتے ہین اگر اسکے فیصلہ پر کوئی ناراض ہون تو بین باشا اسکو باشا محافظ بلدہ کے پاس بہیجدیتا ہے پہر اگر کوئی شخص باشا محافظ بلدہ کے بھی فیصلہ پر ناراض ہووے تو وہ اس شخص کو قاضی کے پاس بہیجدیتا ہے پہر اگر کوئی شخص قاضی کا مرافعہ شیخ الحرم کے پاس کرنا چاہے تو شیخ الحرم انکو فہمایش کرتے ہین کہ حاکم شرع نے جو فیصلہ کیئے ہین ہم اسمین دست اندازی نہین کر سکتے مگر مرافعہ قاضی مدینہ طیبہ بلکہ شیخ الحرم مدینہ طیبہ کا حاکم مکہ معظمہ سنتے ہین اور مرافعہ حاکم مکہ معظمہ کا استنبول مین مسموع ہوتا ہے اگر کوئی شخص شیخ الحرم مدینہ طیبہ کو عرضی ابتداء مقدمہ کی دیوے تو وہ ابتداءً اسکا دعوی نہین سنتے بلکہ عرضی اسکی محتسب یا قاضی یا محافظ بلدہ جیسا انکو مناسب معلوم ہوئے وہان بہیجدیتے ہین مدینہ طیبہ مین ایک شیخ السادات ہین کہ وہ بھی سید ہوتے ہین سلطان برعایت آداب سادات شیخ السادات کو مقرر کیا کام انکا یہ ہے کہ انکے دفتر مین جن جن کے نام لکھے ہین انکے حبس اور تعزیر کے باب مین حاکم بالکل دخل نہین دیتے بلکہ ایسے امورات کو شیخ السادات کے تفویض کر دیتے ہین اور دوسرا یہ امر انکی تفویض ہے کہ جو کچھ وظایف

اوقاف سلطانی کی طرف سے سادات کو مقرر ہین شیخ السادات کی جانب سے تقسیم ہوتے ہین چند سال کے عرصہ سے کاغذ اسٹامپ حرمین شریفین مین جاری ہوا مگر نہ اسقدر گران کہ ہندوستان مین ہے بلکہ نہایت آسان اور ارزان کہ لینا اسکا کسی پر دشوار اور گران نہین تحریر قبالجات اور وصیت ناجات اور جو عرائض کہ پاشا محافظ بلدہ کے پاس پیش کیا جاوے صرف اس کاغذ کا ہوتا ہے اور جو عرائض کہ شیخ الحرم یا قاضی یا محتسب کے پاس پیش ہووین وہ کاغذ سادہ پر پیش ہوتے ہین محکمجات قضاۃ وغیرہ مین تشدد نہین کہ جو کوئی دعوی پیش کرے خواہی نخواہی بذریعہ وکلا کرے جیسا کہ ہندوستان مین حکام نے بندوبست کر رکھا ہے بلکہ اکثر اہل مقدمات بذات خود دعوی پیش کرتے ہین فقط مخدرات یا وہ لوگ کہ جنکو طریقہ عدالت کا معلوم نہووے یا جو لوگ محکمہ مین جاتے ہین عار رکھتے ہووین بذریعہ وکلا دعوی پیش کرتے ہین اسواسطے وکلا لوگ یہان بہت کم ہین یعنے محکمہ قضاۃ مین فقط چار یا پانچ وکیل ہین فقیر یہ سمجھتا ہے کہ قلت وکلا مین علامت دادرسی حاکم ہے جسقدر جہان وکلا زائد عذر زائد ہے ماسواے اسکے فیصلون کو بھی یہان چندان امتداد اور تامل نہین ہوتا بلکہ انفصال مقدمات بہت جلد ہوتا ہے محتسب کے پاس دعوی پیش کرتے ہین کچھ عرضی کی ضرورت نہین بلکہ زبانی دعوی کافی ہے اور بمجرد دعوی پیش کرنیکے فوراً طلبی مدعی علیہ کی ہوتی ہے اور جو آدمی طلب مدعی علیہ کیواسطے جاتا ہے اسکو وہان مرسول کہتے ہین ہرچند کہ پاشا شیخ الحرم پاشا محافظ بلدہ سے بالادست ہین مگر نہ من کل الوجوہ بلکہ سلطان کا یہ حکم ہے کہ پاشا محافظ بلدہ بصلاح

ومشورت پادشاہ شیخ الحرم کے کام کرین تو بہتر ہے خزانہ سرکاری مدینہ طیبہ مین
دو ہین ایک وہ خزانہ ہے کہ جسمین مصارف حرم شریف اور محاصل اوقاف متعلق
حقوق اہل مدینہ طیبہ مثل سادات ومشایخین وغیرہ کا اُس خزانہ مین داخل ہوتا
ہے اور وہان سے تقسیم اور خرچ ہوتا ہے اُسکو خزانۂ جلیلہ کہتے ہین دوسرا
وہ خزانہ ہے کہ جسمین مصارف فوج داخل ہوتا ہے اُسکو خزانۂ برّانی کہتے ہین
اور ناظم دونون خزانون کا ایک ہی شخص ہوتا ہے وہان لشکر کے دو قسم
ہین ایک لشکر نظام ہے دوسرا لشکر ضبطیہ ہے لشکر نظام وہ ہے کہ جو
استنبول سے حفاظت مدینہ طیبہ کیواسطے آتا ہے یہ لشکر محض بوقت ضرورت
او پیش ہونے امر سترگ کام آتا ہے اس لشکر کی ماہوار ہر چند بیش
قرار ہوتی ہے مگر مدینہ طیبہ مین محض ڈیڑہ مجیدی کہ اُس کے تین روپیہ
کلدار ہوتے ہین ماہانہ ملتے ہین صرف گاذر اور حلاق اور طعام اور لباس سرکار
کی جانب سے ملتا ہے ماورا اُسکے ہے لشکر ضبطیہ وہ ہے کہ حاکم ساکنین لبدہ کو
قواعد تعلیم کرکے اُنکو اپنی نظر مین رکھتا ہے بوقت ضرورت بقدر ضرورت اُنکو
نوکر رکھتا ہے اور اُن سے محض کار روزمرہ مثل پہرہ دروازون شہر کا اور
نگہداشت سامان محکمہ جات لیا جاتا ہے یہ لوگ تا وقت ضرورت نوکر اور بعد
برطرف ہوتے ہین اور خود اُنکو بھی اختیار ہے کہ جب چاہین جب ترک ملازمت
کرین بخلاف نظام کے کہ اُنکو ترک ملازمت کے باب مین اندرون مدت مقررہ
اُنکی اختیار حاصل نہین اکثر بدّو ہیلے اور اہل ولایت جو مدینہ طیبہ مین سکونت
اختیار کئے ہین بخوشی وخواہش فوج ضبطیہ مین داخل ہوتے جیسا کہ فوج

نظام کا ایک سرگروہ ہوتا ہے ویسا ہی فوج ضبطیہ کا ایک سرگروہ ہوتا ہی دونون
سرگروہونکو بین باشا کہتے ہین اور جو بین باشا کہ بالا دست محتسب کا ہی وہ لشکر
ضبطیہ کا بین باشا ہے نہ لشکر نظام کا تعداد لشکر نظام جو دوانا مدینہ طیبہ مین
رہتا ہے وہ دو ہزار ہے لشکر ضبطیہ کا تعداد کچھہ منضبط نہین تمام ممالک محروسہ
سلطنت عثمانیہ مین سلطان کے یہ عادت جاری ہے کہ ہر ایک گھر مین سے
ایک لڑکا لیکر اپنے لشکر مین داخل کرتے ہین مگر حرمین شریفین مین سے
براہ ادب نہین لیتے نظام ایک ایک ہزار کا علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے اور ہر ایک
نظام مین ایک بڑا طبیب رہتا ہے اُس کی زیردستی مین اور ایک طبیب رہتا
ہے کہ اُسکو جراح کہتے ہین اور جراح کی زیردستی مین اور دو تین شخص
ہین کہ بعضے اُنمین دوا دینے والے ہوتے ہین اور بعضے دوا کا خرچ لکھنے والے
ہین ویسا ہی اہل بلدہ کے علاج کیواسطے جو شفاخانہ ہے اُسمین اطبا اور اُنکی
زیردست ہین سب طبیبون مین ایک بڑا طبیب صدر رہتا ہے اُسکو شیخ الاطبا
کہتے ہین قاضی اور مفتی اور باشا محافظ بلدہ اور باشا شیخ الحرم اور مدیر
وغیرہ کے محکمات مین منشیان مقرر ہین کسی جا دس کسی جا پندرہ کسی جا آٹھ
کسی جا سات ہین تنخواہ اُن سب کی ماہانہ پانچ ہزار قرش سے دوسو قرش تک
مقرر ہے کام منشیون کا جہان جہان دریافتہ ہے تحریر اظہار ہے اور جہان
جہان خزانہ ہے تحریر حساب مصارف و مداخل ہے سلطان روم کہ حق تعالے
نے اُنکو حصہ خدمت حرمین شریفین کا عنایت فرمایا ہے کمال عقیدت اور آداب
نسبت حرمین شریفین رکھتے ہین زمانہ قدیم مین جو کوئی شخص اہل حرمین شریفین سے

ف سرگروہ بین باشا کہتے ہین

ف لڑکے ہر گھر سے لینا

ف طبیب و جراح

ف شیخ الاطبا

ف منشیان

ف تعظیم حرمین

سلطان کی ملاقات کو جاتا خواہ ادنی ہو یا اعلی اُس سے ہر وقت ہی تعظیم سے ملاقات کرتے اور اُنکو اپنے پاس بے تکلف آنے دیتے بعد اُسکے جب زمانہ کا انحطاط ہوا چند لوگ اہل حرمین شریفین مین سے واسطے تعظیم کے ہوے اور ویسے لوگونکی ملاقات ہی ہر وقت مقرر یا سے کہ سلطان ہین ہی اُسنے ملاقات کرتے تھے لیکن حال مین یہ امر مسموع ہوا کہ وزرا سلطنت روم نے آپسمین مشورت کر کے حکام اتراک حاضرین مدینہ طیبہ کو لکھ بھیجے ہین کہ اگر کوئی اہل مدینہ طیبہ سے استنبول مین جانیکا ارادہ کرین اُنکو حتی الامکان بفہمایش روک دیوین وجہ اُسکی یہ مسموع ہوئی کہ شاید وہ لوگ کسی امر مین سلطان سے اپنی شکایت نکرین اسواسطے کہ اہل حرمین شریفین سے سلطان بکمال عقیدت اور خلوص ملاقات کرتے ہین اور وزرا سے اُسقدر خدمتگزاری حرمین شریفین کی ادا نہین ہو سکتی جیسا کہ دفتر سلطنت مین تفصیل اُسکی تحریر ہے ایک تہوڑا حال عقیدت سلطان کا عرض کیا جاتا ہے معلوم کیا چاہیے کہ اُس طرف ممالک مین دستور ہے کہ اہل مملکت وزرا اور امرا اپنا اپنا ایک ایک وکیل واسطے دعا کے مقرر کرتے ہین چنانچہ باشا مصر اور باشا شام اور سلطان روم اور اُنکے وزرا اور امرا کی جانب سے ایک ایک وکیل مدینہ طیبہ مین دعا کیواسطے مقرر ہے موکلین اپنے اپنے وکیلون کو حسب مقدرت بہت کچھہ سلوک کرتے ہین ایسے وکیلونکو یہان کی اصطلاح مین وکیل فراشہ کہتے ہین سید اسعد امام سلطان کے وکیل مدینہ طیبہ مین تھے سلطان نے اُنکو طلب اپنے یہان کر لئے

اب وہ نہایت مقرب سلطانی ہین اور سلطان اون کی بہت سخن شنوی کرتے
ہین اسواسطے مدینہ طیبہ مین اب دو فریق ہورہے ہین ایک وہ فریق ہین جو
سید اسعد سے تعلق رکہتے ہین اُنکا نام فریق اسعدیہ مشہور ہے دوسرا فریق
وہ ہے کہ جو وزراء سلطانی کے ساتھ تعلق اور توسل رکہتے ہین اُنکو فریق عثمانیہ
کہتے ہین اسواسطے کہ سلطنت روم سلطنت عثمانی کہلاتی ہے حال مین ایک
امر واقع ہوا کہ پاشا شیخ الحرم مکہ کہ اُسکو والی جدہ کہتے ہین بالادست حکام
مدینہ ہے اُسکو درباب تغیر و تبدیل حکام اہل مدینہ کے اختیار اور اقتدار تام
حاصل ہے حسب قواعد وضوابط ملکیہ کے حکام مدینہ طیبہ کو تغیر و تبدل کا حکم
لکہا چونکہ اُنکو تغیر و تبدل اپنی مدینہ طیبہ سے منظور نہ تہی اُنہون نے بتوسل
سید اسعد درباب منسوخ ہونے حکم تغیر و تبدل کے سلطان کے پاس عرضی
پیش کیئے بمجرد عرضی پیش ہونے کے حکم تغیر و تبدل کا منسوخ ہوا اور
وہ لوگ اپنے اپنے عہدہ اور خدمت پر قایم اور بحال مدینہ طیبہ مین رہے
اور حسب حکم بحالی خلاف قاعدہ بلا توسط وزراء سلطنت کے مدینہ طیبہ مین سلطان
کے یہان سے آیا پہر والی جدہ اور وزراء سلطنت نے ہرچند دست و پازنی کیئے
کچھ مفید نہوا اور اب اُس کے اگر اہل مدینہ پاشا محافظ بلدہ یا پاشا شیخ الحرم
کے حکم سے ناراض ہووین عرضی ناراضی اور شکایت حکام بذریعہ سید اسعد
کے سلطان کے پاس پیش کرتے ہین بمجرد پیش ہونے عرضی کے موافق
مقصد اہل مدینہ کے سلطان کی جانب سے کارروائی ہوتی ہے چنانچہ قبل
ایک دو سال کے ایک ہی امر کی شکایت مین دو تین پاشا شیخ الحرم کا مدینہ منورہ

تبدل ہوا وہ یہ ہے کہ اہتمام سے باشا شیخ الحرم کے مرمت شکست و ریخت
حرم نبوی کی ہوتی ہے جبکہ چونہ اور گچ مرمت حرم کیواسطے تیار ہوا کیے لوگ
اہل مدینہ سے شیخ الحرم سے درخواست کیے کہ سامان مرمت حرم میں سے
ہمارے مکانون کی بہی مرمت کیا جاوے ایک شیخ الحرم نے تو جواب صاف
دیے کہ یہ تیاری حرم کا سامان ہے اسمین سے ہم تمہین نہ دینگے انکی
شکایت اہل مدینہ کی جانب سے سلطان کے پاس پیش ہوئی سلطان نے
کہے کہ اگر مرمت مکانات اہل مدینہ کی ہوتی تو بھی عین خدمت گزاری حضرت
کی تھی خزانہ سلطنت مین موجب برکت تہا اچھا اگر اہل مدینہ شیخ الحرم
سے ناراض ہون تو انکی تبدیل کیا جاوے پہر دوسرے باشا شیخ الحرم
سے بہی یہی معاملہ واقع ہوا کہ بوقت مرمت حرم شریف کے کئی لوگ
اہل مدینہ سے اپنے مکانونکی مرمت کی درخواست کیے شیخ الحرم اپنا
انجام کار کا خیال رکہکر اہل مدینہ کو کہے کہ اچہا تم لوگ ایک ایک درخواست
مرمت مکان لکھکر داخل کرو بعد انصرام مرمت حرم شریف کے تمہارے
مکانونکی مرمت کی جاویگی اسپر بہی اہل مدینہ شیخ الحرم کی شکایت سلطان
کے پاس کیے سلطان نے اس شیخ الحرم کی تبدیل کیا فی الحال بجارہ
جنگ اوس کے سبب سے ممالک محروسہ سلطنت عثمانیہ مین تخفیفات جاری
ہوئی مگر حکم سلطان کا ہے کہ حرمین شریفین کے مصارف مین کسی طرح
تخفیف نہو وسے بڑے بڑے لوگ اہل حرمین سے جنکی رسائی
سلطان تک تہی انکی معاش مین کسیطرح سے تخفیف نہین ہوئی مگر تھوڑی

معاش والے جنکی رسائی سلطان تک نہین تھی اہل سلطنت نے اُنکی معاش
تخفیف کردئیے پھر اُنہون نے بھی اپنا وسیلہ پیدا کرکے اپنی عرضی سلطان
تک پہونچائی سلطان کا حکم ارباب سلطنت کو ہوا کہ اُنکی معاش پوری کردیوین
اہل سلطنت نے سلطان سے عذر کئیے کہ سلطنت مین خسارہ ہے
اور کل ممالک محروسہ مین تخفیفات جاری ہے اگر ایک ملک کے لوگ اس سے
مستثنٰی ہووین تو قوانین اور قواعد ملکی مین فتور واقع ہوتا ہے سلطان یہ
سنکر کہے کہ اگر ملک مین خسارہ آتا ہے تو میرا گھر بیچکر اُنکی معاش پوری کرو
اسواسطے کہ مین اگر اُنکی معاش مین قصور کرونگا تو خدا کو اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کیا اپنا منہ بتاؤنگا حکام مدینہ طیبہ جو اہل ترک ہین اُنکی نسبت
اگر اہل مدینہ کی جانب سے کسی طرح کی زیادتی سرزد ہووے اور حکام
ایسی ہی شکایت سلطان کو اُنکی جانب سے لکھین مگر سلطان اُسطرف متوجہ
نہین ہوتے بلکہ جواب مین شکایت کے حکام کو یہی لکھتے ہین کہ ہم خادم
حرمین شریفین ہین ہمکو چاہئیے کہ ہرطرح رعایت اہل حرمین کی کرین تم بھی
اُنکو ہر طرح اپنے سے راضی رکھو سابق مین عہد سلطان عبد المجید خان
تک یہ دستور تھا کہ مدینہ طیبہ مین وہ پاشا مقرر ہوتا جو کہ تمام ممالک عثمانیہ مین
بہ ترقیات دورہ کیا ہوئے تاکہ وہ نہایت رحم دل ہووے اور ہر طرح آداب
اہل مدینہ کی رعایت کرے اور کسی وجہ سے اہل مدینہ کو تکلیف اور اذیت
نہ پہنچے مگر فی الحال وہ بات باقی نہین ہے تاہم اب بھی جو پاشا مدینہ طیبہ
مین آتا ہے وہ بہ نسبت سابق ورع وتقوی ہوتا ہے حکام ترک جو مدینہ طیبہ مین

حاضر رہتے ہین اہل مدینہ کا نہایت اعزاز اور احترام اور اُنکی بہت کچھ اداب
مرعی رکھتے ہین اگر حکام مذکورین خلاف رویہ اور قانون اہل مدینہ کے حکم
کرین اہل مدینہ اُنکے حکم کو بالکل نہین مانتے اور قوم ترک باشا سے سپاہی
ادنی تک بھی اہل مدینہ سے سختگوئی نہین کرتے ایک روز فقیر خریدی
کاغذ کیواسطے بازار مین گیا اور ایک دوکان پر کھڑا ہوا ایک جماعت کثیر
فوج ترکی بھی کسی شے کی خریدی کو اُسی دوکان پر آکر کھڑی ہوئی صاحب
دوکان نے کسی چیز کی قیمت اُنکو بیان کیے ایک سپاہی ترکی نے اُس جماعت
سے اہل دوکان کو کہا کہ پہلے اِسکی قیمت تم کم بتلائے تھے بس یہ کلمہ سپاہی
ترکی کا سنتے ہی صاحب دوکان ترکی پر نہایت غضب مین آئے اور جو کچھ
دل مین آیا کہے کہ تو بہت جھوٹا ہے ایسا ہے اور ویسا ہے اور بہت عرصہ
تک صاحب دوکان ترکی کی فضیحت کیے سب کے سب خاموش سنتے رہے
بعد انقطاع کلام سب کے سب جماعت خاموش دعا دیکر واپس ہوے اِس
سے زیادہ ایک امر مسموع ہوا کہ راوی بچشم خود دیدہ بیان کرتے ہین کہ
فیمابین ایک اہل دوکان مدینہ طیبہ اور ایک سپاہی ترکی کے ایک وقت
بحث اور تکرار ہوئی دوکاندار اہل مدینہ نے سپاہی ترکی کو ترازو کی ڈنڈی
اپنے سے سر پر ماری کہ اوسکی ضرب سے سپاہی کا سر شق ہو کر خون بکثرت
جاری ہوا دوکاندار نے یہ حال دیکھکر خوف سے اپنے گھر چلے گئے حکام
ترک نے دوکاندار کی تلاشی کا حکم دیے اور سپاہی کو شفاخانہ بھیجے دوکاندار
اُس روز سالم اپنے گھر مین رہے دوسرے روز اپنی دوکان مین آنکر بیٹھے

کسی نے بھی اُنکو نہ پوچھا قطع رعایت آداب مدینہ طیبہ کے اسلام کی برکت سے حق تعالے نے ترکون کی طبیعت مین صلاحیت ذاتی پیدا کیا ہے خیال کیا چاہیے ترکون کی ماہوار نہایت قلیل ہوتی ہے وہ بھی ماہ بماہ برابر نہین ملتی بلکہ کسی سال چھ مہینے اور کسی مین چار مہینے اُنکو میسر آتے ہین اور جرائم مین بھی اُنکو سزا سخت نہین ملتی باینہمہ وہ لوگ نہایت حلم اور وقار اور صبر اور قناعت سے گزر اوقات اپنی کرتے ہین اکثر جوق جوق سپاہان ترکی کی کوچہ و بازار اور حرم شریف اور روضہ منورہ کے پاس دیکھنے مین آئے مگر کبھی یہ نہین دیکھا گیا کہ یہ لوگ کسی پر جبر و زیادتی کرتے ہو وین بلکہ یہ دیکھا گیا کہ طواف کعبہ اللہ اور زیارت روضہ منورہ مین لوگونکی کثرت ہوتی ہے اُس کثرت مین ترکون کو لوگ دھکے دیتے ہین مگر یہ لوگ دھکے کھا کر اپنا بازو دبائے ہوئے الگ اور کنارہ ہو جاتے ہین اور بوقت جنگ کے بے شک شجاعت و جوانمردی مین فوقیت اور سبقت ان فریق پر لیجاتے ہین کہ جو لوگ شکر سے شجاعت کرتے ہین اہل مدینہ پر پناہ مبارک حضرت کی ظاہر مین ایسی سرفراز ہے کہ اگر کوئی شخص مجرم کہ جسکی نسبت گرفتاری کا حکم جاری ہوا ہو وے اور وہ شخص روضۂ منورہ کے پاس آنکر جالی منورہ پکڑ لیوے اور پناہ جالی شریف سے چاہے تو کسی حاکم کی قدرت نہین کہ جبتک وہ شخص جالی شریف کے پاس حاضر ہے اُسکو گرفتار کرے چند روز کے قبل ایک واقعہ درپیش ہوا کہ ایک مرد عجمی کہ وہ رعایائے انگریز سے تہا مدینہ طیبہ مین کچھ مدت اقامت کیا اور وہ عجمی اپنے غلام کو نہایت اذیت اور تکلیف پہونچاتا تھا اور زد و ضرب

سے اُس کو پیش آتا تھا بوقت مراجعت اُس عجمی کے غلام اُسکا کسی اہل مدینہ
کے پاس روپوش ہوا اُس مرد عجمی نے انگریز ساکن جدہ کو عرضی دیا انگریز
نے والی جدہ کو والی جدہ پاشا محافظ بلدہ مدینہ طیبہ کو لکھا حاکم مدینہ طیبہ نے
تلاشی اور سراغ رسانی کی درپے ہوا ایک غلام نے ظاہر ہو کر جالی
روضۂ منورہ سے پناہ لیا ہر چند کہ اُس غلام کے طلب کیلئے بہت کچھہ
انگریزی سعی تشدد اور کارروائی ہوئی مگر حاکم ترکی نے یہی جواب لکھا کہ
وہ غلام جالی مبارک کی پناہ مین آگیا ہے ہمسے کچھہ نہین ہو سکتا ہے آخر الامر
ایک اغوات مین سے کسی قدر روپیہ غلام کے معاوضہ مین اُس مرد عجمی کو
دیا سابق مین شیخ الحرم مدینہ طیبہ مین اغوات سے ہوا کرتے تھے جب تک
کہ اغوات لوگ شیخ الحرم ہوا کئے عہد مین اُن کے یہ اہتمام رہا کہ
کسیکو قدرت نہین تھی کہ اندرون حصار مدینہ طیبہ کے سواری پر بیٹھے اور
جو لوگ حرم مین حاضر ہو وین اُنکو لیٹنے اور سونے کی بھی ممانعت تھی
اور جو حرم شریف مین حاضر ہو وین اُنکو تاکید تھی کہ وہ بغیر ادائے دوگانہ
تحیۃ المسجد باہر نہ نکلین فقیر جبکہ ۱۲۷۹ھ ہجری مین مدینہ طیبہ کی زیارت کو
حاضر ہوا اُسوقت تک بھی سواری مین بیٹھنے کا حکم اندرون حصار بلدہ
طیبہ کے نہین تھا اور گاڑی خچرون کی بھی نہین جاری ہوئی تھی پھر جبکہ
ثانیاً ۱۲۸۹ھ مین حاضر ہوا اُسوقت مین خچرونکی گاڑی رواج پا گئی تھی
اُسکو وہان عربیہ کہتے ہین لیکن راستون کی صفائی اور روشنی کا بندوبست
اُسوقت بھی نہ تھا پھر حق تعالی نے اپنے فضل و کرم سے جبکہ سہ بارہ ۱۳۰۲ھ

ہجری مین زیارت نبویہ سے مشرف فرمایا تو دیکھا کہ صفائی راہ اور روشنی بلدہ طیبہ کا بندوبست ہوا یعنی صفائی راستون کی واسطے گاڑیان دراز گوش کے مقرر ہوئی کہ اسمین راستون کا کچرا اٹھاتے ہین اور خالی دراز گوش بھی مقرر ہین کہ جو کوچے کہ گاڑیان وہان نہین جا سکتی دراز گوش کی پشت پر وہان کچرا لادتے ہین اور چالیس پچاس قدم کے فاصلہ پر ہر کوچہ و بازار مین قنادیل روشنی کے نصب ہین اُس مین وہان روشنی ہوتی ہے خرچ روشنی اور صفائی کا نہایت آسانی اور سہولیت سے نکالے ہین کہ جسمین کسی وجہ سے دقت اہل بلدہ اور اہل دکاکین پر نہین ہی ایک تو یہ کہ ہر اہل دوکان سے فی ہفتہ ایک پیسہ خرچ روشنی اور ایک پیسہ خرچ صفائی راہ لیا جاتا ہی دوسرا یہ کہ جب قافلہ زائرین کا آتا ہے شقدف اور شبری اُن کی میدان مناخہ مین رکھی جاتی ہے کرایہ زمین کا فی شقدف تین قرش اور فی شبری دو قرش اُس سے لیا جاتا ہی پس یہ دو مصرف روشنی اور صفائی کے وہان مقرر ہین اور مکانداروں سے ایک حبہ نہین لیا جاتا دو سال سے ٹپہ بھی یہان جاری ہوا مہینہ مین دو بار آتا اور جاتا ہے اس بلدہ مبارک کا پانی جو نہر سے جاری ہے نہایت شیرین اور موسم گرما مین بھی سرد رہتا ہے اور ابتداء اس نہر کی تواریخ سے عنوان فصل مین لکھی گئی اور اِس نہر کو انتفاع عام کے لئے بلدہ مین کئی مقامون پر کھول دئے ہین کہ اُس کو وہان منہل کہتے ہین اور جن جن مقامون پر نہر کھول دئے ہین وہ مقام عمیق ہین وہان سیڑیان پتھر کی بنا دئے ہین ہر کوئی شخص بے تکلف اتر کے آب نہر کے پاس جاوے اور

فـ صفائی راہ اور روشنی مدینہ منورہ کی
فـ صفائی و روشنی کا خرچ
فـ ٹپہ جاری ہوا
فـ نہر

پانی کی جائے پر کسی جا پر ٹونٹیان لگا دئے ہین کہ نہر کا پانی اُن ٹونٹیون
سے گرتا ہی اسواسطے کہ اگر نہر کشادہ رہے اسمین اشیاء مستعمل لوگ
ڈالتے ہین اُس باعث سے پانی مین نوعی تکدر پیدا ہوتا ہی اور ٹونٹیون سے
پانی نہایت ستر ا گرتا ہی سقا لوگ بھی اپنی مشکون کا منہ ٹونٹیون سے لگاکر
بے تکلف اپنی مشکونمین پانی بھر لیتے ہین اور اس جا پہ نہر کا ایک کنڈالہ اور
ایک خانی کار رواقی چشمہ بھی بنا ہوا ہی اُس کنڈالے مین لوگ کپڑے دھوتے
ہین اور اُس خانہ رواقی مین غسل کرتے ہین بعضے بعضی مقامون پر سوائے
اُن کنڈالون کے بالائی بھی دو کنڈالے دھرے رہتے ہین جسمین لوگ اپنے
جانورون کو پانی پلاتے ہین مقام قبا سے دو نہر جاری ہین ایک نہر آب شیرین
کی جو شہر مین آئی اور ایک نہر آب شور کی یہ دونون نہر ایک باولی مین گرتی
ہین اور دونون باہم باولی مین مختلط ہوجاتے ہین پھر جبکہ یہ دو نہرین باولی
سے نکل جاتی ہین تو آب شیرین کی نہر الگ ہوجاتی ہے اور آب شور کی نہر
الگ ہوجاتی ہے یہ اظہار معجزہ نبوی ہے وہان ہوتا ہی حرمین شریفین مین ہر
ہر اہل حرفہ کے ایک شیخ مقرر ہین جیساکہ سقاؤنکے شیخ ہین اور تناک سازون
کے ایک شیخ الگ علی ہذا القیاس حرمین شریفین مین بارش کا موسم الگ
نہین اکثر بارش موسم سرما مین ہوتی اور موسم گرما مین بھی بارش کبھی کبھی ہو جاتی
ہی مگر مدینہ طیبہ مین بہ نسبت مکہ معظمہ کے بارش زیادہ ہوتی ہی اور مدینہ طیبہ
مین گیہون کی زراعت بھی ہوتی ہے مگر مکہ معظمہ مین بالکل غلہ کی زراعت
نہین ہوتی مگر وہان باغات مین ترکاری سبزی پیکتی ہی اور ایام بارش

مکہ معظمہ مین سیل آتی ہے لوگون کو اور مکانون کو اُس سیل سے نقصان پہنچتا
ہے اور مدینہ طیبہ مین بوقت کثرت بارش کے دو جا سیل آتی ہے کہ جسکو اہل مدینہ
ندی کہتے ہین مگر اُس سے اہل بلدہ کو کچھ نقصان نہین پہنچتا ایک سیل قریب
زیارت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے جاری ہوتی ہے دوسری سیل
قریب مین باب عنبری کے جاری ہوتی ہے جبکہ سیل آتی ہے تو اکثر اہل بلدہ
تفرج کنان اُسکی دیکھنے کو جاتے ہین اور پانی اُس سیل کا صہریجون مین جمع
ہوتا ہے کہ اُسکو لوگ بوقت ضرورت غسل اور وضو وغیرہ مین استعمال کرتے
ہین اور خصوصیت اس آب کی ایک اور دیکھی گئی کہ بوقت شدت گرما کے
بھی یہ پانی نہایت سرد ہوتا ہے اور شیرینی بھی اسکی بہت زاید ہوتی ہے
باب عنبری کے پاس اندرون بلدہ دونون جانب مین عمارات بلند عظیم الشان
بنی ہوئی ہین کہ جسمین افواج سلطانی رہتی ہین اور قریب مین اُسکے ایک اور
مکان عالیشان مصفا بطرز استنبول بنا ہوا ہے کہ جسمین کارخانہ آسیاب خانی
ہے اور ایک پاشا ترکی اُسکے اہتمام کیواسطے مشاہرہ پیش قرار استنبول سے
مقرر ہے اُسمین گیہون خوراکی فوج کیواسطے پیسے جاتے ہین فائدہ بعضے علماء
مدینہ طیبہ سے یہ فائدہ مسموع ہوا کہ جو شخص بوقت رخصت اور مراجعت کے باب السلام
مسجد نبوی اور باب عنبری کے پاٹ پر اپنی انگشت سے بغیر سیاہی جو حاجت
اپنی لکھے وہ حاجت بلا شک حاصل ہوتی ہے چنانچہ کئی لوگ در باب دفن
ہونے اپنے جنت البقیع مین لکھے ہین مقصود اُنکا حاصل ہوا ساکنین حرمین
شریفین بسر برد اپنی نہایت لطافت اور تکلف سے کرتی ہین اور حق تعالیٰ

وہان کی برکت سی سامان معیشت موافق مراد اُنکی بہم پہنچاتا ہے وہانکا ادنی شخص حمال جو تمام روز حمالی ہیزم وغیرہ کرکے اپنی قوت بسری کرتے ہین مکان اُنکا ایسا مصفا اور آراستہ رہتا ہے کہ یہان کے اہل مقدرت ایسا نہین رکہتے مکانون مین اُنکے فرش قالین عمدہ استنبولی رہتے ہے اور اطراف مین اُسکے تکئے مصفا لگے رہتے ہین اور سامان چائے اور قہوہ ایک طرف مین سلیقے سے دہرا ہوا رہتا ہی اور مکانون مین اُنکے دو وقتہ صفائی ہوتی ہے اُنکی مکانونکو دیکھنے سی دل بستگی حاصل ہوتی ہے جو لوگ کہ اُن سے زیادہ مقدرت رکھتے ہین اُنکے مکانات مین بڑے بڑے آئینے اور اطلسی تکیئے لگے رہتے ہین اور پہر دان عمدہ اور سامان چائے اور قہوہ طلائی قرینے سے دہرے ہوتی ہین اور لنتر ہانڈی مہتابی بعضے جا درخت بلوری روشنی کے لگے رہتی ہین اور سامان آبدار خانے کا ایسا صفائی اور زینت اور تکلف سی اُنکے مکانون مین رہتا ہے کہ خواہی نخواہی پانی پینے کو دل چاہتا ہے اور ایک طرف قطار الماری شیشمی آئینہ دار مصفا رہتی ہی اُسمین کتابین اور سامان سے ایک آراستگی معلوم ہوتی ہی اور اُنکو نہایت التزام اور اہتمام اس امر کا ہوتا ہے کہ کہین دہبہ بہی اس اپنے مکان مین نہ آوے اس باعث سی وہ لوگ جو اپنے مکانون مین پخت وپز کرتے ہین مطلقاً لکڑی نہین جلاتے بلکہ ساپچے کوسون پر پخت وپز کرتے ہین اور ہر روز اپنے مکانون مین تمام مکان مین بخور اور خوشبوئے جلاتے ہین جو اعلی مقدرات کے لوگ ہین مثل باشا اور شریف وغیرہ کے اُنکی معیشت کا حال کیا بیان کیا جاوے کہ ہند کے امرا اور عالی مقدرت ہرچند اُنکو مقدرت حاصل ہے مگر وہ سلیقہ

اور صفائی انہین نہین پائی جاتی اور وہ نظافت انکو حاصل نہین وہان یہ امر مشہور
ہے کہ عدم نظافت سے مکان مین بے برکتی پیدا ہوتی ہے اور ہر مکان
مین جنات رہتے ہین اکثر ان کے جنات سب مسلمان ہین عدم نظافت ان کو
ناگوار ہوتی ہے اور وہ لوگ صاحب مکان کے درپی ایذا اور تکلیف رسانی
ہوتے ہین ۱۲۷۱ ہجری مین جبکہ فقیر سفر حج کیا حضرت برادر صاحب رگ
مرحوم بھی اس سفر مین ہمراہ تھے وہ یہ فرماتے تھے مکہ معظمہ مین قریب عہد سفر
مدینہ طیبہ کے مین ایکبار حجرے مین سو رہا تھا کہ یکایک دو شخص نہایت
بلند قامت کی جبہ پہنے نمودار ہوے جو مین دیکھنے سے معلوم کیا کہ یہ لوگ جن
ہین پھر وہ لوگ میرے پاس آکر سلام علیک اور مصافحہ کئے اور بعبارت
عربی کہے کہ اتروح المدینہ یعنی کیا تم مدینہ طیبہ کو جاتے ہو مکہ معظمہ مین یہ بات
بھی مسموع ہوئی کہ مقام منے مین خالی ایام مین جنات بکثرت رہتے ہین
اور ایام حج مین وہان سے نکلجاتی ہین اگر کوئی شخص خالی ایام مین وہان جاوے
تو روز روشن اُسپر نمودار ہوتے ہین چنانچہ اس باب مین ایک حال مسموع
ہوا کہ ایک شخص دن کے وقت سوار ہو کر منے مین سوائے ایام حج کے گیا
جبکہ وہ مقام منے مین پہنچا اُسکو وہان انواع واقسام کے باجون کی اور
گانے کی آواز آنا شروع ہوئی مگر گانے اور بجانے والے کوئی نظر نہین
پڑے اس عرصے مین یکایک ایک شخص اُسکے روبرو پیدا ہوا اور اُنکی
سواری سے اور اُنسے لعب اور تمسخر اور بازی شروع کیا اُنہون نے
حقیقت حال سمجھکر خوف کئے اور مکہ معظمہ کو واپس ہوئے اہل مدینہ مین یہ نسبت

اہل مکہ کے طہارت اور نظافت اور بھی زائد ہے یعنی اہل مدینہ صحن مکان
کو بھی نظیف اور پاک رکھتے ہین اور صحن مکان کے بھی نشست و شو ہر روز کرتے
ہین اور جوتہ صحن تک بھی نہین آنے دیتے جو لوگ کہ اتنی مقدرت نہین رکھتے
فرش صحن مکان انکا سنگ سادہ سے رہتا ہے اور جو لوگ کہ صاحب مقدور
ہین فرش صحن مکان انکا سنگ مرمر سے ہوتا ہے ہرچند کہ مکہ معظمہ مین
اغذیہ بامزہ پر ذائقہ با برکت ہوتے ہین مگر مدینہ طیبہ مین برکت اور ذائقہ اغذیہ
کا مکہ معظمہ سے زائد ہے یہ اثر دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی کہ حضرت
نے فرمایا ہے کہ اے حق تعالی مکہ معظمہ سے دوچند مدینہ مین برکت عنایت فرما
خصوصاً جو لوگ اہل صلاح و تقوی ہین انکے مکانون مین برکت اور مزہ طعام انکا
اور بھی زاید معلوم ہوتا ہے فقیر واسطے حصول سند حدیث کے مدینہ طیبہ مین
ایک بار مکان مین شیخ عرب کے کہ وہ وہان علماء کبار سے صاحب ورع و تقوی
تھے حاضر ہوا کہ وہ وقت ان کی کہانیکا تھا اور حسب دعوت انکی کہانی مین
شریک ہوا ہرچند کہ طعام ما حضر انکا بے تکلف تھا مگر عجیب مزہ اور برکت
اسمین پایا کہ وہ مزہ اور برکت کسی کہانے مین نہ آیا ہو بیویان حرمین شریفین
کے مزین بحسن ظاہر اور محلی بحلیہ ورع و تقوی ہین لیکن بیویان اہل مدینہ کی
بجمال ظاہری اور حسن خلق مین اہل مکہ سے زاید ہین اور حسب شرع شریف
کے اطاعت جو زوج کی انکے ذمہ پر ہے اسمین ایک ذرہ بھی فروگذاشت
نہین کرتے ان وہ امور کہ جنکی اطاعت مین شرعاً انپر جبر نہین البتہ وہ امور
نہین سنتے لیکن انکو خوش لباسی اور خوش طعامی سے بہت شوق ہے

اگر شوہر کی جانب سے لباس اور طعام انکی حسب دلخواہ ملے پہر اگر شوہر چار
بیویان بھی کرے تو شوہر سے ناراض نہین ہوتی بلکہ بہر حال شوہر سے خوش
رہتے اور جو حال کہ اکثر مسموع ہوتا ہے کہ عورتین قاضی کے پاس اداے حقوق
زوجیت کے ابواب مین استغاثہ کرتے ہین تو یہ حال شرفا مین مطلقاً نہین اور اگر
اراذل مین بھی ہے تو شاذ و نادر ہی اور وہان کے اراذل یہان کے شریفون سے
خوف خدا اور ورع تقوی مین بہتر ہین اسواسطے کہ منشا ان نالشون اور استغاثون
کا خوف خدا ہوتا ہے اور یہ انکو ملحوظ رہتا ہی کہ خدا نخواستہ وہ حرکات ہم سے
نہ سرزد ہون کہ جسمین نا مرضیات حق تعالی ہو اسواسطے غایت اس قسم کے
نالشون اور استغاثون کا حفاظت عصمت و عفت ہی ہر چند کہ بظاہر لوگون مین
ناگوار ہون اور ہند کی بیویان شرفا کا حال برعکس ہی اکثر بیویون کو سواے
علم اور حفظ قرآن مجید کے دستکاری اور صناعی خیاطی مین بھی کمال رہتا ہے
کہ اس سے اجرت حاصل کرتی ہین اور اپنے خورد و پوش مین اسکو صرف کرتی
ہین نظر عموماً اہل عرب اور خصوصاً اہل حرمین شریفین کی نسبت مین عورات
اجنبیہ کی نہایت پاک و صاف ہی اجنبیات عورتون کو اپنی مان بہن کی نگہ سے
دیکھتے ہین اور بیویون کا بھی وہان یہی حال ہے کہ غیر مرد کو باپ بہائی کی
نگہ سے دیکھتی ہین اکثر بیویان با برقعہ شرعی بذات خود بازار وغیرہ مین خرید و
فروخت کرتی ہین کہ اہل دوکان کو بیویان اخوی ابوی یعنے اے میرے باپ
اور اے میرے بہائی کہتے ہین اور بیویون کو اہل دوکان یا امی یا اختی یعنے
اے مان اے بہن کہتے ہین اہل حرمین شریفین غذا دن مین تین وقت کہاتے ہین

ایک علی الصباح کہ اوسکو یہان ناشتہ اور فطور کہتے ہین صاحب مقدور اسوقت مین
پراٹھے تورقی تلے ہوئے کہ اوس کے شکم مین انڈے اور بیضے رہتے ہین کہ اوسکو ہان
مطبنج کہتے ہین کہاتے ہین اور جو کم مقدور ہین نان خمیری اور پنیر اور نمک باقلا کی دال
جس کو فعل کہتے ہین یا گلگلے شیرے دار اور شہد کہاتے ہین دوسرے بار دوپہر کو
کہاتے ہین اوسکو غدا کہتے ہین اوسوقت مین صاحب مقدور عمدہ قسم کی ترکاری اور
سالن اور سنبوسے اور کوفتے تیار کرتے ہین اور اپنے مکان سے خمیری روٹی بنا کر
نان پز کے پاس پکاتے ہین اور فیرنی شیر برنج اور شہد اور اقسام اقسام کی شیرنی
اون کے دسترخوان پر رہتی ہے اور اون سے جو کم مقدور ہین نان خمیری اور سالن
جو بازار مین ہر وقت تیار رہتے ہین خرید کرتے ہین تیسرا وقت اون کا بعد عصر ہے
اوسکو عشا کہتے ہین پلاؤ تیار کرتے ہین اور شیرینی جو ماحضر ہووے وہ بھی موجود
رہتی ہے اعلی مقدور اپنے موافق مقدور اور کم مقدور اپنے موافق مقدرت تیار کرتے
ہین حرمین شریفین کے یہہ برکات ہین کہ حج اور زیارت کے لئے ہزارہا لوگ حاضر ہوتے
ہین اور یہہ بلاد مبارکین ہر چند اوسقدر بظاہر وسیع نہین ہے مگر ہزارہا آدمی حج
و زیارت کیواسطے اون مین داخل ہوتے ہین مگر وہ بلاد طیبہ اونکو کافی ہوتے ہین
اور اون سب کی اوسمین گنجایش ہوتی ہے اور گرانی نرخ غلہ و اشیا کی نوبت نہین
پہونچتی بار ثالث جو مدینہ طیبہ مین حاضر ہونے کا اتفاق ہوا تھا یہہ امر مسموع ہوا کہ قبل
آنے قافلہ کے روغن زرد گران تھا یعنی نو قرص کو رطل تھا اس سے لوگون یہہ خیال
پیدا ہوا کہ جب قافلہ داخل ہوئے نرخ کی گرانی کا کیا حال ہو پھر جبکہ قافلہ داخل ہوا
کچھ گرانی اوس کے نرخ کو نہین رہے بلکہ دو قرص اور کم ہوگئے یعنی سات قرص کو

رطل ہوا مدینہ طیبہ کے ہر کوچہ و بازار اور ہر جائے مین ایک طرح کی خوشبو آتی ہے
کہ اوس خوشبوی کی نظیر اور مثال اور کسی خوشبوی سے بیان نہین کی جاتی چنانچہ
شیخ عبد الحق دہلوی نے بہی کتاب جذب القلوب مین کتب تواریخ سے اس امر کو نقل
کرکے فرماتے ہین کہ یہہ بوے خوش تمامہ بعضے فقرا مین پہونچی ہوئی شیخ نے
فقرا سے مراد اپنی ذات لیے ہین اور کیون نہ ہو کہ حدیث مین وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی پسینہ مبارک کی بو سب عطریات پر غالب تھی کہ لوگ اوس کو واسطے لگانے کی خوشبو
کے واسطے رکہتے اور حضرت جس کوچہ و بازار مین گذر فرماتے وہان سے تشریف لیجانے کے
بعد بھی حضرت کے بدن مبارک کی خوشبو مہکار رہتی لوگ اس سے جان لیتے کہ حضرت
یہان سے گذر فرمائے ہین پس جس جگہ کہ مرقد انور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رونق افروز
ہووے اور جس جائے مین کہ وہ بدر کامل آسودہ ہووے اس جائے اور اس
زمین کی خوشبوی کا کیا حال بیان کیا جاوے ولنعم ما قال الشاعر بیت

جدہر کو رونق افزا ہو بہار خلد یزدان ہو * تمامی کوچہ و بازار نکہت سے گلستان ہو

فصل نوین بیان مین مصارف مدینہ طیبہ کے جو سلاطین وغیرہ کے طرف سے
ہے ہر چند کہ فصل سوم مین باب اول کے مصارف حرمین شریفین جو سلاطین اسلامیہ کے
زمانہ صحابہ سے سلاطین رومیہ تک چلے آئے ہین از روے کتب تواریخ کے بیان
کیا گیا اب اس فصل مین ماسوا اس کے جو مصارف مدینہ طیبہ کے سماعت مین اور
معائنہ مین آئے ہین تحریر کیا جاتا ہے مدینہ طیبہ مین ہر چند کہ امراء استنبول وغیرہ کے
طرف سے بہت کتب خانہ اور مدارس بنا کئے ہین اس مین کتابین وقف ہین مگر
نام دار کتب خانہ تین ہین یک کتب خانہ شیخ الاسلام استنبول کا قریب باب جبریل کے

ف خوشبوی مدینہ طیبہ و بازار

ف مصارف مدینہ

ف بیان کتب خانہ مدینہ طیبہ

ف کتب خانہ شیخ الاسلام

بڑا عالیشان بنا کا ہے اور اس میں سوائے حجرہ کے تعطیل نہین اور کتابین ہر قسم کے
علم کی کہ نہایت نایاب اور مصنفین کے ہاتھہ کی بھی لکھی ہوئی اوس مین بہت نسخے
موجود ہین اور اکثر نسخہ مطلا اور مذہب اور خوش خط اور صحیح ہین اور یک قبہ
عظیم الشان نفیس بنا کیا ہوا ہے کہ جس مین گلکاری نقاشی کی اور آئینہ بندی
دروازونکی بہت نفاست سے ہے اور اندر اوس کے الماریان آئینونکی بہت
مصفا اطراف رکھے ہوئے ہین اور فرش قالین کا عمدہ اس مین کیا ہوا ہے اور
اطراف مین نشست گاہ مطالعہ کرنیوالون کے واسطے ہے کہ سراسری بڑی نرم گدی
اور اوس پر قالین مخمل نرم فرش کیا ہوا ہے اور پشت کے جانب نرم تکیہ عمدہ
غلاف کے لگے ہوئے ہین اور برو پر دو کرسیان واسطے کتابین رکہنے کے دہری ہوئی
ہین اور بازو مین اس کے مکان واسطے آبدار خانہ اور حوایج کے بہت مصفا
ہوئے ہین آبدار خانون مین صراحیان گلے پر اوس کے غلاف سفید نہایت
نفاست سے رکہا ہوا اور یہہ عام سب حاضرین اس جا کیواسطے ہے اور حنفے
پانی کے کہ اوس مین پانچ تونٹیان پانی کے ہے حاضرین کتب خانہ کے واسطے
ہر روز بہرے جاتے ہین اور سب حوایج ضروریہ آدمی کی وہان بہت ارام سے
ادا ہو سکتی ہین کہ ہر فقیر اس مین جا کر امیرانہ معیشت کرتا ہے اور بخدمت گذاری
کے واسطے کئی علما بمشاہرہ بیش قرار مقرر ہین کہ جو شخص طلب گار جس کتاب کا ہو
وہ کتاب بلا تکلف نکال دیتے ہین اور یہہ کتاب خانہ صبح سے اٹھہ ساعت کو
کہلتا ہے اور چار بجے مسدود ہوتا ہے اور وہان کے خادمین جو بڑے
عہدہ دار ہین ان کے واسطے مکان سکونت کے وہین بنے ہوئے ہین اور رہلعون

دو وقت تمام صحن مین آب شاری ہوا کرتی ہے اور اس کل مصارف کے واسطے شیخ الاسلام
نے ایک بڑی جائداد بمحاصل بیشقرار وقف کیا ہے اور شیخ الاسلام عہدہ وزارت
سلطانی کا نام ہے کہ صدر سب قاضی اور مفتی اور علماء استنبول کا ہے اور اس کتب خانہ
مین اور کتب خانون سے کتب بہت زیادہ ہین جو کتابین ہر علم کی اس مین موجود
ہین فہرست اوسکی بطریق اجمال تحریر مین آتی ہے کتب احادیث سات سو چالیس [۷۴۰] جلد
کتب اصول حدیث پینتیس [۳۵] جلد کتب اسانید و الاسماء و العلل تین سو ستر [۳۷۰] جلد
کتب فقہ حنفی چار سو چوبیس [۴۲۴] جلد کتب اصول فقہ حنفی پچہتر [۷۵] جلد کتب فقہ شافعی
چھیاسٹھ [۶۶] جلد کتب اصول فقہ شافعی چودہ [۱۴] جلد کتب فقہ مالکی چونتیس [۳۴] جلد و فقہ
کتب فقہ متفرق اسی [۸۰] جلد کتب مناسک حج ساٹھ [۶۰] جلد کتب فرایض ترتالیس جلد
کتب عقاید حنبلی پندرہ [۱۵] جلد کتب الفقہ الحزمیہ لابن الحزم بارہ [۱۲] جلد کتب فتادی
چار سو پچاس [۴۵۰] جلد کتب عقاید دو سو چالیس [۲۴۰] جلد کتب معانی و بیان ستہتر [۷۷] جلد
کتب نحو دو سو [۲۱۴] جلد جلد کتب صرف انیاسی [۷۹] جلد کتب تصوف تین سو [۳۰۰] جلد
کتب وظائف یک سو چھپن [۱۵۶] جلد کتب تواریخ و سیر دو سو اکیس [۲۲۱] جلد کتب
تعبیر نامہ نو [۹] جلد کتب لغت پچاسی [۸۵] جلد کتب اداب و منطق یک سو چودہ [۱۱۴] جلد کتب
حساب و عروض و جفر تین سو تیس [۳۳۰] جلد کتب قصاید و دیوان یک سو اٹھاون [۱۵۸] جلد
کتب طب اننسٹھ [۵۹] جلد کتب فارسی و انشا یک سو چھ [۱۰۶] جلد کتب حکمت و ہیئت
اکتیس [۳۱] جلد کتب مجموعات دو سو [۲۰۰] جلد کتب تجوید یک سو پچیس [۱۲۵] جلد کتب متعلقہ
تفاسیر اٹھائیس جلد کتب تفاسیر تین سو انچاس [۳۴۹] جلد صحایف قران بخطوط عمدہ
طلائی وغیرہ ایکسو انسٹھ [۱۵۹] جلد اجزائے قران مختلف بائیس [۲۲] جلد جملہ میزان اسکی

بیان تعداد کتب کتب خانہ شیخ الاسلام معہ تفصیل

پانچہزار آٹھہ سو اٹہتر جلدین اور مجموعون کا شمار ہر ایک کتاب اون مین سے اگر علیحدہ گنی جاوے بہت زیادہ ہون گے - دوسرا کتب خانہ محمودیہ ہے بنا کیا ہوا سلطان محمود خان کا والد سلطان عبد المجید خان کہ بانی حال مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جد بلا واسطہ سلطان عبد الحمید خان سلطان حال کہ اوس مین کتب مثل کتب خانہ شیخ الاسلام ہین اور یہہ مدرسہ مین واقع ہے اوس مین درخت خرما وغیرہ واسطے سرسبزی کے نصب ہین اور شاگردون اور استادون کے رہنے کی جائے بھی اوسمین مقرر ہے اور معاش شاگردون کے واسطے بھی مقرر ہے اور یہ متصل مسجد نبوی کے ہے کہ یک جانب کی دیوار عین دیوار مسجد نبوی ہے جو دیوار مسجد نبوی کہ باب الرحمہ اور باب السلام کے درمیان ہے اوراسی دیوار مین دروازے آئینہ بندی کے نصب ہے کہ اسکو اگر کھولدیا جاوے تو مدرسہ بھی داخل مسجد نبوی ہوتا ہے اور مدرسے کے لوگ جماعت مین شریک ہوتے ہین تیسرا کتب خانہ مدرسہ حمیدیہ کا بنا کیا ہوا سلطان عبد الحمید خان سابق کا کہ کتب اس مین بہی بہت ہین مگر وہ مدرسہ مذکور سے کم ہین اور یک کوئی بیوی نے اقربا سلطان سے بھی قریب باب مجیدی کے یک کتب خانہ بنا کی ہے مگر کتابین اس مین بہت قلیل ہین کل مدرسہ مدینہ طیبہ مین قریب ساٹھ کے ہین اس مین مدرسہ ہائے سلطانیہ جو مشہور ہین ان کا ذکر ہوا اور مدرسہ امرا سلطان کے طرف کے جو باقی ہین یک مدرسہ شیر آغا دوسرا مدرسہ آباس صغیر تیسرا مدرسہ کرباس کبیر چوتھا مدرسہ حسن آغا پانچوان مدرسہ عثمان افندی ان سب مدرسون مین شاگردون کے واسطے اذدب گہیون کے مقرر ہین کسی کے واسطے سال مین دو اور کسی کیواسطے

دوسرا کتب خانہ محمودیہ سلطان محمود خان کا ہے بانی سلطان عبد المجید سلطان حمید خان سلطان محمود خان

تیسرا کتب خانہ مدرسہ حمیدیہ

سالانہ مین دو اور کسی کے واسطے سال مین چار بعضے شاگردون کے واسطے سو روپے
اور بعضے کے ماہوار بھی مقرر ہے سب سے زیادہ ماہوار شاگردون اور استادونکی مدرسہ
محمودیہ مین ہے کہ استادونکی ماہوار پانچہزار قرش اور شاگردون کے ماہوار ساتسو
قرش تک ہے جو معلم کہ مواجب پانچہزار قرش کے ہے وہ تنخواہ معمول سے
سوا پاتا ہے اور اس سے جو لوگ راہ و رسم پیدا کرتے ہین ماہوار [illegible] سرکار سلطان سے
مقرر کراکے شاگردان مدرسہ مین داخل کرتا ہے اگر معلم مرجاوے تو اپنا مال و اسباب
بصورت لاوارثی شاگردون کو وصیت کرتے ہین استنبول کو نہین بھیجتے اس
سبب سے اکثر لوگ مدرسہ محمودیہ مین داخل ہونے کی خواہش رکھتے ہین مدرسون
مین پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ شاگرد بھی ہین مگر استاد اور بانیان مدرسہ جس قوم کے
ہین اپنی قوم کے سوا اس مدرسہ مین دوسرون کو داخل ہونے نہین دیتے ہر چند کہ
نیت سلطان اور بانی مدرسہ کی نفع عام ہے لیکن مدرسہ مین داخل ہونیکے واسطے
یک قید ہے کہ عیال دار آدمی کو نہین داخل کرتے اور جو داخل مدرسہ ہو کر
عیالداری کیا اوسکو بھی مدرسہ سے خارج کر دیتے ہین سوا اس کے مدرسہ مین داخل
ہونے کے واسطے عمر کا قید نہین ہے اور تعطیل ان مدرسون کی [illegible] اور جمعہ کو
ہوتی ہے وقت افتتاح مدرسون کا وقت اشراق ہے اور وقت بند ہونے کا
وقت عصر ہے اور یک مدرسہ سلطان عبدالمجید خان کی تیاری کا داخل مسجد نبوی ہے
اور اس مین دس مدرسہ مین اور یہ مخصوص بچونکی تعلیم کے واسطے تیار ہوا ہے کہ اسکا
حال مفصلاً فصل نماز مین بیان کیا گیا مسافرخانہ جسکو اصطلاح مین حرمین شریفین
مین رباط کہتے ہین بکثرت ہین اکثر مہاجرین جو اطراف کے ملکون سے مدینہ طیبہ مین

وظیفہ [illegible]

وقت تعطیل [illegible] مدرسون

حاضر ہو کر اقامت کرتے ہین اپنا مکان واسطے سکونت مسافرین کے وقف کرتے
ہین بعد ان کے اگر کوئی وارث ان کا نہ ہے اس مین مساکین رہتے ہین اور
وارثین کو بھی فقط حق سکونت رہتا ہے اسکو بیع نہین کر سکتے اور سماعت مین آیا
کہ رباط قریب تین سو ساٹھہ کے ہین مگر جن رباطون کا اہتمام سرکار کے طرف سے
ہے اوس مین سب مساکین ہی رہتے ہین اور جنکا اہتمام سرکار کی جانب سے نہین اور
غیر اہل مدینہ مثل افغان یا سندھ وغیرہ اسکے مہتمم ہین اس مین حسب دلخواہ اپنا
عمل کرتے ہین بعضے مساکین کو رکھتے ہین اور بعضون سے کرایہ وصول کرتے ہین
اور قدیمی لوگ مدینہ طیبہ کے ہین ان سب کو سلطان روم کے جانب سے کچھہ نہ کچھہ
ملتا ہے مگر بعد تقرر معاش سلطانی کے جو لوگ کہ اطراف سے وارد ہو کر مدینہ طیبہ
مین اقامت کئے ہین البتہ اون کو معاش نہین تاہم جو کہ مدینہ طیبہ مین استنبول سے
مہاجر ہو کر آتے ہین ہمراہ اپنی معاش سلطانی لاتے ہین مدینہ طیبہ مین ہر ملک کے
ہر طرف کے لوگ حاضر ہین بڑی جماعت ان کی ترکون کی ہے ان کے اہل مغارب
اور بخارا اور افغانی ان کو حرمین مین سکیما کہتے ہین اور اہل سوڈان یعنے قوم
حبش اور ہندوستانی سب قوم مین آپس مین اتفاق ہے مگر اہل ہند کہ اون
مین بحال نااتفاقی ہے اسواسطے رباطہا اور باغہا جو ہر قوم نے وقف کئے ہین
انہین کی اختیار مین رہتے ہین مگر اہل ہندوستان کہ اس قوم کے وقفی املاک غیر
قوم کے ہاتھہ مین چلے گئے اور باعث اس کا یہہ ہے کہ ہر قوم اپنی وقفی املاک مین
اپنی قوم کے سوا غیر کو دخل نہین دیتے مگر اہل ہند کہ یہ غیر کو دخل دیتے ہین اور
اپنی قوم کو دور کرتے ہین انجام اس کا یہہ ہوتا ہے کہ یہہ لوگ اپنی قوم کے اوقاف سے

نفع حاصل کرتے ہین محروم رہتے ہین - علماء ہند سے جن کا حال سلطان تک اطلاع ہو گیا ہو
اون کو بھی معاش مقرر ہو جاتی ہے چنانچہ مولوی عبد القدیر صاحب اور مولوی عبد الغنی
اور مولوی مظہر کے واسطے جانب سلطان سے معاش بیش قرار مقرر ہے اور سلطان
کے طرف سے کتون اور بلیون اور کبوترن کیواسطے بھی معاش مقرر ہے مگر بسبب تغلب
و تصرف اہل کارون کے برابر نہین پہونچتا ہے یہان اہل معاش تین قسم پر ہین اوقافی
اور دعاجی اور خسفه اوقافی وہ لوگ ہین جو خادمین حرم شریف اور مساجد متعلقہ مدینہ
طیبہ مین ذکر اون کا بہ تفصیل فصل خدمت مین ہو گیا اور فرقہ دعاجی وہ ہے کہ ہمارے
محاورہ مین انکو دعاگو کہتے ہین یہہ وہ لوگ ہین جو مہاجرین استنبول کے اور اہل
مدینہ طیبہ کے ماسوا خادمین حرم کے ہین ان کو بطور دعاگوی معاش مقرر ہے اور
اور معاش ان کی بہ نسبت خادمین حرم شریف کے بیش قرار ہے یعنے دو ہزار تین ہزار
قرش تک بھی ماہانہ پاتے ہین اور یہہ لوگ عدد مین بھی بہت ہین یعنی ہزارہا ہین -
اور فرقہ خسفه ایجاد کیا ہوا حال سلطان عبد المجید خان خلد اللہ ملکہ کا ہے اور ایک
سال سے جاری ہوا ہے اوسمین ہزار بارا سو آدمی ہین اور ان کا کام یہہ ہے
کہ یک جماعت قرآن خوانی کے لئے مقرر ہے اور یک خاص واسطے قرات
سورۂ اخلاص کے اور ایک واسطے قرات بخاری شریف کے اور ایک جماعت
واسطے کلمہ خوانی کے مقرر ایسی بیس قسم کے اور آدمی ہے اوسمین قاضی اور مفتی وغیرہ اعزا
بلاد بھی داخل ہین اس جماعت کی ماہوار دو مجیدی سے کم نہین اور دس مجیدی
اور اس سے زاید بھی ہے ف جاننا چاہئے کہ یہہ کتاب مدینہ طیبہ مین
لکھی گئی پس جس جا کہ لفظ یہان کا آوے مراد اس سے مدینہ طیبہ ہے مسمع ہوا کہ

کر پچاس ساٹھ برس کے اول تک جماعت اوقاف کے واسطے چند قطعات اوقاف کے
بصرہ اور شام اور مصر سے مقرر تھے اس کے محاصل بعینہ مدینہ طیبہ مین داخل
ہوا کرتے تھے اور بلحاظ گرانبار ہونے روپیہ کے اشرفیان داخل ہوا کرتے
تاہم اشرفی اس کثرت سے داخل ہوتی تھی کہ گن کر تقسیم ہوتے تھے بلکہ پیالہ پیالہ
بقدر باشش ہر یک تھا کہ اوس مین اشرفیان بھر کر علے قدر مراتب تقسیم ہوتے
کسے یک اور کسے دو اور چار میسر آتے پھر سلاطین کی نظر تنگ ہوئی محاصل
اوقاف کو اپنی نگہداشت مین رکھ کر خادمین حرم شریف کے واسطے اس قدر
ماہوار مقرر ہوئی کہ ان کی گذر اوقات بفراغت تمام ہووے مگر اوس زمانہ
مین بہ نسبت اس زمانہ کے بہت ارزانی تھی یک شخص دو پیسہ مین بسیر تمام
کھانا تھا ہمارے سرکار حیدرآباد دکھن سے بھی مجاوری مھران اور حفاظ مقرر
ہین کہ ماہوار ان کی پندرہ روپیہ سکہ حیدرآباد بھی کم نہین اور سو روپیہ تک بھی
ہے اور سوا اس کے اور ریاستون سے بھی ایسے حفاظ مقرر ہین اور اہل
حیدرآباد کے طرف سے رباطین بھی پانچ سات ہین یک رباط خاص والی کے
اور سوا اس کے امرا کے طرف سے ہے اور صراحیان پانی کی سبیل کے ہزار ہا
مسجد نبوی مین رکھے جاتے ہین اکثر سلطان روم اور ان کے امرا او جدیو
اور ریاستہائے اہل اسلام کے جانب سے مقرر ہین اور طریقہ اجرا سبیل کا یہ ہے
کہ تمام سال پانی پلادین یک صراحی تو سال کو یک جدید لیتے ہین ہر چند کہ
حجاج خادمین کعبۃ اللہ کے بھی خدمت گذاری مگر اوہان انکا اسقدر دل دیتے نہین
جو مدینہ طیبہ مین دل ان کا خدمت گذاری خادمین روضہ منورہ اور مسجد شریف کے

وسیع ہوتا ہے کہ ہرگونہ یہان کے خادمین پر بدل نثار وفدا رہتے ہین اور ہر قسم سے
خواہ نقد ہو یا لباس یا صحایف قرانی یا اجناس خادمین کو گذرانتے ہین اسی باعث
اجناس از قسم لباس وغیرہ اور صحایف قران اور کتب وغیرہ عمدہ خوشخط مطلا بہدیہ
ارزان میسر آتے ہین جو کہ مکہ معظمہ مین ایسے ارزان نہین ملتے چنانچہ محرر اوراق حمایل
قرانی کہ نہایت کم حجم اور بہت چھوٹی تقطیع کا قابل جیب مین رکھنے کے نہایت
کم ہدیہ مین لیا کہ شاید ہمارے ملک مین اس کے دس حصے ہدیہ مین بھی میسر نہ آتا
اور جب کوئی حرم شریف مین فقرا کو تقسیم عام کرتے ہین ہو سے لوگ اس کا بہت اہتمام
کرتے ہین تاکہ شور غوغا برپا نہ ہووے اگر اس پر بھی شور غوغا ہووے تقسیم ملتوی
کرا دیتے ہین اور تقسیم کرنیوالے کو کہتے ہین کہ حرم کے باہر جا کر تقسیم کرو۔

فصل دہم بیان مین معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدو ظہور سے بلکہ اوس وقت سے کہ آپ عالم نور مین تشریف
فرما تھے آج تک بلکہ تا قیام قیامت اس قدر ظہور مین آئے ہین اور آوینگے
کہ طاقت بشریہ اوس کے عدد احصا سے عاجز ہے اور احصا اوسکا امکان نہین
انسان کے نہین علی الخصوص اس امت مرحومہ کے واسطے حصول سعادت اپنی اور
ہدایت اس امت کے تحریر معجزات نبویہ سے دفترین مملو کئے اور بڑی بڑی کتابین تصنیف
کئے اس عاجز سراپا تقصیر کی کیا ہمت اور قدرت کہ تحریر معجزات نبویہ مین دم مارے
اور قلم اوٹھاوے تاہم بفحوائے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ جذبہ عنایات
نبویہ نے کشان کشان اس امر پر لایا کہ جو کچھ مرحمت اور عنایات نبویہ اس فقیر پر
ہوئے وہ عرض کرے اور جن پر عنایات نبویہ ہوئے ہین بچشم خود معجزات دیکھے ہین

اوراس فقیر سے بیان کئے ہین وہ بھی کالمعائنہ ہین اوس کو تحریر کرے لہذا رجاءً
للقبول و ہدایتً الامت رسول المقبول صلی اللہ علیہ وسلم چند معجزے اونمین سے
عرض کرتا ہے اس فقیر بے نوال خاکسار سینہ فگار رخاک پائے امت مرحومہ کو حضرت
حبیب رب العالمین شفیع المذنبین سید المرسلین باعث کون ومکان بادشاہ ہر دوجہان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۱۲۸۰ھ ہجری بارہ سے اسی ہجری مین اپنے اقدام برکت
کے نزدیک طلب فرمائے اس سفر مبارک مین جو کچھ اس غریب پر عنایات رحمۃ للعالمین
کے شامل رہے عرض کرتا ہے کہ پہلے سب سے یہہ عنایات ہوئی کہ یہہ غریب محض مشغول
تعلم ظاہر مذاق اولیاء اللہ سے بالکل بے بہرہ تھا اس سفر مین کچھ تنسّا سائی مذاق
اولیاء اللہ سے پیدا ہوئے دوسرا یہ اوسوقت جہاز دخانی بہت کم تھے اتفاق
جہاز شراعی یعنے پردہ پر سواری کا اتفاق ہوا جہاز کو کئی طوفان راہ مین لاحق
ہوئے یہان تک مستول جہاز کا شکستہ ہوا اور جہاز بے راہ چلنے لگا پانی جو
جہاز مین پینے کے واسطے لیا کرتے ہین آخر ہوا ناخدا جہاز کا جانبری سے مایوس ہوا
پھر راکبین کی پریشانی اور بے ہراسی کا کیا عالم اور کیا حال بیان کرون سب
لوگ حضرت سے استغاثہ کے طرف مشغول اور مصروف ہوئے اور مولود خوانے
بکثرت شروع کئے پس بعنایات حضرت رحمۃ للعالمین اس بلائے عظیم سے
نجات پائے اور یکایک ایک ہوا بھی کہ جہاز بندر حدیدہ کو دو مہینہ کے عرصہ مین
جا کر لاحق ہوا اگر باد درست ہو تو بمبئی سے حدیدہ پندرہ دن کا راہ ہے تیسرا
امر ہوا کہ جب یہہ فقیر مع برادر صاحب بزرگ کے حدیدہ مین اوترا تپ محرقہ سخت
اس فقیر کو لاحق ہوئی کہ بظاہر اوس سے بھی جانبری دشوار معلوم ہوتی تھی اور

بسبب فوت ہونے موسم حج کے اکثر لوگ اپنے وطن کو واپس ہوئے بھائی صاحب
موصوف براہ شفقت اور رحمت اپنے فرمائے کہ تو بھی اگر اپنے وطن کو واپس ہوئے تو
مناسب ہے کہ ہوا اس ملک کی گرم ہے شاید کہ تجھکو نقصان کرے اس فقیر نے
کہا کہ میں حضرت کے قدموں کے طرف متوجہ ہوا پھر اپنے وطن کا کبھی ارادہ نہ کرونگا
اگر زندگی باقی ہے تو حضرت اپنے قدموں کے طلب فرماوینگے ورنہ یہہ بھی ملک عرب ہے
حضرت کے زیر سایہ میں رہونگا بعد تھوڑے ایام کے بھائی صاحب بھی چند عوارض
سخت یعنے اسہال اور ورم اور تپ میں مبتلا ہوئے مگر بتائید و اعانت حضرت کے
ہم دونوں کو اس مہلکہ سے نجات ملی چونکہ یہہ امر ہوا کہ بعد صحت حاصل ہونے کے
ایک کشتی چھوٹی پہ ہم سوار ہوئے اور ہمارے ساتھ بہت سے ہندی اور چند عرب تھے
ہوا موافق نہیں ملی وہ بھی قریب تھی کہ مبتلاے طوفان ہوئی مگر کسی کو اس بات پر
اطلاع نہ تھی ناگاہ اس فقیر سے کہا کہ ہم تمکو اطلاع کر دیتے ہیں کہ اس کشتی پر بلاے
عظیم آنیوالی ہے تم دوسری کشتی پر چلے جاؤ چنانچہ دوسری کشتی راہ میں ہی تجویز
ہو گئی مگر جدہ شریف میں اترنا ممکن ہوا پھر حال لیث بندر میں اترے اور بلا کے
غرق سے نجات پائے لیث بندر سے مکہ معظمہ پانچ روز کا راہ ہے مگر قافلہ طریق
سفر عرب میں ضروری ہے مگر یہاں سوائے عنایات رب العالمین اور توجہات
سید المرسلین کے قافلہ کا نشان بھی نہ تھا جو کچھ تھا تم ہی تھے ایسے حال سے لیث
بندر سے روانہ مکہ معظمہ ہوئے بدوؤں کا یہہ حال رہا کہ ہر منزل پر حملہ آور ہوتے تھے
اور اطراف میں ہمارے حلقہ باندھے بیٹھتے بوقت رخصت بندی پھر وہ چلے
جاتے مگر بحمد اللہ کسی طرح کی تکلیف ان سے نہیں پہونچی پس نجات بلاے غرق کشتی

مشاہدات باطنی مولف کا [illegible]

سے اور حفاظت راہ کی یہہ دونو بھی حضرت کے عنایت اور رحمت سے ہوئے
اور بہم باسانی تمام مکہ معظمہ مین داخل ہوئے اور رجب ۱۲۸۱ ہجری بارہ سے اکیاسی
ہجری مین بعد حج و زیارت اپنے وطن کو مراجعت حاصل ہوئی حضرت کے جناب مین
یہہ التماس رہی کہ سفر اول واسطے حج فرض کے ہوا اب سفر ثانی خالص آپ کی
زیارت کے واسطے نصیب ہو پہر حضرت کے عنایات و کرم سے ۱۲۹۰ ہجری بارہ سے نوے
ہجری مین اسباب سفر مہیا ہوا اس سن مین فقیر مع اہل و عیال حضرت کے قدمو سے
مشرف ہوا اس سفر مبارک مین جو جو حضرت کے عنایات اس فقیر پر سرفراز رہے
وہ عرض کرتا ہے پہلے یہہ عنایت حضرت کی ہوئی کہ تیاری سفر کی یکایک پانچ سات
روز مین ہوگئی باوجودیکہ واسطے سامان سفر مع اہل و عیال کے مصارف مقدور بیرون
ہے دوسری عنایت حضرت کی ہوئی کہ جس وقت اتفاق سفر مدینہ طیبہ کا مکہ معظمہ سے
ہوا اثناء راہ مین وبا بشدت ہوئی کہ مبتلایان وبا بیان سے خارج ہے مسموع
ایسا ہوا کہ ایک روز مین پانسو آدمی تک بھی انتقال کئے اور جب مدینہ طیبہ مین
پہنچے شدت وبا علی حالہ تھی اوسی ایام مین مردم مکان اس فقیر کے وبا مین مبتلا
ہوئے اور ایسی شدت وبا اونپر ہوئی کہ حس و حرکت موقوف ہوئی اور تمام آثار
ردیہ اونپر نمود ہوئے یعنی برد اطراف اور نیلگونی ناخن اور بیہوشی اور غرق مین
جانا آنکھون کا آخر مین شکل غرغرہ کے بندہی حضرت کی خدمت مبارک مین
یہی التجا اور التماس رہا کہ اگر اپنی کنیز اپنے جوار مبارک مین علی الدوام رکھے
تو عنایت اور مکرمت ہے یا اگر مع الخیر و العافیہ اس غلام کے ہمراہ فرمائین تو
فضل و مرحمت ہے اسی عرصہ مین ایک اہل مدینہ اثناء طریق مین ملاقات فرماکر

ایک پرچہ کاغذ عنایت فرمائے جب دیکھا تو اوس مین یہہ درود لکہا ہوا تھا اللهم
صل وسلم وبارك علی سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد صلوٰۃ
تملاء خزاین الله نوراً ویکون کنا وللمومنین فرجا وفرحا وسرورا
وعلی اله وصحبه وسلم پس یہہ درود شریف دیکہتے ہی فقیر کو بشارت
صحت کی حاصل ہوئی چنانچہ پرچہ اوس درود کا تبرکا وتیمنا کتاب دلائل الخیرات
مین اس فقیر کے اب تک رکہا ہوا ہے پہر اونہین ایام مین آثار صحت کے شروع
ہوئے بعد اوس کے ایک معجزہ ظاہرہ وباہرہ حضرت کا یہہ ظہور مین آیا کہ ایسا
مریض کہ جس کو حرکت وثبات کی طاقت نہ تھی پانچ چار روز کے ہی عرصہ مین
اسقدر طاقت حاصل ہوئی کہ بسواری شتر راہی مکہ معظمہ ہولے والحمد لله
علی ذلك اور اس سفر مبارک اکثر دعا بطلب شیخ کامل رہے بعد ختم سفر کے
تھوڑے ہی عرصہ مین حق تعالےٰ نے خدمت مین شیخ کامل کے حضرت
رحمت للعالمین کی عنایت اور شفاعت سے پہنچایا والحمد لله علی ذلك
اور اس سفر مین بوقت مراجعت اتفاق سوار ہونے کا جہاز دخانی پر ہوا
اثناء طریق مین خزانہ انگشت دخانی مین آتش زدگی ہوئی کہ کوئلہ بہڑک اوٹہا
سب لوگون کو نہایت پریشانی ہوئی کہ صورت مایوسی اون کے نظر مین
پڑی مسلمان ظاہراً وباطناً حضرت کے طرف ملتجی اور مستغیث ہوئے بس
شان رحمت حضرت رحمت للعالمین کا یہہ ظہور ہوا کہ اطفاء اوس آتش
عظیم کا ہوا اسی سفر مین سید احمد نامی رفیق تھے کہ بوقت تیاری قافلہ
مرض گھنٹی مین مبتلا تھے اور یہہ مرض نہایت سخت ہے کہ پاون اس سے

حصول شیخ کامل ۱۲ منہ

نجات از آتش زدگی جہاز ۱۲ منہ

رحمت بجانب تحقیق سید احمد کا بیماری سے صحت یابی

شل ہو جاتے ہین اور صحت اس سے بہت شاذ ہے اون کا یہہ حال ہوا کہ ہر حرکت
کے ساتھہ ایک صیحہ اور آواز کرتی اور جائے ضرور بھی بیٹھے ادا کرتے بوقت
طیاری قافلہ کے اون کو بھی شوق زیارت ہوا چونکہ بظاہر اون سے سفر محال
الوقوع تھا لوگون نے ہرچند منع کیا انہون نے آخر اون کو دو چار شخصون نے
پکڑ کر سوار کیا روز دوم سے ہی افاقہ شروع ہوا مدینہ طیبہ تک صحت تام حاصل
ہوئی الحمد للہ علی ذلک بعد اختتام اس سفر مبارک کے یہہ فقیر خدمت مین
شیخ کامل کے حضرت کی سرفرازی مبارک سے پہونچا اور دس سال خدمتمین
شیخ کے رہا پہر سنہ ۱۳۰ تیرہ سے ہجری مین بہمراہی خدمت شیخ کے بارسوخی
جذبۂ عنایات حضرت رحمۃ للعالمین سے اتفاق سفر حرمین شریفین کا ہوا
اور اس سفر مبارک مین جو عنایات اور مراحم حضرت کے شامل حال اس
فقیر کے رہی وہ عرض کرتا ہے جس ایام مین کہ قافلہ مدینہ طیبہ کا طیار ہونا
شروع ہوا کہ بس اب پانچ روز مین ہی نکلتا ہے سید شاہ حماد صاحب صاحبزادہ
خرد حضرت کے بشکایت تپ محرقہ بشدت بیمار ہوئے اور برسام نہایت سخت
کہ طبیب وغیرہ سب پریشان ہوئے اور بظاہر صورت سفر مدینہ طیبہ کی دشوار
نظر آئی اور سب کے سب حضرت کی جناب مین ملتجی ہوئے کہ ہم حضرت کی خدمتمین
حاضر ہونے مضطر ہین اب یہہ صورت بندہی ہے کہ حضرت کی عنایت خاص کے
حاضر ہونا حضرت کے قدمون کے پاس دشوار نظر آتا ہے لیکن یہہ وقت حضرت کی
عنایات خاص کا ہے حضرت کی توجہات سے اوس مرض مین نوعے افاقہ ہوا
پہر اوسی حالت مین سفر مدینہ کیطرف ہمت فرمائے بحمد اللہ مدینہ طیبہ کے

پہونچنے تک صحت تامہ صاحبزادہ صاحب کو حاصل ہوئی فقیر قبل سفر مدینہ طیبہ کے چھ ہفتے کے عرصہ سے بیار تھا جسوقت کہ رخ بجانب مدینہ طیبہ ہوا اوسی روز صحت تام حضرت کی عنایت سے حاصل ہوئی اور اثناء طریق مین بہت سے مضرات بخار مثل انگور رطب کی استعمال مین آئی مگر کچھ مضر نہین ہوئی بنسی یعنے لڑکی دختر کی اس فقیر کے بھی ہمراہ تھی چند ماہ سے بیار تھی او ضعف جثہ اور طوالت مرض کے باعث سے نہایت نقاہت لاحق حال اوس کے ہوئی تھی اثناء راہ مدینہ طیبہ مین اور بعد پہونچنے کے بھی بیار رہی یہہ ایک وقت روضہ منورہ کے پاس حاضر کر کے کہا کہ تم اپنی صحت مزاج کے واسطے عرض حضرت کی خدمت مین کرو وہ صغیرہ نے موافق تعلیم کے اپنی صحت مزاج کے واسطے عرض کی دوسرے روز سے اوسکو صحت کاملہ سرفراز ہوئی الحمد للہ علے ذالک وقت حاضر باشی اس فقیر کے مدینہ طیبہ مین اولا وطن سے خط متضمن بشکایت سختی مزاج آیا پھر بعد ایک مدت کے ایک خط آیا کہ اوس سے شکایت مزاج فقیر زادہ اور اون کے بچونکی معلوم ہوئی پس یہہ فقیر یہہ سب کی عافیت اور صحت کے واسطے حضرت کی خدمت شریف مین عرض کیا حضرتکی توجہ سے سب کو صحت حاصل ہوئی اور مع الخیر والعافیہ ملاقات ہوئی روضہ منورہ کے داخلے کا ایسا طریق ہے جو لوگ جالی شریف کے اندر داخل ہونا چاہین تو جھوٹے خوجون کو کچھ نذر گذرانتے ہین پس وہ جالی شریف مین لیجا کر مشرف کردیتے ہین اور چھوٹے خوجون پر ایک بڑا خوجہ ہوتا ہے اور اوس پر ایک اور بڑا خوجہ افسر ہوتا ہے کہ وہ امیر کبیر صاحب معاش اور عزت ہوتا ہے اوس کو خزانہ دار کہتے ہین اور وہ ایسے امورات جزئیہ کی طرف متوجہ اور ملتفت نہین ہوتا نشست اوسکی

صحت پانا بیٹی مولف کا

بیمار ہونا عیال و اطفال مولف کا

مجلس جو نبوی کی وزیر سے واسطے روضہ منورہ کے ملاقات خزانہ دار مسجد

اکثر چبوترہ اغوات پر رہا کرتی ہے حضرت شاہ غلام محمد قادری و سید شاہ حماد قادری مدظلہما ہر دو صاحبزادے پیر و مرشد کے اکثر اون سے جانب روضہ شریف کے پاس حاضر رہا کرتے مگر ان سے کبھی ملاقات نہین فرمائے جب وقت رخصت کا مدینہ طیبہ سے قریب پہونچا وہ افسر خواجگان صاحبزادون سے ازخود فرمایا کہ تمہارا وقت روانگی کا قریب آیا ہم تمکو داخلے روضہ شریف سے مشرف کروائین گے صاحبزادگان موصوف اس فقیر سے ذکر فرمائے کہ ہمکو خزانہ دار داخلے روضہ منورہ کے واسطے کہتے ہین اگر تیرا بھی ارادہ ہو تو مناسب ہے فقیر نے ان سے عرض کیا کہ یہہ سرفرازی حضرت کی آپ ہی کے واسطے خاص ہے مجھکو کیا لیاقت کہ ایسے امر سترگ مین جرارت کرون اور ہرچند کہ حجاج نذر گذران کر درخواست سے داخلے سے مشرف ہوتے ہین مگر یہہ فقیر باوجودیکہ مدت معتد تک حاضر رہا مگر اس امر مین جرارت اور درخواست نہین کیا کہ ہم باوجود عدم لیاقت اپنے سے درخواست اور جرارت کرنا خلاف ادب سمجھا بعد تھوڑے ہی عرصہ کے بعد نماز ظہر خزآدار نے صاحبزادگان موصوف سے کہے کہ آج کے روز بعد نماز عصر غسل کر کے حاضر ہو داخلے سے مشرف ہونگے پھر راہ الطاف صاحبزادگون نے فرمائے کہ آج کے روز بعد نماز عصر کے حکم داخلے کا ہوا ہے تو بھی اگر ہمراہ حاضر رہے تو مناسب ہے پھر یہہ فقیر جواب مین عرض کیا کہ حق تعالی یہہ سرفرازی خاص آپ ہی کے واسطے فرمائی یہہ کمترین اس امر کی کہان لیاقت رکھتا ہے جبکہ وقت نماز عصر قریب ہوا صاحبزادگان موصوفین غسل اور تبدیل لباس فرما کر مسجد نبوی مین حاضر ہوے یہہ فقیر بھی بحال خود نماز عصر کے واسطے حاضر مسجد نبوی ہوا اور اپنی معمولی جائے پر بیٹھا اور نشست گاہ اس فقیر کی مسجد نبوی مین نشست گاہ

صاحبزادگون سے اور خزانہ دار سے بعید تھی تھی کہ خزانہ دار اپنی جاے پر بیٹھے تو
اوس طرف نظر انکی واقع نہووے پہر جبکہ صاحبزادون کو ملاقات خزانہ دار سے ہوئی
تہوڑے عرصے کے بعد فقیر کے طرف دور سے اشارہ کر کے فرمائے کہ وہ ہندی کو بھی تم
اپنے ساتھہ رکہو پس صاحبزادہ صاحب نے فرمائے کہ اب از خود تمکو حکم ہوا ہے جلد جاکر
مکان مین غسل اور تبدیل لباس کر کے حاضر ہو یہ فقیر حضرت کی عنایات اور رحمت سے
کمال ممنون اور سرفراز ہوا اور مکان مین جاکر بعد غسل اور تبدیل لباس کے حاضر مسجد
نبوی ہوا بعد ادائے نماز عصر کے خزانہ دار بکمال الطاف فرمائے کہ اب داخلے کا وقت قریب ہے
تم موم بتی روشنی کے واسطے نہین لائے چونکہ زائرین کی عادت موم بتی ہمراہ اپنے
رکہنے کی ہوتی ہے اور ہم عادت سے واقف نہ تھے خزانہ دار صاحب نے اپنا خاص
نقروی کیفہ اور موم بتی دیکر صاحبزادون کو اور اس فقیر کو اپنے سامنے رکہہ کر ہمراہ اپنے
جالی شریف کے اندر لے گئے اور ہاتھہ پکڑ کے وہان کے اداب تعلیم کئے اور حضور
جالی شریف کے مشرف فرماے والحمد للہ علی منتہ واحسانہ فی الحقیقت
جس وقت آدمی جالی شریف کے اندر حاضر ہوتا ہے اوس کے قلب پر کمال رعب
وہیبت شاہنشاہی پیدا ہوتی ہے اور دل مین اوس کے ایک طرح کا لذت اور
ذایقہ اور کیفیت خاص حاصل ہوتی ہے کہ وہ تحریر مین نہین آتے ویسا ہی
حال وقت حضوری مسجد نبوی کا ہے اور یہہ حال عام مومنین کے واسطے عنایت سے
اور خاص لوگون کے واسطے احوال خاص ہے مسموع ہوا ہے کہ اب جو خزانہ دار مین
یہہ نہایت اعلی طبیعت مین انپر عنایت خاص حضرت کی سرفراز ہے اس واسطے
اون کی اقامت مدت مدید سے مدینہ طیبہ مین ہے ورنہ بعد تین سال کے خزانہ دار

استنبول سے نئے آتے ہین اور اون کا تبدل ہوتا ہے دوسرے روز داخلے کے اس
فقیر نے روضہ شریف مین عرضی اپنی خزانہ دار کو دیا وہ دن اور وہ شب اوس عرضی کو روضۂ
مبارک مین گذران کے دوسرے روز اوس عرضی کو اپنے دونون آنکھون سے لگاکر
عنایت فرمائے اور موم بتی بھی تبرک روضہ منورہ کا صاحب زادون کو اور اس فقیر کو
عنایت ہوا والحمد للہ علی ذلک مولود شریف برزنجی اکثر مسجد نبوی مین اہل مدینہ
اور سلطان کے طرف سے خاص شب دوشنبہ مین قرارت ہوا کرتا ہے اور حضوری
اس فقیر کو مجالس مولود مین اکثر رہی اور عموماً یہہ امر ہے کہ جس جا ذکر شریف حضرت کا
خصوصاً ذکر مبارک مولود حضرت کا ہووے پہر کسی جا اور کسی ملک مین ہووے اوسجا
پر توجہ خاص حضرت کی سرفراز رہتی ہے پہر ایسے موقع متبرک مین کہ عین حضوری حضرت کی
ہے کیون نہ ہووے مگر بعد نماز جمعہ مسجد نبوی مین ایک حلقہ شیخ مرغنی کا ہوتا ہے
کہ اوس مین مولود تصنیف شیخ عثمان مرغنی پڑہا جاتا ہے جب اوس حلقہ مین کیفیت
خاص پائے گئی کہ وہ مجالس مولود سے زیادہ تھی اوس کا بیان تحریر مین نہین آتا
وجہہ اوس کا مقبولیت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے کہ شیخ عثمان مرغنی
رضی اللہ عنہ کو ارشاد حضرت کا ہوا کہ تم ہمارا مولود تصنیف کرو اور قافیہ فقرہ اولے
ہا اور فقرہ ثانی نون رکہو اور جب یہہ مولود قرارت کیا جائے گا اور جب اوس مجلس مین
ہم آوین گے شیخ عثمان مرغنی اولیاء کامل سے ہین کہ مرتبہ قطبیت کا اون کو حاصل ہے
اور طریقہ مرغنہ اونہین سے ایجاد ہے اور یہہ طریقہ فرع طریقہ عالیہ قادریہ کا ہے
رضی اللہ عن صاحب الطریقہ وجعلنا معہ تعالہ فی الدارین الحمد
للہ والمنہ جب سے کہ اتفاق حضوری اس فقیر کا اوس حلقہ شریفہ مین ہوا مرا جمعت

تک کبھی ناغہ نہ ہوا پھر جب کہ ایام مراجعت قریب آئے خیال ہوا کہ اس مولود شریف کی
نقل اور اجازت شیخ سے لیا چاہیے تا کہ علی الدوام قرارت اس مولود کی بروز جمعہ
جاری رہے اور یہہ مولود نہایت شاذ اور کمیاب ہے بخلاف اور مولودون کے کہ وہ
مطبوع ہین اور اون کا ملنا آسان ہے مگر بباعث قریب ہونے ایام سفر کے اتنی
فرصت نہ ہوئی کہ نقل مولود شریف کی جاوے اوس مین خاطر نہایت متردد رہی
پھر حضرت کی عنایت ہوئی کہ وہ مولود شریف نہایت آسانی سے بقیمت حاصل ہوا
اور اجازت اوس کی شیخ نے عنایت فرمائی بوقت اجازت دینے کے شیخ نے نام
اس فقیر کا استفسار فرمائے یہہ فقیر نام اپنا شیخ سے بیان کیا پھر جب کہ کاغذ اجازت کا
شیخ سے عنایت ہوا اوس مین بجائے نام اس فقیر کے بدر الدین تحریر تہا اس سے
بھی تفاول اپنے مقصود کا کیا کہ عنایت کاملہ اوس بدر کامل یعنے ذات پاک سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شامل حال ہے انشاء اللہ تعالی پھر شب دوشنبہ کو اوس
مولود کی قرارت روبرو جالی شریف کے کیا اور روز دوشنبہ سفر مدینہ طیبہ سے ہوا
الحمد للہ حضرت کی عنایت سے ابتک بروز جمعہ قرارت مولود شریف کی ناغہ نہین ہوئی اور
اوس مین عجایب اور غرایب فواید اور برکات حاصل ہوئے ؎ دل من داند و من دانم
و داند دل من و الحمد للہ علے ذلک سید محمد رضوان اہل مدینے سے ہین اور
مسجد نبوی مین اجازت دلایل الخیرات کی دیا کرتے ہین اور اون کو اجازت قصیدہ
بردہ کی بھی حاصل ہے سفر ۱۲؁ ہجری مین اجازت دلائل شریف کی بھی یہہ فقیر نے
اون سے حاصل کیا اس سفر مین اون سے عرض کیا کہ اجازت قصیدہ بردہ کی بھی
بعد قرارت اوس کے عنایت ہوئی شیخ موصوف تامل فرما کر ارشاد فرماے کہ تو عربی

بیان ... مولود ... شریف ... سے ... عنایت ... [illegible]

از خود ... شیخ الدلایل کا و ... اجازت قصیدہ بردہ ... بعد عرض ... جانب سید رضوان

جانتا ہے تجھکو قرارت کی کچھ ضرورت نہین تجھے بلا قرارت اجازت قصیدہ بردہ کی
دیا اس فقیر کو کمال شوق قرارت قصیدہ بردہ کا روبرو شیخ موصوف کے تھا افسردہ خاطر
ہوا اور حضرت کی جالی شریف کے روبرو حاضر ہوکر عرض کرتا رہا کہ قرارت قصیدہ
بردہ کی روبرو شیخ کے نصیب ہو تو کیا خوب ہے پھر چند روز کے بعد خود شیخ نے اس فقیر کے
پاس تشریف لاکر فرمائے کہ تو قرارت قصیدہ بردہ کی میرے روبرو چاہتا ہے اب آکر
قرارت کر پھر فقیر نے لفظاً لفظاً قصیدہ بردہ شیخ کو سنا کر اجازت قصیدۂ بردہ کی شیخ سے
حاصل کیا الحمد للہ علیٰ ذلک عرس صاحب الدلائل بتاریخ وفات اون کے
شیخ الدلایل کیا کرتے ہین اور مدینہ مین طریقہ عرس کا ایسا جاری ہے کہ اول ختم قران
کرتے ہین بعد مناقب صاحب عرس قرارت کرکے خرما تقسیم کرتے ہین ایام عرس مین
یہہ فقیر مدینہ طیبہ مین حاضر تھا اور شیخ الدلایل اس مجلس مین حضوری کی دعوت فرماکے
فقیر حسب دعوت شیخ کے مجلس مین عرس صاحب دلائل کے حاضر رہا جب کہ نوبت
تقسیم خرما کی آئی بسبب اژدہام خلایق کے قاسم خرما نے اس فقیر کو نہین دیکھے اور
تبرک سے یہہ فقیر محروم رہا دل مین یہہ خیال آیا کہ افسوس تو تبرک سے محروم رہا پھر جب کہ
مجلس برخواست ہوئی اور فقیر بھی درخواست کیا تو کیا دیکھا کہ زانو کے نیچے خرمائے
تبرک موجود ہین پس یہہ کرامت صاحب دلائل کی اور معجزہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا جاننا کرامات اولیا اس امت کے مرحومہ عین معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین
سید عبد المومن بواب جو باب النسا رہین کہتے ہین کہ مین مواجہہ شریف مین جالی شریف کے
پاس ہر روز قران شریف پڑہتا تھا کہ وہ قران شریف نہایت مطلّی اور خوش خط تھا
ایک روز وہ قران شریف پڑہ رہے تھے اور پڑہتے پڑہتے ایک طرف متوجہ ہوئے

قران شریف کو نپائے وہ کہتے ہین کہ ایک بھائی میرے تھے کہ وہ مجہہ سے بڑے تھے
اور مین اونسے بہت ڈرتا تھا اوس وقت مجہکو اون کا خیال آیا کہ اب مجہکو بڑے
بھائی میرے کیا کہین گے مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین عرض کیا کہ یا
رسول اللہ جب تک آپ میرا قران شریف مجھے نہ دلوا دین گے مین یہان سے
نہ اٹھون گا اور عرض کر کر کتنی دیر تک وہین حاضر رہا جب بڑے بہائی میرے
مجکو گہر مین نپائے وہین وہ بہی آگر مجکو کہنے لگے کہ چلو مین نے کہا نہین آتا انہونے
کہے کہ جو چیز کو تمنے کہو دئے تھے مجکو مل گئی اب اٹہو آؤ مین یہہ خیال کیا کہ شاید چپ
میرے آنے کے واسطے وہ ایسا کہتے ہین پہر آخر وہ قران اپنے لڑکے کے ہاتھ سے
منگوا کر مجھے بتلائے اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد و
بارک وسلم راوی کہتے ہین کہ مین نے بخیال اس بات کے کہ یہہ اسرار نبوی ہے
وہ افشا کرتے ہین یا نہین اور مجھے اون سے خوف اور آداب تھا نہین پوچھا کہ آپکو
کس طور معلوم ہوا کہ قران گیا اور آپکے پاس یہہ قران کیسا آیا راوی موصوف
کہتے ہین کہ مین نے بچشم خود معائنہ کیا کہ ایک بار ایک شتر ضعیف ونحیف درماندہ
باب السلام مسجد نبوی کے طرف متوجہ ہوا ہر چند کہ لوگ اوسکو ممانعت کئے مگر وہ باز رہا
آخر باب سلام کے روبرو آکر دو زانو بیٹھ گیا جو لوگ اوس کے نزدیک آنے کا
ارادہ رکھتے اون کو کاٹتا آخر لوگ اوس کے خوف سے نزدیک نہ آتے جب کہ
باشا شیخ الحرم آیا اوس کے طرف تواضع سے متوجہ ہوا باشا نے دریافت کیا کہ
یہہ شتر کہان کا ہے معلوم ہوا کہ یہہ شتر سرکاری کارخانہ سلطان کا ہے باشا نے
شتربان کو بلایا معلوم ہوا کہ شتربان اوسکو خوراک بہت کم دیتا ہے اس واسطے

شتر کا فریادی ہونا باب مسجد نبوی پر

وہ نہایت ضعیف اور لاغر ہوگیا اور آنحضرت کی خدمت مبارک مین استغاثہ
کیا باشا نے اسیوقت اوس کو حبس کا حکم دیا جب کہ عساکر سلطانی شتربان کو حبس
کے واسطے لے چلے شتر خودبخود اوٹھہ اوس کے پیچھے روانہ ہوا باشا نے اوسکی خوراکی کا
بندوبست بخوبی کیا پہر وہ چند روز ہی مین مرگیا باشا نے اوس کے دفن کا حکم دیا
سبحان اللہ حال اس شتر کا مصداق قول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ ہوا ؎ شتر را
کہ شور و طرب در ہنر است ✿ اگر آدمی را نباشد خر است راوی موصوف کہتے ہین
کہ ایک روز مین باب النسا پر اپنے عہدہ بوابی بارگاہ نبوی پر مامور بیٹھا تھا یکایک
ایک بکری سراسر مجروح خون اوسکی جراحت سے جاری ہے اوس باب النسار سے
مسجد نبوی مین داخل ہونے کا قصد کی مین اوس بکری کو دخول مسجد نبوی سے ممانعت
کیا مگر وہ دخول مسجد شریف سے باز نہین آئی آخر اوس پر چند ضرب چوب دستی سے کیا اور مجھے
نہین ہٹی اور داخل ہوئی مین باز نہین آئی جب کہ یہان تک نوبت پہونچی کہ مین اوسکی
دم پکڑ کر کہینچا پہر بھی وہ نہ مانی بلکہ ایسا زور کی کہ وہ داخل مسجد شریف ہوگئی اور مین
بھی اوس کے ساتہہ داخل مسجد شریف ہوگیا اور اوس کشمکش مین میرا لباس بھی
اوس بکری کے خون سے بہر گیا باشا شیخ الحرم اوسوقت مسجد نبوی مین بیٹھے تھے
یہہ حال کشمکش کا دیکھکر فرماے کہ تم بہی اپنے کام پر مامور ہے اور وہ بھی اپنے کام پر
مامور ہے اب تم اپنے عہدہ کا حق ادا کر چکے اوس کو اپنے حال پر چہوڑ دو راوی
کہتے ہین کہ جب مین اوسکو چہوڑ دیا وہ سیدہی جالی شریف کے نزدیک حاضر ہو کر
دہلیز پر باب شامی کے سر رکہدی اور دیر تک ویساہی سر رکہے رہی بعد دیر کے
سر اٹہایا اور پہر جس طرف سے کہ آئی تھی اوسی طرف سیدہے چلے گئی مگر معلوم نہوا

فائدہ
حاضر ہونا
بکری مجروح کی

کہ وہ کہان سے آئی تھی اور کہان گئی اور گیا اوس مین سرتھا ینبوع ایک شہر ہے
مدینہ طیبہ سے پانچ منزل کنارہ دریا پر واقع ہے جہاز اور کشتیون مین غلہ اور جملہ سامان
ینبوع پر آتا ہے اور وہان سے مدینہ طیبہ مین داخل ہوتا ہے چونکہ ینبوع سے
مدینہ طیبہ تک کوہستان ہے اور مسکن بدویان ہے اس باعث سے بادشاہ کا
اہتمام و انتظام تائید اور اعانت عسکری سے سامان و غلہ لاتے اور لیجاتے ہین
راوی موصوف کہتے ہین کہ خالد بادشاہ کے عہد مین ایک روز ایسا اتفاق ہوا
کہ ایک مجلس ہوئی کہ خالد بادشا اور اہل مدینہ مجتمع تھے کسی تذکرہ پر بادشا موصوف
نے اہل مدینہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ اگر ہم لوگ نہوتے تو مدینہ طیبہ مین غلہ نہ آتا اور
اہل مدینہ فاقون سے مرجاتے ایک دو اہل مدینہ سے جو نزدیک بادشا موصوف کے
بیٹھے تھے فی الفور اوس کا جواب بادشا کو دے کہ تم جھوٹ بولتے ہو اگر تم لوگ
نہ ہو حق تعالے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہمکو طعام آسمان سے
بھیجے گا ہم حق تعالے کے حبیب کے جوار اور ہمسایہ ہین بادشا کو یہہ بات اونکی سخت
معلوم ہوئی اور غلہ کا اہتمام اور انتظام اوس نے بالکل موقوف کیا بخیال اس امر کے
کہ وہ اپنے کلام کی عذر خواہی کرین جب کہ اوس پر انہون نے عذر خواہی نہین
کی عساکر کو حکم دیا کہ شہر کے دروازہ بند کردو اور بندوبست اس امر کا رکھو
نہ اندر سے کوئی باہر جاوے اور نہ باہر سے کوئی اندر آوے پس غلہ کی
آمد و رفت کا کیا پتہ ہے موافق حکم بادشا کے انتظام اس امر کا بخوبی کیا گیا
اس عرصہ مین غلہ اور اشیار از قسم کرانہ وغیرہ کا نرخ تیز ہوا اور ایک ہفتہ تک
تیزی نرخ مین رہی دوسرے ہفتہ مین یکایک نرخ جمیع اشیار کا نہایت ارزان

ہوا کہ پہلے سے بھی مضاعف باشا کو اس امر کی اخبار پہونچی اور اس امر کا تجسس ہوا
معلوم ہوا کہ آج کے روز صبح کو اونٹ غلہ اور کرانہ اور ہر قسم کے اشیار کی بکثرت
مدینہ طیبہ مین داخل ہوئی کہ سب بازار مدینہ طیبہ کے اس سے مملو ہوگئے باشا نے
جو عسا کر کہ دروازون کی بندوبست کے واسطے مقرر تھے اونپر نہایت غضبناک ہوا
اور کہا کہ تم قابل سزائے سخت ہو باوجود ممانعت کے یہہ اسباب اور سامان کثیر
دروازون سے کیونکر آنے دئے انہون نے کہے کہ دیکھو دروازے بند ہین
اور اسکے قریب مین جو ساکنین ہین اون سے دریافت کر لو اور ہمارے دروازون سے
اگر سامان اور غلہ کا آثار ثابت ہووے جو سزا ہمارے حق مین تجویز فرماوین
سزاوار ہین باشا نے ہرچند تفحص اور تلاش کیا پتہ نہ ملا کہ یہہ اونٹ کہان سے
آئے تھے اور کہان گئے پہر باشا اپنے فعل پہ نہایت پشیمان ہوا ایک روز
دعوت اہل مدینہ کی کیا اور سب کے قدمونپر اپنا سر رکھا اور کہا تم جو کچہ کہو
سزاوار ہے مجھسے جو قصور ہوا معاف کرو یہہ فقیر ۱۲۶۸ ہجری مین حاضر مدینہ طیبہ
ہوا تھا خالد باشا کو دیکھا اور اون سے ملاقات ہوئی باشا موصوف نہایت
دی خلق اور انصاف پرست تھے اور اہل مدینہ کی خدمت گذاری مصروف تھے
جو کہ اکثر اہل مدینہ کو سلطان سے معاش مقرر کئے چنانچہ شاہ عبد المغنی صاحب
ور شاہ عبد الغنی صاحب جو ہندوستان سے مہاجر ہوئے تھے ان کی تقرر
معاش مین وہ بہت سعی کئے راوی موصوف کہتے ہین کہ یک وقت مین مدینہ
منورہ مین غلہ نہایت گران ہوا ایک اہل مدینہ جو غلہ فروشی کیا کرتے تھے اور غلام
اون کا دوکان پر تھا اوس دوکان مین جا کر غلہ کا نرخ دریافت کیا اونہون نے

ابن حبیب
انسان المغنی
بیعنیا مدینہ

ہو نرخ گران اوس وقت مین غلہ کا تھا بیان کئے ہین نے سنکر کہا کہ اللہ اکبر
غلہ بہت گران ہے پس وہ غلام نے یہہ بات میری سنکر واسطے طپانچہ کے ہات
اٹھا کر کہے کہ تم مدینہ مین رہکر ایسی بے صبری کی بات کہتے ہوا وسوقت مجھے اونکی
نصیحت نہایت پسند آئی اور جب ہین اکثر انہین کی دوکان پر غلہ خرید کرنے
کے واسطے جایا کرتا ایک دو روز کے بعد صبح کو مین نے اونکی دوکان پر غلہ
خرید کرنے کے واسطے گیا غلہ کا وہی نرخ تہا جب کہ بعد ظہر کے گیا غلہ کو نہایت
ارزان پایا حالانکہ کوئی آمدنی ہوئے معلوم نہین ہوئی مین غلام سے پوچھا کہ آج
یکایک نرخ غلہ ارزان ہوا یا کسی طرف سے آمدنی آئی یا حاکم وقت کے طرف سے اوسکا
بندوبست ہوا غلام نے کہا کہ نہ آمدنی غلہ کی آئی نہ حاکم وقت نے بندوبست کیا فکر تم
اس کی مت کرو تمکو کیا کام ہے پہر مین نے کہا کہ مجھکو تم ضرور معلوم کرو کہ یکایک
ارزانی غلہ کا کیا سبب ہے پہر انہون نے بہت خفا ہو کر جہڑ دئے اور کہے تم اصرار
مت کرو اور اوسکو مجھسے مت پوچھو مین اونکے غصہ کو تحمل کر گیا اور اپنے اصرار سے
باز نہ آیا پہر مین نے جب بہت اصرار کیا تو اونہون نے کہے کہ سر نبوی ہے تم کو
کہتا ہونکہ آج کے روز ظہر کے وقت تک کوئی غلہ کی بازار مین انکر گری پہر ہر ایک
اہل دوکان جو اوس کوئی کو دیکھتا تھا اپنی دوکان مین جاکر نرخ غلہ ارزان کرتا تھا
یہان تک کہ تمام بازار مین غلہ ارزان ہوگیا مگر معلوم نہین ہوا کہ وہ کوئی کہان سے
آئی اور دوکان دارون کے ذہن مین محض ایک کوئی کو دیکھہ کر کیا خیال ہوا
کہ وہ غلہ ارزان کرنے لگے راوی موصوف کہتے ہین کہ یک وقت مجھے مجردی سے
نہایت تکلیف ہوئی اور مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خاتون جنت

ظاہر ہونا کرامت
نکاح کا اونکو
غیب سے بامداد
استغاثہ کے
حضرات سے

رضی اللہ عنہا کی جالی مبارک کے پاس اپنے نکاح کے واسطے عرض کیا کرتا چندروز کے بعد دیکھا ایک روز مین نے خواب مین دیکھا کہ مین جالی مبارک کے پاس حاضر ہون اور ایک بیوی حضرتہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی جالی شریف کے پاس حاضر ہین اور حضرتہ سے عرض کرتے ہین کہ مین تمہارے عبدالمومن کو اپنی لڑکی دی پہر مین نے خواب مین خواب سے بیدار ہوا اپنے حصول مقصود سے خوش ہوا لیکن اس بات کا تردد رہا کہ وہ کون بیوی ہین کہ اپنی لڑکی مجھے دیتے ہین پہر تہوڑے ہی ایام مین ایک بیوی کہ نجیب الطرفین اور سادات سے ہین اپنی لڑکی کا پیام مجھسے از خود کہے اور اسباب نکاح باوجود ناداری کے از غیب ظہور مین آیا اور نکاح مین مجھکو برکت اولاد ہوئی اور مین بہت خوش رہا ایک صاحب اطباء ہند سے کہ اس فقیر سے نہایت محبت رکھتے ہین حال مین بہ نیت ہجرت مدینہ منورہ مین انہون نے ملازمت سلطانی اطباء عسکریہ مین اختیار فرمائے ہین مگر سوائے اون صاحب کے بہت سے اور اطبا ہین کہ معالجہ اہل بلد اور معالجہ عسکر کے واسطے ملازم ہین مگر سب ترک ہین ہندی اور غیر قوم یہی ہین ہر ایک شخص کو اپنی ہم قوم کی اعانت رہتی ہے اس باعث سے سب اطبا ترک اتفاق کرکے چاہے کہ اون کا تبدل مدینہ منورہ سے کرین اور راو نکی جائے پر کوئی طبیب ترکی قایم کرین اسواسطے کہ ہر کوئی چاہتے ہین کہ مدینہ منورہ مین رہوین شاید کوئی طبیب ترکی مدینہ منورہ کی اقامت چاہا ہوگا اسواسطے انہون نے یہہ تجویز کئے حکیم صاحب موصوف کی یہہ عادت ہے کہ دن مین دو تین بار روضہ منورہ سے

عاملی تبدل ایک طبیب کا مدینہ سے خدمت طبیب

روبرو حاضر رہتے ہین اور جو کچھہ اپنی عرض ہے حضرت کی خدمت مین کیا
کرتے ہین چونکہ اون کو مدینہ منورہ سے تبدل گوارہ نہین بلکہ اونکا مقولہ
یہہ ہے کہ اگر برطرفی بہی ہوجاوے مگر مین اس مقام مبارک سے تبدل منظور
نہ کرونگا اسواسطے معلوم کا معروضہ ہمیشہ حضرت کی خدمت مین رہا کرتا ہے
کہ حضرت مجھکو ہمیشہ اپنے ہی صحبت مبارک مین رکھین چنانچہ اس فقیر کو بہی فرمایے
کہ تو بھی اس بارہ مین خدمت مین حضرت کی عرض کر الحاصل سب اطبا ایک
تجویز بہی اپنے نزدیک قرار دئے اور چاہے کہ قریب ہین اون کا تبدل ظہور مین
آوے یکایک کچھہ مجدد سامان ظہور مین آیا کہ جو لوگ اس تجویز مین شریک
تھے اکثر حبس ہوگئے اور اون کا تبدل مدینہ منورہ سے ہوا چنانچہ اتبک
بھی وہ ہر چند کہ دست و پا زنی اونکی تبدل مین کرتے ہین مگر کچھہ اون سے
بنی نہین آتی یک صاحب اہل حیدر آباد سے سنہ ۱۲۰۲ بارہ سے دو ہجری مین
زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہووے قبل سفر مدینہ منورہ کے اون کا
پیرو رم اس طور پر کیا کہ سوا بیٹھے رہنے کے نشست اون سے دشوار تھی
اور قیام پر تو بالکل اونکو قدرت نہ تہی اور سفر مدینہ منورہ قریب پہونچا
کسی کے شان وگمان مین بھی یہہ بات نہ تھی کہ اون سے یہہ سفر مبارک ہوگا
اسواسطے کہ جب نشست دشوار ہو تو اونٹ پر چڑہنا اور اونٹ سے اوترنا
اور کئی قسم کے امور سفر عرب مین لاحق ہوتے ہین کیون کر ادائی اوسکی
اون سے ممکن ہو مگر انہون نے خفیہ تیاری سفر کی کرنا شروع کئے کہ سوا
اون کے خاص اہل مجلس کے کسیکو اوس کا علم نہ تھا جب کہ وقت روانگی

سخت پا ایک
زاید نہ مجیب
نفس ضعف
بجہ وار ارادہ زیارت
اون کے ۱۲

قافلہ کا آیا اور اونٹ اون کا تیار ہوکر اونکے روبرو پہونچا تو لوگون کو نہایت
تعجب ہوا کہ اونسے سفر کیونکر ہوگا اور ایسے حال مین ارادہ سفر اون کا
بے عقلی پر محمول ہوا جب اونٹ سواری کا روبرو پہونچا اپنے رفقا سے کہے
مجھے کسی طور اونٹ کے نزدیک لے چلو پھر دو چار شخص اون کو چارپائی پر اوٹھا کر
اونٹ کے پاس لے گئے وہ کہتے ہین کہ مین جب اونٹ کے نزدیک پہونچا
میرے دل مین خیال آیا کہ اونٹ پر سیڑی سے چڑا کرتے ہین اور سیڑی پر
چڑہنے کے واسطے پاؤنکی صحت اور قوت ضرور ہے اس حالت سے
سیڑی پر چڑھا جاوے وہ کہتے ہین یکایک میرے دل مین آیا کہ تو سیڑی کی
نشست کی جانب سے دونون ہات پر قوت رکھکر اونٹ پر سوار ہو بس مینے
ایسا ہی کیا نہایت سہل اونٹ پر سوار ہوا کہ کچھ دشواری معلوم نہین
ہوئی جب کہ روانہ ہوا روز بروز صورت افاقہ نظر آئی یہان تک مدینہ منورہ
مین جس وقت اوترا بصحت کاملہ زیارت سے مشرف ہوا والحمد للہ علی
ذلک ایک اور صاحب اعزا حیدرآباد ذکر فرمائے کہ وہ بھی اوسی سن مین
زیارت شریف سے مشرف ہوئے کہ جس روز کہ مدینہ منورہ مین داخل ہوا اوسی
روز میرے فرزند کو لشدت بخار آیا کہ بخار سے بیہوشی عارض ہوئی اور لوگونکی
تجویز مین یہہ بات آئی کہ یہہ تپ محرقہ ہے ایسے قسم کی تپ شدید مہلک
ہوتی ہے اونہون نے کہے کہ مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا ہون
مین علاج نہ کرونگا عنایت حضرت کی ہمارے واسطے کافی ہے پھر
انہون نے اپنے فرزند کے حال کے طرف متوجہ نہ ہوئے اور سب زیارات کیلیے

نا پہنچ ہوئے آٹھ روز اُن کی حاضر باشی رہی آٹھ دن نجار ایک ہی حال پر رہا جبکہ
نواں روز رخصت کا آیا بعلا اتفاق اون کے فرزند کو صحت حاصل ہوئی اور مریض نے
کہا کہ مجھے کسی طور غسل کرا کے حضرت کی خدمت مین لیچلو طاقت اونکی بالکل سلب
ہو گئی تھی پھر دو چار آدمیون نے اونکو روضہ منورہ کے روبرو لائے اور روٗ
حضرت سے رخصت ہوکر اپنے وطن کو لصحت و عافیت روانہ ہوئے پھر جبکہ وہ مکہ
معظمہ مین پہونچے فقیر اوس وقت مکہ معظمہ مین حاضر تہا اون کو دیکہا بسبب شدت
نقاہت کے ہیئت کذائیہ اور شکل اونکی تبدیل پا گئی تھی کہ ملاقات اولی مین اونکی
شناخت نہین ہوئی ایک مہاجرین ہندی سے اس فقیر سے ذکر کئے کہ قریب
زمانہ مین ایک مجوسی نے ایک کتاب تصنیف کیا اور سمین بہت سے بے ادبی حضرت کی
جناب مین کیا تہا چاہا کہ وہ مطبوعہ ہووے ہر چند کہ بے ادب نے طمع زر کثیر تبایا مگر
اہل مطبع اوس کے طبع سے انکار کرتے رہے ایک اہل مطبع نے لطمع زر کثیر کے
اوس کے طبع کو راضی ہوا اور طبع کرنا اوس کتاب کا شروع کیا جب نوبت طبع
اوس ورق کے پہونچی کہ جس پر بے ادبی تحریر تھی اور سنگ کاپی پر وہ ورق رکہا گیا
یکایک سنگ کاپی سے آواز آئی اور وہ سنگ شق ہوا اوس وقت مشہور ہوا
کہ حضرت کے وقت مبارک معجزہ شق القمر اب معجزہ شق الحجر ہوا مدینہ منورہ مین مسموع
ہوا کہ چند مدت کے قبل شیخ الحرم نے حکم کئے کہ چھوٹی بچے جنکو بول و براز کا تمیز نہین انکو
ہمراہ حرم مین نہ لاوین اور اس حکم پر عمل بہی شروع ہوا کہ چھوٹے بچون کو حرم شریف مین
داخل ہونے کی ممانعت ہوئی تہوڑے روز کے بعد شیخ الحرم یا شیخ الاغوات حضرت کے
خواب مین مشرف ہوئے اور حضرت کا ارشاد ہوا اون کو کہ بچے ہمارے پاس

حاضر ہونے سے کیون محروم ہین حکم عام ہو جاوے کہ سب بچے ہمارے [illegible]
حاضر ہووین اوس کے صبح کو ہی خوجے ہر ہر ساکنین مدینہ منورہ و سکے [illegible]
حضرت کا ارشاد مبارک اونکو پہونچائے جب کسی کی قدرت نہین کہ بچون کو
مسجد نبوی مین داخل ہونے سے منع کرین باوجودیکہ طہارت اور لطافت مسجد شریف کے
دن مین کئی بار ہوتی ہے اور فرش مخملی عمدہ وہان مفروش رہتا ہے اگر ایک تنکا بھی
گرے اوسکو اوٹھا کر پھینک دیتے ہین اور خوجے اور دوسرے خادمین ہمیشہ طہارت
مسجد مبارک کے واسطے نگران رہتے ہین باایں ہمہ بچے اپنی ماؤن کے ہمراہ مسجد
مبارک مین حاضر ہوتے ہین اور اوس فرش مخملی او مکان لطیف پر بول و براز کرتے
ہین خوجے او رخادمین مسجد مبارک کی قدرت نہین کہ اونکو [illegible] باہر کرین بلکہ
وہ خود بچے کی خدمت گذاری کرتے ہین اور خوجے اور خادمین سکے جسم مین کیسا
عمدہ لطیف لباس ہوتا مگر کچھ اوس پر خیال نہین کرتے بلکہ ابریق اور طشت لا کر اپنے
ہات سے اون کا بول و براز دہوتے ہین یہہ سب باعث اور عنایات رحمۃ للعالمین کا
ہے اور ایک ماجرا اس سے زیادہ فقیر نے بچشم خود دیکہا کہ ایک شخص کہ لباس بھی
اون کا میلا اور کہنہ اور پیوندار تھا اور وہ عارضہ شکم مین لشدت مبتلا تھے کہ اسہال
اور دست اون کا رک نہین سکتا تھا بلکہ شکم اون کا جاری تھا اور وہ ایسی حالتین
مسجد نبوی مین داخل ہونا چاہتے بواب نے اونکی اس حالت کو دیکہہ کر داخل ہونے سے
ممانعت کئے مگر وہ بواب کی ممانعت سے نہ رکے بلکہ داخل ہونا چاہے پہر بواب نے بشدت
وامرار ممانعت کئے اس پر بھی وہ نہ مانے بلکہ شور و غوغا شروع کئے پہر آواز شور و غوغا
کا سن کر سب پہنچے اور اون کو نرمی اور گرمی سے فہمایش کئے مگر اونہون نے

مرحمت حضرت کی سے عنایت [illegible]

خوجون کی بھی نمانے بلکہ خوجون کے سات بھی انہون نے شور وغوغا اور کشا
کشی کئے جب کہ خوجے یہہ حال دیکھے کہ اون کے دل مین شوق حضوری اسقدر
پیدا ہے کہ وہ ہرحال مانتے نہین اور عاشقین کو آداب اس بارگاہ عالی سے
معاف ہے اگر زیادہ اس سے ممانعت کرین شاید لپنے حق مین عتاب ہووے
بناچاری دو خوجے اون کے طرف ہوگئے اور اون کا ہات پکڑ کر داخل مسجد نبوی
مین اونکو کئے جب کہ وہ داخل مسجد نبوی مین ہوئے اون کے شکم سے تقاطر
اسہال کا جاری تھا اور مسجد نبوی اون کے اسہال سے ملوث ہوئی پہر دوسرے
دو خوجے اون کے پیچھے ہوگئے کہ ایک کے ہاتھ مین ظرف پانی کا اور دوسرے کے
ہات مین ابر مردہ تھا جو تقاطر کہ اون کے شکم سے جاری ہوتا ایک خوجہ ابر مردہ کو
پانی مین بہگا کے اوس کو صاف کردیتا پہر انھون نے مسجد نبوی مین ایسی حالت سے
داخل ہوئے اور نماز ادا کر کے باہر رخصت ہوئے اور اون کے باہر ہونے تک
خوجون نے ویسا ہی خدمت گذاری کئے یہہ بھی مدینہ منورہ مین مسموع ہوا کہ ایک
وقت قافلہ حجاج مدینہ طیبہ مین داخل ہوا اوسوقت شدت وبا تھی حاکم نے حکم دیا
کہ جلد قافلہ مدینہ منورہ سے روانہ ہووے کہ آدمیون کی کثرت سے شدت وبا کا
خیال ہے سب اہل قافلہ پر حکم پہونچا کہ جلد مدینہ منورہ سے روانہ ہووین اہل قافلہ
بناچاری سفر کی تیاری مین مصروف ہوئے مگر جن لوگون کے دلون مین تمنائے
حضوری تھی وہ کمال افسردہ خاطر تھے یکایک یک شب خواب مین حاکم وقت
حضرت سے مشرف ہوا اور حاکم وقت کو حضرت کا ارشاد ہوا کہ یہہ حجاج تمہارے
مہمان ہین یا ہمارے تم اون کو کس واسطے جلد مدینے سے نکالتے ہو حاکم نے

ف ارشاد حضرت کا درباب عدم تعرض قافلہ زائرین مدینہ

فـ
ملنا کاغذ برارت کا
ایک بدو کو
روضہ منورہ
سے

اپنے دل مین پشیمان ہوا اور اہل قافلہ کو کہا جب تک تم چاہو رہو ہمارے طرف سے
تمکو ممانعت نہین ہے سید عبدالمومن صاحب بو اب بانسواڑا اپنی سماعی بات
بیان کرتے ہین کہ ایک بدو اپنے وطن سے حضرت کی زیارت کے واسطے سفر کیا
اور دوسرا بدو بھی اپنی کسی غرض کے واسطے سفر مدینہ منورہ کیا اور اوس کے ہمراہ
ہوا جب کہ یہہ دونون مدینہ منورہ مین داخل ہوئے پس جو بارادہ زیارت حاضر
ہوا تھا حضرت کی زیارت مین مشغول و مصروف ہوا بعد زیارت کے دوسرا جو اوسکا
رفیق تھا اوس سے پوچھا کہ تو حضرت کی زیارت سے کیا فائدہ حاصل کیا اتفاقاً
بدوی جو زایر تھا اوس کے ہاتھہ مین ایک کاغذ سادہ تھا اوس کاغذ کو اپنے
رفیق کو بتاکر بطریق تفول اور خوش عقیدتی کے کہا کہ دیکھہ یہہ کاغذ براۃ دوزخ کا
ہے مجھے حضرت کے پاس سے ملا پس اوس کے یہہ بات سنتے ہی خواہش اور ولولہ
پیدا ہوا اور کہا کہ مین بھی حضرت کے روضہ منورہ کے نزدیک حاضر ہوتا ہون اور
حضرت سے کاغذ برات کا چاہتا ہون اوسیوقت وہ بدوی حضرت کے روضہ منورہ کے
پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضرت ہم دو رفیق اپنے وطن سے آپ کی خدمت مین
حاضر ہوئے اور آپنے کاغذ برارت رفیق کو سرفراز فرمائے اب مین آپ کی خدمت مین
حاضر ہون جب تک مجھکو کاغذ برارت عنایت نہ فرماوینگے مین آپکی جالی شریف سے
نہین ہٹون گا کہتے تین دن تک اکل و شرب اپنا ترک کیا اور جالی شریف کو بلگا رہا
تیسرے روز سقف مسجد کے طرف سے ایک کاغذ اترتا ہوا دیکھا یہانتک کہ وہ کاغذ اوسکے
پاس پہونچا دیکھا کہ اوس مین اوسکا نام لکھا ہوا ہے اور بعبارت عربی یہہ مضمون تحریر ہے
کہ اوس شخص کو آتش جہنم سے برارت اور خلاصی ہے پس وہ بدوی نے بخوشی

ڈگا غذ لیکر اپنے مقام پر گیا یہہ فقیر ابتدا اس فصل کے ان معجزونسے کیا تھا کہ جو عنایت حضرتکی
اپنے حال پر ہوئی اب انتہا فصل مین بھی چند حال حضرت کی سرفرازیکا بیان کر کے
اختتام اس فصل کی کرتا ہون بامید اس بات کے کہ خاتمہ اس کمترین امتی کا حضرتکی
عنایت سے بخیر ہووے اور حضرت اپنے فرزند ارجمند دلبند یعنے جناب محبوب پاک رضی اللہ
تعالی عنہ کے ظل نعلین مبارک کے قرب دارین مین عنایت اور سرفراز کرین آمین
یارب العالمین یہہ فقیر مرتبہ سوم زیارت مبارک سے سرفراز ہوا مدت سات مہینے تک
حضرت کی حضوری عنایت ہوئی اکثر حاضر باشی مسجد نبوی مین اس فقیر کے رہی بعضے
لوگ اس فقیر سے آکر استفسار مسائل کا بھی کرتے پس اکثر صاحب اہل ہند سے
استدراک اس امر کا شروع کئے کہ بعضے نوخیزان ہند و اہل کابل وغیرہ اس مسئلہ کو تباہ
کئے ہین کہ دست بستہ ہو کر سلام عرض کرنا بدعت ہے آپ اسے کیا کہتے ہو فقیر نے
جو کچھ کہ مذہب صحیح تھا اوسکو بیان کیا اور رسالہ بھی تحریر کیا جبکہ اون کو خبر پہونچی
کہ وہ شخص ہمارے درپے رد و قدح ہے اوس فریق مین ایک بڑا اون کا سرگروہ
تھا کہا کہ ہم پانسو رہیلونسے اس فقیر سے متعرض ہون گے اور باز پرس کرین گے
جب اس فقیر کو حال اونکی شورش کا معلوم ہوا علانیہ کہا کہ حضرت پر سے میری جان بھی
تصدق ہے یون تو جو مذہب صحیح اس باب مین ہے کہا ہون اور آیندہ بھی یہی کہونگا
اور اگر حضرت کو میرا عقیدہ مقبول ہے فریق ثانی سے کچھ نہوگا اسواسطے کہ حضرت اکی اعانت
اور تائید مجھے پر سرفراز رہے گی انشاء اللہ تعالی بعد اس امر کے ایک مدت ممتد حضوریکا
اتفاق رہا مگر کوئی شخص نہ پوچھا کہ تمہارا کیا نام و الدین مرحومین کا جب انتقال ہوا
بسبب تنہائی کے اس فقیر کو خیال خانہ آبادی کا ہوا ایکایک ذہن مین آیا کہ تو توسل

درود شریف کے حق تعالی کی جناب مین دعا کر پہر عادت رکہا کہ ایک ایک ہزار بار
درود شریف اوّل وآخر پڑکے اپنے مقصود کے واسطے حق تعالی کی جناب مین دعا
کرتا اور خود بخود یہہ خیال دل مین پیدا ہوا کہ وقت درود کے عرض کرنے کے حضور کی
روضہ منورہ کا تصور کرتا حالانکہ اوسوقت تک حاضر روضہ منورہ نہین ہوا اور نہ کسی
کتاب وغیرہ سے یہہ حال معلوم تہا کہ وقت درود شریف کے تصور رکہنا چاہیئے
تہوڑے ایام گذرے کہ صورت خانہ آبادی کی نظہور آئی اور حق تعالی نے بوسیلہ
حضرت برکت اوس مین سرفراز فرمایا اور کتاب جذب القلوب مین بہی دیکہا کہ
بوقت درود شریف عرض کرنے کے تصور روضہ منورہ منجملہ آداب ہے قبل ہجرت کے
چند سال تک فقیر یہہ عادت جاری رکہا کہ پہلے جمعہ کو ہر ماہ کے مولود مروجہ
اس دیار کو جماعت سے پڑہوایا اوس مین عجب کیفیات اور حالات مشہود ہوتے
اور معجزات حضرت سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور مین آئے چنانچہ چند بار
بلا سخت سے اس فقیر کو نجات حاصل ہوئی اوس مین سے ایک امر عرض کیا جاتا ہے
مردم مکان اس فقیر کے دق اور سل سے مبتلا تہے اور حال اون کا عنقریب پہونچا
حتے کہ اطبا کو صورت یاس پیدا ہوئی اور اسی ایام مین جمعہ اوّل بہی آیا فقیر نے
حسب عادت اپنے مولود شریف پڑہایا اور بعد بیان تولد آنحضرت کے جو سلام
عرض کیا جاتا ہے وقت سلام واسطے شفائے مردم مکان کے عرض کیا وسی
ہی روز سے افاقہ ہوا اور برکت سے مولود شریف کے ازدیاد رزق بہی سرفراز
ہوا والحمد للہ علی ذلک یہہ جو چند سے معجزے حضرت کے اپنے حال سے متعلق
سرفرازی حضرت کی رہی بطور تبرک او تیمنا کے عرض کئے گئے ورنہ حضرت کے

عنایات کا حد و احصا نہین کہ اوس کا کل ذکر ممکن ہو کہ وجود بخشی اس فقیر کے
حقیقتہً اور ظاہراً حضرت کے وجود مبارک سے ہے لیکن حقیقتہً اس سبب سے
کہ تمام عالم حضرت کے ہی نور مبارک سے ظاہر ہے اور وجود ظاہری بھی اس فقیر غلام
کمترین کا حضرت کے وجود مبارک سے موجود ہوا پس ہر حال مین اور ہر طور مین حضرت نے
اس نابود کو صورت بود عنایت فرمائے اور اس معدوم کو بشکل موجود ظاہر
فرمائے یہہ سب عنایات اور الطاف اس وجود پر مترتب ہین اس سے
زیادہ اور طاقت عرض کرنے کی کہان ہے اور مجال بیان قلم کو کہان ہے
چنانچہ حضرت بیدل علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎ از الاف حمد و نعت
اولے است برخاک ادب خفتن بسجودے میتوان کردن دردے میتوان گفتن
اللھم صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد بعدد تجلیات ذاتك
و تعلقات صفاتك و اصحابه وسلم صلوۃ ما ھو اھلہ سیما علی ولدہ
الشریف غوث الاعظم وبارك وسلمہ

الجزء الثالث من فلاح الکونین فی احوال الحرمین الشریفین زادھما اللہ شرفاً

فصل یازدہم

احوال مین بغداد شریف اور روضہ منورہ جناب محبوب سبحانی
رضی اللہ عنہ کے شیخ جلال الدین سیوطی تاریخ خلفاء مین لکھتے ہین کہ شہر بغداد
بنایا ہوا منصور ابوجعفر عبداللہ خلیفہ عباسی کا ہے کہ خلیفہ موصوف نے بنا بغداد
سنہ ۱۴۵ یکسو چالیس ہجری مین شروع کیا اور یکسو انچاس ۱۴۹ ہجری مین تمام کیا ذیل
سیرۃ محمدیہ مین روایت ہے کہ یک روز منصور شکار کے واسطے نکلا اور چلا
یہان تک کہ مقام دجلا اور جائے بغداد تک پہونچا اور اس جائے کو شہر

اور مکان نہ تھا سوائے ایک دیر راہب کے منصور نے راہب کو طلب کیا اور اُس کا نام
اور اُس زمین کا پوچھا راہب نے کہا کہ میرا نام باغ اور اُس دیر کا نام داد ہے منصور نے
اُس جاے کو راہب سے خرید کیا اور اُس کا نام بغداد رکھا یہہ نام اُس راہب اور اُس جاے کے
نام سے مرکب ہے اور نقشہ شہر کا اوّلا راک سے بنایا پھر حصار شہر کا مدور بنایا پھر اُس کے
درمیان مین مکان شاہی بنایا اور چہار سال کے عرصے مین اُس بنا کو سنہ ۱۴۸ ایکسو اڑتالیس
ہجری مین تمام کیا اگرچہ شیخ سیوطی کی تحریر سے مدت بنا نو سال پائی جاتی ہے مگر ممکن ہے کہ شیخ
کل مدت بنائے حصار اور قصر شاہی لکھین ہون اور راوی روایت کتاب ذیل تحفظ مدت
بنائے قصر شاہی لکھا ہو فواتح مسکیہ مین لکھا ہے کہ دسع ابن یونس نے بیان کیا کہ منصور کو
بنائے بغداد شریف مین اٹھارہ کروڑ اشی لک درہم صرف ہوئے اور اس کیفیت کو
یہہ امر مسموع ہوا تھا کہ شہر بغداد بنایا ہوا نوشیروان کسرائے کا ہے کہ عدل و داد
مشہور تھا ابتک بھی اُس کا عدل زبان زد خلایق ہے اسواسطے اُس شہر کا نام باغ داد رکھا
بعد سماعت اِس امر کے جبکہ بغداد شریف مین حاضر ہونا ہوا اور کتب تواریخ مین دیکھا گیا
کہ شہر بغداد بنایا ہوا منصور کا ہے اور بغداد شریف مین دیکھا گیا کہ وہان دو بغداد ہین
ایک بغداد قدیم دوسرا بغداد جدید مشہور ہے یہہ بات ذہن مین آئی کہ شاید بغداد
قدیم بنایا ہوا نوشیروان کسرائے کا ہوگا اور بغداد جدید منصور خلیفہ عباسیہ کا مگر بعد
تواریخین ساعتہ یقین ہوا بلکہ روایت کتاب ذیل اِس امر کا انکار کرتی ہے
اسواسطے کہ کتاب مذکور مین درج ہے کہ وقت بنائے منصور کسی آبادی کا
وہان نشان نہ تھا اور بغداد نام اتخاذ کیا ہوا منصور کا ہے جیساکہ اوپر بیان تاہم شہر کسرے
قریب بغداد بلاشک و ریب تھا اسواسطے کہ اثنا راہ مین قریب بغداد شریف کے یک کمان

نشان قیصر کسرے دیکھنے مین آتی ہے اسکی یہہ پایا جاتا ہے کہ شہر کسرے بھی بلاشک
اسکے قریب مین واقع تھا جناب محبوب سبحانی غوث الصمدانی میران محی الدین سید
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا تولد شریف ۴۷۱ھ چار سو اکہتر ہجری مین ہوا اور
کتب تاریخ سے پایا جاتا ہے کہ وہ زمانہ بامر اللہ خلیفہ عباسی کا تہا اور سن مبارک
آپ کا اکیانوے سال کا ہوا پھر رحلت اور وصال شریف آپکا ۵۶۱ھ پانسو اکسٹھ ہجری مین
ہوا جیساکہ کسینے کہا ہے ؎ سن شریف کامل و عاشق تولد + و وصالش دان ز معشوق آلہی
اور یہہ ایام خلافت مستنجد باللہ کے تہی چنانچہ شیخ سیوطی تاریخ خلفا مین اس امر کی تصریح
کئے ہین اور درمیان مقتدی بامر اللہ کے جو زمانہ ولادت باسعادت محبوبیہ کو پایا
اور مستنجد باللہ کے جو زمانہ وصال شریف تک آپ سے مشرف ہوا چار خلفائے
عباسیہ گذرے ایک مستظہر باللہ ابو العباس دوسرا مسترشد باللہ ابو منصور تیسرا راشد باللہ
ابو جعفر چوتھا امر اللہ ابو عبد اللہ پس یہہ چھہ خلیفے حضرت کے زمانے سے مشرف رہے چنانچہ حضرت کے
احوال مین حاضر ہونا مستنجد باللہ کا مجلس شریف مین حضرت کے تحریر ہے پس تولد سے حضرت کے وصال شریف تک
آپکے عہد خلفاء عباسیہ ہی کا تہا لطیفہ حق تعالے کا ارادہ ازلیہ سے نام اس شہر مبارک کا بغداد مقرر
ہوا کہ اصل اسکا باغ داد ہے داد کے معنے دو ہوتے ہین ایک داد بمعنے فریاد کہ داد و فریاد مین
محاورہ مین مستعمل ہے دوسرے داد کے معنے عطا کے کہ داد و دہش کہتے ہین ترجمہ عربی داد کا
جو بمعنے فریاد کے ہے غوث ہے اور ترجمہ عربی باغ کا جنۃ ہے پس باعتبار معنی اول کے
ترجمہ عربی بغداد کا جنۃ الغوث ہوا کہ یہہ نام شہر بذات غوث الاعظم ہے اور باعتبار معنی
ثانیہ کے جنۃ العطا ہوا کہ یہہ بھی بشر حضرت کے ذات مبارک کی طرف ہے کہ جب سے کہ حضرت کی رونق

افروزی اس شہر مین ہوئی ھر طرح کے عطا کیا ظاہری کیا باطنی کیا دینوی کیا اُخروی
اور حقانی حضرت کی بارگاہ سے جاری ہے اور تا قیام قیامت رہینگے الحاصل
یہہ کمترین غلام حضرت بارگاہ اقدس اور شہر مقدس مین سلخ ماہ رجب ۱۳۱۱ ہجری مین
داخل ہوا دو چار روز صحت کے گذرے پھر جو بیمار ہوا مراجعت تک قوت جسمانی تمام
حاصل نہین ہوئی اسواسطے سوائے کاظمین شریفین اور زیارت امام ابی حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ
کے دوسری جائے زیارت کو حاضر نہین ہوا اور پھر زیارت نجف اشرف اور کربلائے معلی سے
بھی محروم رہا مگر حضرت پیر و مرشد معہ صاحبزادگان وغیرہ زیارت نجف اور کربلا سے
مشرف ہوئے چونکہ ناظرین کو بھی اطلاع حال نجف وغیرہ بھی ضرور ہے اسواسطے کہ
اکثر لوگ دونو زیارتین ایک ہی سفر مین مشرف ہوتے ہین اسواسطے محرر اوراق کو
بھی موافق معروضے کے حضرت شاہ محمد صاحب قادری بڑے فرزند جناب پیر و مرشد
قبلہ کے احوال بغداد شریف اور نجف اور کربلا موافق معائنہ اپنے کے اور ماخذ اشتباط
سیاحت نامہ حضرت مولوی محمد زمان خان شہید کے تحریر فرمائے بعینہ اوس کے
بعد ملایا گیا بعد اختتام تحریر حضرت صاحبزادہ صاحب کے جو کچھہ کہ اپنے معائنہ مین آیا سو
وہ عرض کرتے مین آویگا انشاء اللہ تعالے بغداد شریف کے اطراف فصیل ہے
کہنہ کہ دور اوس کا قریب چہار میل کے ہوگا اوس مین آبادی ہے سوائے طرف
شمال اور شرقی کے کہ یک ربع اوس کا ویران ہے کہ وہان مقابر اور بعضے
مکانات بھی اسی بغداد جدید مین روضہ اقدس جناب قطب الاقطاب غوث الملکوت
امام المتصرفین سید المعشوقین والمحبوبین نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید السادات
محبوب سبحانی محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

کا اول قبہ ہے روضہ مقدسہ کو حضرتکے کاشی کہتے ہین خانقاہ شریف کیجانبسے ہے کشادہ
اور مربع اوس مین جنوب کیطرف قبہ روضہ مقدسہ کلا ہے نقش ونگار قبہ شریف پر
روغن چینی سبز کلا ہے کہ اس بلاد مین اسکو کارکاشی کہتے ہین اندر اس قبہ شریف کے
بھی نقش ونگار ہے درمیان مین قبہ شریف کے جالی ہے چاندیکی کہ کنگرہ اس کے
اسما حسنیٰ کے ساتھ منقوش ہین اس مین مزار اطہر امام ربانی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا ہے
مزار اطہر پر حضرتکے صندوق ہے لکڑی کا کہ اس پر غلاف شریف ہمیشہ رہا کرتا ہے
اور غلاف مبارک کے اوپر چہار کونے پر صندوق شریف چہار میر فرش چاندی کے رکھے ہین
اور باہر اس قبہ اطہر کے یکجانبسے بطور پیش دالان کہ اس کے بھی دیوارون پر
نقش ونگار ہے روغن چینی سے اور اسمین دروازہ یک ہے نہایت عمدہ اور نقشی کہ
اوسمین اشعار مدح شریف حضرتکے اور نام بانی دروازہ کا لکھا ہوا ہے اور اس
دروازہ کے دیوار مین آئینہ بندی ہے اگر یہہ دروازہ روشن رہے تو جالی اطہر
حضرتکی باہر سے نمایان رہتی ہے اگر بند رہے تو یہہ قطعہ علحدہ قبہ شریف سے ہوجاتا ہے
اس دروازہ شریف پر ہمیشہ پردہ سبز اطلس کا چھوٹا رہتا ہے اور قالین عمدہ کا
اسمین فرش ہے حضرتکے زمانہ مبارک مین یہہ جائے رہا ہا تھے
اور مقابل دروازہ اوسکے دوسرا دروازہ ہے سائبان مین
کہ اگر یہہ دروازہ بند رہے تو یہہ قطعہ سائبان کا مسجد سے جداگانہ
معلوم ہوتا ہے اور یہہ دونون دروازون پر ہمیشہ قفل رہتا ہے
کنجی ان ہر دو دروازون کی اور مسجد اور خانقاہ وغیرہ کی اور
خدمت روشنی ہر روزہ کے متعلق ہے سید مصطفی صاحب افندی کے

خدمت روشنی متعلق سید مصطفی صاحب کے ہے

جو اولاد مین حضرت سید عبد الرزاق قادری بن حضرت قطب ربانی کی ہین اور یہہ صاحبزادہ نہایت خوش اخلاق ہین کہ جو شخص ادنے ہو یا اعلے کسیوقت بوجہ زیارت شریف کے ارادے سے حاضر کاشی شریف مین ہوئے اسیوقت بلا تامل ہردو دروازہ گنبد شریف کے روشن فرمادیتے ہین اور زیارت شریف سے مشرف ہونے کے بعد پھر بند کردیتے ہین اور یہہ صاحبزادہ صاحب کلید برادر کے نام کے سات مشہور ہین اور متصل دیوار غربی روضہ شریف سے قبہ سفید سے مسجد شریف کا نہایت بڑا کہ دورہ قبہ مذکور کا زاید دیڑہ سو گز سے ہونگا اور یہہ خاص کرامت ہے حضرت کے سے کہ سقف اسقدر بڑے قبہ کلیے ستون کے قایم ہے اندون مین درجہ سایبان کا روبرو تک عمارت مسجد و مزار مبارک کے بنایا گیا ہے درمیان مین اوس کے ستون سنگ مرمر کے ہین اور کمانون باہر کے درجے کے سیخہائے آہنی سے بند کرکے اسمین تین دروازہ کھلے ہین یک مقابل مزار انور کے اور دو روبرو مسجد شریف کے کھلتے ہین صاحب التجاء جناب سید علی صاحب قادری افندی رحمتہ اللہ علیہ زیادہ یک لک روپیہ حاصل اوقاف سے تعمیر مین اُس سایبان کے صرف فرمائے ہین اور مسجد شریف کے ایک رواق متصل سایبان سے مزار حضرت موصوف کا واقع ہے اور ملحق دیوار شرقی اور جنوبی سے یک حجرہ ہے کہ اسمین ضریح حضرت مولانا سید عبد الجبار قادری صاحبزادہ حضرت قطب ربانی رضی اللہ عنہ کا ہے وقت مغرب پہلے صاحبزادۂ موصوف روشنی گنبد مزار شریف مین فرماکر یہان بھی روشنی کے لئے ہر روز دروازہ شریف کھولتے ہین اسوقت مین اکثر ہم زیارت شریف سے حضرت کے مشرف ہوتے ہین اگر کوئی شخص دوسرے وقت مین سبب ارادہ زیارت کے آئے تو صاحبزادہ

وغیرہ کے سنگ ہین اور اکثر عسکری ہر جمعہ مین حاضر ہوتے ہین ہر روز وقت ہر نماز کے
دروازہ شریف گنبد انور کا روشن ہوتا ہے اور بعد ادائی نماز کے حاضرین زیارت سے
مشرف ہوئے کے بعد پھر بند کر دیتے ہین سوائے نماز مغرب او رعشا کے جو کہ آگے نماز مغرب کے
روشنی گنبد اور مسجد شریف کی صاف کر کے دروازہ سائبان پر بھی قفل لگا دیتے ہین اکثر عورتین
وقت روشنی کر کے حاضر ہوتے ہین اور کمال شوق ذوق سے جای اطہر کھڑے ہوئے
حضرت کے جناب مین کمال الحاح سے یا ابو صالح افعل کذا یا ابو صالح اغثنی امددنی اور ایسا ہی
زبان عربی سے عرض حاجات کرتے ہین فی الفور اپنی اقتضائے حاجت کا پاتے ہین
مشہور یہ بات ہے کہ جو شخص بیمار ہوا اور علاج کرنے سے عاجز آوے ہر دو دروازہ
کافی شریف مین بہ نیت شفا یک سے داخل ہوئے اور دوسرے سے باہر نکل آوے
بالکلیہ مرض اوس شخص کا دفع ہو جاتا ہے قد جربہ کثیر فوجدوہ صادقا و متصل گنبد اور مسجد شریف کے
قبلہ کے جانب یک جائے ہے وسیع کہ اسکو باغ بھی کہتے ہین وہ جای مقبرہ ہے
کہ جو زائرین سے وہان انتقال پاوے اور قرب اقدام محبوب سے ظاہراً و باطناً
اون کو مقصود ہو رہے ہے وہان دفن کرنے کے لئے سجادہ صاحب سے
پروانگی سرفراز ہوتی ہے چنانچہ یکدو پھر بہائے ہمارے اون مین سے
حافظ محمد علیم اللہ صاحب جو کہ عاشق صادق جناب محبوب رضی اللہ عنہ
کے تھے اور پیر و مرشد جناب سیدنا و مرشدنا حضرت سید شاہ محمد عبد القادر
قادری المعروف زرد سے علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز نمر الورکا بے شرمن ساکن ...
دسہ مدینہ کو ہمین حاضر تھے سولہوین تاریخ ماہ رمضان المبارک کے مرض اسہال کندی سے وہان انتقال کئے

حضرت تعالیٰ زیارت گاہ بسنگھ حضرت جی

حضرت سید ... روضہ منورہ الاسناد

[illegible] تمام مبارک مین اُن کو دفن کیا گیا سبحان اللہ کیا خوش قسمت وہ لوگ ہین جو کہ تمام
[illegible] تک زیر سایہ محبوبیہ مدفون ہین روز حشر بھی حضرت کے ہمراہ رکاب آپ سے
قبر سے [illegible] اُٹھکر حاضر ہین گے ہر چند اُس روز سب تمام غلامین سایہ لوائے
[illegible] کے پیچھے حضرت کے ساتھ حاضر رہینگے لکن یہہ فضیلت خاص ہے۔ ذٰلِکَ
فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ اور اطراف مین چبوترہ کے تھوڑی سی جاے ہے موافق رکھنے
[illegible] شریف حجرہ پختہ اور ایک دالان کا بھی پختہ روبرو اُس حجرہ کے
[illegible] پاس حجرون [illegible] انھین سے نامزدہ صاحبزادون
[illegible] اوقات صاحبزادہ اپنے اپنے حجرون مین تشریف رکھا کرتے ہین
[illegible] اور اکثر حجرون مین سے قیام گاہ زوار اور مجاورین کے ہے
[illegible] متعدد ہر ایک حجرون مین رہتے ہین اور متصل دروازہ غربی ست کے
[illegible] وسیع کہ اُس مین حنفے پانی کے وضو کے واسطے ہے اور اُس مین بکیا ولی ہے
کہ اُسمین سے پانی کھینچ کر حنفے بھرتے ہین اور دو رخہ ٹوٹیان اوس حنفے مین قریب
پچاس کے نصب ہین ہر ایک ٹوٹی کے پاس لوگ بیٹھکر وضو کرتے ہین اور ایک جانب مین
اُس حمام کے ہے کہ جس کو ضرورت غسل ہوئے اول حنفے پانی سے بھر کر پھر غسل کرتے ہین
اور اُسی جانب مین قریب باغ کے حجرہ کے روبرو نہر آب شیرین کی ہے اور اُس
نہر کو باہر سے کافی شریف کے بھی کھولدے ہین لوگ پانی اُس نہر مین سے باہر اور اندر
لیا کرتے ہین اور روبرو اُس نہر کے کافی شریف کے اندر چند درخت
خرما کے ہین۔ اُسی طرف اکثر صبح کے وقت اوستاد لوگ بچون کو قرآن
شریف وغیرہ پڑہاتے ہین اور ایک پہر دن نکلے کے بعد مسجد شریف مین

حاضر ہو کر عصر تک سبق ہوتا ہے اور جانب جنوب کے مکجائے ہر وسیع ہیچھے کافی شریف کے
کہ وہان متعدد حوائج خانہ تیار کئے ہین کسی طریق سے بھی ادنے حرج زائرین کو
وہان نہین ہو بلکہ سراسر راحت وارام سے گذرتی ہے رمضان شریف کے
تمام ماہ مبارک مین اکثر عادت صاحبزادون کی افطار کافی مین فرماتے ہین ہر ایک
صاحب زادہ صاحبزادہ اپنے اپنے حجرہ کے سقف پر دس پندرہ اسم کے سات
خاصہ ملاحظہ اور تناول فرماتے ہین اور اقسام اقسام کے طعام لذیذہ ہر روز
نئے قسم کے تیار ہوتے ہین اور یہہ بھی عادت ہے کہ کسی کو اوس کے مکان سے دعوت
نہین ہوتی جو شخص کہ افطار کے وقت حاضر ہو جائے اوسکو دسترخوان پر شریک
فرماتے ہین جناب سجادہ صاحب سید میر مصطفے صاحب قادری افندی کے
مکان مین کہ عادت ہر سجادہ صاحب کے افطار کی وہان ہے اور وہ مکان گدی کا
مشہور ہے وہان اوسی طرح سے افطار فرماتے ہین اور ہر روز نماز عصر کے بعد
مسجد شریف مین وعظ یعنے بیان احکام صوم وصلوۃ زبان عربی سے ہوتا ہے
نماز تراویح کے بھی دو جماعت ہوتے ہین اول حنفی بعد شافعی اور ہر ایک منارہ پر علیحدہ
اذان کہی جاتی ہے ستائیسوین رات کو ماہ رمضان شریف کے تمام مسجد شریف
اور گنبد اطہر مین اور باہر رواقون اور چبوترہ پر اور دروازہ مین قریب دو ہزار
قندیل کے روشنی ہوتی ہے تمام شب مولود شریف اور ذکر اوس رات مین ہوتا ہے
اور جناب سجادہ صاحب یعنی سید میر مصطفے قادری الافندی اسی شب مین واسطے
زیارت اپنے جد امجد کے گنبد شریف مین جاتے ہین اور تمام برس مین باہر سے مسجد
شریف مین فاتحہ سے مشرف ہوتے ہین اور اسی رات مین باشا کی دعوت افطار کی

وسیع رمضان شریف کی شب ستائیسوین رات
شریف ہونے

سجادہ صاحب کے جانب سے ہوتی ہے باشا اور اوس کے خواص اور عہدہ داران شہر
بکمال اداب سے حاضر ہوکر افطار کرتے ہین اور وقت افطار کے چبوترہ شریفہ پر بڑے
بڑے کوزہ مٹی کے آب شیرین اور ٹھنڈا بھرا ہوا اور گلاسین مٹی کے رکھتے ہین ظروف
گلی یہان ایسے عمدہ اور بہتر اور باریک تیار ہوتے ہین کہ کسی بلاد عرب و عجم مین ایسے
دیکھنے مین نہین آئے اور عید کے روز ایک دن آگے سے انتظام روشنی کا مسجد
شریف مین کیا جاتا ہے کیونکہ اہل بغداد وقت شافعی سے صبح کے نماز کے حاضر ہوکر
نماز عید ادا ہوئے تک مسجد شریف مین حاضر رہتے ہین اگر کوئی شخص اسوقت نہ آسکے
بدقت اوسکو مسجد اطہر مین جائے ملتی ہے اسقدر کثرت نمازیونکی ہوتی ہے بعد ادائے
نماز عید کے گنبد اطہر مین حضرت کی حاضر ہوکر سب نمازی اپنے اپنے مکانون مین گئی بعد
سب عورتین بغداد شریف کے ادنے اعلی غریب و امیر سب زیارت شریف کے واسطے
کاظمی شریف مین حاضر ہوتے ہین قریب بگہر ارحصہ کے طعام مسافرین اور مساکین شہر کو
ہر روز دو وقت ایک وقت دونان فی اسم اور ایک وقت آش تقسیم ہوتی ہے اوقاف
آستانہ عہد دولت عباسیہ سے جاری تھا لیکن جب حکومت اس مرز بوم کی طرف
سلاطین ایران کے پہونچی اوس اوقاف مین کمی ہوگئی اور جسوقت ملوک عثمانیہ
فرمارواں اس کشور کے ہوئی اوس انحصار کو کفایت جانکر دیہات اوس کے معاوضہ مین
مقرر کئے اب بسبب ویرانی دیہات کے سوائے یک لک قران کے کہ اوس کے
پچاس ہزار روپیہ ہوتے ہین وصول نہین ہوتا لیکن املاک ذاتیہ نقیب الاشراف کے
سوائے اوس کے ہین اور یہ بھی قریب اوسی کے ہین صاحبزادگان عالی نسب
بہت سے ہین بزرگ تران صاحبزادون مین سید سلمان افندی نقیب ہین

کیفیت تقسیم طعام ہر روزہ کے مسافرین اور ساکین روضہ شریفہ مین ۱۲

ذکر کمی حاصل اوقاف روضہ منورہ

ذکر صاحبزادگان حضرت کے جو اب موجود ہین اور بیان حالات متعلقہ سجادون کے ۱۲

اور عالم تر سید میر عبد الرحمن افندی یہہ دونوں صاحبزادے صاحب سجادہ سید میر علی صاحب افندی علیہ الرحمہ کے ہین اور تین صاحبزادے دوسرے سید علی صاحب افندی کے بھی ہین اور عارف تر سب صاحبزادون مین سید میر مصطفے القادری الافندی بڑے فرزند سید میر سلمان افندی کے ہین اور یہہ سید علی صاحب اولاد مین حضرت سید عبد العزیز صاحب بن حضرت قطب ربانی رضی اللہ عنہ کے اور نقابت سید علی صاحب افندی کو اپنے اجداد سے پہونچی ہے اب انتظام کافی کا اور نشست و برخاست وہان کی ذات گرامی سید علی میر عبد الرحمن صاحب افندی سے متعلق ہے اور کونچی خاص جالی شریف کے دروازہ کی بھی آپ ہی کے علاقہ مین ہے اب جو شخص کہ غلاف شریف حضرت کی پاس گذراننے کا ارادہ کرے تو پہلے حضرت نقیب صاحب کی جناب مین عرض کرنے بعد حضرت میر عبد الرحمن افندی سے معروضہ کرے حضرت اپنے بڑے صاحبزادہ سید محمود صاحب افندی کہ یہہ خدمت آپ کو سرفراز ہوئی ہے حکم فرماتے ہین حضرت سید محمود صاحب افندی اور سید میر مصطفے صاحب افندی کلید بردار یہہ دونون صاحبزادہ ملکر غلاف شریف گذرانتے ہین اور یہہ خانقاہ مبارک اور کافی شریف حضرت کی تھوڑے سے فاصلہ پر شہر کے یعنی آبادی کے واقع ہے اور شہر موصوف مین وہان بڑے بڑے بازار مسقف کہ ہر جانب مین دو رخہ دکانین کمانی پختہ بہت بہتر اور خوش وضع کہ اوس مین الشاری ہر روز ہوا کرتی اور ہر قسم کی اشیار کی دوکانین علحدہ ہر گلی مین ہین مثلاً کپڑا ساخت شامی کا یک جانب ہین اور ساخت استنبول یک طرف اور خیاطی اور موزہ فروش یکجانب اور میوہ فروش کے یکرخ پر مقرر ہین اور غلہ فروش علحدہ یک جانب ایسا ہی ہر ہر جنس علحدہ گلی مین دکانین متعدد ہین

بیان نقیب صاحب اور غلاف گزارنے کا بیان

فروخت ہوتے ہین اور روٹی اور سالن اور کواب پکے ہوئے کے دوکانین ایکجانب
اور اس انتہا پر اس بازار کے یکجانب مین متصل دجلہ سے مکان کروڑگیری کا ہے
کہ وہان اوس کو جمرق اور گمرق کہتے ہین تمام سامان بلاد عرب و عجم و ہند کا جو جہاز پر
آتا ہے پہلے اوس مکان مین اوترتا ہے اور بعد محصول لئیے کے ہر ایک شخص کا سامان
اوسکو دیتے ہین اور اوسی جانب یک مکان مین ہے ٹپہ خانہ اور تار خانہ کا کہ اوسکو وہان
پوستہ خانہ کہتے ہین واقع ہے بلاد مختلفہ سے ٹپہ جہاز انگریزی کے علاقہ سے ہر ہفتہ مین
یکبار آتا ہے اور اوس ایسا انتظام رکھے ہین کہ کبھو ٹپہ آنا موقوف اور ناغہ نہین ہوتا
اکثر صراف وہان یہودی ہین اور بعضے تجارت دوسرے مال کی بھی کرتے ہین لباس
یہود کا یہان مشابہ اہل اسلام کے ہوتا ہے اور ہمیشہ زبان عربی مین کلام کرتے ہین
بسبب مشابہت زبان کے اور لباس کے اور شکل و شمایل کے ناواقف شخص
تمیز درمیان مین یہود اور اہل اسلام کے نہین کر سکتا اکثر یہود وہان مالدار ہین
مگر ظاہر اون کی صورت پر افلاس اور سراسر ذلت پائی جاتی ہے ہر قسم کا سامان
ہر بلاد کا مثلا روم و استنبول و مصر و ہندوستان وغیرہ آتا ہے مگر استنبول اور مصر کا
مال زیادہ رہتا ہے اور میوہ ہر قسم کا بہت ارزان اور کہجور ہر قسم کے ارزان فروخت
ہوتے ہین کیونکہ بصرہ سے بغداد شریف تک دو راستہ نخلستان جہاز سے نظر آتا
ہے بلکہ ملکون پر یہان سے کہجور روانہ ہوتے ہین ہر چند ساکنین وہان کے زبان
عربی اور فارسی اور ترکی جانتے ہین مگر بسبب ہونے پادشاہ اور اکثر اہل خدمات
اور کل عسکری ترک کے زبان ترکی زیادہ مستعمل ہے اور غلہ روغن زرد وغیرہ بھی
حرمین شریفین سے بہت ارزان ملتا ہے اس بازار کے انتہا پر دجلہ ہی اور دجلہ

بیان قوم یہود
ساکنین بغداد
[illegible]

ذکر کاظمین شریف

کشتیونکا پل ہمیشہ رہتا ہے وقت دجلہ کے بہنے پل بھی کہولدیتے ہین اور عبور دجلہ سے
ڈونگرون مین بیٹھ کر کرتے ہین دجلہ کے اوس طرف مین تہوڑے فاصلہ پر بغداد قدیم اور
اور کاظمین شریف واقع ہے اور بغداد شریف جدید سے سوائے یک ساعت راہ کے
نہین ہے اب وہان گاڑی گھوڑون کی تیار ہوگئی ہے جیسا کہ بمبئی مین گاڑی گھوڑونکی
بکرایہ ارزان تمام روز راستون مین چلتی ہے یہان بھی صبح سے شام تک گاڑی مدکو
بکرایہ ارزان بغداد سے کاظمین تک آتی اور جاتی ہے اور سڑک بھی گاڑی کی متصل کلی
کے لوہے سے تیار کئے ہین آگے کے زمانے مین عمارت بغداد کی یہان تک بنی ہوئی تھی
اب اندنون مین کاظمین شریف بمنزلہ یک چھوٹے شہر کے ہے کہ بغداد سے علیحدہ ہے
اوس مین یک بازار ہے جو کچھ کہ چاہئے اسی بازار مین رہتا ہے رہنے والے وہان کے
تھوڑے عرب اور تھوڑے اور زیادہ ایرانی ہین کہ تمنائے جوار ائمہ طاہرین توطن
اس سرزمین مین اختیار کئے ہین اور سوائے حکام ترک اور لشکریان تمام شیعہ ہین
اور جناب اصحاب اور حرم رسالت پناہ کے ساتھ بد اندیش لیکن بسبب ہیبت
ترک کے ہمیشہ اپنی جان پر خائف رہتے مگر نماز مین ہاتون کا چھوڑنا اور وعظ و تدریس مین
اور سلام و زیارت مین الفاظ موہومہ سے ترک کے جانب سے ممانعت نہین ہے بہ تقید کے
کہ گستاخی صراحت زبان پر نلاوین حرم کاظمی عبارت ہے یک دیوار کلان سے کہ
درمیان مین اوس کے دو گنبد ہین عالیشان بنے ہوئے شاہ اسمٰعیل صفوی کے سنہ ۹۲۶
نو سے چھبیس مین کہ اوس وقت یہہ مرز بوم ہات مین بادشاہ ایران کے تھے اور
قیاصرہ روم اور آل عثمان کے دست تصرف مین نہین آئے تھے اور یہہ ہر دو گنبد
باہر سے اینٹ اور گچ سے تیار کرکے سونا مڑ دیا ہے ایسا سمجھا جاتا ہے کہ

[illegible] خشت سونے کے بنے ہین اور اندر اوس کے قطعات سنجل اور
آئینہ سے محراب زر و الوان خوش منظر سے قایم کئے ہین دیکھنے والے نہین جانتے
کہ یہ کس طرح [illegible] بیت من زخرف اور فرش زمین اوس کا تمام
سنگ [illegible] رنگ رنگ سے ہے درمیان اوس کے جالی فولاد کے اندر آرامگاہ
[illegible] حضرت امام موسے کاظم بانبیرہ خود حضرت امام محمد علی بن موسے
رضا [illegible] علیہم اجمعین [illegible] بہت سی تختیان ہے کہ اوس مین سونے سے عبارت
[illegible] لکھے ہوئے آویزان ہے اور ہر وقت صدہا ایرانیان
اور [illegible] جالی شریف کے پاس خروشان رہتے ہین باہر قبہ کے چہار طرف دالانین
[illegible] ہوئے جانب غرب یکدالان ہے کہ وہ نمازگاہ عورتون کی ہے اور
جنوب [illegible] دالان اور باہر اوس کے چبوترہ بلندی یک ذراع ہے نیچے آسمان کے
اور شرق [illegible] دالان فلک فرسا اور جانب شمال مین مسجد ہے بڑی کہ اوس مین روز
جمعہ [illegible] عسکری کے نماز پڑتے ہین اور صحن شرقی حرم شریف دو گنبد ہے
چھوٹے کہ آرامگاہ سیدنا اسمٰعیل و سیدنا ابراہیم صاحبزادگان حضرت امام موسے
الکاظم رضی اللہ عنہم اجمعین ہے اور گوشہ حرم مین درمیان مین جنوب اور شرق کے
یک [illegible] مکان ہے خوش قطعہ کہ زمین اوس کی باشا تعمیر کیا ہے اوس مین یک چمن
اور ایک مسجد ہے اور یک گنبد ہے اوپر مرقد ابی یوسف شاگرد حضرت امام ابی حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہما اوس جانب باشا کی جانب سے کلید بردار سنی ہے اور قبر حضرت
سیدنا سید عبد الرزاق قادری رضی اللہ عنہ کی سمت شرقی اور شمالی بلدہ کے بین واقع ہے
مگر اب اوس جائے ویرانی ہے اور بسبب سیل دجلہ کے نشان مزار شریف کا بھی با

نہین رہا برج عجمی بھی اوسی طرف ہے کیونکہ تمام عمارات بغداد خشت سے ہے اور برج
اور فصیل اوسکی بھی اوسی خشت سے ہے اب سیل دجلہ سے جو بہتے ہین کہ گر گئیہ ہین دیوار فصیل
مین نشان اوس کے معلوم ہوتے ہین اور مقابل اس دیوار فصیل کے نشان دیتے
ہین کہ عبادت کی جائے حضرت جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی ہے کہ سالہا حضرت
اوسی جاے پر تشریف فرما رہے ہین اور اوسی ویرانہ مین مقابل برج مذکور کے یکجا
قبر حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور سمت شمالی مین اوس کی مسجد ہے اور
مکان نو تعمیر ہے اوسجائے ضریح حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کا
اور قریب مین اوس کے آبادی مین یک جاے پر قبر مولای حضرت امیر المومنین سیدنا
علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا ہے کر کے بتاتے ہین اور اوس طرف دجلہ کے
تھوڑی آبادی ہے کہ موافق یک چھوٹے شہر کے ہے باہر اوس کے یک قبہ عظیم مین
قبر شریف حضرت منصور حلاج کی ہے اور قریب اوس کے یک گنبد مخروطی مین قبر
زبیدہ خاتون کی ہے کہ نہر مکہ معظمہ فیض سے اوسی کے ہے جیسا کہتے ہین ؎
نہ انجیر شد نام ہر میوہ ؛ نہ مثل زبیدہ است ہر بیوہ ؛ زبیدہ نے یک رات مین
خواب مین دیکھا کہ انسان اور بہایم اور وحوش وطیور اون سے صحبت کرتے ہین
نہایت شرم سے یک لونڈی کو کہا تو اپنے نام سے تعبیر اس خواب کی محمد ابن سیرین
دریافت کر ابن سیرین باندی کہا کہ تو لایق ایسے خواب دیکھنے کی نہین سچ کہہ کہ خواب
کس نے دیکھا ہے لونڈی نے کہا کہ میری بیوی زبیدہ خاتون یہہ خواب دیکھی ہے
ابن سیرین نے فرمایا کہ تعبیر اس خواب کی یہہ ہے کہ تیری بیوی کے ہاتھ سے
کوی ایک امر ایسا ظہور مین آوے گا کہ تمام مخلوق اوس سے نفع پاوے گی

اور نزدیک اوس کے مکان ہے نو تعمیر کہ اوس مین قبر شریف خواجہ معروف کرخی کی
ہے اور یک مکان تازہ بنیاد مین مزار اقدس حضرت سری سقطی کا ہے اور پائین
اون کے حضرت جنید بغدادی مدفون ہین اور یک دوسرے مکان مین کہ بہوا اوس کو
تعمیر کئے ہین مزار حضرت یوشع علیہ السلام کا قبہ مین واقع ہے اور بہلول دانا اور
ذوالنون مصری اور داود طائی اوس جائے آرام فرماتے ہین اور اندنون اوسکی
آبادی مین کنارہ دجلہ پر قبر حضرت حبیب عجمی خلیفہ حضرت امام حسن بصری کا ہے
اور وہین نزدیک دجلہ کے طرف فاصلہ دو میل پر غرب کے جانب بغداد یک قریہ ہے
جو بڑا کہ اوس جا حلقہ یک ہے چہوٹا اور اندر اوس کے جامع ہے بزرگ نیچے گنبد
سبز رنگ کی کہ چینی لگا رہے جالی زر اندود مین مزار اطہر حضرت امام اعظم ابی حنیفہ
نعمان ابن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہے دروازہ اوس قبہ کا درمیان مین مسجد کی
بازو مین محراب کے ہے اور بعضے بادشاہان بھی اوس جا سے مدفون ہین اور
کہتے ہین کہ قبر امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہما کی بھی اوس جاگے ہے اور اطراف
مین اوس قلعہ کے یک قریہ ہے چہوٹا کہ وہان حجرے مین قبر شریف بشر حافی کی ہے
کہ پہلو پر اوس مسجد کے واقع ہے اور باہر اوس قریہ کے یک جانب پر مزار انور شبلی کا
ہے اور دوسرے طرف حسن نوری ہین اور مسافت چوتھائی میل کے وہان سے
نخلستان مین یک باغ ہے قبر شریف شیخ حماد دباس کے ہے رحمۃ اللہ تعالی
عنہم اجمعین اور یہہ قبور ثلاثہ اخیرہ اندنون مین عاری تکلفات ظاہر سے ہین
خصوصاً قبر شریف شیخ حماد کی کہ مکان وہان کا اوسی پر سے ٹوٹا شکستہ اور ویران ہے
اور نیچے اوس کے وہ حضرت عالیمقام ہین کہ آرائش ظاہری سے مستغنی ہین

ذکر مزار شریف حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ [illegible]

ذکر مزار جنید بغدادی

مزار بہلول دانا

مزار ذوالنون مصری

مزار داود طائی

مزار حبیب عجمی

ذکر مزار شریف حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا

ذکر قبر امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہما کا

ذکر مزار بشر حافی رضی اللہ عنہ کا

ذکر مزار حضرت شبلی رحمۃ اللہ

ذکر حسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کا

ذکر مزار شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ

حاجت مشاط نیست روئے دلارام اور اس زمانہ مین بہ نسبت سابق کے
کہ ان ۱۳ ... یکہزار تین سو یک ہجری مین بغداد اور سایر قلمروئے عراق مہاجت
باشائے وقت کے نہایت امن اور انتظام کے سات ہے۔ اب یہان سے
اس کثیف نے معائنہ کیا اور جو معلوم ہوا واحوال عرض کرتا ہے حضرت سیدنا ومولٰنا
سید پیر مصطفٰے القادری ادام اللہ برکاتہ علینا بوقت حضوری خدمت نہایت ا...
سرفرازی اس فقیر کے حال پر فرماتے تھے اور حضرت ولی مادرزاد ہین ایام صبا...
حضرت کے کشف وکرامات ظاہر ہوئے اور حضرت موصوف سجادہ درگاہ حضرت
محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ ہین کہ آپ کے جد امجد حضرت سید علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
اپنے روبرو نعمت باطنی عنایت فرما کر جانشین اپنا فرمایا اور حضرت کو امور دنیوی سے
نہایت علحدگی اور کنارہ کشی ہے اب حال مین محض اپنی والد ماجد حضرت پیر سلیمان صاحب
دام برکاتہ کے اتباع امر سے نظرداشت امور ظاہری کی فرماتے ہین اور دل سے
حضرت کو نہایت امور دنیا سے انکار ہے حضرت کے کشف وکرامات بہت سے
اس فقیر پر بھی ظاہر ہوئے مگر بزرگون کو اپنا اظہار عالم حیات مین اکثر منظور
نہین ہوتا شاید کہ حضرت کو اظہار حال شریف اپنا ناگوار ہوا اس واسطے اس
اجمال پر ختم کلام کیا یہ فقیر چند اشعار عربیہ واسطے عرض خدمت حضرت پیر صاحب
موصوف کے پیر و مرشد کو گذرانا حضرت پیر و مرشد ملاحظہ اون اشعار کے کلمات
سرفرازی کے ارشاد فرما کر فرمائے کہ تو بذات خود حضرت کی خدمت شریف مین
عرض کر پس ایکوقت کا اتفاق ہوا کہ جناب سید پیر مصطفٰے صاحب ممدوح قدرگاہ
حضرت پیر و مرشد کی تشریف لائے تھے فقیر بھی حاضر تھا اوسوقت وہ کاغذ جس مین

اشعار لکہکے حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین گذرانا حضرت پیر و مرشد جناب
ممدوح کی خدمت شریف مین عرض کئے کہ آپکا خادم کچھ اشعار آپکی جناب مین
عرض کیا ہے باستماع اس کلام کے حکم پیر صاحب کا اس خادم کو پہونچا اگر کیا لکھا ہے
سو عرض کر پہر حکم پیر و مرشد نے فرمائے کہ کہڑے ہو کر عرض کر فقیر عالارشاد
حضرت پیر و مرشد کے کہڑا ہو کر عرض کرنے کا ارادہ کیا مین بعد ارشاد حضرت
پیر و مرشد اپنے صاحبزادہ اکبر سید غلام محمد قادر کو فرمائے کہ تم عرض کرو اس کی
زبان مین لکنت ہے پس صاحبزادہ موصوف نے من اولہ والی آخرہ آن اشعار کو
حضرت کی جناب مین عرض کئے پیر صاحب ممدوح نے بسماعت ان اشعار بس
کثیف کے درجہ قبولیت سے سرفراز فرمائے اور حضرت پیر صاحب کمال خوشی
اور بشاشت سے ارشاد فرمائے کہ اسکو علیحدہ کاغذ پر صاف کر کر گذران مین
اپنے والد شریف کی جناب مین عرض کرونگا موافق حضرت کے ارشاد صاحبزادہ
موصوف اپنے ہات سے خط جلی سے لکہہ کر حضرت کی جناب مین گذرانے الحمد للہ
علی ذالک وہ یہہ اشعار ہین سے لقد جئناک یا ابن الرسول ✦ فاصلح
حالنا نور البتول ✦ لنا ذنب وسہو بعد سہو ✦ صرفت العمر فے
لعب ولہو ✦ ذنوبے کالرمال وکالجبال ✦ فارجو فضلک فی کل حال
بحرمت جدک غوث الورے ✦ تطہر قلبی وازدنی شفائی ✦ لمرض
القلب کن انت طبیبی ✦ تراب نعالکم مسکی وطیبی ✦ ادوم
تحت نعال شیخی ✦ اکون دائماً بجبال شیخی ✦ فاحینی دواماً فے
ہواہ ✦ امتنی فی ہواہ وفی رضاہ ✦ بکل المحال کن انت قریبی

بلغ التکلان بلعون الغریبی — وجود المصطفیٰ حبین وجود ابی
فمن جا انخی من فضلک وجودک — انا البرھان وتکیں من کذ یاجمع

فامددنی و الزمنی بکلایک

حضرت پیر کو زبان فارسی اور عربی اور ترکی بخوبی مہارت ہے اور زبان ہند کی بھی بخوبی جانتے ہیں اور اپنے اخفار حال کا نہایت خیال ہے اور سال میں انکو فقط ستائیسوین تاریخ رمضان شریف میں فقط روضہ مبارک میں اپنے جد امجد کے حاضر ہوتے ہیں وہ بھی دو چار لمحے کے لئے حضوری رہتی ہے کہ جسوقت کہ ادمی جلد جلد سورہ فاتحہ اور اخلاص پڑھ سکے پھر باہر تشریف لاتے ایک وقت بخادم کے روبرو ارشاد فرماے کہ ادمیون کا کیا حال ہے کہ وہ گھڑیون حضرت کے روضہ اقدس میں حاضر رہتے ہیں ہمکو تو چند لحظے بھی حاضر رہنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہی فی الحقیقت ارشاد بزرگان ہے مقربان رابیش بود حیرانی جتنا قرب زیادہ ہو اوتنا ہی خوف زیادہ ہوتا ہے یک وقت یہہ فقیر نے حضرت کے نزدیک ایک پارسی کو بیٹھا ہوا دیکھا کہ وہ حضرت سے نہایت نزدیک تھا فقیر کو یہہ بات دیکھہ کر نہایت عجب ہوا بجرد اس خطور کے حضرت نے ارشاد فرمائے کہ انپر حضرت محبوب کی سرفرازی سرفراز ہی اور ان کو بھی حضرت سے کمال عقیدت ہے اسواسطے راہ ہدایت ان کو حاصل ہے اور میں انکو تلقین کلمہ طیبہ کی کر رہا ہون پھر وہ پارسی بھی اس فقیر سے گفتگو کرنے لگے ان کی تقریر سے بھی لویے عقیدت ظاہر تھی حضرت پیر صاحب کو الایچی اور چوب اگر نہایت پسند ہے جو کوئی ان اشیا کو گذرانے حضرت بکمال توجہ اوسکو قبول فرماتے ہیں اسی باب میں حضرت نے یکبار اس فقیر کو ارشاد فرماے کہ ہمکو بھی تعالیٰ

دنیا کے سب اشیا دیا کسی امر مین کچھ کمی نہین کیا مگر ہمکو کسی شئے کیطرف آنا التفات
نہین جتنا کہ یہہ دو چیزون کی طرف التفات ہے فقیر نے عرض کیا کہ کیون نہو گا کہ آپ کے
جد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے حبب الی من دنیاکم ثلثۃ
الطیب والنساء وقرۃ عینی فی الصلوٰۃ اور الایچی اور چوب اگر بھی خوشبوی سے
ہے اور یکبار بکمال سرفرازی اور بندہ نوازی کی کے روبرو اس غلام کمترین خادم
عقیدت گزین کے ارشاد ہوا کہ آج کے روز ہماری طبیعت ماہی کے طرف راغب ہے
ہم تیار کروائینگے یہہ فقیر اس ارشاد کو اپنا فخر اور عزت سمجھکر تیاری ماہی کیطرف
متوجہ ہوا محمد عمر خانصاحب پیر بہائی اس کثیف کے اس خدمت مین بہت اعانت کئے
کہ رمضان شریف کے ایام اور پچھلا دن باقی رہگیا تھا باایں ہمہ ماہی تیار ہوئی
اور یہہ کثیف اوسکو خود اپنے ہمراہ حضرت کے خدمت بابرکت مین گذرانا الحمد
للہ علی ذلک سلطان روم کے طرف سے لاکھہ روپیہ سالانہ سجادہ روضہ منورہ کے
واسطے مقرر ہے اور سوا اوس کے اطراف وجوانب سے جو اہل عقیدت نذر گذرانتے
ہین وہ علیحدہ ہے بفضلہ تعالے سجادہ صاحب کو مقدرت عظیم ہے کہ شاید
روسا ہند مین بھی ایسے صاحب مقدرت ہین یا نہین مولوی محمد زمان خانصاحب
شہید جو استاد اس فقیر کے تھے بیان فرماتے ہین کہ بباعث متعلق رہنے
قریات معاش سجادگی روضہ منورہ کے ملک سلطانی مین سہ ماہہ راہ تک
سجادہ صاحب کو دخل ہے مگر یہہ سب معاش وغیرہ امورات امور انتظاری
حضرت پیر سلیمان صاحب افندی والد ماجد حضرت پیر مصطفےٰ صاحب کو اس سے تعلق
کچھ کام نہین ہے جن کو یہہ سب امورات ظاہری متعلق رہین اونکو وہان پیر نقیب

کہتے حضرت پیر سلیمان صاحب قبلہ باشان وشوکت اور سلطان کی طرف سے
اونکی بہت عزت و توقیر ہے بہت سے جو احکام سلطانی بغداد شریف مین آتے ہین
حضرت کی رائے شریف پر مفوض ہین حضرت بعضون کو قبول فرماتے ہین اور بعضون کو
نہین جن کو حضرت قبول نہین فرماتے اونکی تعمیل ملتوی رہتی ہے اور حضرت کو امور
ظاہری مین نہایت ملکہ ہے اور حضرت ذی فراست اور ذکی فہیم ہین اور
مصارف مکان مبارک حضرت کے مثل مصارف شاہانہ ہین درگاہ محبوبی کے مجاورین
او رمشائخین اور موذنین کی معاش بھی حضرت سے متعلق ہے اور تمام صاحبزادگان کی
بھی معاش حضرت کے پاس سے تقسیم ہوتی ہے رمضان شریف مین تمام ماہ دروازہ
روضۂ مبارک کے عصر سے مغرب تک روشن رہتے ہین باقی ایام مین مغرب سے
کچھ اول روشن ہوتے ہین جیسا کہ اوس کا ذکر آگے گذرا حضرت پیر عبدالرحمن صاحب قبلہ
برادر بے ماد حضرت پیر سلیمان صاحب قبلہ کے ہین کہ ورع اور تقوی حضرت کی
مزاج مبارک مین نہایت ہے اور علم ظاہری مین بھی حضرت کو کمال ہے اور حضرت کے
صاحبزادے صاحب پیر مصطفے صاحب قبلہ سجادہ صاحب کو منسوب ہے اور پیر سلیمان صاحب
پیر نقیب کی صاحبزادی صاحبہ پیر سید محمود صاحب صاحبزادہ اکبر حضرت پیر عبدالرحمن صاحب
کو منسوب ہے اور یہہ صاحبزادہ صاحب موصوف ہرچند کم سن ہے مگر نہایت تیز
طبیعت صاحب فہم ذکی صاحب علم ہین اور پیر سلیمان صاحب پیر نقیب نے اپنی
برادر صاحب پیر عبدالرحمن صاحب قبلہ کو کئے امورات ظاہری تفویض فرمائے
ہین حضرت سید پیر مصطفے صاحب قبلہ چند بار جناب حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ کو
معہ صاحبزادگان و خادمین سب کے دعوت کہانا کہلانے کی فرمائے یہہ غلام بھی

[illegible]

ہمراہ خدمت جناب حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ کے دعوت حاضر رہا اور حضرت پیر
عبدالرحمن صاحب اور پیر سید محمود صاحب بہی دعوت اسی طور پر فرمائے وہان کی
دعوت [illegible] بہی مشرف رہا طریقہ طعام کا حضرت پیر مصطفی صاحب قبلہ کے پاس
کبہہ [illegible] بہت [illegible] طشت سے یک چوکی چوبین اور اس مین طعام
اقسام اقسام کے رکہے رہتے ہین اور اطراف اوس کے آٹ دس اسم بیٹ کر کہانا
کہاتے ہین اور پیر عبدالرحمن صاحب قبلہ کے پاس یہہ طریقہ دیکہنے مین آیا کہ تخت
چوبین مدور نہایت نفیس ہوتا ہے اور اوس پر سفید کپڑا فرش ہوتا ہے اور
اطراف مین اوس کے لوگ کہانے کیلئے بیٹہتے ہین اور ایک ایک قسم کا طعام
اوس پر رکہا جاتا ہے جبکہ یک یک لقمہ آدمی اوس سے ایا فی الفور وہ ظرف
طعام کو خادمین اوٹہالیتے ہین اور دوسرے قسم کا طعام لاکر رکہتے ہین پہر اوس سے
ایسا ہی معاملہ ہوتا ہے ایسے دس بیس قسم کے طعام تبدیل ہوتے اور ترکون مین
بہی یہی جاری ہے اور صاحبزادے جتنے کہ وہان ہین سب کے واسطے طعام سرکار
مقرر ہے کہ ہر ہر صاحب زادے کیواسطے نان پختہ وزن کشتی ہوکر جاتی ہے
اور اکثرون کے واسطے کچہ نقدی بہی مقرر ہے اور جو صاحبزادے تولد ہوا نام اون کا
دفتر سلطانی مین لکہا جاتا ہے اور بعد قابل طعام ہونے کے اون کے واسطے
ملازم سرکاری مقرر ہوتا ہے اور جو رباط مین حضرت کے حاضر رہین اون کو بہی
طعام دو وقتہ سرکار سے مقرر ہے جیسا کہ آگے گذرا مگر تعلق اس انتظام سب
نقیب سے متعلق ہے وقت حضوری سے اس غلام کے بارگاہ حضرت
غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی بخار سخت مدت دو ماہ تک رہا جب وقت رخصت

پہونچا یہہ غلام سنے بارگاہ مولی مین چند اشعار اوس مین اپنی صحت مزاج کیواسطے عرض کیا حسب اجازت حضرت پیر و مرشد قبلہ کے وہ اشعار روضۂ مقدسہ مین حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے عرض کیا حضرت کے توجہات سے اوسیوقت سے صورت شفا ظاہر ہوئی وہ یہہ اشعار ہین ؎

ای آنکہ نیست در دو جہان مثل تو احد	حقا کہ جملہ خلق بجوا ہد ز تو مدد
ای آنکہ لامکان مکان رفیع تست	از بہر چیز تست سما ئیلا عمد
ای قدرت تو زقدرت حق بودہ آشکار	نا امید را زقدرت حق دادہ ولد
انوار حق ز ذات تو بودہ آشکار	یا صاحب الجمال و یا سید السند
لطف تو عین لطف خدا بر جہان وسیع	فضل تو عین فضل خدا بودہ بیحد
با غوث بہر پنجتن و دوازدہ امام	حاصل کنی مقاصدم ای جلوہ صمد
محتاج کس مدار و نہ بہ پیچکس بران	داری مرا بظل ظلال تو تا ابد
از بسکہ من علیل روانم مریض جسم	بدہی مرا شفا روان صحت جسد
برہان غریب گرچہ بقابل سگان تست	برحال زار او بکنی ہر زمان مدد

آور جناب پیر و مرشد قبلہ آگے سفر مین جو ۱۲۹۴ھ ہجری مین اول حج و زیارت مدینہ منورہ سے فارغ ہوکر جب یہان بغداد شریف مین حاضر ہوئے حضرت پیر مصطفے صاحب قبلہ یک روز جمعہ کے دن عبا ششتری سفید رنگ جو حضرت کے جسد مبارک مین تہا اوتار کر حضرت پیر و مرشد قبلہ کو پہنا دئے اور یہہ فرمائے کہ میری یادگار ہے حضرت پیر و مرشد قبلہ اوس عبا مبارک سے مشرف سرفراز ہوکر آداب بجالائے اور بعد اپنی فرودگاہ پر تشریف لاکر یہ شعر عرض کیے

فلما جئت شیخی للقاء   کسانی سیدی فرجۃ العلاء
اذا ما کنت لی باللطف عونا   فلا تلبسنی الخویدم بالدعاء

اپنے ہاتھ سے خط ثلث سے لکھکر حضرت پیر مصطفی صاحب کی جناب مین گذرانے
حضرت نے بکمال بشاشت اوس کاغذ کو دست شریف مین لے لئے اور بوقت رخصت
جناب پیر سلیمان صاحب قبلہ نے بھی یک جبہ باناتی گلابی رنگ جو اس وقت
حضرت کے جسد انور مین تھا اوتار کر حضرت پیر و مرشد قبلہ کو پہنا دئے بعد داخل
ہونے کے اپنے وطن مین حضرت پیر و مرشد قبلہ وکعبہ وہ دو نو جبہ سے سرفراز ہوئے
ایک اپنے فرزند اکبر سید شاہ غلام محمد صاحب قادری کو فراز فرمائے اور یک
اور دوسرا منجلے فرزند سید شاہ ملک محمود صاحب قادری کو سرفراز فرمائے
اور یک جبہ باناتی جس کو پیر و مرشد قبلہ اکثر عیدین وغیرہ مین زیب جسم فرماتے تھے
اوس کو اپنے چھوٹے فرزند سید شاہ حماد قادری کو بہہ تینو جبہ لیئے تینو صاحبزادوں کو
سرفراز فرمائے پہر اس سفر ثانی مین جب پیر مصطفی صاحب سے مشرف ہوئے
اول ملاقات مین حضرت پیر صاحب ممدوح جناب پیر و مرشد قبلہ کو فرمائے کہ
مین تمہارے اشعار عربی جو اول سفر مین تم لکھکر ہمارے پاس گذرانتے تھے اسکو
روضہ منورہ مین جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے گذران دیا ہے اور یہہ علامت
تمہارے اشعار کی مقبولیت کی ہے ابھی تک وہ اشعار حضرت کے روضہ منورہ
مین موجود ہین اور پہر اس سفر ثانیہ مین بھی یکوقت حضرت نے خادمین کو ارشاد
فرمائے کہ ہمارا جبہ یک لیکر آو وہ خادمین نے چاہے کہ کورہ جبہ حضرت کا
جو حضرت نے پہنے نہ تھے لائے حضرت مکرر ارشاد فرمائے کہ جو ہمارا پہنا ہوا

جب سے اوس کو لیکر آؤ وہ جبہ شریف جو پہنا ہوا حضرت کا تھا لایا گیا حضرت پیر مصطفیٰ صاحب قبلہ اپنے دست شریف سے حضرت پیر و مرشد کو پہنائے وقت مراجعت کے بعد اون تشریف شہر بصرہ مین جب یہہ فقیر داخل ہوا ایک مکان مین اقامت پذیر ہوا کہ وہ کنارے دریائے دجلہ کے واقع تھا اور اکثر وضو اور غسل کا اتفاق اوسی پر ہوا کرتا تھا اور اور ایک رفیق تھے کہ اونکو تیرنے مین مشاقی حاصل تھی یک روز وقت نماز صبح دریائے دجلہ پر یہہ فقیر بارادہ غسل گیا اور وضو کر رہا تھا کہ وہ رفیق بھی واسطے پانی لیجانے کے وہان آئے جب اُنھون نے پانی لینے کے واسطے کچہ تھوڑا سا دریائے مذکور مین اوترے فقیر نے لطور ظرافت اون سے کہا کہ تمکو تیرنے مین مہارت ہے مجھے بھی سکھاؤ یہہ فقیر کو اس فن مین مساس نہین مگر بعد معلوم ہوا کہ اُنھون نے سمجھے کہ اس کو تیرنا آتا ہے اور جن کو تیرنا آتا ہے وہ ایسا کہتے ہین اور تیرنے والونکی یہہ عادت کہ جو ایسا کہے اوس کا ہات پکڑ کے اوسکو پانی مین غوطہ دیتے ہین وہ رفیق فقیر کا ہات پکڑ کر دریا مین کہینچ لئے اس وقت فقیر کو خیال ہوا کہ شاید میری تعلیم کیو اسطے مجکو انہون نے کہینچا ہے مین نے اون کو گرفت کر لیا معلوم ہوا کہ تیرنے مین عادت یہہ ہے کہ پانی مین کوی شخص کسی کو پکڑ لیوے وہ ہر چند تیرنے مین کیسا ہی مہارت رکہے غوطہ کہاتا اور دونون شخص غرق ہوتے ہین معاذ اللہ پہر جبکہ انہون نے اس فقیر کی گرفت سے غوطہ کہانا شروع کئے اور اونکو خیال اپنے غرق کا ہوا جبرًا اس فقیر کا ہاتہہ چھوڑا کر الگ ہو گئے اور تیر کر دریا پر آ گئے یہہ فقیر اونکی کشاکشی سے وسط دریا مین چلا گیا جب دیکھا کہ وہ رفیق کنارے دریا پر کہڑے ہوئے ہیں [illegible] وسط دریا مین واقع ہون اور علم شنادری

بالکل ناواقف تا کہ ورطہ ہلاکت سے خلاصی ممکن ہووے صورت نا بوسی تمودہ ہولی
اور جان لیا کہ اجل پہونچگئی ہے الحمد للہ موت شہادت کی نصیب ہے کہ حدیث
شریف مین وارد ہے الغریق شہید پہریکایک دل مین آیا کہ تو اپنے پیر کو
کیون بہولا پس حضرت پیران پیر دستگیر کی جناب مین استغاثہ کیا اوریا حضرت سید عبد القادر
جیلانی شیئا للہ المدد دل اور زبان سے کہا بجرد اس کہنے کے ایسا معلوم ہوا کہ
کوئی شخص دریا کے اندر سے اوپر کر دے اور بلا اختیار حرکات اور سکنات
شناوری کے اس فقیر سے ظاہر ہوئے وہ رفیق کنارہ دریا پر کہڑے ہوئے
دیکہہ رہے تھے اور اون کو خوب یقین ہوا کہ فقیر کو خوب مہارت ہے اسواسطے
بجانب خلاصی اس فقیر کے متوجہ نہین ہوئے فقط تماشہ بینی کر رہے تھے جبکہ اسی
حالت مین یک عرصہ گذرا اور دست و پا درماندہ ہوے اور طاقت نرہی
پہر حضرت کی جناب مین استغاثہ کیا کہ حضرت نے جیسا کہ ورطہ ہلاکت سے بچائے
امید حضرت سے یہہ ہے حضرت کنارہ سلامت پر پہونچا دیوین بجرد اس استغاثہ کے
وہ رفیق کے دل مین یہہ خیال آیا کہ اس فقیر کو شناوری مین راہ نہین جو عرب کہ
قہوہ خانہ مین حاضر تھے اونکو آواز دی فی الفور دو عرب دریا مین کو دے
اور یک روبرو اور یک پیچھے سے آنکر اس فقیر کو دریا سے نکالے پہر فقیر نے
اپنے حال پر خیال کیا تو یک گہونٹ بھی پانی کا شکم مین اس فقیر کے داخل نہین ہوا
تہا اور اس حالت حیرانی اور صعوبتہاین سے کچہہ بہی ہوش وحواس مین اس فقیر کے
جناب پیر دستگیر کی تائید سے فرق نہین ہوا اور اسی سلامت ہوش وحواس سے
نماز صبح کی ادا کیا الحمد للہ علی ذالک حضرت جناب پیر ومرشد قبلہ کا ارشاد تہا کہ

روحانیات از قسم اجنہ وغیرہ بغداد سے بصرہ تک سب حضرت کی پناہ مبارک مین رہتے ہین اور ہرآن اور ہروقت حضرت سے پناہ لیتے ہین اسواسطے اوسجائے اگر کوئی اہل تصرف اپنا تصرف روحانیات پر کرتا ہے تصرف اوس کا اوس جائے روحانیات پر نافذ نہین ہوسکتا ہے سوائے اس بات کے کہ اگر کسی شخص کو روحانیات سے کچھ تکلیف اور ایذا پہونچے وہ اہل تصرف ہو یا غیر اہل تصرف اون کو بجز استغاثہ حضرت کے جناب عالی سے چارہ نہین یہودی لوگ بغداد شریف مین حضرت سے عقیدت رکھتے ہین عورتین اور مرد اون کے بکثرت حضرت کی زیارت شریف واسطے حاضر ہوتے ہین مسموع ہوا کہ اون کا یہہ عقیدہ ہے کہ حضرت کوئی انبیا بنی اسرائیل ہین کہ مسلمانون نے اون کو چھین لئے اور اونکی اکثر یہہ عادت ہے کہ کوئی بیماری اون کو آوے حضرت کی دہلیز مبارک کی خاک کہا لیتے ہین خاک دہلیز شریف سے اونکو شفا حاصل ہوتی ہے اور شب جمعہ مین عورت بکثرت زیارت شریف کیواسطے حاضر ہوتے ہین اور یک قسم کا طعام اوس جائے لاتے ہین کہ کہیر سے کے اندر چانول پختہ کرتے ہین اور اوسکو حضرت کے روضہ مقدس کے پاس تقسیم کرتے ہین حضرت کے روضہ شریف کے پاس حاضر ہونے کے واسطے کسیکو ممانعت نہین خواہ مرد ہو یا عورت جالی شریف کے پاس سب لوگ علی العموم حاضر ہوتے ہین اور قبل روشن ہونے دروازہ مبارک کے صبح اور شام کو یک جماعت کثیرہ زایرین بانتظار زیارت حاضر رہتے ہین اور بعد روشن ہونے دروازہ شریف کے بلے اختیار دانہ جالی شریف کو آکر بلگ جاتے ہین اور گریہ وزاری سے یک شور مچاتے ہین ہرچند مزورین اونکو منع کرین مگر وہ اپنے کام سے نہین رکتے ان مین بڑے بڑے

تھے کے لوگ وہان ایسے حرکات کرتے ہین کہ جیسے بچے صغیر السن اپنی باپ مان سے
تمسر اٹھو رہتے یا فریاد مانگتے ہین اور جب تک بچون کو اون کی مانگی ہوئی ندیوین
شور وغل مچاتے ہین اور بغیر لئے کے والدین کو نہین چھوڑتے ویساہی حضرت کی
خدمت مین لوگ روتے ہوئے حاضر ہوتے ہین اور اپنے حصول مقاصد سے
شادان وخورم مراجعت کرتے ہین جناب پیرومرشد قبلہ جو پہلے بار سنہ ۱۲۹۵ ہجری مین
بار اسوی یا نوسے ہجری مین بغداد شریف . . حاضر ہوئے تھے اوسوقت کا حال
ارشاد فرماتے تھے کہ یکوقت ایک بیوی نہایت پریشان حال مضطرانہ آہ وزاری
کرتے ہوئے حضرت کی خدمات فیضمآب مین حاضر ہوئی اور اوسی حالت اضطرار
مین اپنے سر کو حضرت کی جالی مبارک پر رکھدی اور تھوڑی دیرتک ویساہی
سر رکھی رہی واللہ اعلم کیا واردات اون بیوی کے حال پر گذری اور کیا اونکو
حصول مقصد پر بشارت ہوئی کہ انہون نے جب اپنا سر اوٹھائے نہایت بشاش
اور بشاش ہنستی ہوئی روانہ ہوئی ؎ ہر کس کہ بدرگاہ تو آید بنیاز ٭ محروم
زدرگاہ تو کے گرد بار ٭ جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کو فنا راتم ذات مین
اپنے جد امجد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہے ظاہر آثاری فنا کے
جسم مبارک محبوبیہ مین وہ ظاہر تھی جو کہ جسم مبارک محمدیہ سے خصوصیت رکھتے تھے
ویہی آثار فنافی الرسول کے روضہ اقدس محبوبیہ پر پیدا ہین کہ روضہ مقدسہ محبوبیہ
مشابہ روضہ منورہ نبویہ کے کئی امور مین ہے اول یہہ کہ قبہ مبارک روضہ نبویہ کا
یکرنگ سبز ہے اور قبہ محبوبیہ مین تھوڑا اور رنگ سواے سبز رنگ کے بھی گلکاری
مین شریک ہے دوسرا یہہ کہ اطراف روضہ نبویہ کے ہر جانب مین مسجد نبوی

واقع ہے ویسا ہی اطراف روضہ محبوبیہ کے ہر جانب مین مسجد واقع ہے روضہ
نبوی کے اطراف مین جالی ہے ویسا ہی ہے روضہ محبوبیہ کے اطراف مین جالی ہے
مگر فرق یہہ ہے کہ مزار اطہر نبوی سے کچھ فاصلہ پر ہے اور مزار مقدس محبوبیہ کے جالی ورنگ
ہے اگرچہ روضہ کے اطراف روضہ مقدسہ نبوی کے مسجد ہے مگر سب جوانب روضہ مین مسجد
برابر نہین ہے بلکہ کسی جانب مین روضہ منورہ کے مسجد زاید واقع ہے اور کسی جانب
کم ایسا ہی روضہ محبوبیہ کے اطراف جو مسجد واقع ہے کسی جانب زیادہ اور کسی جانب
کم ہے اور جس طرح کہ زایرین کو خواہ عورات ہووین یا مردین صغیر ہوون یا کبیر روضہ
منورہ نبوی مین ممانعت نہین ویسا ہی روضہ محبوبیہ مین زایرین کسی قسم کے ہون تو
ممانعت نہین ہے صحن مسجد نبوی مین درخت خرما نصب ہین صحن مسجد روضہ
محبوبیہ مین بھی درخت خرما ہین اور ایسے بہت امور تشبیہات کے روضہ نبوی
اور روضہ محبوبی کے باہر ہین کہ قلم مین نہین آتے دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین
اور یک جانب مین روضہ محبوبیہ کے یک درجہ مسجد مین یک مدت مدید سے یک بزرگ
کبیر السن نہایت حلیہ زہد و اتقا سے متحلی ہین ساکن ہین اور اونکی یہہ عادت ہے کہ سوا
جواب سلام کے کسی سے گفتگو نہین فرماتے اور سوائے قضائے حاجت بشری
اپنی جائے سے حرکت نہین کرتے اور ہمیشہ اون کے درجہ مسجد کا مسدود رہتا
ہے کسی سے ملاقات بھی نہین فرماتے اگر لوگ باشتیاق لقا اون کے حاضر ہوتے ہین
تو یک ساعت ملاقات کرتے ہین کہ جس قدر جواب و سلام اور مصافحہ ادا ہووے
اور اکثر ترک اور عسکری اون کی خدمت گذاری زاید کرتے ہین اور کھانا اور
پانی کے بھی وہی لوگ خبرداری کرتے ہین حضرت سید میر مصطفے صاحب قادری

اون کا حال بیان فرماتے ہین کہ وہ مرد بزرگ فیض یافتہ حضرت سید علی صاحب
ہمدانی علیہ الرحمۃ جو باجماعت حضرت کے ہین اور حضرت پیر صاحب کی بغلی جانب سے یعنی
خادمین اونکی خدمت گذاری کے واسطے مقرر ہین اور اونکی عادت ایسی ہے کہ اگر
اون کے روبرو رکابی کہ بمقدار کہف دست سے زاید نہو وے اوس مین اون کا
طعام لیجاوین تو قبول کرتے ہین اور اگر رکابی اسقدر سے زاید ہو اور اون کے
آگے لیجاوین فی الفور مسترد کرتے ہین اور قبول نہین کرتے اور وہ نہایت کثیر البکا
اکثر اونکی آنکھون سے اشک جاری رہتے ہین یک وقت کسی موقع پر حضرت
پیر و مرشد و کعبۂ نے حضرت سید پیر مصطفے صاحب قادری سے تصنیف کتاب محی الکونین
کا حال بیان فرمائے کہ اس خادم سے یہہ کتاب تصنیف ہوئی ہے حضرت پیر صاحب
کمال سرور سے فرمائے کہ ہمارے واسطے بھی یک نسخہ اوسکا ضرور بہیجنا یہہ بشارت
قبولیت تصنیف کتاب کی ہوئی والحمد للہ علی ذلک اللہم صل علی سیدنا محمد
وآل سیدنا محمد علی ولدہ الشریف غوث الاعظم وبارک وسلم

احوال بلدہ کربلائی معلّٰی پھر بغداد شریف سے بجانب کربلائے معلّٰی کے
بسواری [illegible] روانہ ہوتے ہین عادت یہہ ہے کہ کجاوہ لکڑی کا بطور دو کرسی کے
بناکر دو جانب خچر کے باندہکر اوس مین دو شخص بیٹھتے ہین اور اوس کے واسطے بطور
شقدف کے بناتے ہین اور جس پر سایہ نہو اوسکو محمل کہتے ہین اور بہ نسبت محمل کے
کجاوہ مین جائے زاید اور محمل مین جائے کم و تنگ رہتی ہے اور کرایہ بھی کجاوہ کا زاید
ہوتا ہے کربلائے معلی تک بغداد شریف سے کے چودہ فرسنگ ہے کرایہ سات قران ہے
اور ہر قران پانچ قران کا دو رکلدار روپیے کے بارہ قرص ہوتے ہین [illegible]

احوال کربلا معلی [illegible]

کہ تمام بلاد محروسہ مین اس دولت علیہ کے قرص نام چالیس پارہ کا ہے اور پارہ
یک دیوانی یا مصریہ کا نام ہے بخلاف اقلیم عراق کے کہ وہان دس پارہ کو یک
قرص کہتے ہین اور قران سکہ خسروان ایران ہے چاندی خالص سے ہوتا ہے
حاصل یہہ کہ صبح سے شام تک جب خچر پر سوار ہو کر چلین تو مسیب یک مقام کا
نام ہے کہ کنارہ فرات پر واقع ہے پونہچتے ہین اور کشتی کے پل سے عبور کر کے وہان
یک مسافرخانہ ہین کہ بڑا عالیشان ہے کہ اکثر مسافرین اوس مین مقام کرتے
ہین اور بہت ارام پاتے ہین کہ یہہ مقام قصبہ یک ہے کہ ہر دو طرف فرات کے
آباد ہے اور بغداد شریف سے نو فرسنگ راہ پر ہے اور کربلائے معلی وہان سے
پانچ فرسنگ ہے اور ہر دو فرسنگ پر یک مسافرخانہ پختہ اور بڑا عالیشان تیار
کئے ہین عادت یہہ ہے کہ جب یک پہر رات گذرے دروازہ مسافرخانہ کا
بند کر دیتے ہین بعد اوس کے جو قافلہ کہ آوے اون کے لئے دروازہ کہولدیتے ہین
اور بعد لوگ داخل ہوئے کے پہر بند کرتے ہین اور صبح ہوئے تک کسی کو
مسافرخانہ سے جانے نہین دیتے تا کہ کسی کا مال کوی چوری کر کے نہ لے جاوے
جب نماز صبح کا وقت آئے دروازہ مسافرخانہ کا کہولدیتے ہین اور قافلہ روانہ ہوتے ہین
ہر مسافرخانہ کے قریب مین نہر پانی کی ہوتی ہے اور دروازہ کے قریب مین
چار پانچ دوکانین رہتی ہین کہ اکثر سامان ضروری مثل غلہ اور گوشت وغیرہ
اون دوکانون مین فروخت ہوتا ہے مگر نہایت گران قیمت سے ملتا ہے
اور یک میل کے فاصلہ پر مسیب سے دو گنبد ہین بڑے سبز رنگ کے کہ دور سے
نمایان ہوتے ہین اوس مین مدفن صاحبزادگان حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کا ہے

اور نزدیک مسیب کے ایک نہر پانی کی یہودی ہیں کہ کربلا سے متصل تک پہونچائے
ہیں کہتے ہیں کہ وقت کربلا سے متصل ہے وہ پانی کہ جس کے سبب حضرت سیدنا
عباس ابن علی رضی اللہ عنہما شربت شہادت پیئے نہر یک فرات سے تھی کہ ایک
موالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علقمہ نام اوسکو کہودے تھے اور فرات کے
نام کے ساتھ مشہور ہوئی ورنہ اصل فرات کربلا میں نہیں ہے اسواسطے کہ وہ
نہر مسیب کے نیچے سے روان ہے اور جب بسبب گذرنے زمانہ دراز کے
وہ نہر کم ہوگئی اور ملک عراق خسروان ایران سے قبضہ میں قیصر روم سلطان
سلیمان خان کے آیا سلطان موصوف جب دیکھا کہ پانی کربلا میں نہیں ہے
واسطے کہود نے اس نہر کے حکم دیا دوسرے روز قافلہ مسیب سے روانہ ہوکر
تمام راستہ اوپر کنارہ اس نہر کے رہتا ہے یہان تک کہ ظہر کی نماز کے وقت
فائز اوس مکان فلک آستان میں ہوتے ہیں اطراف کربلا میں فصیل اینٹ اور
گچ سے کھینچی ہوئی ہے اور اطراف اوس کے یک میل تک نخلستان ہے اوس
چار دروازے ہیں یک باب بغداد دوسرا باب النجف تیسرا باب الجنۃ چوتھا باب
نجف اور نہر نیچے سے اس دیوار کے کنارہ پہلو سے قبہ حر بن یزید ریاحی کے
دو تین فرسنگ تک گئی ہے اور اندر فصیل کے شہر متوسط نہایت آباد بازار
میں دکاکین نفائس اجناس اور عمدہ اشیا کے ساتھ مالا مال ہے رہنے والے
وہان کے اکثر اہل ایران اور بعضے ہندوستان اور تہوڑے عرب ہیں لیکن
تمام شیعہ ہیں سوائے حکام ترک اور عساکر کے دوسرا اہل سنت دیکھنے میں
نہیں آیا لاکن ایک مزدور ایسا کہتا تھا کہ ایک محلہ انو سے یکجا تب تہر آباد ہے

درمیان شہر کے حرم اقدس حضرت امام انام علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے
ہر چار طرف حرم کے دیوار ہے بلند منقش اور رنگین چھہ دروازے اوس مین ہیں
مین ہر ایک بنقش و نگار دلفریب چاندی سے آراستہ کئے ہین اور درمیان
صحن اوس کے اوپر دو ذراعی قبہ مقدسہ ہے زر سے مڑا ہوا چمکتا ہوا معلوم ہوتا ہے
گویا اینٹھ اوس کی سونے سے بنا کئے ہین دو منارہ ہین منقش روغن چینی کے ساتھ
اور اطراف امین اس کے یک دالان ہے بڑا رواقدار عالیشان ہے اور اندر
قبہ شریف کے آئینہ مصفا کے سات مرصع کہ لبان اوس کا لکھنے سے باہر ہے
اور درمیان اوس کے تحریرات ہین زرین گل وبرگ کے ہاتھہ مانند ثریا او
پروین کے کھینچے ہوئے درمیان قبہ مقدس کے جالی ہے چاندی سے اوس مین
مرقد امام دنیا ودین ہے اور پہلوئے امام تشنہ کام فرزند نوجوان جناب علی اکبر
آرام فرماتے ہین ان ہر دو مرقد انور پر یک ہے تابوت غلاف سمین سے پہنائے
ہین اور جالی انور اور تابوت اطہر پر اشعار اور عبارات و چند خط ہائے ارجمند کسیا ہے
لکھے ہوئے ہین اور الواح زر اندر ہر دو طرف مین اوس کے لٹکے ہوئے ہین
ہر یک لوح مین عبارت سلام اور زیارت کے لکھی ہوئی ہے تاکہ اگر مزور نہو
اوس کو پڑھ کر زیارت حاصل کرین اور زمین وہان کی تمام سنگ مرمر سے مفروش ہے
کہ اوس مین مدفن حضرت قاسم ابن حسن اور دوسرے اقاریب اور اصحاب
حضرت امامت مآب کے اور طرف جانب غربی کے دالان مین جالی لگے اندر قبر
حبیب ابن مظاہر صحابی کی ہے کہ رفاقت امام مین اس جائے پر شربت شہادت
نوش فرماتے اور اسی طرف یک تہہ خانہ ہے کہ اوس مین غار بشکل قبر سنگ مرمر سے

بنائے ہین کہتے ہین کہ وہ مقام مذبح امام عالیشان فرزند سید الانام کا ہے جزاہ اللہ عن ذالک احسن الجزار اور بجانب قبلہ کے کہ مابین مغرب اور جنوب کے یک سائبان ہے کہ اوس مین مواجہ حضرت کے منبر چوبین رکھے ہین اوس پر مرثیہ خوانان اور واعظان بیٹھکر جو کچھ کہ رطب و یابس زبان پر آتا ہے باواز بلند گاتے ہین اور صدہا مردین اور عورتین نالہ اور ماتم کرتے ہین اور جانب شرق حرم شریف کے مناره تلسرا اذان کے واسطے بنائے ہین اور اوسہی طرف پہلو سے حرم شریف پر باب حرم شریف پر اندنون مین ایک آبدار خانہ نقش ونگار خوش آئین کے سات والدہ سلطان روم کے جانب سے تیار کئے ہین اور انگرانی اوسکی سید محمد صاحبکو جو کہ اہل سنت جماعت سے ہین سلطان کے جانب سے جو لوگ کہ بغداد شریف سے اوس طرف جاتے ہین اکثر سجادہ صاحب قبلہ سید صاحب موصوف کے نام ربخط تحریر فرماتے ہین پس یہہ صاحب اور بھائی اون کے سید محمود صاحب کمال آرام سے زایرین کو اپنے مکان مین اوتارتے ہین اور رکھا ینبغی اونکی خدمت فرماتے ہین جو دالان کہ اطراف گنبد شریف کے ہے وہ غرب کے جانب واقع ہے اور وہی نمازگاہ عورتون کی ہے اور جانب روضہ مطہرہ سے اوس دالان کو سیخہای آہنی کے سات بند کئے ہین اور جانب شمال واسطے نمازمردون کے مکشوف ہے اور داخل روضہ مطہرہ مین ہے اور جانب شرق کے قطعات جداگانہ ہین اونمین علمار اور امرا کی اور نشست گاہ طلبہ اور مدرسان کی قرار داد ہے اور طرف جنوب کے یک درجہ ہے سائبان کے ساتھ اوس مین نشستگاہ مزورین اور مرثیہ خوانان کی ہے اور اوسی طرف سے آفاق باریاب حضور پرنور ہوتے ہین اور

مزورین شیعہ بلند مقام سیدین روضہ ساماجمنہ

صحن حرم شریف مین صدہا دوکانین دوکانداران بساط ڈالکر اجناس نفیسہ اور اشیاء غریبہ اور تبرکات اوس بقعہ علیہ کے فروخت کرتے ہین اور ہمیشہ اس مقام فیض التیام مین اژدحام اور ہجوم زوار کا رہتا ہے ہر روز و شب مانند ایام محرم کے رہتا ہے ہر روز جنازہ ہاے مرد اور عورتون مرے ہوئے کہ اکثر ایران کی زمین سے اور بعضے بلاد سے نجرہ ن اور گدہون پر اوٹھا لاکر صحن حرم شریف مین دفن کرتے ہین اور پایمال ہونا قبرون کا اپنے مذہب مین باعث مغفرت کے شمار کرتے ہین حاکم ترک لانے والون سے اموات کے محصول زیادہ لیتے ہین اس پر بھی اسقدر اموات لاتے ہین کہ حساب مین نہین آتے ہندوستان دکہن عربستان اور روم اور ملک شام کا سیر کیا مگر اسقدر قافلہ اور کاروان بجز کربلاے معلی اور نجف اشرف تک دیکھنے مین آئے اور دوسری جاے دیکھنے مین نہین آئے اور اطراف ضریح امام ہمام کے اسقدر اژدحام رہتا ہے کہ بیان سے باہر ہے یک نالان اور دوسرا گریان اور بہت سے بادل بریان روضہ مقدسہ سے چسپان اور یہ ہجوم عموم ایام مین رہتا ہے اور ایام مخصوص مین کہ وہ ایام مین نزدیک ان لوگون کے زیارت ان عتبات عالیات کے کرنا اجر فراوان روایت کیا گیا ہے کثرت زایرین ایسی ہوتی ہے کہ بسبب اژدحام کے راہ گذرگاہ آدمیون پر تنگ ہو جاتی ہے [illegible] درمیان شرق اور شمال کے مزار اطہر حضرت عباس ابن علی رضی اللہ عنہما کا ہے اور اوسکو بھی حرم کہتے ہین درمیان مین اوس حرم شریف کے گنبد ہے بڑا منقش روغن چینی سبز رنگ سے دو منارہ ہین بلند اور اندر گنبد کے تمام آئینہ بندی ہے

اور اطراف ضریح اطہر حضرت کے مشبک ہے زرانددوا اور صحن حرم مین تھوڑے سے
فاصلہ پر بہت سے سقایہ ہین اور چند سقے آب فرات سے مشکین بھر کر مانند ساقیان خلد برین کے
زایرین کو سیراب کرتے ہین درمیان مین اوس عتبہ امامت کے اس آستانہ
کرامت تک بازار ہے کہ ہر قسم کے اشیا اور سامان وہان دستیاب ہوتا ہے
اور بابِ قبلہ سے چند قدم باہر جاوین تو وہان ایک باغ ہے پختہ اوسمین
بمقام خیمہ گاہ اہل بیت کرام جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ بنا
ہین اور اطراف مین اوس قبہ کے چند قبہ ہین چھوٹے بشکل خیمہ رفقائے دشت
کربلا کے بنائے ہین اور عقب مین اوس کے ایک قبہ اور ہے چھوٹا سا کہ جگہ
خیمہ سیدانیان داری اور حجرہ شب زندہ داری حضرت امام الساجدین سید الصابرین
سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ کے اور تھوڑے فاصلہ پر وہان سے
ایک حصار ہے چھوٹا درمیان مین اوس کے گنبد ہے بڑا عالیشان
درمیان گنبد کے زراندود جالی کے اندر ضریح تابوت چوبین کے مرقد
انور حر بن یزید الریاحی کا ہے رضی اللہ عنہ وعن سایر اصحاب سیدنا
حسین بن علی علیہما السلام اور مزور المزار ایک شخص ہے عربی نژاد وقت
زیارت کے سلام بلیغ پڑہتا ہے کہ دل مشتاق کو ہلا دیتا ہے تین شب
وہان کچہری والے رہتے ہین اور پہر وہان سے بارادہ زیارت شاہ نجف کے
نجف اشرف کے طرف روانہ ہوتے ہین اور ایک شب راستہ مین مقام کر کر
دوسرے دن شہر نجف مین داخل ہوتے ہین نجف شہر ایک ہے اطراف مین
اوس کے بھی حصار ہے بلند اور پختہ اور اوس مین نہر ایک ہے پانی کی فرات

ذکر مقام خیمہ گاہ اہل بیت مسمی بہ ...

ذکر مقام عبادت و شب زندہ داری حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

ذکر مزار حر شہید کا

کہ حسب الحکم نواب آصف الدولہ فرمانرواے لکھنو کے نیچے سے مسبب کے
کھودے ہین اور کوفہ تک پہونچاتے ہین اور اون دنون مین بسبب عبور اس نہر کے
معادن نمک پر سے پانی اوس کا شور تھا تھوڑا شیرین اور نہر مذکور بسبب دہور کے
اور سیلان فرات کے وسیع ہو کر اب پانی اوس کا زیادہ نصف فرات کے ہے اور صدہا
کشتیان مال تجار اور قبایل کے روز و شب اوس مین روان ہین اور پانی اوس کا
کوسون شادابی بخش کشت و زراعت اور افزونی رسان خزاین آل عثمانیہ کا ہے چانول
عمدہ اوس جاے پر ایران اور روم سے آتے ہین اور جو عمدہ اور بہتر چانول ہوتا ہے
اوس کو عنبر بو کہتے ہین اور شہر نجف مین چند بازار ہین اطراف مین حرم مرتضوی کرم اللہ
وجہہ کی کہ اون مین تمام اشیاء ضروریہ اور اجناس مختلفہ ملتی ہین اور راستہ آب فرات
نہر ہندی سے لا کر ایک خشک ذوقری کو پہنچتے ہین اور نان وغیرہ پکی ہوئی مثل بغداد
شریف اور کربلا معلی کے بکتی ہے اور جانب شرق اور جنوب بلد کے چشمہ ہے بڑا طولانی
بقدر ایک فرسنگ کے بمجاورت معادن نمک کے اکثر پانی اوس کا شور رہتا ہے
اور ایام گرما اور موسم بارش مین قدرے شیرین ہو جاتا ہے اور اوس چشمہ کو دریاے
نجف کہتے ہین حرم محترم مربع ہے ہر جانب محرابین ہین منقش لگا رکھا اور اندر
محرابون کے واسطے سکونت طلبہ اور مجاورین کے جاے یک تیار کیے ہین اور
صحن حرم شریف مین فرش ہے پتھر کا اور نیچے اون پتھرون کے قبور ہین پختہ تیار
کیے ہوئے لاشہاے بیشمار ایران وغیرہ سے لا کر ایک کڑی پتھر کی اوٹھا کر اوس
لاش کو اوس مین ڈال کر پھر اوس کڑی کو پتھر کے ویسا ہی برابر کر دیتے ہین لاکن تاہم
اہل حرم بو سے اوس کے مامون نہین رہتی قبہ مقدس صحن حرم شریف مین نہایت

ن
روضہ ... جناب علی مرتضی ... سے

بلند ہے سراسر زراندود یہان تک کہ ہردو منارے اور محراب اور دروازہ بھی خشت زراندود سے تیار کئے ہین اور اندر محرابون کے تمام آئینہ بندی ہے اور باقی مقعر قبہ شریف نقش لاجوردی اور زر سے منقش ہے اور درمیان قبہ اطہر کے جالی ہے چاندی کی کہ بکمال زیب و زینت اور صنعتہائے دلفریب سے تیار ہے اوس کے اندر ایک اور جالی ہے لوہے کی اوس جالی لوہے کے اندر تابوت ہے سیم اندود مرقد اطہر پر امام المسلمین یعسوب الدین اسد اللہ الغالب امیر المومنین سیدنا و مولانا حضرت علی ابن ابی طالب کی کرم اللہ تعالی وجہہ و رضی اللہ عنہ و عن اولادہ و احبابہ اجمعین اور درجہ دوم مین کہ اطراف قبہ مقدسہ کے ہے جائے نماز مردون اور عورتون کی ہے اور تھوڑے قبور سلاطین وغیرہ کے حجرات بیرونی مین ہین اور جانب شرق کے روبرو قبۂ اطہر کے چبوترہ ہے بلند بقدر دو ذراع کے اوس پر منبر چوبین رکھ کر وعظ کہتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور اطراف گنبد شریف کے ہر طرف طلبہ علم بحث اور تکرار مین علم کے مشغول رہتے ہین بلکہ تمام اہل شہر کا یہی معمول ہے اور اہل تشیع اعتقاد رکھتے ہین کہ حضرت آدم اور نوح علی نبینا و علیہما السلام جنب حضرت امیر المومنین کے اور حضرت ہود اور صالح علیہما السلام گنبد مین کہ باہر بلدہ شریف کے ہے درمیان مین مقابر مومنین کے مدفون ہین ہمیشہ سلام مرتضوی مین مزدہین اسمار انبیاء کے شریک کر کے سلام پڑھتے ہین اور اندر حرم شریف کے سمت مغرب یک مکان ہے اراستہ اوس کو تکیہ کہتے ہین شیخ اوسکا ترکی ہے اہل استنبول سے نہایت ذی خلق اور مرد جہان دیدہ اور خصایل پسندیدہ سے آراستہ حنفی المذہب مجددی المشرب اور بمذہب

تسنن جو چاہتا ہے شیعون کو کھتا ہے اور برملا تکفیر اون کی کرتا ہے لیکن کوئی
شخص اہل تشیع سے متعرض اوس کا نہین ہوتا ہے اور یہہ برکات سے حکومت
آل عثمانیہ کے ہے ورنہ اہل نجف بسایہ بلند پایہ اسد اللہ غالب کرم اللہ وجہہ کے
نہایت شجاعت اور تھور کے سات موصوف ہین جس وقت کہ حکام دیار کو قرب
وجوار مین اتفاق جنگ کا ہووے انوسی ہزار دو ہزار مرد کار زار لیتے ہین اور
لڑائی کے واسطے روانہ کرتے ہین با این ہمہ شجاعت آدمی یہان کے اور کربلاے
معلّٰی کے نہایت خلیق اور ملایم طبع اور کلام ہین اور ہر دو مقام پر اور کاظمین
اور سرمن رائے مین بھی کسی شخص کو کسی شخص کے سات کوئی طرح کا مزاحمت نہین۔
ما انکہ حکومت اہل تسنن کی ہے مگر اہل تشیع مخلی بالطبع ہین بلا تقیہ ہات چھوڑ کر
برملا نماز پڑھتے ہین اور با آنکہ اہل تشیع ہین اگر اہل تسنن سے کوئی اوسجا پرجاوے
کچہ اون سے تکلیف نہین دیکھتا ہے اگر کوئی سنی سختی بھی کرے وہ لوگ
صلح سے پیش آتے ہین اور شہر نجف سے شہر کوفہ نہایت قریب ہے زایدیک پہر کی
راہ کے نہ ہوگا بلکہ شہر کوفہ مین سے کلس اور قبہ اور منارہ مبارک درگاہ حضرت
حیدر کرار کی نمایان ہوتی ہے اب کوفہ مین بجز چند کلبہ اعراب کے عمارت نہین ہے
اور اوس جائے سے جامع نصف میل پر ہے قریب جامع کے چند دکانین
ہین میوہ اور طعام کے اور نزدیک جامع کے کوئی آبادی نہین ہے جامع کو
دو دروازہ ہین اندر دروازہ اولے کے ایسے ہی دکانین اور چند مستراح
اور یک چاہ ہے اور تین چھوٹے حوض ہین اور دوسرے دروازہ کے اندر
ذات مسجد ہے نہایت وسیع اور فسیح اور بجانب قبلہ دو دالان ہین پتھر اور گچ سے

ذکر شہر کوفہ کا

بنی چنانچہ مشہور ہے اور بارز وئے منبر پہ محراب امام میں قتل گاہ سید انام سیدنا و مولانا
امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا ہے اور ہر سمت جابجا میں حجرات
اور منبر پاس ہیں واسطے فرودگاہ زایرین کے اور درمیان میں صحن مسجد کے حوض
سے کہ وہ کہتے ہیں کہ وہ موضع تنور ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام میں ابتدا
پانی اوس میں سے جوش کیا تھا اور چند محراب صحن مسجد میں بنائے ہیں بنام انبیاء
اور بنا کیا اور تعمیر کرکے وہ مشہور ہیں جیسا کہ کہتے ہیں محراب ابراہیم اور محراب
آدم اور نوح اور محراب حضرت حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالے
عنہما اور محراب جبرئیل وغیرہ علیہ السلام اور زایرین ہر محراب میں دوگانہ نماز کا
ادا کرتے ہیں اور باہر مسجد کے جانب شرق کے جانب احاطہ دوسرا ہے اوس میں
ہر طرف حجرے بنا ہیں واسطے فرودگاہ زایرین کے واسطے بجانب جنوب کے
مسجد جامع سے پاس زاویہ میں اوس یک مکان میں مرقد انور حضرت
سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہما کا ہے اور یک زاویہ میں مقابل زاویہ مرقد
انور حضرت سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کے مرقد شریف ہانی ابن عروہ کا
ہے اور باہر جامع کے بہ فاصلہ چند قدم کے قبہ سبز رنگ کہ بجائے
مکان مبارک حضرت جناب امیر المومنین حیدر کرار سیدنا و مولانا علی ابن
ابی طالب کرم اللہ تعالی وجہہ کے تیار کئے ہیں پس نجف اشرف یک شب
نجف اشرف میں حاضر رہکر روانہ وہاں سے ہوکر بعد یک شب کے پھر
داخل کربلائے معلی میں ہوئے اور وہاں یک شب مقام کرکے پھر
روانہ وہاں سے ہوکر مقام بہ مقام مسافر خانوں میں اوترتے ہوئے

مرقد شریف ہانی ابن عروہ

جیسا کہ آئے تھے تین روز مین داخل شہر بغداد شریف ہین ہوتے ہین اور بہہ خچر والون کی عادت مقامات کی مقرر ہے اگر کوئی شخص اس سے زیادہ ان مواضع متبرکہ مین ارادہ حضوری کرے تو تمام قافلہ کے خچرون کا اور خچر والون کا خرچ دیوے جب تک چاہے حاضر رہے وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ اجمعین

خاتمہ فن سیر اور تاریخ مین ہر چند کہ بظاہر اس فن کو اس کتاب سے چندان تعلق نہین مگر سلاطین اہل اسلام سے خدمت گذاری حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً متعلق رہے چنانچہ فصل سوم باب اول اور فصل نہم باب دوم مین اجمالاً ان سلاطین کا ذکر ہوا تاہم جب تک کہ بتفصیل حال معلوم نہ ہو اطمینان کلی حاصل نہین ہوتا دوسرا فائدہ اس سے نظر آیا کہ اس فن مین کتابین مبسوط ہین بنظر طوالت لوگ اسطرف نظر نہین کرتے اور علم تاریخ مین بہت سے فواید ہین ان سے بسبب طوالت کتب کے محروم رہتے ہین تیسرا امر یہ مدنظر رہا کہ بڑی سلطنت اسلامیہ فی الحال سلطنت روم ہے اور سلاطین روم کی تاریخ اس بلاد ہند مین بہت کمیاب بلکہ عنقا ہے اس فقیر بے بضاعت نے چند اجزا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور احوال صحابۂ کرام اور بنی امیہ سے سلطان حال تک سیر اور تاریخ تمام کیا اور سلطنت روم اور سلاطین مصر کا بھی حال لکھا ناظرین سے بہہ امید ہے کہ اگر کچہ اس مین اس قلیل البضاعت سے باقتضاے بشریت سہو ونسیان ہو معاف فرمانا اور اصلاح کرنا وللہ المنۃ ومنہ القبول اور کتاب ذیل سیرۃ محمدیہ تصنیف مولوی کرامت علی الدہلوی اور تاریخ خلفا تصنیف شیخ جلال الدین سیوطی سے بھی مطالب اس فن مین اخذ کئے گئے کہ ذکر اون کتب کا

فہرست دیباچہ مین نہین ہے جاننا چاہیے کہ علم تاریخ بنی آدم مین قدیم الایام سے
ہے کہ جب نزول آدم علیہ السلام کا جنت سے ہوا از زمانہ نزول آدم سے تاریخ مقرر
پائی اور ہمیشہ یہہ عادت جاری رہے یہان تک کہ حق تعالی نوح علیہ السلام کو مبعوث
کیا پہر بعد طوفان نوح علیہ السلام تاریخ مقرر پائی اور یہی عادت جاری رہی یہان تک کہ
حرق ابرٰہیم علیہ السلام کا ہوا پہر بعد حرق ان کے تاریخ مقرر پائی بعد اس کے اختلاف
واقع ہوا اولاد اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام مین زمانہ نار ابراہیم سے زمانہ بعثت
یوسف علیہ السلام تک اور زمانہ بعثت سے لکھے زمانہ ملک سلیمان تک اور زمانہ ملک سے
ان کے بعث عیسی علیہ السلام تک اور زمانہ بعثت سے ان کے بعث سیدنا وحبیبنا
وشفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تاریخ مقرر کئے اولاد اسمٰعیل نے
بنیان کعبہ سے موت کعب بن لوی تک اور موت کعب بن لوی سے عام فیل تک تاریخ
مقرر کئے اور عام فیل مقرر رہی یہان تک کہ اسلام مین ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی تاریخ مقرر پائی **لطیفہ** عمر آدم علیہ السلام کی ہزار سال ہوئی اور
درمیان انتقال علیہ السلام اور طوفان نوح علیہ السلام کے فاصلہ دوہزار دوسو چھپن
سال کا ہے نوح بعد طوفان کے تین سو پچاس سال زندہ رہے درمیان زمانہ
نوح اور ابراہیم کے دوہزار دوسو چالیس برس کا ہے اور درمیان ابراہیم اور موسیٰ
کے فاصلہ سات سو برس کا اور درمیان موسیٰ اور داؤد علیہ السلام پانسو برس کا
اور درمیان داؤد اور عیسیٰ علیہ السلام بارہ سو برس کا اور درمیان عیسیٰ اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فاصلہ چہہ سو بیس سال زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے زمانہ خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تک کوئی تاریخ جدید عہد اسلام مین

ابتدائے علم تاریخ کب سے ہوا

ذکر عمر آدم علیہ السلام کا

ذکر اس کا آدم علیہ السلام سے آنحضرت تک فیما بین انبیاء علیہم السلام کتنا فاصلہ ہے

مقرر نہین پائی تھی جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین دفتر مقرر
پائے اہل دفتر کو تاریخ کی ضرورت ہوئی حضرت نے اس باب مین مشورت
فرمائے کسی کی رائے مقتضی ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تولد شریف سے
تاریخ قرار پاوے اور بعضون نے کہے حضرت کے بعثت سے تاریخ مقرر ہوئی یہان
تک کہ اجماع صحابہ سے تاریخ ہجرت سے آنحضرت کے مقرر ہوئے بعد اس کے
اختلاف ہوا کہ سال کس ماہ سے ابتدا کیا جاوے پھر قرار پایا کہ شروع
ماہ محرم سے ہووے اسواسطے کہ شروع سال ہجرت مین محرم سے ہے اور
اور یہہ ماہ وہ ہے کہ اس مین حجاج بعد ادائی حج کے اپنے وطن کو روانہ ہوئے
ہین سید المرسلین سیدنا و نبینا شفیعنا و حبیبنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم رحلت شریف حضرت کی اصح قول پر ترسٹھ سال کے سن مین ہوئی
اور حضرت چالیس برس کی سن مین مبعوث الی کافۃ الانام ہوئے مدت بعثت حضرت کی
تیئس ۲۳ برس ہوئی بعد حضرت کے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق افضل البشر بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفہ حضرت کے ہوئے مدت خلافت حضرت کی دو سال
اور تین ماہ دس روز ہے یا دو سال چار ماہ ہے اور سنہ ۱۳ روز سہ شنبہ یا شب
یکشنبہ باختلاف روایت بائیسوین جمادی الآخر مین حضرت کی رحلت ہوئی بعد انکے
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور لقب امیر المومنین حضرت کے وقت سے
جاری ہوا اور حضرت کے وقت مین نگہداشت بلدہ کی شب مین اور نماز جنازہ اور
تراویح بجماعت مقرر پائے ضرب دُرّہ اور ساخت اس کا ایجاد حضرت کا ہے۔
جزاہ اللہ عنا خیر الجزا اور حضرت کے وقت مین فتح ملک عجم اور عراق اور شام اور مصر

ف تاریخ ہجری کے مقرر پائی سنہ

ف ذکر بعثت اور رحلت شریف آنحضرت کا

ف ذکر خلافت سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

ف ذکر خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

ف [illegible] کا جاری ہونا [illegible]

اور اسکندریہ ہوا اور شیوع اسلام اور شوکت دین مین نہایت ترقی ہوئی بارہ ہزار مسجد و منبر حضرت کے عہد خلافت مین تیار ہوئے اور پھلی وسعت مسجد الحرام اور مسجد نبوی مین حضرت کے ہی وقت مین ہوئی رحلت حضرت کی سنہ چوبیس یا تیئس ہجری مین ہوی مدت خلافت حضرت کی دس سال چھ ماہ ہے اور سواے اس کے بھی اور روایات اسباب مین ہے خلیفہ سوم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہین شہادت حضرت کی روز جمعہ اٹھوین ذالحج ۳۵ھ مین مدت خلافت حضرت کی دس روز کم بارہ سال ہے اور حضرت کی خلافت مین بہت بلاد ہند کے فتح ہوئے خلیفہ چہارم اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہادت حضرت کی شب انیسوین ماہ رمضان شریف سنہ ۴۰ھ چالیس مین ہوئی من بعد حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور چھ ماہ دس روز مسند خلافت پر تشریف رکھکر اپنی رضامندی سے تفویض امر خلافت ظاہری پچیسوین شہر ربیع الاول یا پندرہوین جمادی الاول ۴۱ھ الیہ کو فرمائے اور وفات حضرت کا ۴۹ھ یا پچاس یا اکاون مین ہوا یہان تک خلافت راشدہ کی مدۃ موافق حدیث نبوی کے تیس سال ہے تمام ہوئی پھر خلافت بنی امیہ شروع ہوئی جملہ خلفائے بنی امیہ چودہ شخص ہین اور جملہ مدت خلافت بنی امیہ بیانوے برس ہے یا اکیانوے برس اور نو مہینے اور پانچ روز ہے اور مسند خلافت انکی ملک شام مین رہی اور عاملین ان کے ملک شام وغیرہ مین مقرر ہوئے اول خلفائے بنی امیہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہین انھون نے بیس برس خلافت کئے بعد یزید کو تفویض کئے اور رحلت حضرت کی ۶۰ھ مین ہوئی انھون نے تین سال سات ماہ

ف ذکر خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا

ف ذکر خلافت سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا

ف ذکر خلافت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کا

ف ذکر خلفائے بنی امیہ اور تعداد انکا

ف ذکر خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ کا

ف ذکر خلافت یزید

خلافت کرکے نصف ربیع الاول مین فوت ہوا بعد یزید بن معاویہ بن یزید خلیفہ
ہوئے اور چالیس روز خلافت کرکے ایک خطبہ طویلہ بلیغہ ادا کیئے کہ اس مین بہت کچھ
شکایت اپنے والد کی اور اشارةً کچھ حال اپنے جد کا بیان اور فضایل حضرت علی رضی اللہ
عنہ کی اور استحقاق خلافت آپکا ذکر کیئے اور فرمائے کہ مین ایسے عہدہ جلیلہ کا جس مین
حقوق مسلمین کے جوابدہی ہے متحمل نہین ہوسکتا بعد خطبہ خلع خلافت فرمائے کہ بعد ان کے
خلافت کے دو قسم ہوئے عبداللہ بن الزبیر ابن العوام رضی اللہ عنہما نواسے حضرت سیدنا
ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے بطن سے اسماء بنت ابی بکر الصدیق کے کہ صحابی جلیل
القدر ہین مکہ معظمہ مین خلیفہ ہوئے اور خلافت انکی جمیع ملک حجاز اور عراق مین
ہوئی اور مروان ملک شام اور مصر مین خلیفہ تھا مدت خلافت اس کی دس ماہ ہے
اور ۶۵ھ ہجری مین فوت ہوا اور عبدالملک فرزند مروان کا اپنے والد کی جائے
پر خلیفہ ہوا ملک مصر اور شام مین درمیان عبدالملک اور عبداللہ بن الزبیر اور
فرزندان کے مصعب بن الزبیر کے دو سال تک محاربہ رہا یہان تک کہ عبدالملک نے
مصعب بن الزبیر کو نائب ملک عراق تھے مع ابراہیم فرزند ان کے قتل کیا پھر عبدالملک نے
حجاج بن یوسف کو واسطے محاربہ عبداللہ بن الزبیر کے بھیجا حجاج نے لشکرکشی
کرکر ملک حجاز مین آیا اور محاصرہ حرم مکہ معظمہ کا کیا یہان تک کہ ۷۳ھ مین عبداللہ
بن الزبیر کو قتل کیا مدت خلافت ان کی نو برس بائیس روز ہے **فائدہ** جاننا
چاہیئے کہ حکم والد مروان کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخراج کیا اس نے
طایف مین سکونت اختیار کیا من بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے عہد
خلافت مین اسکو حکم عود کا مدینہ طیبہ مین دے پھر اس سے معاویہ رضی اللہ عنہ کے

ف سیر خلافت معاویہ ابن یزید

ف سیر خلافت عبداللہ بن زبیر

ف سیر خلافت مروان

ف سیر خلافت عبدالملک بن مروان

ف سیر شہادت عبداللہ بن زبیر

ف سیر ... عبداللہ

اتحاد پیدا کیا اور ام خالد جو زوجہ یزید تھی اس سے نکاح کیا اور کاتب معاویہ
کا ہوا یہان سے سلسلہ خلافت مروانیون کا پیدا ہوا یہان تک کہ اول شہر
رمضان ۶۵ھ مین مروان خلیفہ ہوا الحاصل عبد الملک بن مروان جمیع ممالک
مقبوضہ اسلام کا خلیفہ ہوا اور اپنا لقب موفق لامر اللہ رکھا اور اول اس نے
دینار کا ضرب کیا ایک طرف اوسکے قل ہو اللہ دوسرے طرف لا الہ الا اللہ
دینار کو طوق نقرا سے پہنایا اور اوس مین لکھا کہ جنبہ ضرب فلانے شہر کا ہے اور
خارج مین طوق کے لکھا محمد رسول اللہ بالہدے ودین الحق اور اکیس سال
چند ماہ خلافت کیا وفات اس کی ۸۶ھ مین ہوئی من بعد ولید بن عبد الملک
خلیفہ ہوا اور لقب اپنا منتقم باللہ رکھا اور جامع مسجد دمشق کی بنا کی ہوئی اسکی ہے
چارسو صندوق طلا کے ہر صندوق مین بارہ ہزار دینار تھے بنا مین اس کے
صرف کیا اور حجرہ ازواج مطہرات کے داخل مسجد نبوی کیا اور عہد مین اس کے
جزیرہ اندلس اور بلاد ترک اور اکثر بلاد ہند اور سندھ فتح ہوئے اور ماہ جمادی الآخر
۹۶ھ مین وفات کیا مدت خلافت اس کی نو سال آٹھ ماہ ہے من بعد اسکے
سلیمان بن عبد الملک خلیفہ ہوا اس نے اپنے عہد خلافت مین اپنے قبہ سبز
عالیشان شہر دمشق مین تیار کیا مدت خلافت اس کی دو سال پانچ روز کم آٹھ ماہ
ہے وفات اس کا روز جمعہ دہم صفر ۹۹ھ یا ننانوے مین ہوا من بعد عمر بن
عبد العزیز بن مروان کہ ابن عم سلیمان ہے خلیفہ ہوئے کہ لقب ان کا معصوم
باللہ تھا اور خلافت انکی موافق خلافت راشدہ کے تھی اور خلفائے بنی امیہ نے
بسبب عداوت اور بغض کے سب سیدنا علی رضی اللہ عنہ خطبہ جمعہ مین مندرج کیا تھا

خلافت ولید بن عبد الملک ۸۶ھ

خلافت سلیمان بن عبد الملک ۹۶ھ

خلافت عمر بن عبد العزیز ۹۹ھ

خلیفہ موصوف نے اس کو نکال کے مدح خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم مندرج فرمائے جب سے آجتک خطبہ ثانیہ جمعہ مین عادت مدح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور قرارت آیت ان اللہ یامر بالعدل والاحسان الخ جاری کئے گئے اہل تواریخ کہتے ہین کہ سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے سب خلفاء بنی امیہ کو فخر و عزت حاصل ہوئی وفات ان کا پچیسوین یا بیسوین ماہ رجب ۱۰۱ھ مین ہوا دو سال پانچ ماہ خلافت کی ذہبی کہتے ہین کہ جسوقت دفن ان کا کر کر خاک برابر کر رہے تھے یکایک آسمان سے یک کاغذ ہم پر گرا اوس مین یہ لکھا ہوا تھا هذا امان من اللہ لعمر بن عبد العزیز من النار یعنے یہ کاغذ امن کا ہے طرف سے اللہ کے واسطے عمر بن عبد العزیز کے آگ سے من بعد یزید بن عبد الملک بن مروان بن عم عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوئے کیفیت ان کی ابو خالد اور لقب ان کا القادر بصنع اللہ تھا وفات ان کا پچیسوین شعبان ۱۰۵ھ مین ہوا مدت خلافت ان کی چار سال یک ماہ ہے من بعد ہشام بن عبد الملک خلیفہ ہوا اور ماہ ربیع الثانی یا شوال ۱۲۵ھ مین وفات پایا مدت خلافت ان کی انیس سال اور سات ماہ ہے اور چند روز من بعد ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان خلیفہ ہوا بعد موت اپنے چچا کے اسواسطے کہ ولید وقت موت یزید اس کے والد کے صغیر تھا یزید نے اپنے برادر ہشام کو خلیفہ کیا اور اور فرزند کو اپنے اس کا ولیعہد کیا پھر ولید جمادی الآخر ۱۲۶ھ مین مقتول ہوا مدت خلافت اس کی ایک سال تین ماہ یا دو ماہ بیس روز ہے من بعد یزید بن الولید بن عبد الملک بن مروان خلیفہ ہوا کنیت اس کی ابو خالد اور

خلافت یزید بن عبد الملک ۱۲

خلافت ہشام ابن عبد الملک ۱۲

خلافت ولید بن یزید بن عبد الملک ۱۲

خلافت یزید بن ولید ابن عبد الملک ۱۲

مشہور رناقص تھا کہ لوگون کے وظایف مین کمی کیا تھا اور لقب شاکر لانعم اللہ
تھا وفات اس کا ساتوین ذیحجہ ۱۲۶ھ اور مدت خلافت اس کی چھہ ماتھی من
بعد ابراہیم بن عبد الولید بن عبد الملک بن مروان خلیفہ ہوا لقب اس کا
معتز باللہ تھا مدت خلافت اس کی دو ماہ دس روز رہے پھر بمقابلہ مروان
ابن محمد کے خلع خلافت اس کی ہوئی اور ۱۳۲ھ واقعہ سفاح بنی عباس مین مقتول
ہوا اور خلع خلافت اسکی چوتھی صفر روز دوشنبہ ۱۲۷ھ مین من بعد خلع ابراہیم کی
مروان ابن محمد مروان ابن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس خلیفہ ہوا یہ شخص
نسل سے مروان بن حکم بن العاص بن امیہ سے نہین ہے بلکہ سلسلہ اس کے
نسب کا ابی العاص جد مروان سے پہونچتا ہے لقب اس کا قایم بحق اللہ اسی کے
وقت مین خروج بنی عباس ہوا پھر اوس نے یک لک پچاس ہزار لشکر سے
علی بن عبد اللہ بن عباس عم منصور سے جنگ کیا اور ۱۳۲ھ مین مقتول ہوا
اس پر دولت خلفا بنی امیہ ختم ہوئی اور لقب اس کا حمار تھا کہ وہ جنگ مین
نہایت متحمل تھا مدت خلافت اس کی پانچ سال بعضون نے کہا اور دو ماہ
دس روز اور یہان سے دولت خلفا عباسیہ شروع ہوئی کہ تعداد خلفا
بنی عباس سینتیس ہین اور مدت خلافت دولت عباسیہ پانسو چوبیس سال ہے
پایہ تخت دولت عباسیہ ملک عراق جاننا چاہیے کہ جسوقت دولت عباسیہ
قایم ہوئی انہون نے بہت بنی امیہ کو قتل کیا اور بہت سے بڑے بڑے
خلفا جو مدفون تھے نبش قبور ان کا کیے اس کی وجہ ارباب دولت عباسیہ
یہ سمجھی کہ بنوامیہ دشمن اہل بیت ہین اسواسطے کہ دولت بنوامیہ باعث شہادت

خلافت ابراہیم بن الولید ۱۲
خلافت مروان ابن محمد ۱۲
ذکر دولت عباسیہ
عباسیہ ... [illegible]
قتل ابراہیم بن الولید اور مروان حمار کا ... [illegible]

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ہوئے اور قتل بہت سے سادات اہل مدینہ وغیرہ
اور بہت انصار اور صحابائے کرام اور مہاجرین کا دولت بنو امیہ مین ہوا پہلا خلیفہ
بنی عباس سفاح ہے نسب اس کا عبداللہ بن محمد علی بن عبداللہ بن عباس سے ہے
اس کے وقت مین بہتیرا بنو امیہ اور لشکر اون کا قتل ہوا یہان تک کہ حکومت اسکی
اقصی بلاد مغرب تک پہونچی وفات اس کا بشکایت چیچک دسوین ذالحج ۱۳۶ھ ایکسو
چھتیس کو اور شہر انبار کو دار خلافت اپنا مقرر کیا اور نقش خاتم اس کا ثقہ عبداللہ بن وہب
یومن تھا ارباب تاریخ کہتے ہین کہ عہد دولت عباسیہ مین فرقہ اسلام مختلف ہوئے
اور رسم عرب کا دیوان خلافت سے قطع ہوا اور قوم دیلم اور ترک کو شوکت عظیم اور
دولت کبیر پیدا ہوئی اور ملک کے کئی حصے ہوئے اور ہر حصہ مین والی اس سرزمین کے
آدمیون پر ظلم اور قہر کرنا شروع کئے اور سفاح نہایت خون ریز تھا باوجود اس کے
نہایت سخی تھا مدت خلافت اس کی چار سال اور نو ماہ ہے بعد اس کے منصور
ابو جعفر برادر سفاح بسبب ولیعہد کرنے اس کے خلیفہ ہوا اور یہہ سب بنی عباس مین
نہایت شجیع تھا اور صاحب ہیبت اور تارک لہو ولعب اور فقیہہ صاحب علم تھا بسبب
استقامت خلافت اپنے بہت خلق کو قتل کیا اور اوس نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کو
قضاوت اختیار کرنے پر درے مارا اور قید کیا یہان تک انتقال فرمائے اور
یہہ لکھتے ہین کہ امام موصوف کو زہر دیکر شہید کیا انہون نے خلیفہ موصوف پر خروج کا
حکم دے تھے اور شہر بغداد بنا کر اپنا دار السلطنت بنایا تصریح اسکی عنوان
فصل یازدہم مین مذکور ہوئی اور بسبب بخل اس کے منصور دوانقی بھی اسکو
کہتے ہین جلال الدین سیوطی ذہبی سے نقل کرتے ہین کہ ۱۴۳ھ عہد منصور مین علمائے

تدوین کتب حدیث اور تفسیر شروع کئے پس مکہ مین ابن   اور مدینہ طیبہ مین
سفیان ثوری کوفہ مین امام مالک نے مین موطا ایسا ہی ابن عروبہ اور حماد بن سلمہ
وغیرہ بصرے مین اور معمر یمن مین اور امام ابوحنیفہ فقہ کو اور ابن اسحاق کتاب مغازی کو
تصنیف کئے پھر تھوڑی مدت کے بعد ہشیم اور لیث اور ابن لہیعہ پھر ابن مبارک
اور ابو یوسف اور ابن وہب نے تصنیف کتب کئے پھر تدوین کتب علوم نحو
اور لغت اور تاریخ بکثرت ہونا شروع ہوئی اور قبل اس کے علما اپنے حفظ سے
مسائل علوم کا تکلم کرتے تھے اور کسی کے پاس کچھ صحائف جو تھے وہ مرتب نہ تھے ۱۴۵ھ سنہ
مین خلیفہ نے بباعث خروج کے محمد اور ابراہیم یہہ دونون صاحبزادے عبداللہ
بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کو ہمراہ بہت سے سادات اور اہل بیت
کے قتل کیا اور سن ایک سو اٹھاون ہجری مین منصور نے اپنا نائب جو مکہ مین
تھا اوس پر حکم کیا کہ سفیان ثوری اور عباد بن کثیر کو قید کرے اور یہہ دونو قید ہوئے
کے بعد لوگون نے خوف اس امر کا دلائے کہ اگر منصور مکہ مین حج کے واسطے آویگا
تمکو قتل کریگا حق تعالی نے اوسکو صحیح و سالم مکہ مین نہین پہنچایا بلکہ حالت بیماری
مین پہنچا اور اس بیماری مین اسی سال ۱۵۸ھ مین وفات کیا کتب زبان سریانی
وعجمی زبان عربی مین اولی اسی کے عہد مین ترجمہ ہوئے چنانچہ کتاب کلیلہ اور
دمنہ اور اقلیدس زبان عربی مین عہد منصور مین ترجمہ ہوئے بعد اس کے فرزند
اس کا مہدی ابوعبداللہ محمد بن منصور خلیفہ ہوا نہایت سخی اور نیک عقیدت تھا کہ
زندیق اور ملحدین کو تہ تیغ کیا اور پہلے سب کے اُس نے علما کو حکم کیا کہ کتابین
رد مین زندیق اور ملحدین کے تصنیف کئے جاوین سنہ ۱۶۱ یکسو ایک اوپر ساٹھ مین

طریق مین عمارتین بنایا اور اوسکو درست کیا اور ۱۶۷ھ مین مسجد الحرام مین بڑی وسعت کیا اور بہت گہر خرید کرکے مسجد الحرام مین داخل کیا اور بائیسوین محرم الحرام ۱۶۹ھ انکسوانہترمین وفات پایا مدت خلافت اس کی گیارہ سال اور ڈیڑہ ماہ یا دس سال یک ماہ ہے ۱۶۱ھ مین تعمیر حطیم کی اور اوس کے دیوار کی اور فرش سنگ مرمر حطیم مین کیا من بعد فرزند اس کا ہادی بن مہدی ابو محمد موسے خلیفہ ہوا اور وہ فصیح اور ادیب اور صاحب ہیبت او رسطوت اور شہامت تھا مگر لعب اور لہو کو دوست رکہتا تھا وفات اس کا چودہوین ربیع الاول ۱۷۰ھ یک سوستر مین مدت خلافت اس کی ایک سال ڈیڑ ماہ یا تین ماہ تھی اور نقش خاتم اس کا اللہ ثقۃ موسے وبہ یومن تھا من بعد برادر علینی اس کا رشید ہارون ابو جعفر بن المہدی محمد بن منصور شب شنبہ سولوین ربیع الاول ۱۷۰ھ یک سوستر مین ہوا اور اسی شب مین اسکو عبد اللہ مامون فرزند پیدا ہوا اور کوئی ایسی رات کسی زمانہ مین نہین ہوئی کہ اسی شب مین یک خلیفہ وفات پایا اور ایک خلیفہ تولد ہوا اور ایک خلیفہ ہوا الحاصل رشید جمیل فصیح صاحب علم و ادب تھا اور اپنے عہد خلافت مین ہر روز سو رکعت نماز ادا کرتا اور کبھی اس کو ترک نکرتا مگر بسبب کسی علت کے اور اپنے خاص مال سے ہزار درہم ہر روز خیرات کرتا اور تعظیم اسلام کی کیا کرتا اور گناہون پر اپنے روتا اور جنگ و جدال دین مین اور گفتگو بمقابلہ نص ناپسند کرتا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا اسم شریف درود پڑھ لیتا تا وقتیکہ درود شریف عرض کرتا امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ اس کے زمانہ خلافت مین قاضی رہے اور اسکے عہد مین وفات پائے اور زبیدہ جس نے کہ مکہ معظمہ مین نہر جاری کی اس کی زوجہ

ذہبی اپنی تواریخ لکھتے ہین کہ عہد رشید بتمامہ بہتر تھا اور مخلوق کو نہایت مشابہت
تشبیہ امام محمد صاحب ابی حنیفہ رحمتہ اللہ علیہما اور امام موسی الکاظم رضی اللہ عنہ اسی کے
شہر مین رحلت کیے اور خلیفہ رشید نے معہ دو فرزند اپنے امین اور مامون کے سفر کیا
اور امام مالک کی خدمت مین سماعت موطا کیا راوی کہتے ہین کہ جس نسخہ موطا مین
رشید نے سماعت کیا وہ نسخہ خزانہ مصر مین موجود تھا اور اس نے سب سے پہلے
خلفاء اسلام کی لعب شطرنج کیا اور قوالون کے مراتب اور درجات قرار دیا صاحب
ذیل تاریخ ابن خلکان سے نقل کرتے ہین کہ رشید نے امام موسی الکاظم رضی اللہ
عنہ کو [illegible] تشریف مین قید کیا پھر ایک روز کو توال کو بلا کر کہا کہ مین نے خواب مین
ایک حبشی کو دیکھا کہ نزدیک اوس کے ایک ہتیار ہے اور وہ کہتا ہے کہ اگر تو
موسی بن جعفر کو رہا نکرے گا تجکو اس ہتیار سے ذبح کرون گا پس اب تو جا اور
اونکو قید سے رہا کر اور تیس ہزار درہم ان کو دے اور کہہ کہ اگر آپ کی مرضی
ہے تو ہمارے پاس تشریف رکھو اور اگر چاہو تو مدینہ طیبہ مین تشریف فرما ہو کوتوال
کہتا ہے مین نے ایسا ہی کیا اور امام کی خدمت مین عرض کیا کہ یا امام مین آپ کا
حال نہایت عجب پایا امام فرمائے کہ مین تجکو اس حال سے خبر دیتا ہون کہ یکشب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خواب مین تشریف فرما ہوئے اور ارشاد
فرمائے کہ اے موسی تو بیگناہ قید ہے پس تو یہہ کلمات کہہ کہ آجکی شب تو قید خانہ
مین نرہے گا یا سامع کل صوت ویا سابق کل فوت ویا کاسی العظام لحما
ومنشرھا بعد الموت اسئلک باسمائک العظام وباسمک الاعظم الاکبر
المخزون المکنون الذی لم یطلع علیہ احد من المخلوقین یا حلیما ذا انا

لا یقدر علی اداء یاذ المعروف الذی لا یستطع معروفہ ابداً او لا یحصی لہ عدد افصح عنی امام نے کوتوال کو فرمایا کہ اس کے پڑھنے کے بعد جو توبہ حال دیکھا واقع ہوا اور صاحب کتاب مذکور نے حیوۃ الحیوان سے نقل کرتے ہین کہ ہارون رشید کو کبوتر نہایت پسند تھے اور کبوتروں سے بازی کیا کرتا ایک عالم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اپنی اسناد پہونچا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث روایت کی۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال لا سبق الا فی خف او حافر یعنی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے کہ باہم دوڑانا کسی جانوروں کا جایز نہین مگر اونٹوں کا اور گھوڑوں کا اتنا لفظ صحیح حدیث مین ہے مگر وہ عالم نے خلیفہ کی خوشامد کے لئے اور جناح کا لفظ بھی بنا کر اضافہ کیا یعنی دوڑانا پرندوں کا بھی جائز ہے ہارون رشید نے بہت مال کثیر دیا جس وقت کہ وہ عالم اس کے پاس سے باہر گیا۔ خلیفہ کہا کہ قسم ہے خدا کی مین جانتا ہون کہ وہ عالم جھوٹا ہے پھر حکم دیا کہ وہ تمام کبوتر ذبح کئے جائین لوگون نے خلیفہ سے کہے کہ کیا گناہ تھا کہ ذبح کئے گئے خلیفہ نے کہا کہ بسبب انہین کبوتروں کے حضرت پر جھوٹ بولے گیا وفات ہارون رشید ۱۹۳ھ ایک سو ترانوے ہجری مین ہوا مدت خلافت اوس کی تیئیس ۲۳ سال دو ماہ پندرہ یا سولہ روز ہے بعد اوس کے محمد امین فرزند ہارون رشید کا خلیفہ ہوا وہ جمیل طویل صاحب شجاعت تھا چنانچہ ایک وقت اپنے ہاتھ سے شیر کو قتل کیا مگر بدتدبیر تھا کہ بعد خلافت ایسے امور کیا کہ لوگوں کے دلوں مین اوس کی طرف سے وحشت اور نفرت پیدا ہوئی یہان تک ماہ محرم ۱۹۸ھ ایک سو اٹھانوے ہجری مین مقتول ہوا مدت خلافت اس کی چار سال اور سات ماہ ہے بعد اوس کے مامون عبد اللہ

خلافت امین
خلافت مامون

الی العباس بن ہارون الرشید برادر علّتی امین کا خلیفہ ہوا ہر علم مین اوس نے ملکہ حاصل کیا بعکہ
کبیر سن ہوا علوم فلاسفہ کے طرف مشتغل ہوا اور علم حکمت مین مہارت پیدا کیا اوس نے
ترجمہ کتاب اقلیدس اور مجسطی کیا اس باعث سے وہ قائل خلق قران ہوا وہ بنی عباس مین
از روے ہیبت اور شجاعت اور عقل اور علم کے زیادہ تھا مگر آدمیون کو در باب قائل ہونے
خلق قران کے تکلیف بہت دیا روایت ہے کہ وہ ایک رمضان مین تیس ختم قران کیا
لیکن وہ مشہور بمذہب تشیع سے تھا بسبب افراط حب اہل بیت کے ولیعہد موتمن پر اور
اپنے کو موقوف کرکے علی الرضی بن موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کو ولیعہد کیا یہان تک قصد
کیا کہ اپنے روبرو قایم مقام اپنے علی الرضی کو کر دے چنانچہ رضی لقب حضرت کا مشہور کیا
ہوا مامون کا ہے چنانچہ امام علی رضی کو اپنی دختر نکاح کیا اور اونھین کے نام سکہ
جاری کیا اور بنی عباس کو حکم دیا کہ سبز لباس پہنے اور سیاہ لباس نہ پہنے یہہ امر بھی بنی
عباس پر شاق گذرا اور انہون نے ابراہیم بن مہدی سے بیعت کرکے مامون پر
خروج کئے اسی اثنا مین امام علی رضی ۲۰۳ھ دوسوتین مین رحلت فرمائے پس فتنہ
فرو ہوا پھر روز پنجشنبہ ۲۱۸ھ دوسو اٹھارہ ہجری مین وفات کیا مدت خلافت اوسکی بیس سال
پانچ روز ہے نقش خاتم اوس کا عبداللہ ابن عبداللہ تھا اور اوس کے ایام خلافت مین
حضرت سیدنا معروف کرخی رضی اللہ عنہ اور ابو مطیع بلخی اور حسن بن زیاد یہہ دو شاگرد
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ہین اور امام شافعیؒ رحلت پائے ۲۰۴ھ ہجری دوسوچار ہجری
مین خلیفہ مامون نے خدیجہ بنت الحسن ابن سہیل سے نکاح کیا والد خدیجہ نے بتقریب
شادی اپنی دختر کے ایسے مصارف کیا کہ کسی زمانے مین ایسے مصارف نہین ہوئے
یہان تک نام باندیون اور گھوڑون کے اور اون کے صفات اور جاگیر اور مقطعات کے

ذکر وفات سیدنا معروف کرخی و امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

ذکر نکاح مامون کا خدیجہ بنت حسن سے ساتھ کر کے ایسے مصارف نکاح کسی زمانہ مین نہین ہوئے

کاغذون پر لکھہ کر اون کو مشک مین باندہا اون کو ہاشمین اور کاتبین علاقہ خلافت اور اعزا پر نثار کیا پہر جس شخص کا ہاتھہ جس کاغذ پر گرا وہ چیز اوسکو تسلیم کیا اور مامون پہر اوس کے تمام ہمراہیون اور لشکریون تک حمالین اور مزدور وغیرہ زر کثیر خرچ کیا کہ کسی شخص کو اپنے واسطے یا جانورون کے واسطے کسی چیز کو خرید کرنے کی حاجت نہین ہوئی اور ہمراہیان خلیفہ خلق کثیر تھے کہ اون کا شمار نہین صاحب ذیل طبرانی سے نقل کرتے ہین کہ خلیفہ مامون اپنے خسر کے مکانمین انیس روز رہا خلیفہ اور اوس کے ہمراہیون کا صرف پانچ کروڑ درہم ہو دولہ کے لئے سونے کی تارونکے مسند بنا کر بٹھایا تیسری شب مین دولہ دولہن کے ساتھہ بیٹھا اوسوقت دولہن کی دادی نے سونے کی ظرفین ہزار موتی لا کر دولہن پر نثار کیا خلیفہ مامون نے دولہن کو کہا کہ کتنے موتی ہین شمار کرو دولہن نے کہی ہزار ہین خلیفہ نے دس موتی کے دولہن کے گود مین رکہا اور کہا کہ اسکو مین نے تجھے بخشدیا اب تو کیا چاہتی ہے دادی اوسے ایسا کہی تو اپنے خاوند سے بول جو کچہہ چاہتے ہین کہ تجکو اجازت ہوگئی دولہن نے چاہی کہ ابراہیم ابن مہدی سے راضی ہونا اور اوس کا جرم عفو ناچاہتی ہون خلیفہ نے کہا کہ مین معاف کیا اور اس شب مین شمع بتی عنبر کے چالیس من کی لگشت مین روشن کی گئی تہی مگر مامون کو یہہ بات ناپسند ہوئے اور کہا کہ یہہ اسراف ہے اور مامون نے وقت عود اپنے مکان کے ایک کروڑ درہم اور فم الصلح جو ملبدہ دجلہ پر واقع ہے اپنے خسر کو جاگیر دیا بعد اوس کے ابراہیم المتعصم باللہ بن ہارون بروز وفات مامون خلیفہ ہوا کہ ہارون رشید کا نہایت منظور نظر تہا اور صاحب ہمت اور شجاعت اور فتوت تہا مگر علم سے عاری تہا اس نے بہی عقیدہ خلق قران پر آدمیون کو مشقت مین ڈالا اور بہت مخلوق کو قتل کیا چنانچہ سنہ ۲۲۰ دوسو بیس ہجری مین امام احمد ابن حنبل رضی اللہ عنہ کو درہ سے ضرب کیا اور اوسی سن مین بغداد شریف سے نقل کیا اور شہر سُرمن رائے طیار کیا اور وجہ بنا شہر مذکور کا یہہ ہے کہ متعصم باللہ نے

خلافت معتصم باللہ
ابراہیم بن ہارون

بصرف زر کثیر ترکی غلامون کو اطراف واکناف سے یعنے فرغانہ اور سمرقند وغیرہ سے جمع کیا تھا
اور اون کی خوراکی اور پوشاک مین اموال کثیرہ صرف کرتا اور اون کو قسم قسم کے ریشمی پوشاک
پہناتا اور طلائی کمربند لگاتا پس وہ گھوڑے شہر بغداد مین دوڑاتے اور آدمیون کو
تکلیف دیتے یہان تک کہ اہل شہر نہایت تنگ ہوئے پھر اہل بغداد خلیفہ کے پاس جمع ہوئے
اور خلیفہ کو کہے کہ تو مع اپنے لشکر کے شہر سے چلے جا ورنہ ہم تجھ سے لڑینگے خلیفہ نے
اہل بغداد سے پوچھا کہ تم مجھ سے مقابلہ کیونکر کروگے انہون نے کہا کہ تیرون سے اسحار کے
ہم جنگ کرینگے یعنے بددعا دیوینگے خلیفہ نے کہا کہ اس تیرون کے مقابلہ کی طاقت
مجھ مین نہین ہے پس یہی سبب بنا شہر سرمن رائے کا اور خلیفہ کا اوس کی طرف
نقل کرنے کا ہوا کہ ذکرہ السیوطی وفات معتصم باللہ روز پنجشنبہ انیسوین ربیع الاول ۲۲۷ھ
دو سو ستائیس کو ہوئی کہ اوس وقت تمام اطراف واکناف کے ملک اوس کے دست تصرف
مین آگئے تھے اور نقش خاتم اوس کا الحمد للہ الذی لیس کمثلہ شیٔ اور ہزار دینار
روزانہ کا کھانا تیار کرتا اوس کے وقت مین حمیدی اوستاد امام بخاری کے اور بشر حافی وفات
پائے بعد اوس کے واثق باللہ ہارون ابو جعفر ابو القاسم فرزند معتصم خلیفہ ہوا سیوطی
صوفی سے نقل کرتے ہین کہ واثق مامون اصغر مشہور تھا بسبب ادب اور فضل کے اور
مامون اوس کی تعظیم کرتا اور سب فرزندون پر اوسکو مقدم رکھتا اور اوسکو ہر فن مین راہ
تھی اور شاعر تھا اور سب خلفاء بنی عباس سے زیادہ فن غنا مین اوس کو کمال تھا
اور سو راگنیان اوسکو یاد تھی ۲۲۸ھ دوسو اٹھائیس ہجری مین اشناس ترکی سلطنت پر
خلیفہ کیا اور اوسکو خلعت مرصع اور تاج مرصع پہنایا سیوطی لکھتے ہین کہ اوس نے
اول خلیفہ سلطنت پر کیا اوس نے بھی اپنے والد کے نسبت پھر خلق قرآن پر مین

آدمیون کو بہت تکلیف دیا مگر آخر اوس سے رجوع کیا وفات اوس کا چوبیسوین ذی الحجہ
۲۳۲ھ دو سو بتیس ہجری کو شہر سرّ من رای مین ہوئی مدت خلافت اوس کی پانچ سال اور نو ماہ
ہین صاحب ذیل حمدون بن اسماعیل سے نقل کرتے ہین کہ کوئی شخص خلفا مین صاحب
انارث اور صابر زیادہ نہین تھا اور اوس کے ہی وقت مین یاجوج ماجوج کی خبر آئی جاننا چاہئے
کہ یاجوج ماجوج بنی نوع انسان اولاد سے یافث ابن نوح علیہ السلام کے ہین کتاب
دائرہ مین لکھا ہے کہ واثق باللہ نے سلام ترجمان کو واسطے معاینہ حال یاجوج ماجوج کے
بھیجا سلام ترجمان نے دو سال چار ماہ کے بعد واپس ہوا اور سب حقیقت یاجوج ماجوج کا
برای العین بیان کیا پس سلام ترجمان بیان کرتے ہین کہ خط واثق باللہ کا لیکر صاحب سریر کے
نزدیک معہ ہمراہیون کے گیا صاحب سریر شاید کہ راہ نما اوس جانے کا ہوگا اوسکی تصریح
معلوم نہین ہوئی صاحب سریر نے ہماری بہت تعظیم و توقیر کیا اور اپنے علاقے کے آدمی بھی ہمارے
ہمراہ کیا پس ہمنے چلے یہانتک کہ یک زمین طویل بدبو مین پہونچے اور اوسکی مسافت
دس روز کے عرصہ مین قطع کئے مگر اون کے پاس ایک چیز تھی کہ جب بدبو آتی وہ چیز سونگتے
اور جبکہ وہ زمین قطع ہوئی اور دوسری زمین آئی کہ ویران تھی کہ نہ اوس مین کچھ روئیدگی
تھی نہ کوئی آدمی اوس مین رہتا ایک ماہ مین اوس زمین کو بھی قطع کئے پھر وہان سے چلے
اون قلعون کے طرف جو سد یاجوج سے قریب تھی تو دیکھے کہ وہ قلعہ والے فارسی اور
عربی مین گفتگو کرتے اور اوس جائے ایک بڑا شہر ہے کہ اوس کے بادشاہ کا نام خاقان ہے
وہ لوگ ہمارا حال پوچھے ہمنے اون کو بیان کئے کہ امیر المومنین خلیفہ مسلمین نے ہمکو بھیجا تا کہ
ہم بچشم خود دیکھین پھر جا کر خلیفہ سے حال یاجوج کا بیان کرین وہ بادشاہ اور اوس کے
ہمراہیان ہم سے اور ہمارے کلام سے جو ہمنے امیر المومنین کا حال بیان کئے تعجب ہوئے

اونہین جانتے خلیفہ کون ہے اور سد یاجوج جسے ایک فرسخ باقی رہی پہر بہیجے اون آدمی
ہمراہ ایک چپلے پہاڑ تک کہ دو پہاڑ ولاع کے درمیان مین ایک میدان ایسا دیکہے کہ عرض
اوس کا ایک سو پچاس ذراع تھا اور اوس کے میدان کے درمیان مین ایک لوہے کا
دروازہ تھا کہ اوس کا طول ایک سو پچاس ذراع تھا اور اوس کے دو طرف کے چوکہٹ
لوہے کی تھی کہ عرض اوس کا پچیس ذراع تھا اور اوپر اون دو چوکہٹ کے لوہے کی
دربندی اور ہر طرف چشمہ کے دو پٹ لوہے کے ایک سے دوسرے چشمہ تک
بنے ہوئے ہین کہ ایک ایک سے متصل ہے اور یہہ سب کام لوہے کی اینٹہ کا ہے کہ وہ
بیچ مس مین بنے ہوئے ہین اور دروازہ کے دو پٹ ہین کہ ہر پٹ کا عرض پچاس ذرع
اور دل اوس کا پانچ ذرع ہوگا کہ یہہ دو پٹ قایم ہین دو پہاڑون کے چوٹہون پر موافق
اندازہ دربند کے اور دروازہ پر قفل لوہے کا ہے کہ طول اوس کا سات ذراع اور سطبری
اوسکی ڈیڑہ ذراع ہے اور قفل زمین سے چالیس گز بلند ہے اور قفل کے اوپر بفاصلہ پانچ
ذراع کے ایک حلقہ ہے کہ قفل سے بہی طویل ہے اور حلقہ پر کونجی لوہے کی زنجیر سے
متعلق ہے کہ طول اوس کا ڈیڑہ ذراع ہے اور کونجی کو بارہ دندانہ لوہے کے ہین اور
نشیب مین اوس کے ایک دروازہ دوسرا ہے کہ دل اوس کا دس ذراع ہے اور
طول اوسکا سَو ذراع ہے یہہ بہی لوہے کا ہے اور دو طرف اس دروازہ کے دو چوکہٹ
اندر رہے ہوئے ہین اور رئیس ان ملعون کا ہر جمعہ مین سوار ہوکر مع لشکر عظیم اوس
دروازہ کے پاس آتا ہے اور لشکر کے ہاتھ مین لوہے کے آلات ہوتے ہین کہ
اول آلات سے اوس دروازے کو مارتے ہین پس اوس ضرب سے زمین گونجتی ہے
اور یاجوج ماجوج جو پیچہے دروازے کے ہین وہ اس آواز کو سنکر جان لیتے ہین کہ

یہان نگہبان لوگ حاضر اور موجود ہین اور بعد دروازہ ضرب کرنے کے جب سکوت کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ دروازہ کے پیچھے سے ایک آواز مانند آواز رعد بجلی آتا ہے اور نزدیک اُس سد کے ایک قلعہ ہے کہ طول اوسکا ہزار دراع ہے اور مابین یہہ دو قلعون کے چشمۂ آب شیرین ہے اور ایک قلعہ مین بقیہ آلات بنا یعنی بڑی دیگین صابون کی ہین اور اوسجائے لوہے کی اینٹین ہین کہ بباعث زنگ کے ایک سے ایک ملک گئی ہین اور ہر اینٹ اون سے ڈیڑہ دراع طویل اور ایک دراع عریض اور ضخامت اوس کی دو بالشت تھی لیکن دروازہ اور دربند جو اوس کے اوپر ہے اور قفل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کاریگر ابھی اپنے کام سے فارغ ہوا نہ اوس کو زنگ اور نہ وہ گھسا ہے اسواسطے کہ اوسپر ایک روغن ہے ہوا ہے کہ وہ زنگ اور گھنگی سے مانع ہے سلام ترجمان کہتے ہین کہ مینے وہان کے لوگون سے دریافت کیا کہ کوئی تم مین سے کبھی یاجوج ماجوج کو بھی دیکھا ہے اونھون نے کہا کہ ایک وقت دریچہ ہائے باب پر اون کی ایک جماعت کثیر آئی تھی اوسوقت ایک ہوا نے تیز بہی اوس ہوا کے باعث تین شخص گرے وہ نہایت طویل تھے اور بجائے ناخن اون کو چنگل تھا اور دانت اور ڈاڑہ اون کے مثل درندون کے تھے کہ وقت چابنے کے آواز قوی مسموع ہوتی اور اون کو دو بڑے کانین تھے کہ ایک کو بچھاتے اور دوسرے کو اوڑتے پس سلام ترجمان نے یہہ حال کلی اون کا ایک کاغذ مین لکھا اور خلیفہ واثق باللہ کے پاس رجوع کیا ایسا ایک دوسرا قصہ عجیبہ زمانہ عبدالملک مین درپیش ہوا کہ صاحب ذیل دار منثور سے نقل کرتے ہین کہ اوس مین ہارون بن رباب سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین کہ ایک روز مین عبدالملک کے پاس گیا اور اس کے پاس ایک شخص تکیہ سے لگا ہوا بیٹھا تھا لوگون نے کہا کہ یہہ شخص ہاروت ماروت کو دیکھا ہے راوی کہتے ہین

کہ مین نے اوس شخص سے پوچھا کیا حال دیکھے ہو سو بیان کرو جب اونھون نے بیان
کرنا شروع کیے تو اون کے آنسو تھم نہ سکے کہے انھون نے کہ مین لڑکا نو عمر تھا کہ اپنے
باپ کو پایا نہ تھا اور میری والدہ مجھکو مال بقدر حاجت دیتے ہین مین اوسکو خرچ اسراف
اسراف نہ کرتا لیکن والدہ میری اسراف کے پروا نکرتی جبکہ مین سن شعور کو پہونچا والدہ سے
پوچھا کہ تم اتنا مال کثیر کہان سے لائے ہو والدہ نے مجھسے کہی کہ اے بچہ میرے
تو کھا اور خوشحال رہو سوال تو مجھسے اس حال کا مت کر کہ یہی تیرے حق مین بہتر ہے
کہی راوی نے کہ مین نے اپنی والدہ سے اصرار کرتا رہا اور پوچھتا رہا پھر والدہ نے مجھکو ایک
تہخانہ مین لیگئی کہ اوس مین بہت سا مال تھا اور کہی اے میرے بچے کہ یہہ سب تیرا ہے
اسکو کھا اور خوش رہو اور اوس کا حال مت پوچھہ مین نے کہا کہ اب ضرور ہے کہ
مین اسبات کو معلوم کرون یہہ مال کہان سے جمع ہوا والدہ نے کہا کہ اے بچے
تجھسے کہا اور خوش رہو اور پوچھہ مت کہ یہہ بات تیرے واسطے بہتر ہے پھر مین
نے والدہ سے اپنے اس امر مین اصرار کیا والدہ نے کہی کہ تیرا باپ ساحر تھا اور یہہ مال
سحر سے جمع کیا راوی کہتے ہین کہ مین نے اوس مال سے کچھہ تھوڑا اور صرف کیا اور
بہت دن بھی گذر گئے تھا پھر مین نے فکر کیا اور کہا کہ قریب ہے کہ یہہ سب مال جاتا رہے
اور فقیر ہو جاوے مجھکو چاہئے کہ سحر سیکھون تا کہ جیسا میرے باپ نے مال جمع کیا
مین بھی جمع کرون پہر مین نے اپنی والدہ سے کہا کہ تمام دنیا مین کوئی ایسا دوست
میرے والد کا ہے کہ مثل نہین ہو والدہ نے کہی کہ ہان فلان شخص ہے
فلان شہر مین رہتا ہے پس مین نے اوس شہر مین سفر کیا اور اوس کے پاس آکر اوسکو
سلام کیا اوس نے کہا تم کون ہو مین نے کہا کہ مین فلان ابن فلان اوس نے کہا جیا

تم یہان کس غرض سے آئے ہو کہ تمہارے والد نے مال اسقدر چھوڑے ہین کہ تمکو
ضرورت کسی کے پاس جانے کی نہین ہین نے کہا کہ تم پاس آیا ہون تاکہ سحر سیکھون
اوسنے کہا اے لڑکے تم سحر مت سیکھو کہ اس مین بہتری نہین ہے مین نے کہا کہ مجھے
سیکھنا سحر کا ضرور ہے پہر اوس نے مجھکو قسم دیا اور اصرار کیا کہ تم سحر مت سیکھو مین نے
کہا مجھکو ضرور سیکھنا ہے اوس نے کہا کہ جب تو مانتا ہی نہین ہے تو اس وقت جا اور
جبکہ فلان روز آوے مجھسے فلان مقام مین ملاقات کرین اوس روز اوس مقام پر
گیا اور اس سے ملاقات کیا پہر اوس نے قسم دینا شروع کیا اور منع کرنا شروع کیا کہ
تو سحر مت سیکھ کہ اوس مین بہتری نہین ہے پہر مین نے اوس کی بات نمانا اور اصرار
کیا جبکہ اوس نے مجھے دیکھا کہ اپنی بات نہین مانتا کہا کہ مین ایک موضع مین داخل کرونگا
خبردار اوس موضع مین اللہ کا نام مت لے پہر اوس نے ایک تہہ خانہ جو نیچے زمین کے
تھا اوس مین مجھے داخل کیا پہر مین زمین کے اندر داخل ہونا شروع کیا بغیر سیڑہی کے
یہان تک کہ تہ زمین تک پہنچا پس اوس جا سے ہاروت اور ماروت سے ملاقات
کیا کہ وہ زنجیرون مین معلق بند ہوئے ہین کہ اونکی آنکھین مثل شیر کے ہین ہارون اپنی
رباب بجتے ہین کہ اون کے سر کا بھی حال وہ مرد نے مجھے بیان کیا مگر مجھے یاد نہین
جب نشانی اونکی طرف دیکھا لا الہ الا اللہ کہا یہہ سنتے ہی اونھون نے نہایت
زور سے اپنے بازو مارے اور ایک چیخ بھی شدت سے مارے ایک ساعت
چپ رہے پہر مین نے کہا لا الہ الا اللہ پہر اونھون نے ایسا ہی کئے پہر مین نے
تیسرے بار ایسا ہی کہا پہر اونھون نے ایسا ہی کئے پہر اونھون نے چپ رہے مین بھی
چپ رہا انھون میرے طرف دیکھے اور مجھسے پوچھے کہ تم آدمی ہو مین کہا ہان مین کہا

کہ کیا حال تمہارا ہوا مین جسوقت کہ اللہ کا نام لیا تمہنے ایسا کئے اونہون کہے کہ ہمنے جب
کہ عرش کے نیچے سے نکلے مین نظر آیا ہمین سنے پھر انہون نے پوچھے کہ تم کس نبی
کی امت ہو مین نے کہا کہ امت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہون اونہون پوچھے کیا
حضرت پیدا ہوئے ہین مین نے کہا کہ ہان انہون نے پوچھے کہ سب آدمیون کا
اتفاق ایک ہی شخص پر ہے یا وہ مختلف ہین مین نے کہا کہ سب آدمی ایک ہی شخص پر
متفق ہوا اون کو یہہ بات سنکر رنج ہوا پھر انہون نے پوچھا کہ لوگون کا حال بین آپس مین
کیسا ہے مین نے کہا کہ آپس مین حال برا ہے زیادہ خونریزی اسبات سے ہوئے پھر انہون
نے پوچھا کہ عمارات بحیرہ طبریہ تک پہنچے یا نہین مین نے کہا کہ نہین پہونچے اون کو
اس بات سے رنج ہوا مین نے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے کہ جب جب تمکو خبر دیا کہ
لوگ سب ایک شخص پر مجتمع ہین تمکو یہہ بات سے رنج ہوا انہون نے کہا کہ قیامت نزدیک
ہوگی بیشک لوگ ایک شخص پر جمع رہین گے پھر مین نے کہا کہ کیا حال ہے تمہارا
کہ جس وقت مینے تمکو اطلاع دیا کہ آپس مین حال آدمیون کا اچھا نہین انہون نے
کہا کہ تمکو اس بات سے امید ہوئی کہ قیامت قریب ہوئی پھر مین نے کہا کہ جسوقت کہ
مین نے کہا عمارات بحیرہ الطبریہ کو نہین پہونچے تمکو یہہ سنکر رنج ہوا انہون نے کہا کہ
قیامت ہرچند قایم نہ ہوگی جبتک عمارات بحیرہ طبریہ کو نہ پہونچین پھر مین نے اون سے
کہ تم دونون مجھے کچھ وصیت کرو انہون نے کہا کہ اگر تم قادر ہو اس بات پر ہو تو
سے بچو کہ موت یقینی ہے متعلق مضمون ذیل ہاروت و ماروت یہہ فرشتے ہین کہ بباعث
گناہ اون کے عذاب دنیا مین مقرر ہوا اور جب قیامت آوے گی خلاصی
اونکی ہوگی باعث اونکے امر جوشی کا ہوا قرب قیامت بھی سبب ہے ہرچند کہ یہہ قصہ

مناسب احوال عبد الملک ابن مروان سے رکھتا ہے مگر چونکہ قصہ یاجوج ماجوج اور
حال ہاروت ماروت ہر دو قرآن مین مذکور ہے اور ذکر اون کا تصدیق قرآن سے
ہے اس مناسبت سے ہر دو ایک مقام مین مذکور ہوئے واللہ اعلم پھر ہوا ذراوسکا
متوکل علی اللہ ابو الفضل ابن معتصم باللہ خلیفہ ہوا اوسکا میل طریقہ سنت جماعت کے
طرف ہوا اور جو خلق قرآن وغیرہ جو طریقہ اعتزال ابا سے پیدا کئے تھے اوسکو چھوڑدیا
اور لوگون کو جو مشقت بہ عقیدہ تعلق قرآن وغیرہ تھے اوسکو دور کیا اس باعث سے کہ
اوسکی تعریف زبان زد خلق ہوئی یہانتک کہ بعضون نے کہا کہ سیدنا ابوبکر الصدیق
قتل مرتدین کئے اور عمر ابن عبد العزیز رد مظالم کئے اور متوکل نے احیاء سنت کیا مگر
مذہب اعتزال سے باز آیا لیکن بلا سبب خارج ہوا اسواسطے سنہ ۲۳۶ دو سو چھتیس ہجری
حکم کیا کہ مزار شریف امام حسین رضی اللہ عنہ کے منہدم کئے جاوین اور آدمیون کو
آپکی زیارت سے منع کیا اور سنہ ۲۴۲ دو سو بیالیس مین ملک حلب مین ماہ رمضان مین
ایک پرندہ ظاہر ہوا اور آواز بلند چالیس بار کہا یامعاشر الناس اتقوا اللہ اتقوا
اللہ پھر دوسرے روز بھی اگر ایسا ہی کیا اور اوس پر پانسو آدمی گواہی دئے اوسی کے
وقت مین امام احمد ابن حنبل صاحب اور ابراہیم ابن المنذر انتقال فرمائے ترکون نے
اوس سے انحراف کئے اور اوس کے فرزند جو مستنصر تھا اوس سے سازش کر کے
پانچوین شوال سنہ ۲۴۷ دو سو سینتالیس ہجری کو قتل کئے مدت خلافت اسکی چودہ برس
نو ماہ تھے سیوطی لکھے ہین کہ بعد قتل بعضون نے خلیفہ کو خواب مین دیکھے اور پوچھے کہ
حق تعالی تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا خلیفہ نے کہا کہ مجھکو بسبب تھوڑی سنت کے زندہ
کرنے سے بخشدیا صاحب ذیل لکھتے ہین کہ متوکل نے بباعث عداوت و بغض کے قبر شریف

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے آب فرات کو جاری مگر حق تعالے نے حضرت کی قبر مبارک کو اوس سے محفوظ رکھا بعد اوس کے فرزند اوسکا منتصر باللہ محمد ابن جعفر خلیفہ ہوا یہہ شخص حلیم صاحب ہیبت وافر العقل نیک نیت عادل تھا اور اولاد علی رضی اللہ عنہ کے طرف حسن تھا اور جو زیارت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ممنوع تھی اوسنے جاری کیا اور آل حسین رضی اللہ عنہ پر فدک رد کیا پانچوین ربیع الثانی ۲۴۸ھ دوسو اڑتالیس کو وفات کیا مدت خلافت اوسکی تخمیناً چھہ ماہ پہر مستعین باللہ ابو العباس احمد ابن المعتصم بن الرشید برادر متوکل علی اللہ خلیفہ ہوا اور وہ نہایت صاحب خیر فاضل ادیب بلیغ تھا اور اون سے اول آستین وضع جبہ کی ایجاد کیا کہ اوس کا عرض قریب تین بالشت کے رکھا خلع خلافت اوسکی ۲۵۲ھ دوسو باون پہر ۲۵۳ھ دوسو ترپن مین مقتول ہوا پہر معتز باللہ محمد عبد اللہ بن متوکل بن معتصم خلیفہ ہوا بعد ۲۵۵ھ دوسو پچپن ہجری کو وفات کیا اونیس برس کی عمر مین خلیفہ ہوا کہ اوس سے قبل کوئی ایسا کوئی صغیر سن خلیفہ نہین ہوا اور وہ نہایت صاحب حسن تھا اوس کے عہد مین سری سقطی رضی اللہ عنہ اور دارمی صاحب مسند وفات پائے بعد اوس کے مہتدی باللہ ابی صالح محمد ابو اسحاق بن واثق باللہ ابن معتصم خلیفہ ہوا اور یہہ شخص بہت عبادت کرنے والا عادل اجرائے احکام الٰہی پر قوی پہلوان شجیع لیکن کوئی شخص مددگار نہین پایا ابتداء خلافت سے قتل تک عمر حق رسی اور ہجوم مین گذرا خصلت اوسکی مشابہ خصلت عمر ابن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے تھی ۲۵۶ھ دوسو چھپن مین وفات کیا۔ مدت خلافت اوس کی پندرہ روز کم یک سال تھی بعد اوس کے معتمد علی اللہ احمد ابن متوکل علی اللہ خلیفہ ہوا راغب لہو ولعب کے طرف تھا اوھون ریزی لکھو کہا

خلافت مستنصر باللہ

خلافت مستعین باللہ

خلافت معتز باللہ

خلافت مہتدی باللہ

آدمیون کی کیا اور سیدنا عثمان اور سیدنا علی و سیدتنا عائشہ اور معاویہ اور زبیر رضی اللہ عنہم کے شان مین بے آدبی کرتا اور عہد مین اسی خلیفہ کے بعوث مہدی عبد اللہ بن عتبہ جد بنی عبد خلفائے مصر مین جو روافض ہین دعوے اونکا یمن مین قایم ہوا پہر وہان سے ہمراہ قبیلہ کنانہ کے مصر مین گیا جبکہ اون سے اطاعت پایا پہر اون کو لیکر مغرب مین گیا یہہ اول شان مہدی عبد اللہ ہے وفات اوس کی ۲۷۹ھ دوسو اناسی اور مدت خلافت اس کی ۲۳ سال ہے اور اوس کے وقت مین امام بخاری اور مسلم اور ابو داود اور ابن ماجہ اور ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہم وفات پائے بعد اوس کے معتضد باللہ احمد ابو العباس بن اوّل اہل عہد الموفق طلحہ المتوکل جعفر ابن معتصم خلیفہ ہوا اور یہہ شخص صاحب ہیبت شجیع صاحب عقل تھا کہ بنی عباس مین یکتا تھا تن تنہا شیر پر حملہ کرتا پہلے سال اپنی خلافت کے کتب فروشون کو کتب فلاسفہ وغیرہ کی بیع سے منع کیا اور قصہ گو اور اہل نجوم کو حکم کیا کہ رستون مین نہ بیٹھین اور ۲۸۰ھ دوسو اسی مین مہدی ساجب خلفا قیروان مین داخل ہوا اور صاحب افریقیہ مین اور اوس مین جنگ واقع ہوا اور اسی سن مین دار الندوۃ مکہ معظمہ کا توڑکر مسجد الحرام مین شریک کیا اور ۲۸۴ھ دوسو چوراسی مین لعن امیر معاویہ کا ارادہ کیا لیکن عبد اللہ وزیر کی فہمایش سے باز رہا وفات اوسکی بائیسوین ربیع الآخر ۲۸۹ھ دوسو اننانوے مین ہوئی مدت خلافت نو سال اور نو ماہ ہے اوس کے عہد مین ابو محمد سہیل بن عبد اللہ التستری قدس سرہ اور حافظ زہیر بن حرب النسائی وفات پائے بعد اوس کے مکتفی باللہ ابو الحسن علی بن معتضد خلیفہ ہوا نہایت صاحب حسن وجمال اوس کا

ف
ذکر وفات امام بخاری و مسلم و ابو داود و ابن ماجہ و ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہم

ف
ذکر خلافت معتضد باللہ

ف
ذکر داخل ہونا دار الندوۃ کا مسجد الحرام مین

ف
خلافت مکتفی باللہ

کہ حسن وجمال اوسکا ضرب المثل تھا اور صاحب خصایل حسنہ تھا اوس کے والد نے
کئی مقام لہو ولعب کے واسطے تیار کیا تہا ہو اس نے اوسجائے پر مساجد تیار کیا اور
باغین وغیرہ آدمیون کے جو اوس کے والد نے ظلماً لیا تھا اوس نے واپس کیا
ایسے فضیلتون سے آدمیون کے نزدیک نہایت دوست ہوا اور لوگ اوس کو
دعا دیتے تھے اور بارہوین ذی قعدہ ۲۹۵ھ دوسو پچانوے ہجری مین وفات کیا
مدت خلافت اوسکی چھہ سال اور چھہ ماہ ہے بعد اوس کے مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر
بن المعتضد خلیفہ ہوا کہ اوسکی عمر تیرہ سال کی تھی بباعث صغر سنی خلیفہ کے عباس
بن حسن وزیر نے باتفاق یک جماعت عبد اللہ ابن معتز باللہ سے بعیت کیا او
مقتدر کو خلع خلافت کئے من بعد لوگون نے مقتدر کی حمایت کی یہان تک
عبد اللہ ابن معتز قید ہوا اور مر گیا اوسوقت مقتدر پر امر خلافت قایم ہوا مگر مقتدر نے
ابا الحسن علی بن محمد بن الفرات کو خلیفہ کیا وہ صاحب عدل تھا اوس کے سب
امور خلافت تفویض کیا اور آپ مشغول بہ لہو ولعب ہوا اور بہت خزانون کو
تلف کیا اور اوسی سن مین مہدی فاطمی کا مغرب مین غلبہ ہوا اور امامت اور
خلافت اوس کی مشہور ہوئی اور آدمیون مین اوس نے عدل واحسان شروع
کیا اوسکی حکومت اور شوکت ملک مغرب مین زیادہ اور اسی تاریخ سے ملک مغرب
بنی عباس کے حکم سے نکل گیا اور خلافت عباسیہ کے انتظام مین فتور واقع ہوا اوہی
کہتے ہین کہ بباعث صغر سنی کے عہد مقتدر مین بہت خلل خلافت عباسیہ مین واقع
ہوئے یہان تک ۳۰۱ھ تین سو ایک مین مہدی فاطمی نے چالیس ہزار لشکر
بربر کا لیکر مصر پر حملہ کیا اور اسکندریہ پر قابض ہوا ۳۰۸ھ تین سو آٹھ ہجری مین دولت

عباسیہ کا حال نہایت تباہ ہوا سن تین سو ایک مین ۳۰۱ھ اونٹ پر بعد اوشہر بغداد مین
حسین حلاج منصور داخل ہوئے اور اون کے نسبت یہ اشتہار دئے کہ وہ قائل ہین
کہ حق تعالی اجسام مین حلول کرتا ہے علما نے آن کر اوس سے مباحث کئے اور ان کو قید کئے
پہر ۳۰۹ھ تین سو نو مین قاضی ابی عمر نے اور فقہا اور علما نے فتوے دئے کہ یہہ حلال الدم ہے یعنے قتل کرنا اسکا جایز
پہر اوس سن مین علما نے اون کو قتل کیا محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ شیخ جلال الدین
سیوطی حسین حلاج رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت رکھتے ہین اسواسطے اپنی تاریخ مین لکھتے
ہین کہ حسین حلاج کے احوال مین کئی حالات ہین کہ لوگون نے اوسکو جدا گانہ تصنیف
کئے ہین اور ۳۱۶ھ تین سو سولہ مین قوم بنی قرامطہ نکلی کہ اون کا فساد بہت ہوا اور خلیفہ اون
کے مقابلہ سے عاجز آیا اور اون کے خوف سے کئی سال تک حجاج مکہ شریف داخل نہین ہوئے
اور اہل مکہ کو مکہ سے خارج کر دئے اور ۳۱۷ھ تین سو سترہ مین داخل مسجد الحرام حجاج کو قتل
کئے اور لاشین اونکی بیر زمزم مین ڈالدئے اور حجر اسود کو اول توڑے بعد اوس کے اوسکو
اوکھاڑے اور مکہ معظمہ مین گیارہ روز رہکر حجر اسود اپنے ہمراہ لیکر چلے گئے پہر دس برس تک
حجر اسود اون کے پاس رہا اور خلافت مطیع باللہ مین حجر اسود کا عود ہوا اور وہ اپنے
مقام مین نصب ہوا شیخ سیوطی کہتے ہین کہ اس طور منقول ہے کہ جب قرامطہ لیے حجر
اسود کو لے گئے چالیس اونٹ اوسکی بار برداری مین ہلاک ہوئے اور جبکہ ارادہ حجر اسود کے
عود کا کئے حجر اسود کو ضعیف ناتوان اونٹ پر رکھہ کر لائے ولہ اونٹ تازہ توانا ہوا محمد
ابن الربیع بن سلیمان سے روایت کرتے ہین کہ وہ کہتے ہین کہ مین قرامطہ کے الیٰ یں
مکہ معظمہ مین تھا اون سے ایک شخص میزاب کعبہ کے قلع کے واسطے لیگیا اور مین
اوسکو دیکھہ رہا تھا پس میرا صبر جاتا رہا اور مین کہا کہ حق تعالی تو بردبار ہے پس وہ مرد

اپنے سر کے بل گرا اور مر گیا اور ابو طاہر قرمطی کو اوس کے فلاح نہ ہوا اور پیچک سے
اوس کا جسد پارہ پارہ ہوا اور مر گیا آنحاصل مقتدر باللہ صحیح الرائی اور جید العقل تھا لیکن
شہوات اور لذات کے طرف مشغول تھا صاحب ذیل روایت کرتے ہین کہ خلیفہ مقتدر
باللہ کچھ مبلغ دیکر یہ چاہا کہ قرامطہ کو دیکر حجر اسود لا دین قرامطہ نے مثل حجر اسود کے دو پتھر
طیار کیا جبکہ رسول خلیفہ حجر اسود کو لینے کو آیا وہ سنگ مصنوع اوس کے روبرو رکھدئے
جبکہ رسول خلیفہ لینا لینا چاہا رسول خلیفہ نے ان قرامطہ کو کہا کہ ہمارے حجر اسود کے
دو علامتین ہین کہ وہ آگ مین نہین جلتا اور پانی مین نہین غرق ہوتا پس جسوقت کہ اون
پتھرون کو آگ مین رکھدئے تو قریب تھا کہ وہ شق ہوجاوے پھر کچھ پانی مین رکھے
تو غرق ہوگئے بعد جبکہ حجر اسود اصلی کو لائے نہ وہ پانی مین غرق ہوا اور نہ وہ
آگ مین جلا ستائیسوین شوال ۳۲۰ھ تین سو بیس ہجری مین قتل ہوا مدت خلافت اوسکی
چوبیس سال اور گیارہ دن رہے اوس کے ایام مین شیخ جنید بغدادی اور نسائی
صاحب سنن رضی اللہ عنہما وفات کئے بعد اوس کے القاہر باللہ ابو المنصور محمد ابن المعتضد
بن طلحہ بن المتوکل خلیفہ ہوا وہ نہایت خونریز بدخصلت متلون مزاج دایم الخمر تھا چھٹی
جمادی الاول ۳۲۲ھ تین سو بائیس خلع خلافت سے ہوا اور حالت حبس مین ۳۳۹ھ
تین سو انچالیس مین وفات کیا اور اوس کے عہد مین امام طحاوی شیخ الحنیفہ وغیرہ
انتقال کئے بعد خلع اوس کے راضی باللہ ابو العباس محمد بن المقتدر ابن المعتضد طلحہ بن
المتوکل خلیفہ ہوا اور وہ سخی کریم ادیب شاعر محب علما تھا اور طریقہ اوس کا طریقہ قدما
تھا اور وہ آخر خلیفہ کہ تدبیر فوج اور اموال مین یکتا ہوا کہ بعد اوس کے کوئی ایسا
خلیفہ مدبر نہوا خلافت راضی کو بعد خلع خلافت قاہر ۳۲۲ھ تین سو بائیس مین ہوئی اوسکی

ف خلافت قاہر باللہ

ف خلافت راضی باللہ

سن مین مہدی جد خلفا المصر مین انتقال کیا ہر چند جاہلین اون کو خلفا رفاطمی
کہتے ہین اس واسطے اون کو بنی فاطمہ ہونے کا دعوے تھا مگر یہہ سب غلط ہے اسواسطے
کہ جد مہدی کا مجوسی کا اور نام اوس کا عبداللہ تھا اور وہ بلاد مغرب مین داخل ہو کر
دعوے کیا کہ آپ علوی ہون اور کوی علما اوس کے نسب مین سے نہین جانتے
اور وہ نہایت بیدین تھا اور حریص تھا اس امر کا کہ ملت اسلام زایل ہو جاوے اور
۳۲۴ سنہ تین سو چوبیس سے اختلال امور خلافت عباسیہ مین پیدا ہو یہان تک کہ ۳۲۵ سنہ
تین سو پچیس مین نہایت اختلال ہوا کہ ہر جاے کا عامل اوس جاے کا مختار ہوا اور
اور محاصل ملک کا خلیفہ کے پاس آنا موقوف ہوا اور خلیفہ راضی باللہ کے ہاتھہ مین
سواے بغداد اور سواد کے نرہا پس اوس کے وقت امیر المومنین تین ہوی اور اندلس
مین امیر عبدالرحمن بن محمد الدموی اپنے تئین امیر المومنین کہلایا اور مہدی محمدی عبیدی مصر
قیروان مین اور عباسی بغداد مین ۳۲۲ سنہ تین سو بائیس سے تین سو ستائیس ۳۲۷ سنہ تک
حج کعبۃ اللہ اہل بغداد کا بباعث قوم قرامطہ کے موقوف ہوا پس سن ستائیس مین
ابوعلی عمر ابن یحییٰ نے قرامطی کو اس باب مین لکھا پہر قرامطی نے فی اونٹ پانچ دینار
مقرر کر کے اذن حج کا دیا سیوطی کہتے ہین کہ پہلے حجاج سے خراج لینا اسی کے
وقت سے جاری ہوا بعد اوس کے متقی باللہ ابراہیم ہوا اور وہ نہایت عابد اور بہت
روزہ دار تھا کہ مقولہ تھا کہ ہمنشین سواے کلام اللہ کے نہین چاہتا مگر فقط وہ
نام کا خلیفہ تھا اور تدبیر مملکت ابن ابی عبداللہ احمد بن علی الکوفی کے واسطے تھی اور
خلافت سابقہ کے امور مین اوس نے کچھہ تغیر اور تبدیل نہین کیا خلع خلافت اوس کا
۳۳۳ سنہ تین سو تینتیس اور وفات اوسکی ۳۵۷ سنہ تین ستاون مین ہو بعد اوس کے خلع کی

ف
ذکر خلفاء
فاطمین کا سنہ

ف
خلافت مہدی اول
خلفاے فاطمین کا
مصر مین سنہ

ف
ذکر ابتدا حجاج
خراج لینے سنہ

ف
خلافت متقی
باللہ عباسی سنہ

مستکفی باللہ عبد اللہ ابن المکتفی باللہ خلیفہ ہوا بعد مہدی معز الدولہ جو اوس کا امیر تھا
خلیفہ پر غالب ہوا یہان تک پانچ ہزار درہم روزانہ خلیفہ کو دیکر خانہ نشین کیا مدت خلافت
اوسکی ماہ جمادی الثانی ۳۳۴ تین سو چونتیس مین ہوئی اور وفات اوسکا ۳۳۳
تین سو اونتیس مین بعد خلع خلافت ۳۳۴ تین سو چونتیس مین مطیع باللہ ابن مقتدر باللہ
خلیفہ ہوا اور معز الدولہ نے سو دینار روز نفقہ اوس کے مقرر کیا اور خلیفہ کو کچھ دخل
مملکت مین نہین تھا اور ۳۳۴ تین سو چونتیس مین اخشید صاحب مصر فوت ہوا اور نام
اوسکا محمد بن طغج الفرغانی تھا اور اخشید معنی اوس کے شہنشاہ ہے اور لقب ہر بادشاہ
ملک فرغان کا ہے جیسا کہ اصبہبد لقب بادشاہ طبرستان کا ہے اور صول لقب ہے
بادشاہ ملک جرجان کا اور خاقان لقب ہے بادشاہ ملک ترک اور   لقب ہے بادشاہ
ملک اشر کا اور سنہ و سامان لقب ہے بادشاہ سمرقند کا اور اخشید مرد شجاع تھا
اور صاحب ہیبت لقب تھا قاہر باللہ سے آگے والی مصر ہوا تھا اوس کے آٹھ ہزار
غلام تھے اور اوسی سن مین قایم عبیدی فوت ہوا اور بعد اوس کے ولی عہد فرزند
اوس کا منصور باللہ خلیفہ ہوا اور قایم اپنے والد سے بھی بد دین زاید ہوا اور ۳۳۹
تین سو انچالیس ہجری مین حجر اسود اعادہ اپنے موضع اول پر ہوا اور اوس کیواسطے
طوق نقرہ وہی بنایا گیا اور نصب حجر اسود ہو گیا اور محمد ابن نافع خزاعی کہتے ہین کہ
حجر اسود بعد نصب ہونے کے تامل سے جو دیکھا تو سیاہی فقط اوس کے سر مین تھی
باقی سفید تھا اور طول اوس کا بقدر یک ذراع کے تھا اور اوسی سن مین منصور باللہ
عبیدی فوت ہوا اوس کی جگہ پر فرزند اوسکا بعد ولی عہد ہونے کے قایم ہوا اور
لقب اوس کا معز لدین اللہ قرار پایا اوس نے قاہرہ مصر بنا کیا اور منصور باللہ نیک

ف خلافت مستکفی باللہ عباسی

ف خلافت مطیع باللہ عباسی

ف حجر اسود کا اپنی جگہ پر قایم ہونا

ف بنیاد قاہرہ

سیرت تھا اپنے والد کے بعد ظلم و زیادتی کو اوسنے چھوڑ دیا پس آدمیون سے اوسنے
محبت پیدا کئے اور منصور کا بیٹا بھی نیک سیرت ہوا اور عہد مین مطیع کے [illegible]
ایکاون ہجری مین بعض قوم بطارقہ الارمن سے ناصر الدولہ ابن حمدان کے [illegible]
بھیجے کہ وہ بازو کے جانب مین آپس مین ملصق اور متصل تھے اور [illegible] سال کی
تھی لیکن اون کو دو شکم اور دو ناف اور دو معدہ تھے اور دونون کی بھوک پیاس اور
اور حاجت بشری کا وقت بھی مختلف تھا اور ہر ایک کے واسطے دو ہاتھ اور دو رانین اور
دو ساق تھے دو عضو تناسل تھے اور ایک اوس مین رغبت عورتون کے طرف اور
دوسرا مرد کے جانب کرتا پھر ایک شخص اون مین سے مر گیا اور دوسرا زندہ رہا چند
روز زندہ رہا پس مردہ بدبو سے پیدا کیا اوس وقت ناصر الدولہ نے اطبا کو جمع کیا کہ
مردہ کو زندہ سے جدا کرین مگر اطبا اوسپر قادر نہین ہوے پھر زندہ بھی بدبوی سے
میت کے مریض ہوا اور مر گیا محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ وزرا اور امرا کا لقب [illegible]
مطیع کے ناصر الدولہ سیف الدولہ معز الدولہ ہوا کہ سابق مین سے خلیفہ کے عہد مین
وزرا کا یہہ لقب دیکھنے مین نہین آیا معلوم یہہ ہوتا ہے کہ یہہ لقب اوسی کے عہد سے
ایجاد ہوا وہ طریقہ آج تک سلاطین اسلام مین جاری ہے سنہ ۳۵۷ تین سو
ستاون مین بادشاہ قرامطہ نے دمشق لیا اور اسی سن مین کوئی ملک شام
اور ملک مصر سے حج کو نہین گیا پھر اوس نے ارادہ کیا کہ مصر لیوے پس معز بالله خلیفہ
عبیدی نے مصر لیا اوس وقت بالکلیہ رفض اقلیم مغرب اور مصر اور ملک عراق مین ظاہر ہوا
اور وجہ اوس کا یہہ ہوا کہ کافور اخشیدی صاحب مصر جس وقت کہ مرا انتظام مین فتور ہوا
اور مال کی قلت ہوئی کہ لشکر برطرف ہوئے پھر ایک جماعت نے معز کے پاس خط لکھا

کو ... بھیجے اور وہ لوگ ملک مصر اوس کے تفویض کرین اور معز باللہ نے اپنا غلام جو جوہر نام ... چہار ہزار سوار دیکر بھیجے اور مالک مصر ہوا اور مصر مین دار الامارت معز باللہ کے واسطے تیار کیا ۳۵۸ سنہ تین سو اوٹھاون ست ہجری مصر مین اور سن سات دمشق مودنین پر حکم ہوا کہ اذان مین حی علی خیر العمل کہین اور یہہ امر جاری بہی ہوا اور ۳۶۳ سنہ تین سو ترسٹ مین مطیع نے خلع خلافت کر کے اپنے فرزند طائع اللہ کو خلافت تفویض کیا اور ۳۶۴ سنہ تین سو چوسٹ مین وفات کیا اور اوس کے عہد مین ابو بکر شبلی رضی اللہ عنہ اور کرخی ... حنیفہ اور ابن حبان صاحب صحیح وفات کئے من بعد طائع باللہ ابو بکر عبد الکریم ابن مطیع خلیفہ ہوا اول سال خلافت یعنی ۳۶۳ سنہ تین سو ترسٹ ہجری مین خطبہ عباسیہ حرمین شریفین سے اٹھ گیا اور خطبہ معز لدین اللہ خلیفہ عبیدی کا پڑہا گیا پہر ۳۶۴ سنہ تین سو چوسٹ ہجری مین عضد الدولہ نے طائع کے طرف سے اطراف مین اشتہار جاری کیا کہ عضد الدولہ پر امور خلافت مستقر ہین اس باعث سے فیما بین عضد الدولہ اور طائع کے کچہ رنج ہوا ہوا اس باعث سے طائع کا خطبہ بغداد سے موقوف ہوا بعد ایک ماہ چند روز کے پہر جاری ہوا اور اسی سن مین رفض مصر اور شام اور مشرق اور مغرب مین شایع ہوا اور جانب خلیفہ عبیدی سے منادی ہوئی کہ تراویح موقوف کی گئی پہر تین سو ترسٹ ۳۶۳ سنہ کو طائع باللہ نے عضد الدولہ کو خلعت سلطنت پہنانا اور تاج جوہر اس کے سر پر رکہا اور اپنا ولی عہد کیا نگر ۳۷۲ سن بہتر عضد الدولہ مر گیا طائع نے اوسکی جاے پر اوس کے فرزند صمصام الدولہ کو ولی عہد کیا اور ۳۸۱ سنہ تین سو اکیاسی مین خلع خلافت طائع باللہ سے ہوا اور ۳۹۳ سنہ تین سو ترانوے مین اوس کا وفات ہوا مدت

... ابتداء حی علی ... العمل اذان ... اہل تشیع کے ... جاری ہونیکا

... خلافت طائع اللہ کا

ف ... وفات شبلی رح ... کرخی رح

ف بیان ابتداء تسلط ... ہونا مذہب رفض کا ... مصر اور شام اور مشرق اور مغرب مین سنہ ...

خلافت اوسکی سترہ سال اور نو ماہ ہے پھر قادر باللہ احمد بن اسحاق بن المقتدر
خلیفہ ہوا اور یہہ شخص دیانت دار اور تہجد گذار اور کثیر الصدقات تھا اور اوس نے
کتاب علم اصول فقہہ مین بھی تصنیف کیا کہ فضایل صحابا اور تکفیر معتزلہ اور قائلین
بخلق قران کے کیا اور یہہ ہر جمعہ مین پڑہے جاتا ۴۲۲ سنہ چار سو بائیس مین قادر باللہ
وفات کیا مدت خلافت اوس کی اکتالیس سال تین ماہ ہین اور قادر باللہ کی
خلافت مین سلطنت سلطان محمد ابن سبکتگین کے اور غلبہ اوس کا خراسان پر
ہوا وفات اوس کی ماہ ذیحجہ ۴۴۲ سنہ چار سو بیالیس ہجری ہی مدت خلافت اوسکی اکتالیس
سال ہوئی بعد اوس کے قایم بامر اللہ ابن قادر باللہ خلیفہ ہوا یہہ شخص صاحب جمال
دیندار تھا صاحب یقین سخی اور ادیب عادل تھا پھر ۴۵۰ سنہ چار سو پچاس ہجری کو
بساسیری ترکی بغداد مین داخل ہوا اور اوس کے ساتھ مصری جھنڈے تھے پھر ایکماہ
تک جنگ فیما بین اوس کے اور خلیفہ کے رہا یہان تک کہ اوس نے خلیفہ کو گرفتار
کر لیا اور اوسکو شہر فرغانہ مین لیجا کر حبس کیا پھر طغرلبک نے بساسیری پر فوج کشی
کیا اور بساسیری کو قتل کر کے سر اوس کا بغداد شریف مین بھیجا اور خلیفہ کو دار الخلافت
مین بھیجا اور ۴۲۸ سنہ چار سو اٹھائیس ہجری مین ظاہری عبیدی صاحب مصر فوت ہوا
اور رہا سے اوسکی مستنصر فرزند اوسکا قایم ہوا اور ساٹ برس چار ماہ خلافت کیا
ذہبی کہتے ہین کہ کوی خلیفہ یا سلطان کو مین نہین جانتا ہون کہ اتنی مدت تک
خلافت کیا اور ۴۵۸ سنہ چار سو اٹھاون مین ایک لڑکی باب الازج مین [illegible]
کہ اوسکو دو صورت اور دو سر اور دو گردنین تھین اور اوس سن مین ایک ستارہ
چمکا کہ اسی ہے ایک شب مین شعاع عظیم مثل چاند کے نکلی [illegible]

آدمیون کو ہیبت پیدا ہوئی اور وہ دس رات تک ویسا ہی رہا پہر بعد اوس کے
روشنی کم ہوتی گئی یہان تک کہ وہ ستارہ غایب ہوگیا اور ۴۶۲ھ چارسو باسٹ
ہجری مین امیر مکہ نے سلطان الب ارسلان کو لکہا کہ خطبۂ عباسیہ قایم اور خطبہ
مستنصر مصری کا موقوف ہوا اور اذان مین حی علی خیر العمل متروک ہوا
اور ۴۶۵ھ چارسو پینسٹ ہجری مین سلطان الب ارسلان مقتول ہوا اور اوسکی
جائے پر اوس کا فرزند ملکشاہ ہوا اور اپنا لقب جلال الدولہ رکہا اور تدبیر ملکی
نظام الملک کو تفویض کیا اور اوسکو ملقب بہ اتابک کیا اور معنے اتابک امیر والد کے
ہین اور پہلے لقب اتابک اسی سے ابتدا ہوا اور ۴۶۶ھ چارسو چہیاسٹ مین خلیفہ مر گیا
اور مدت خلافت اسکی پیتالیس سال ہی اوس کے عہد مین قدوری شیخ الحنیفہ
اور ابو علی ابن سینا شیخ الفلاسفہ اور ابو نعیم صاحب حلیہ اور ابو طیب الطبری ابن
عبد اللہ اور قاضی بیضاوی اور سلطان محمود ابن سبکتگین وفات کیے پہر مقتدی بامر اللہ
ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن القایم بامر اللہ خلیفہ ہوا کہ سن اوسکا وقت خلافت
انیس برس تین ماہ تہا اور اوس کے وقت مین خیرات کثیرہ ظاہر ہوئی اور آثار
حسنہ شہرون مین پیدا ہوئے اور بہت سے امور شرعی جو مٹ گئے تہے
اوس نے جاری کیا اور یہہ شخص نہایت دیندار قوی النفس عالی ہمت تہا اور
۴۶۷ھ چارسو سڑسٹ مین عہد خلافت مین اوس کے خطبہ خلفاء عبدیہ مکہ معظمہ
مین جاری ہوا اور اوسی سنہ مین نظام الملک نے منجمین کو جمع کیا اور نیروز اول
نقطہ حمل کو قرار دیا اور اول اوس کے نیروز اول وقت حلول آفتاب نصف حوت کے
تہا اور جو کہ نظام نے کیا پہر ۴۷۹ھ چارسو انیاسی مین خطبہ عبدیہ حرمین شریفین مین

ف
ذکر خلافت
مقتدی باللہ

موقوف ہوا اور خلیفہ مقتدی کا خطبہ جاری ہوا اور وفات خلیفہ ۴۸۷ھ چارسو ستاسی
ہجری کو ہوا اور اوس کے عہد مین عبد القاہر جرجانی اور امام الحرمین اور
دامغانی اور بزدوی شیخ الحنفیہ وفات پائے پھر مستظہر باللہ ابو العباس
احمد بن مقتدی باللہ خلیفہ ہوا ابن اثیر کہتا ہے کہ یہہ شخص صاحب مروت کریم
الاخلاق تھا اور اعمال خیر مین بہت جلدی کرتا اور خط اوس کا بہت درست تھا
مگر ایام خلافت اوس کے مضطرب رہے اور اوس مین واقعات جنگ بہت
درپیش آئے اور پہلے سال ایام خلافت اوس کی کہ ۴۸۷ھ چارسو ستاسی
تھا مستنصر عبیدی صاحب مصر فوت ہوا اور بعد اوس کے فرزند اوسکا مستعلی
باللہ احمد قایم ہوا پھر ۴۹۵ھ چارسو پچانوے مین فوت ہوا اور بجا اوس کے
فرزند اوسکا آمر باحکام اللہ طفل پنجسالہ قایم ہوا اور ۵۱۲ھ پانسو بارہ
ہجری مین خلیفہ عباسی مستظہر باللہ وفات پایا اور اوس کے عہد مین خطیب
تبریزی اور غزالی اور شاشی وفات کئے بعد اوس کے مسترشد باللہ فرزند
اوسکا ابو منصور الفضل خلیفہ ہوا اور یہہ خلیفہ صاحب ہمت عالی اور صاحب شہامت
اور صاحب رائے اور صاحب ہیبت تھا کہ اوس کے وقت مین امور خلافت منضبط
ہوئے اور مرتب ہوئے اور خلافت کا نام اوس نے زندہ کیا اور ارکان سلطنت کو
منضبط کیا اور خود اپنے ذات سے اوس نے حرب کیا کہ عہد خلافت مین اوس کے
مخالفین بہت تھے بالاخر معرکہ جنگ عراق مین ۵۲۵ھ پانسو پچیس مین شہید
ہوا اور ۵۲۴ھ پانسو چوبیس مین آمر باحکام اللہ صاحب مصر لا ولد مقتول
ہوا اور اوسکا ابن عم حافظ عبد المجید بن محمد بن مستنصر قایم ہوا اور خلیفہ

ف خلافت مستظہر باللہ

ف خلافت مسترشد باللہ

مسترشد کے ایام مین شمس الایمہ ابو الفضل اور محی السنہ البغوی اور ابن الفہام المقری اور حریری صاحب المقامات رحلت پائے پہر راشد باللہ ابو جعفر منصور بن المسترشد باللہ خلیفہ ہوا اور یہہ خلیفہ فصیح اور ادیب شاعر صاحب شجاعت نیک سیرت تھا پہر ۵۳۰ھ پانسو تیس ہجری مین خلع خلافت اوس کا ہوا اور ۵۳۲ھ پانسو بتیس مین مقتول ہوا پہر مقتفی لامر اللہ ابو عبید محمد ابن مستظہر باللہ خلیفہ ہوا اور سبب لقب اوس کا یہہ ہے کہ قبل روز خلافت کے اوس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے خواب مین مشرف ہوا اور حضرت نے فرمایا سیصل ھذا الامر الیک فاقتف لامر اللہ یعنی قریب ہے یہہ امر خلافت تجہہ تک پہونچے گی تو اقتضا امر آلہی کر اور عہد مین اوس کے ۵۴۴ھ پانسو چوالیس مین حافظ الدین اللہ صاحب وفات نے پایا اور اوسکی جائے پر ظافر باللہ اسماعیل قرار پایا اور وہ بہی ۵۴۹ھ پانسو اونچاس ہجری مین وفات پایا خلیفہ مقتفی لامر اللہ نہایت دیندار اور سخی اور صاحب مروت اور صاحب ہیبت تھا ابن جوزی لکھتے ہین کہ ایام مقتفی مین بغداد اور ملک عراق خلفا کے ہات مین عود کیا اور کوئی مخالف باقی نہ رہا قبل اس کے ایام مقتدی سے اوس کے وقت تک طوایف الملوک تھی اور خلیفہ کے واسطے سوائے رسم خلافت کے کچہہ نہ تھا پہر روز بروز اوسکی شوکت زیادہ ہوتی رہی یہان تک کہ شب یکشنبہ دوسری ربیع الاول ۵۵۵ھ پانسو پچپن ہجری کو وفات کیا اور اوس کے عہد مین زمخشری اور قاضی عیاض اور شہرستانی صاحب کتاب ملل ونحل وفات کیے پہر مستنجد باللہ ابو المظفر یوسف بن مقتفی بامر اللہ خلیفہ ہوا یہہ خلیفہ عادل اور نرم دل تھا

ذکر وفات امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ

خلافت راشد باللہ

خلافت مقتفی لامر اللہ

ذکر وفات زمخشری اور قاضی عیاض اور شہرستانی

خلافت مستنجد باللہ

اور تعدی پر بہت سخت تھا ایک وقت ایک شخص مفسد کو اوس نے قید کیا تھا
ایک مدت تک پھر ایک شخص خلیفہ مستنجد کے پاس حاضر ہو کر کہا کہ مین دس ہزار
دینار اوس کے طرف سے فدیہ دیتا ہون اوسکو رہا کر خلیفہ نے کہا کہ مین دس ہزار
دینار دیتا ہون کہ تو اوس محبوس کا مثل کو مجھہ پاس لا تا کہ اوسکو بھی قید کرون اور
لوگون کو اوس کے شر سے بچاون ابن جوزی لکھتے ہین کہ خلیفہ مستنجد باللہ
بہت صاحب عقل اور تیز طبیعت تھا نظم و نثر بھی اوسکی نہایت درست تھی
اوسنے ربیع الثانی ۵۶۶ھ پانسو چہیاسٹ وفات کیا اور پچھلے سال خلافت
مستنجد باللہ صاحب مصر وفات کیا اوس کی جائے پر عاضد لدین اللہ قائم
ہوا اور یہہ آخر خلفا بنی عبید سے بعد دولت ایوبیہ مصر مین شروع ہوئی اور
ابتدا دولت ایوبیہ کا یہہ ہے کہ ۵۶۲ھ پانسو باسٹ مین سلطان نور الدین
امیر اسد الدین شیرکوہ کو دو ہزار سوار دیکر مصر پر بھیجا امیر مذکور نے دو ماہ
تک محاصرہ مصر کیا پھر صاحب مصر اہل فرنگ سے پناہ چاہا اہل فرنگ اوسکی
تائید کے واسطے دمیاط سے داخل ہوئے پھر امیر اسد الدین شہر صعید کیطرف
سفر کیا اور فیما بین امیر صاحب اور مصر کے جنگ واقع ہوا کہ امیر مذکور باوجود قلت
لشکر اور کثرت جماعت عدو کے فتح پایا اور ہزار ہا اہل فرنگ کو قتل کیا پھر
شہر اسکندریہ کے طرف متوجہ ہوا کہ اوس مین صلاح الدین یوسف بن ایوب
برادر زادہ اسد الدین کا محصور تھا پھر ۵۶۴ھ پانسو چوسٹہ ہجری اہل فرنگ مصر پر
غلبہ کئے پھر سلطان نور الدین سے صاحب مصر نے پناہ چاہا پھر سلطان موصوف
اسد الدین کو بھیجا جبکہ یہہ سنے اہل فرنگ نے راہ فرار اختیار کیا پھر اسد الدین مصر میں

داخل ہوے اور عاضدلدین اللہ نے اسد الدین کو عہدۂ وزارت اور خلعت دیا
اسدالدین بعد پچپیس روز کے وفات کیا اور عاضد نے بجاے اسد الدین کے
برادرزادہ کو اون کے صلاح الدین یوسف ابن ایوب کو قایم مقام کیا
اوران کو امور وزارت کا مقلد کیا اور لقب اس کا ملک ناصر رکہا وہ شخص امور سلطنت
اچھی طرح تمام کیا اسی سے دولت ایوبیہ منسوب ہے اور مستنجد باللہ کے ایام مین حضرت
محبوب سبحانی محبوب المتقین محبوب سبحانی عبد القادر جیلانی نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ
واصل ذات الٰہی ہوئی اور شیخ ابو النجیب سہروردی رحلت فرمای پہر مستضی بامر اللہ الحسن
ابو محمد بن مستنجد باللہ خلیفہ ہوا یہہ خلیفہ نہایت عادل صاحب کرم سخی تھا
اور بہت مال ہاشمین اور علوین اور علمین اور مدارس پر خرچ کیا
اور صاحب حلم اور امارت تہا ابن جوزی کہتے ہین کہ ہمنے ایسا خلیفہ ہماری عمر
مین نہین دیکہا ابن جوزی لکہتے ہین کہ اس کے ایام خلافت مین دولت
علبیدیہ مصر مین منقضی ہوگئی اور اس کے نام خطبہ اور سکہ مصر مین جاری ہوا
ذہبی کہتے ہین کہ اس کے عہد مین رفض بغداد مین ضعیف ہوا اور امنیو کو
بڑی سعادت حاصل ہوئی ابن اثیر سبب اقامت خطبہ عباسیہ کا مصر مین یہہ
کہتے ہین کہ جب سلطان صلاح الدین کا قدم مصر مین ثابت ہوا
اور عاضد کا امر ضعیف ہوا نور الدین نے اس کو
یہہ امر یعنے اجرای خطبہ عباسیہ کے واسطے لکہا یہہ
سلطان صلاح الدین نے عذر کیا کہ شاید اہل مصر شورش کرین
مگر نور الدین اس کے عذر کو نہ مانا پہر اتفاقاً عاضد مریض ہوا اور سلطان صلاح الدین نے

سنہ ۵۶۶ وفات حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلافت مستضی بامر اللہ

علوین

امرا عاضد سے اس امر مین مشورت کیا ایک مرد عجمی کہ اس کا نام امیر عالم تھا کہا کہ
مین اس امر کو شروع کرتا ہون پھر اول جمعہ محرم کو اس نے شروع کیا جبکہ اس امر کا
انکار کسی اہل مصر نے نکیا صلاح الدین نے تمام خطبا کو حکم دیا کہ عاضد کا خطبہ
موقوف کرین اور خلیفہ کا خطبہ جاری کرین پھر عاشورہ محرم کو عاضد وفات پایا اور
موافق اوسکی عمل ہوا آخر ۵۶۹ انہتر مین انتقال ہوا اور ۵۷۲ پانسو بہتر مین سلطان
صلاح الدین نے حکم کیا کہ قاہرہ اور مصر کے اطراف فصیل بنا کردی جاوے
اور اس کام پر امیر بہاؤالدین قدر قوش کو مقرر کیا ابن اثیر کہتے ہین دورہ اس
فصیل کا انتیس ہزار تین سو دو ہاتھ تھا پھر ۵۷۵ پانسو پچہتر سلخ شوال کو خلیفہ
مستضی بامر اللہ وفات پایا اور ناصر لدین اللہ احمد ابو العباس بن مستضی بامر اللہ خلیفہ ہوا
یہہ خلیفہ نہایت عزت وجلالت سے خلافت کیا کہ تمام اعدا کو قلع اور قمع کیا
اور جو کوئی شخص اس کے طرف سے بدی رکھتا حق تعالے اس کو مخذول
اور منکوب کرتا اور پھر رعایا خواہ صغیر یا کبیر ہون احوال پر ان کے مطلع رہتا
ذہبی لکھتے ہین کہ لوگ کہتے ہین کہ خلیفہ ناصر کے جن کے تابع تھے سیوطی
موافق عبد اللطیف کے نقل کرتے ہین کہ خلیفہ ناصر الدین اللہ تمام لوگون کے
دلون مین کیا اہل ہند اور کیا مصر ہیبت ڈالدیا اور ابن نجاری سے روایت
کرتے ہین کہ جتنے سلاطین مخالف تھے سب خلیفہ ناصر الدین اللہ کے
تابع ہوئے اور بڑے بڑے جابر اس کی سیف سے مقہور ہوئے
اور اس کے وقت مین بہت سے بلاد فتح ہوے کہ خلفائے ماقبل کے زمانہ مین نہین تھے اسکا خطبہ

بلاد اندلس اور چین مین پڑہا گیا باینہمہ عدل وانصاف اوسکے مزاج مین تھا
اور رعیت پر ظلم کرتا یہان تک کہ ابن جوزی سے یکروز پوچھا کہ افضل البشر
بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہے ابن جوزی نے کہا افضلہم
من کانت ابنتہ تحتہ اور قدرت نہین رکہا اس امر کی کہ تصریح کرین نام اوسکی
یعنی سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ ہین اور اوسکے عہد مین ۵۸۹ھ پانسو
انیانوے سلطان صلاح الدین وفات پایا اور ملک مصر مین اوسکے فرزند ملک
عثمان الملک العزیز اور ملک دمشق اوسکے فرزند ملک الافضل نور الدین علی
اور حلب مین اوسکے فرزند ملک الظاہر غیاث الدین غازی کو تفویض کیا اور
سنہ ۵۹۰ھ پانسو نود مین سلطان طغرلبک شاہ ابن ارسلان ابن طغرلبک ابن
محمد بن ملک شاہ وفات کیا آخر ملوک سلجوقیہ سے ذہبی کہتے ہین کہ عدد ملوک سلجوقیہ
کی بیس اور چند ہین اول اوسکا طغرلبک ہے کہ خلیفہ قایم بامر اللہ نے اوسکو
بغداد مین اعادہ کیا اور مدت دولت اونکی ایک سو سات سال ہین اور
سنہ ۶۰۶ھ چہہ سو چہہ مین ابتدا امر تتار ہوا اور سنہ ۶۲۱ھ چہہ سو اکیس مین خلیفہ ناصر نے
کعبۃ اللہ کا پردہ دیباج اخضر کا کیا پہر دیباج اسود کا چنانچہ اب تک وہی رواج جاری
ہے وفات خلیفہ ناصر سلخ رمضان سنہ ۶۲۲ھ چہہ سو بائیس کو ہوا اوسکے
عہد مین شیخ احمد بن الرفاعی الزاہد اور برہان الدین المرغینانی صاحب ہدایہ اور
قاضی خان اور امام فخر الدین رازی اور ابو السعادات ابن اثیر صاحب
جامع الاصول اور شیخ نجم الدین کبیر رحمت اللہ علیہم وفات پائے پہر ظاہر بامر اللہ
ابو محمد محمد بن ناصر لدین اللہ خلیفہ ہوا ابن اثیر کتاب کامل مین لکہتے ہین جسوقت
ظاہر بامر اللہ خلیفہ ہوا اوسنے عدل اور احسان ظاہر کیا اگر قسم کہائی کہ اسکے مثل کوئی نصف

کہ بعد عمر بن العزیز کے کہ اوس کے مثل کوئی نہین ہر آئینہ وہ شخص سچا ہوگا اسواسطے
کہ بہت اموال اور زمین اوس کے والد اور اجداد کے وقت غصب ہوئی
تھین مستحقین پر پھیر دیا تیرھوین رجب سنہ ۶۲۶ چھہ سو چھبیس ہجری کو خلیفہ ظاہر کا وفات
ہوا اور مدت خلافت اوسکی نو ماہ اور چند روز ہے اور خلیفہ ظاہر نے سنا اپنے
والد سے اور انھون نے ابو صالح نصر بن عبد الرزاق بن سید عبد القادر جیلانی
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا پھر مستنصر باللہ ابو جعفر منصور بن ظاہر بامر اللہ خلیفہ
ہوا ابن نجار کہتے ہین کہ خلیفہ موصوف عدل کو رعایا مین پھیلایا اور عدل اور
انصاف کو اختیار کیا اور اہل علم کو نزدیک کیا اور مساجد اور مسافر خانے
اور رباط بنایا اور قلع اور قمع متمردین کیا اور سنت کو افشا کیا اور آدمیون کو
علم نفیسہ کی طلب پر لگایا اور جہاد پر ثبت قدم ہوا اور قوم تتار نے ملکون کا ارادہ کیا
پھر اوسکا لشکر اوس قوم سے ملاقی ہوکر ہزیمت دیا اور اوسکا یہ مقولہ تھا کہ اگر مین
زندہ رہون تو سب ملک قوم تتار سے لونگا ذہبی لکھتے ہین کہ اوقاف مستنصر کے
چند اور ستر ہزار مثقال زر کو پہونچ گئے اور کتب نفیسہ اوس کے پاس ایکسو ساٹھ
حمل پہونچے اور بہت علماء ہر فن کے اوسکے پاس تھے پھر رجب سنہ ۶۴۰ چھہ سو چالیس
مین مستنصر وفات پایا اور اوس کے عہد مین سکاکی صاحب مفتاح اور حافظ
عز الدین علی ابن الاثیر صاحب تاریخ وانساب واسد الغابہ اور شیخ شہاب الدین
سہروردی صاحب عوارف المعارف اور شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہم
وفات کر گئے پھر مستعصم باللہ ابو احمد عبد اللہ بن مستنصر باللہ خلیفہ ہوا کہ یہ آخر خلفاء
عراقیین ہے شیخ قطب الدین سے شیخ سیوطی نقل کرتے ہین کہ خلیفہ مستعصم

ف — خلافت مستنصر باللہ سنہ ۶۲۳

ف — ذکر وفات سکاکی صاحب مفتاح

ف — ذکر وصال شیخ شہاب الدین سہروردی کا اور شیخ محی الدین ابن عربی کا سنہ ۶۳۸

ف — ذکر خلافت مستعصم باللہ سنہ ۶۴۰

کریم حلیم سلیم الباطن دیانت وار متمسک بالسنہ مثل والد اور جد اپنے تھا لیکن مثل جد
اور والد اپنے ہوشیاری اور بلند ہمت مین نہین تھا اس باعث سے جو وزیر اس کا
موید الدین ابن علقمی رافضی تھا اسکی طرف مائل ہوا اسکی ہی باعث تمام تباہی خلافت اور ملک مین
ہوئی کہ اس نے خلیفہ کے ساتھ جس طور چاہا کھیلا معاملہ کیا اور باطن مین قوم تاتار سے
اتحاد پیدا کیا اور ان کا خیرخواہ بنا اور ان کو اس بات کی خواہش دلایا کہ تم
بغداد کو لے لیو اور دولت عباسیہ کو مٹا دو اور غرض اس وزیر رافضی کی
اس سے یہہ تھی کہ جب دولت عباسیہ مٹ جاوے ایک خلیفہ آل سیدنا علی المرتضی
رضی اللہ عنہ سے قایم کرے پھر جبکہ کوئی اخبار تتار کی آتی خلیفہ سے اخفا کرتا اور اخبار
خلیفہ تتار سے اطلاع دیتا یہان تک کہ انکے سے جو حاصل ہوا سو ہوا اور سنہ ۶۵۴
چھہ سو چون ہجری مین آتش مدینہ طیبہ مین ظاہر ہوئی اور مثل پہاڑون کے
جنگل کو گھیر لی اور یہہ شعلہ زیادہ یکماہ سے رہا اور یہہ وہ آتش تھی کہ جسکی
خبر حضرت نے قبل فرمائے تھے بالجملہ قوم تتار کا شر سب طرف تزائد ہونا شروع
کیا خلیفہ اور لوگ اس سے غفلت مین تھے اور وزیر علقمی نہایت حرص کرتا
اسباب پر کہ دولت عباسیہ زایل ہووے اور خاندان علوی مین خلافت
آوے اور مستنصر والد مستعصم نے بہت لشکر جمع کیے تھا باہمہ قوم تتار سے
مصاحبت سے پیش آتا اور ان کو خوش رکھتا جبکہ مستعصم خلیفہ ہوا کہ وہ
عقل سے خالی تھا وزیر نے صلح دیا کہ اکثر لشکر برطرف کیا جاوے اور
مصالحت تتار کے ساتھہ مقصود لشکر رکھنے کا حاصل ہوتا ہے اور پھر
وزیر قوم تتار کو لکھا کہ اور ان کا داخل ہونا اپنے بلاد مین سہل بیان کیا اور قوم تتار سے

یہہ بات کی خواہش کیا کہ خود ان کے طرف سے نایب ہوے انھون نے اس
امر کو قبول کیا پہر قصد مستعصم بغداد کا قوم تتار نے کیا خلاصہ حال قوم تتار شیخ سیوطی
لکھتے ہین اور بعد موافق عبد اللطیف سے نقل کرتے کہ وہ حدیث دردناک کہ
تمام دنیا کی مصایب نسبت اورون کے چہوٹے ہوتے ہین یہہ قوم زبان انکی
ملی ہوئی ہے زبان اہل ہند کے ساتہہ اور وہ لوگ بہ نسبت ترک کے
چوڑی صورت کشادہ سینہ سبک جسم گندم گون تیز حرکت جسم ہے اور ان کے
اخبار کسیکو نہین پہونچتی اور انکے پاس کوئی جاسوس بہی جانے کی قدرت نہین رکھتا
اس واسطے کہ دوسری ملک کا آدمی اون کے سات مشابہت نہین رکھتا
اور جس وقت کہ کسی طرف جانے کا ارادہ کرتے اپنے ارادہ کو اخفا کرتے
اور منزل مقصود کو پہونچنے تک کچھہ ارادہ اون کا معلوم نہوتا اس واسطے کوئی
اہل شہر کو حال پہونچنے تک معلوم نہوتا اون کو لوگون کی اخبار پہونچتے تہی عورتین
اونکی مانند مردون کی جنگ کرتے اور اکثر سلاح اون کا چہری تہا اور خوراک
ان کی گوشت کہ میسر آتا اون کی قتل مین کسی کا استثنا اور ابقا نہین تہا کہ
مردون کو اور عورتون کو اور بچون کو قتل کرتے اور قصد ان کا خراب کرنا
بنی نوع انسان کا تہا قصد ملک و مال نہ تہا اور مورخین کہتے ہین کہ بلاد تتا لطرافین
بلاد چین کے ساکنین صحرا ہین اور وہ مشہور بہ غذ روف اد ہین اور سبب ظاہر ہونے
انکا یہہ ہوا کہ اقلیم چین بہت واسع ہے کہ دورہ اقلیم مذکور کا شش ماہ راہ ہے اور چین کے چہہ
ملک ہین اور ان سب کا ایک حاکم بڑا ہے کہ اوس کا لقب القان اکبر ہے
اور اقامت گاہ اسکی شہر طمعاج ہے کہ وہ پایہ تخت ہے اور وہ مانند خلیفہ مسلمین کے ہے اور ہر ملک کا بہی ایک

چہ سو پندرہ ہجری کو ہوا پس بخارا اور سمرقند کو بھی اور اوس کے ساکنین کو قتل [illegible]
خوارزم شاہ بادشاہ خراسان کا محاصرہ کیے پھر قوم تتار نے کسی شخص مقابل اپنے
نہین پائے تمام شہرون مین قتل اور قید کرتے ہوئے مثل پرندون کے سر پر
سے اوڑ رہے یہان تک کہ اسی سال مین ہمدان اور قزوین تک اسی سال
مین پہونچے ابن اثیر اپنی کتاب کامل مین لکھتے ہین کہ حادثہ تتار حوادث عظیمے اور
مصائب کبرے سے ہے کہ مثل اوس کا نہین ہوا تمام خلایق عام اور مسلمانونکے
واسطے خاص ہوا پس اگر کوئی شخص کہے کہ حق تعالے جب سے کہ عالم پیدا کیا
ایسی مصیبت مین لوگ مبتلا نہین ہوئے تو وہ صادق اور سچا ہے اسواسطے کہ
اون کا شور و فساد مثل ہوا اور ابر کے اوڑا اسواسطے کہ یک قوم تتار اطراف
چین نکلی اور قصد بلاد ترکستان کے مثل کاشغر اور شلعرق کیے پھر اوسی
بخارا سے اور سمرقند کو گئے اور اوس کے ساکنین کو قتل کیے پھر ایک گروہ اونکی
خراسان کے طرف گئی اور اوسکو خراب اور تباہ کی اور ایک گروہ آئی اور ہمدانکو
حد عراق تک گئی پھر قصد روز ریحان کا اور اوسکے نواحی کیا اور اوسکو ویران کیا
ایک سال سے کم عرصہ مین اوس کے مثل کوئی سنا نہین پھر اور بیحان سے
دربند شروان کے طرف گئی اور اوس کے شہرون پر قبضہ کیے پھر وہان سے
شہر لان اور لکزن کے جانب گئی وہان کے لوگون کو قتل کیے قید کیے پھر وہان سے
قفچان کہ وہان قوم ترک کثیر العدد ہین پس جو لوگ وہان حاضر تھے اون کو قتل
کیے اور باقی لوگ بھاگ گئے اور وہ بلاد اون کے قبضہ مین آیا اور ایک جماعت
شہر غزنہ اور اوس کے نواحی کے طرف اور . اور کرمان کے جانب گئی اور

ویسے ہی کئی بلاد اوس نے بہت سخت قتل کئے کہ ایسا کوئی کان نہین سنا اسواسطے کہ
سکندر بھی تمام دنیا کا مالک ہوا تھا جلد مالک نہین ہوا بلکہ قریب دس سال کے
بادشاہ اوس بلاد کا ہوا اور اوس نے کسیکو قتل نہین کیا بلکہ طاعت کے سات
راضی ہوا اور یہہ قوم تتار اکثر آبادی دنیا کو مالک ہوئے جو بہتر اور آباد جائے
تھی اون کے قبضے سے باقی نہین رہی اور جن بلاد مین کہ وہ قوم نہین داخل ہوئی
وہ سب اون سے مغلوب اور خایف تھی اور یہہ سب معاملہ قریب ایک سال مین
طے ہوا پہر وہ محتاج رسد اور غلہ طرف نہین تہی اسواسطے کہ اون کے گلے گھوڑے
گائے اور گھوڑے تھے کہ اون کا گوشت کھاتے تھے اور گھوڑے اون کے
وہ اپنی سم سے زمین کو کھودتے اور نبات صحرائی کی جڑین کھاتے اور قسم غلہ
کو جانتے بھی نہین اور دینداری اونکی یہہ تھی کہ وہ آفتاب کو وقت طلوع سجدہ
کرتے اور تمام چارپایون کو اور بنی آدم کو کھاتے اور نکاح کو نہین جانتے بلکہ
ایک عورت کئی مردون کے پاس جاتی الحاصل جبکہ سنہ ۶۵۶ چھہ سو چھپن ہجری
داخل ہوئی دو لاک قوم تتار کہ افسر اونکا ہلاکو تھا بغداد کو پہونچے پہر لشکر خلیفہ
اون کے مقابلہ کے واسطے نکلا اور مقابلہ قوم تتار سے پسپا ہوا اور قوم تتار
بروز عاشورہ محرم داخل بغداد ہوئی پہر وزیر نے خلیفہ مستعصم سے کہا کہ اوس
قوم سے صلح کی جاوے اور وزیر نے کہا خلیفہ کو کہ مین قوم تتار کے طرف جاؤن
اور مین صلح کی بات چیت کرتا ہون اور اس امر مین اپنی ذمہ داری اون کی طرف سے
کیا ہون پہر قوم تتار کے پاس وزیر جا کر آیا اور کہا شاہ تتار اس امر کی رغبت
کرتا ہے کہ اپنی لڑکی تیرا لڑکا امیر ابوبکر کو دیوے اور تجھکو اپنے منصب خلافت پر

باقی رکھے جیسا کہ صاحب روم کو اپنی سلطنت پر باقی رکھا اور تجھ سے شاہ
تتار ارادہ کرتا ہے کہ تو شاہ تتار کی اطاعت کرے جیسا کہ تجھ سے [illegible]
سلجوقیہ کی اطاعت کئے پھر اپنا لشکر [illegible]
کو یہہ بات قبول فرمائین اسواسطے کہ اس مین [illegible]
اور ممکن ہے کہ آپ بعد جیسا چاہین ویسا کرین لیکن اب ضرور ہے کہ حضرت خلیفہ کو
اون کے طرف جاوے پھر خلیفہ نے چند امرا ایلکہ شاہ تتار کے طرف گیا
اور ایک خیمہ مین روبرو اوترا اور وزیر خیمہ مین داخل ہوا اور امرا [illegible]
اس حیلہ سے طلب کیا کہ عقد نکاح فیمابین فرزند خلیفہ اور دختر شاہ تتار کے
یا عقد صلح فیمابین قرار پایا یہہ سب حاضر ہووین پھر گروہ گروہ علما امرا اعزا
واسطے حضوری مجلس بغداد سے نکلنا شروع ہوئے پھر جماعت امرا کی
یا اعزا یا علما نکلتے وہ تہہ تیغ قوم تتار ہوتے یہان تک کہ جو بڑے بڑے
لوگ علما اور اعزا اور امرا و اعیان خلافت تھے سب کے سب تہہ تیغ ہوئے
من بعد بغداد کے پل کو جو کشتیون کا ہے کھینچ لیئے تا کہ کوئی شخص بغداد سے
پار ہووے اور تیغ اہل بغداد پر چلانا شروع کئے چالیس دن کے قریب تک
یہان تک کہ مقتول دس لاک سے زاید ہوئے اور جو وزیر ارادہ کیا تھا وہ
بھی بر آیا اوسکو بھی نہایت ذلیل خوار کئے اور بعد اوسکے وزیر زیادہ ایام
زندہ بھی نرہا اور خلیفہ بھی مقتول ہوا ذہبی کہتے ہین کہ مین خیال کرتا ہون کہ خلیفہ کا
دفن بھی نہوا ہووے اور بغداد مین کوئی شخص باقی نرہا مگر وہ کہ جو بادلی وغیرہ مین
چھپا ہووے اور خلیفہ کے ساتھہ اوسکی اولاد اور اعمام بھی قتل ہوئے اور

وہ ایک بلا تھی کہ اہل اسلام کو کسیوقت ایسی مصیبت ہنوز نہین پہونچی پہر جسوقت کہ ہلاکو
قتل خلیفہ اور اہل بغداد سے فارغ ہوا اور ملک عراق مین اپنے نائبین کو مقرر کیا وزیر
ملعون نے اون کو کہا کہ خلیفہ علوی کو مقرر کرین لیکن وہ لوگ اوسکے موافق رائے
نہین ہوئے اور اوسکو جدا اپنے سے کر دیا پس وہ رنج مین ہی مر گیا بعد اوسکے
ہلاکو نے ناصر صاحب دمشق کے پاس مراسلہ بہیجا واسطے اپنی اتباع کے نہایت
شدت کے ساتھ پہر اوس سے زیادہ شدت پہر اوس سے زیادہ شدت سے مراسلے
روانہ کیا پہر سنہ ۶۵۷ھ چہہ سو ستاون داخل ہوا اور دنیا بغیر خلیفہ رہی اور صاحب مصر منصور علی
بن معز اوسوقت بچہ تھا اور ایک امیر سیف الدین قطز المعزی اوس کے والد کا مملوک تھا
اور علیم صاحب مصر کے طرف ایلچی روانہ کیا کہ اپنی مدد قوم تتار پر کرے پہر قطز معزی امرا
اور اعیان کو جمع کیا پس شیخ عزالدین ابن عبدالسلام حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ جسوقت
غلبہ دشمن کا تمام بلاد پر ہووے تو سب عالم پر اون مقابلہ فرض ہے پہر تھوڑے
ایام کے بعد قطز نے اپنے آقا زادہ کو معزول کیا اور آپ اوسکے قایم مقام ہوا اسواسطے
کہ وقت صعب و مشکل مین خلافت بچون کی کارگر نہین ہوتی اور قطز کا لقب ملک مظفر
مشہور ہوا پہر سنہ ۶۵۸ھ چہہ سو اٹھاون داخل ہوا اور وقت بہی بلا خلیفہ تھا اور اسی سن مین
قوم تتار دریائے فرات قطع کئے اور حلب کو پہونچے اور تلوار کو اپنی اوس مین خوب
کام دئے پہر دمشق کے طرف پہنچے اور اہل مصر ماہ شعبان مین ملک شام ہی کے طرف جنگ
تتار کے واسطے نکلے پس ملک مظفر اپنے مع لشکر اور شاہنشاہ رکن الدین بیبرس بندقداری
اور تتار مقابلہ عین چشمہ جالوت پر گئے اور آپس مین جنگ عظیم واقع ہوا اور یہہ روز جمعہ
پانچوین رمضان تھی پہر قوم تتار کو شکست فاش ہوئی اور مسلمین کو فتح و نصرت ہوئی و

للہ الحمد اور بہت قوم تتار مقتول ہوئی اور پیٹ اونکے پہر ڈالے اور لوگون نے اونکا
مال لوٹا اور اون کو روندنا شروع کئے اس سے تمام بلادین بہت خوشی ہوئی پہر قماین
ملک مظفر اور رکن الدین بیبرس کے مناقشہ ہوا پہر رکن الدین بیبرس نے باتفاق امرا
ملک مظفر کو قتل کئے اور ملک بیبرس خود آپ بادشاہ ہوا اور اوس کا لقب ملک ظاہر
ٹہیرا پہر سنہ ۶۵۹ھ چہہ اونسٹ داخل ہوا اور وقت بلا خلیفہ رہا جبتک پہر خلافت مستنصر باللہ کے
مصرمین قایم ہو جیسا کہ اوس کا ذکر آگے آویگا عہد معتصم باللہ مین شمس الایمہ الکروی اور
علم ریسما نے اور زمانہ انقطاع خلافت مین شیخ ابو الحسن شاذلی انتقال کئے پہر مستنصر باللہ
ثانی احمد ابو القاسم بن ظاہر بامر اللہ ابی نصر محمد بن ناصر لدین اللہ احمد مصر مین خلیفہ ہوا
شیخ قطب الدین کہتے ہین کہ یہہ شخص بغداد مین محبوس تہا جسوقت کہ قوم تتار نے بغداد کو
لیا یہہ شخص رہا ہو کر غرب ملک عراق کے طرف بہاگا پہر جسوقت کہ ملک ظاہر بیبرس
سلطان مصر ہوا مستنصر باللہ مع دس شخص قوم بنی مہارس کے ملک بیبرس کے پاس
ماہ رجب مین آیا پہر سلطان بیبرس معہ قاضیان اور امرا کے اوس کے استقبال کو گیا
پہر ایک عظیم الشان مجلس منعقد کر کے تاج الدین بنت اعز بالعد قاضی القضات کے
زبان سے خلیفہ کا نسب ثابت کیا پہر اوس سے بیعت خلافت کیا پہلے سلطان بیعت
کیا بعد اوس کے قاضی القضات تاج الدین پہر شیخ عز الدین بن عبد السلام پہر اکابر مصر
اپنے اپنے مراتب پر بیعت کئے اور یہہ امر تیرہوین رجب سنہ ۶۵۹ھ چہہ سو اونسٹ ہجری کو
واقع ہوا پہر اوس کے نام کا سکہ جاری اور لقب اوسکا اوس کے بہائی کا لقب
مستنصر باللہ مقرر ہوا اور صاحب حلب امیر شمس الدین اقوش نے بہی ایک خلیفہ
حلب مین قرار دیا اور اوسکا لقب حاکم بامر اللہ مقرر کیا اور اوس کے نام کا سکہ

ف
ذکر زمانہ بے خلیفہ نہ ہونے کا ۱۲

ف
ذکر خلافت مستنصر باللہ عباسی کی مصر میں ۱۲

اور اسم پھر جاری کیا پھر خلیفہ مستنصر باللہ قصد عراق واسطے مقابلہ قوم تتار کیا سلطان
مصر اوسکو دمشق تک پہونچایا اور سلطان اور صاحب موصل اوسکا ساتھ جنگ
ہمراہ تھے اور بادشاہان شرق خلیفہ کے ہمراہ ہوئے پھر شہر حدیثہ اور ہیت کو
فتح کیا بعد ایک لشکر تتار آیا اور ایک جماعت مسلمین کو قتل کیا اور خلیفہ مستنصر
باللہ مفقود ہوا بعضے کہتے ہین کہ وہ مقتول ہوا اور یہی امر ظاہر ہے اور بعضے کہتے ہین
کہ نہین بلکہ گریز کیا مگر اس امر کو اہل بلدہ نے پوشیدہ رکھے اور یہ قصہ تیسری
محرم سنہ چھ سو ساٹھ مین ہوا اور مدت خلافت اوسکی چھ ماہ سے بھی کم ہوئی
پھر بعد اوسکے حاکم بامر اللہ ابو العباس احمد بن ابی علی الحسن القبی ابن علی بن ابی بکر
بن خلیفہ مسترشد باللہ ابن مستظہر باللہ خلیفہ ہوا یہ شخص وقت غلبہ تتار کے مخفی ہوکر بچ گیا
پھر وہان سے ایک جماعت کے ساتھ نکلا اور اثنائے راہ مین قوم تتار سے مقابلہ کیا
اور اون پر فتح پایا ہر چند کہ اوس کا ارادہ تھا کہ مصر مین جاوے لیکن مستنصر باللہ
اوسکے قبل پہونچکر خلیفہ ہوگیا تھا سو اسطے اوسکو خوف ہوا کہ شاید مین جاؤن
تو مجھکو خلیفہ پکڑ لے گرفت کرلے پھر حلب کے طرف پلٹ آیا پس والی حلب اور
روسا اوسکے اوس سے بیعت کئے اور حاکم بامر اللہ اوس کا لقب مقرر کئے
جس طرح کے اوپر مذکور ہوا پھر وہ خلیفہ حاکم بامر اللہ شہر غانہ مین خلیفہ مستنصر باللہ
سے ملاقات کیا اور اوسکی اطاعت مین داخل ہوا جبکہ خلیفہ مستنصر باللہ واقعہ
تتار مین مفقود ہوا ملک ظاہر بیبرس سلطان مصر نے خلیفہ حاکم بامر اللہ کو طلب کیا
پھر اوسنے آیا اور ہمراہ اوسکے اوس کا فرزند اور ایک جماعت تھی ملک ظاہر نے
اوسکی تعظیم و توقیر ادا کیا اور اوس سے خلافت پر بیعت کیا اور مدت خلافت اوسکی

خلافت حاکم بامر اللہ

چالیس روز چند سال ہوئے سیوطی شیخ قطب الدین سے نقل کرتے ہین کہ یہہ واقعہ اٹھوین محرم ۶۶۱ھ چھہ سو ایکسٹ ہجری مین ہوا کہ سلطان مصر ایک مجلس عام مین بیٹھا اور حاکم بامر اللہ ایوان کبیر قلعہ جبل تک آیا پہر سلطان اوسکی بیعت لایا اور اوسکو امور خلافت تفویض کیا پہر تمام لوگ حسب مراتب اوس سے بیعت کئے اور اوسی سن مین ایک جماعت قوم تتار کی مسلمان ہوکر امن چاہتی ہوئی مصر مین داخل ہوئی اونکو غلہ اور طعام دئے پس یہہ ابتدا کفایت اون کے شر سے ہوئی اور ۶۶۳ھ چھہ سو ترسٹھ مین ہلاکو افسر تتار فوت ہوا اور اوسکی جائے پر فرزند اوس کا ابغا مقرر ہوا اور ۶۷۶ھ چھہ سو چہتر مین ملک ظاہر انتقال کیا اور اوسکی جائے پر ملک سعید محمد مسلط ہوا پہر ۶۷۸ھ چھہ سو اٹھتر مین ملک سعید مصر سے موقوف ہوکر بلاد کرک کا سلطان ہوا اور اوسی سال مر گیا پہر مصر یون اوس کا برادر بدر الدین شلامش بعمر ہفت سالہ کو سلطان کئے اور اوس کا لقب ملک عادل مقرر کئے اور اتابک امیر سیف الدین قلاون مقرر کئے اور سکہ ملک عادل اور امیر سیف الدین کے نام سے جاری کئے پہر شلامش شروع خلیفہ ہوا اور اوسکی جاے پر قلاون سلطان ہوا پہر ۶۸۰ھ چھہ سو اسی ہجری مین لشکر تتار بلاد شام تک پہونچا اور سلطان اون کے مقابلہ کے واسطے نکلا اور بڑا جنگ عظیم ہوا مسلمانون کو فتح ہوئی اور ۶۸۹ھ چھہ سو انیاسی ہجری مین سلطان قلاون مرگیا اور فرزند اوس کا ملک الاشرف صلاح الدین خلیل قایم مقام ہوا اور ۶۹۳ھ چھہ سو ترانوے ہجری مین سلطان بمقام تروجہ مین مقتول ہوا اور اوسکی جائے محمد ابن منصور اوس کے برادر کو مقرر کئے اور اوس کا لقب ملک ناصر مقرر کئے

چھہ سو چورانوے ہجری مین ریاست سے خلع ہوا اور اوسکی جانے پر قبضہ منصور کے
ہوا اور اوس کا لقب ملک عادل قرار پایا اور اوسی سال مین قازان ابن ارغون
ابن ابغا ابن ہلاکو شاہ تتار اسلام مین داخل ہوا اور اوسکے لشکر مین بھی اسلام
شایع ہوا مسلمانون کو اس امر سے نہایت خوشی حاصل ہوئی ۷۰۱ھ سات سو ایک
ہجری اٹھارویں شب جمعہ جمادی الاول مین خلیفہ حاکم بامر اللہ کا وفات ہوا
اور خلیفہ موصوف کے عہد مین نصیر الدین طوسی رئیس الفلسفہ اور شیخ محی الدین نو و
اور تقی بن وزین اور ابن خلکان اور عبد الحلیم ابن تیمیہ اور برہان الدین نسفی
صاحب علم کلام اور نفیسی شیخ الاطبا وفات کئے من بعد مستکفی باللہ ابو الربیع
سلیمان بن حاکم بامر اللہ خلیفہ ہوا اور بلاد اسلام مین اس امر کی بشارت
ہوئی پھر ۷۰۲ھ سات سو دو ہجری مین قوم تتار ملک شام پر حملہ کئے خلیفہ مع
سلطان اون کا مقابلہ کئے اور اوس قوم سے بہت لوگ مارے گئے اور
باقی لوگ بھاگ گئے فتح مسلمانون کو ہوئی پھر ۷۰۸ھ سات سو آٹھ ہجری مین
ملک الناصر محمد بن قلاون سفر حج کیا بعد فراغ حج بلاد کرک مین داخل ہو کر اپنا
عزل مصر مین لکھا امیر رکن بیبرس جاشنگیر سلطان مصر ہوا اور اوس کا لقب
ملک مظفر قرار پایا اور خلیفہ مستکفی باللہ اوس کو سیاہ خلعت اور عمامہ مدور دیا
پھر جب ۷۰۹ھ سات سو نو ہجری مین ملک ناصر عود اپنا ملک مین چاہا پس
دمشق مین ماہ شعبان اور مصر مین روز عید الفطر داخل ہوا اور ملک مظفر بیبرس
داخل ہونے کے چند روز قبل ایک جماعت کے ساتھ بھاگ گیا تھا پھر اوس کا
گرفتار ہوا اور مقتول ہوا ۷۲۸ھ سات سو اٹھائیس مین مسجد الحرام کے سقف درست کئے گئے

دیگر رحلت امام محی الدین نووی اور برہان الدین نسفی ۱۲

خلافت مستکفی بامر اللہ ۱۲

مغلوب اور سلطان ہونا قوم تتار کا ۱۲

جو قریب باب بنی شیبہ ہین سنہ ۷۳۳ ہجری سات سو تینتیس ہین سلطان نے کعبۃ اللہ کا دروازہ
آبنوس کا بنایا اور اوس پر نقروی تختیان نصب کیا کہ اون کا وزن تین ہزار تین سو
درہم تھا اور دروازہ قدیم کعبہ کا قلع ہوا پہر باب قدیم پر جو تختیان نقروی نصب تھے
اون کو جتنے بنی شیبہ نے لے لئے اور باب قدیم پر اسم صاحب یمن کندہ تھا پہر سنہ ۷۳۶ ہجری
سات سو چہتیس ہین فیمابین خلیفہ اور سلطان کچھہ امر واقع ہوا اس پر سلطان نے خلیفہ کو
گرفت کیا اور اوسکو مع اولاد اور اصحاب کے شہر قوص مین بھیجدیا اور اون سب کیواسطے
بقدر کفایت مقرر کیا پہر اوسی جا خلیفہ مستکفی باللہ ماہ شعبان سنہ ۷۴۰ ہجری سات سو چالیس
ہجری کو وفات کیا سیوطی ابن حجر سے نقل کرتے ہین کہ خلیفہ مستکفی فاضل اور سخی
خوشنویس تھا تھا من بعد واثق باللہ ابراہیم بن ولی العہد مستمسک باللہ ابی عبداللہ
محمد بن الحاکم بامر اللہ خلیفہ ہوا اور لقب اوس کا واثق باللہ مقرر ہوا کہ نبیرہ مستکفی باللہ ہے
مگر مستکفی باللہ اوسکی خلافت سے بسبب بدروشگی اوسکے راضی نہ تھا محض بامر
سلطان یہہ خلیفہ ہوا تا آنکہ سنہ ۷۴۲ ہجری سات سو بیالیس مین جب سلطان مصر کی وفات
قریب ہوئی اور اپنے کئے ہوئے پر نادم ہوا اور واثق باللہ ابراہیم کو خلافت سے معزول
کیا اور ولیعہد احمد ابو العباس سے بیعت کیا اور حاکم بامر اللہ اوس کا لقب مقرر کیا
اسواسطے حاکم بامر اللہ ابو العباس بن مستکفی خلیفہ ہوا تتمہ بیان خلافت اوس کا یہہ ہے کہ
جب ملک ناصر سلطان مصر کا سبب قریب موت پیش ہوا اور سلطان مصر کا انتقال ہوا
اور اوسکی جائے پر ابوبکر ابن ناصر سلطان ہوا ایک مجلس منعقد کیا کہ اوس مین خلیفہ ابراہیم
واثق باللہ اور ولیعہد حاکم بامر اللہ کو طلب کیا اور سب قاضیون کو جمع کیا اور کہا کہ شرعا
مستحق خلافت کون ہے ابن جماعت نے کہا کہ خلیفہ مستکفی باللہ جو شہر قوص مین وفات کیا

خلافت واثق باللہ

اوسنے خلافت کی وصیت اپنے فرزند احمد کو کیا اور اوس پر چچا [illegible] کو داد

رکہا اور رہیرا نائب جو شہر قوص مین تھا اوس کے نزدیک بہی [illegible]

سلطان منصور ابراہیم کو خلع کیا اور واحمد سے بیعت کیا پہر اوس [illegible]

جد کا لقب حاکم بامر اللہ رکھا سیوطی ابن فضل اللہ سے مسالک مین حاکم [illegible]

ہین کہ وہ خلیفہ امام عصر ہے اور تمام مصر مین اوسنے رسوم خلافت کو [illegible]

کوئی اوس کا خلاف نکرسکتا اور طیبقہ اپنے ابا کا اختیار کیا [illegible] وقت [illegible]

تھے اور اپنے برادرون کو ایک جا جمع کیا اوس حالت مین کہ ایک زمانہ [illegible] متفرق

تھے اور ایسے بہت کچھ لکھے ہین لیکن یہان اتنے پر اختصار کیا گیا اور [illegible] سات سو [illegible] مین

مرض طاعون سے وفات کیا اور اوسکے عہد مین سلطان منصور باعث اوس کے فسا

اور شرّ کے معزول ہوا اور برادر اوس کا اشرف کچک اوس کے قایم مقام ہوا اور

وہ بہی اوسی سال معزول ہوا اور اوسکی جاے اوسکا بہائی مقرر ہوا اور لقب اوس کا ناصر

قرار پایا اور [illegible] سات سو تالیس کو ناصر معزول ہوا اور [illegible] برادر

اوس [illegible] اسمٰعیل مقرر ہوا اور صالح لقب اوس کا قرار پایا اور [illegible] سات [illegible]

صالح مر گیا خلیفہ نے اوس کے برادر شعبان کو سلطان مقرر کیا اور [illegible]

کامل مقتول ہوا اور اوس کی جاے پر اوس کا بہائی امیر حاج سلطان مقرر ہوا اور مظفر

لقب اوس کا ٹہیرا اور [illegible] سات سو اڑتالیس مین مظفر معزول ہوا اور اوسکی جاے پر

حسن بہائی اوسکا مقرر ہوا اور لقب اوسکا ناصر مقرر پایا اور [illegible] سات سو باون مین ناصر

معزول ہوا اور اوسکی جاے پر صالح قایم مقام ہوا اور لقب اوس کا صالح قرار پایا بعد اوس کے

معتضد باللہ ابو الفتح ابو بکر بن المستکفی خلیفہ اپنے برادر کے قایم مقام ہوا اور یہ شخص نہایت

خلافت
معتضد باللہ

ایک ستارہ نکلا [illegible] ہوا [illegible] مسلم تھا اور حوادث عہد سے اوس کے یہ تھا کہ ۷۵۵ھ سات سو

پچپن میں [illegible] ایک لڑکی تھی کہ اوس کا نام نفیسہ تھا اور اوس کا نکاح

[illegible] ہوا [illegible] نہیں ہوئے پھر لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ

اوس [illegible] ایک استغفار ان کا نام ہے کہ دو فرج میں پیدا

[illegible] ہوتی ہے پھر جب کہ وہ پندرہ برس کے سن کو پہنچی پستان

اوس کے [illegible] ایک تھوڑی سی محل فرج میں سے نکلنا شروع ہوئی

[illegible] اوس میں سے ایک ذکر اور دو انثیین ظاہر ہوئے اور

[illegible] اور ۷۶۲ھ سات سو باسٹھ ہجری میں حسن ناصر مقتول ہوا

اور [illegible] بھائی اوس کا [illegible] مقرر ہوا اور اوس کا لقب منصور ہوا پھر بعد

اوس کے [illegible] ابو عبداللہ محمد بن المعتضد خلیفہ ہوا اور مدت خلافت اوسکی

چھتالیس برس [illegible] ہے اور اوس کے ایام میں ۷۶۴ھ سات سو چونسٹھ میں منصور محمد معزول

ہوا اور [illegible] جانشین شعبان بن حسن بن الناصر محمد بن قلاؤن قایم ہوا اور اوس کا

لقب ملک اشرف ہوا اور ۷۷۳ھ سات سو تہتر میں امیر سلطانی جاری ہوا کہ سادات

عمامہ سبز باندھیں تاکہ اور آدمیوں سے اونکو تمیز ہووے اور یہ امر اول احداث ہوا

اور اس باب میں ابو عبداللہ بن جابر الاعمی النحوی صاحب الفیہ نے لکھا ہے جعلوا لابناء

الرسول علامة ۔ ان العلامة شان من لم یشهر ۔ نور النبوة فی کریم وجوههم

یغنی الشریف عن الطراز الاخضر اور اوسی سال میں ابتداء خروج تمر لنگ ہوا جو وہ

تمام بلاد کو ویران کیا اور تمام ملکوں میں فساد کرنا شروع کیا یہاں تک ۸۰۷ھ آٹھ سو سات

میں فوت ہوا اور ۷۷۸ھ سات سو اٹھہتر میں اشرف شعبان فوت ہوا اور اوس کے

ف ذکر قصۂ عجیبہ [illegible]

ف [illegible]

ف [illegible] سادات

ف ابتدائے خروج [illegible]

قایم مقام فرزند اوس کا جو علی ہے سلطان قرار پایا اور لقب اوس کا منصور ہوا
اور ۷۸۲ھ سات سو بیاسی مین ملک حلب سے ایک خط آیا اور اوس مین یہہ مضمون
تھا کہ ایک امام نماز پڑھ رہا تھا اور ایک شخص اوس کے ساتھ لعب کرنا شروع کیا مگر نماز
اوسنے قطع نہین کیا یہانتک کہ سلام پھیرا پھر جبکہ وہ سلام پھیرا موخہ لعب کرنیوالیکا
خنزیر کا ہوا اور وہان سے دور تک بہاگا اس امر کا اشتہار تمام ملکون مین ہوا
ماہ صفر ۷۸۳ھ سات سو تراسی ہجری مین منصور مر گیا اور اوس کی جاے پر اوسکا
بہائی ابن اشرف قایم مقام اور لقب اوس کا صالح قرار پایا اور ماہ رمضان ۷۸۴ھ
سات سو چوراسی مین صالح معزول ہوا اور برقوق اوس کے قایم مقام ہوا اور لقب
اوس کا ظاہر ہوا اور یہہ اول سلاطین جراکسہ ہے پھر ۷۹۱ھ سات سو اکیانوے
مین برقوق معزول ہو کر مین محبوس ہوا اور حاجی صالح سلطنت کے طرف
عود کیا اور اوسی سنہ ماہ شعبان مین بامر نجم الدین طنبدی کے صلوۃ و تسلیم کے بعد
اذان کے ابتدا ہوئی اور پہر برقوق ۷۹۲ھ سات سو بیانوے مین قید سے نکلکر
سلطنت پر قایم ہوا پہر شوال ۸۰۱ھ آٹھ سو ایک مین وفات کیا اور اوس کی
جاے پر فرزند فرج نامی قایم ہوا اور اوس کا لقب ناصر ہوا پہر ۸۰۸ھ آٹھ سو
آٹھ ہجری مین معزول ہوا اور اوس کی جاے پر برادر اوس کا عبد العزیز قایم ہوا
اور بنام فرج کا اعادہ ہوا اور اوسی سال مین خلیفہ متوکل شب ۸۰۸ھ اٹھارہ دین
رجب کو وفات کیا جاننا چاہیے کہ خلیفہ متوکل چند بار معزول و منصوب ہوا اول
دفعہ ۷۷۹ھ سات سو انیاسی مین معزول ہوا اوسکی جاے پر مستعصم پندرہ دن ہوکر
پہر خلیفہ متوکل بحال ہوا پہر ۷۸۵ھ سات سو پچیاسی متوکل کو برقوق نے معزول کیا اور

ابتداء صلوۃ سے پہلے سلام کے بعد اذان کے

محمد بن ابراہیم بن مستمسک بن حاکم سے بیعت کیا اور لقب واثق باللہ رکھا پھر
واثق باللہ سترہوین شوال ۷۸۸ھ سات سو اٹھاسی کو وفات کیا پھر برقوق نے
مستعصم باللہ معزول سابق کو خلیفہ کیا پھر ۷۹۱ھ سات سو اکیانوے مین مستعصم کو
بھی معزول کیا اور متوکل بحال کیا اور متوکل تا دم مرگ خلیفہ رہا اور اوسکے عہد مین
شیخ سعد الدین تفتازانی اور بدر زرکشی اور حافظ زین الدین وفات پائے
الواثق باللہ عمر بن ابراہیم ولی العہد المستمسک بن حاکم بعد خلع متوکل شہر رجب ۷۸۵ھ
آٹھ سو پچیاسی مین اس سے بیعت ہوئی تا آنکہ وفات اوسکی ۸۰۸ھ آٹھ سو اٹھ ہجری مین
ہوئی مستعصم باللہ زکریا بن ابراہیم بن مستمسک باللہ یہہ خلیفہ بعد موت واثق برادر
اوسکے بیعت کیا گیا پھر مخلوع ہوا تا آنکہ وفات حالت خلع مین اوس کے ہوئے
المستعین باللہ ابو الفضل العباس ابن متوکل یہہ خلیفہ پہلے ۸۰۸ھ آٹھ سو آٹھ ہجری مین
بیعت خلافت ایام مین سلطان ملک ناصر فرج کے کیا مین بعد جبکہ سلطان شہید ہوا
محرم ۸۱۵ھ آٹھ سو پندرہ ہجری مین مستعین سے بیعت سلطنت مع خلافت ہوئے اور
یہہ امر نہایت شدت اور ضرورت کے وقت مین ہوا پھر خلیفہ مذکور نے عزل و نصب
اور سلسلہ اپنا جاری کیا وفات اوس کی ۸۳۳ھ آٹھ سو تینتیس ہوا المعتضد باللہ ابو
الفتح داود ابن المتوکل بعد خلع برادر اپنے کے خلیفہ ہوا در ۸۱۵ھ آٹھ سو پندرہ مین اور سلطان
اوس وقت مین موید تھا پھر سلطان محرم ۸۲۴ھ آٹھ سو چوبیس مین وفات کیا خلیفہ نے
اوسکے فرزند احمد کو سلطان کیا اور لقب اوس کا مظفر رکھا اور منتظم اوس کا
ططر کو کیا پھر ططر نے بیچ ماہ شعبان مین مظفر کو گرفت کیا خلیفہ نے ططر کو سلطان بنایا اور
لقب اوس کا ظاہر رکھا پھر ططر اوسی سال مر گیا ماہ ذیحجہ مین خلیفہ اوسکے فرزند محمد کو سلطان

وفات سعد الدین تفتازانی ۷۹۲

خلافت واثق باللہ

خلافت مستعصم باللہ ۷۸۸

خلافت مستعین باللہ ۸۰۸

خلافت معتضد باللہ ۸۱۵

کیا اور صالح اوس کا لقب اور تقدظم اوس کا برسبای کو کیا پہر برسبائی نے صالح کو خلع کیا اور
اوسکو معزول کیا اور خلیفہ برسبائی کو سلطان ربیع الثانی ۸۲۵ھ آٹہ سو پچیس مین کیا
پہر برسبائی نے ذی الحجہ ۸۴۱ھ آٹہ سو اکتالیس مین وفات کیا خلیفہ اوسکے فرزند یوسف کو سلطان
کیا اور لقب اوس کا عزیز [illegible] جقمق کو اوسکا منتظم مقرر کیا پہر جقمق نے سلطان عزیز
کو گرفتار کیا ۸۴۲ھ آٹہ سو بیالیس مین خلیفہ جقمق کو سلطان کیا اور لقب اوس کا [illegible] پہر
مقرر کیا اسی خلیفہ اوسکے عہد مین مقرر کیا اور [illegible] نیک [illegible] ردیہ [illegible]
سخی تہا علما کے ساتھ صحبت رکھتا وفات خلیفہ [illegible] ۸۴۵ھ آٹہ سو پینتالیس [illegible] ہوا
اور اوسکے عہد مین مجد شیرازی صاحب قاموس اور [illegible] جزری اور [illegible]
اور سراج قاری الہدایہ اور [illegible] بن مقری عالم یمن صاحب عنوان الشرف اور
بوصیری محدث وفات کیے المستکفی بامر اللہ ابو الربیع سلیمان بن المتوکل خلافت
اوس کو ولی عہدی معتضد باللہ سے حاصل ہوئی اور یہ معتضد کا بہائی حقیقی تھا
سیوطی لکھتے ہین کہ ولیعہد نامہ اوس کا میرے والد نے اوس کو لکہدیا اور
اپنے تاریخ مین عہد نامہ کو بعینہ نقل کیے مگر بباعث اختصار یہان نہین لکہا گیا یہہ خلیفہ
صالح دیندار عابد تہا کہ بہت عبادت الٰہی کرتا اور صلوۃ اور تلاوت قرآن بہت
ادا کرتا اور خاموشی اور گوشہ نشینی اوسکے مزاج مین بہت تہی اور نیک سیرت تہا
اور بہائی اوس کا جو معتضد تہا اوس کا مقولہ یہ تہا کہ جبسے وہ پیدا ہوا گناہ کبیرہ
کبہی بہی اوس سے دیکہا نہین اور ملک ظاہر اوس سے نہایت عقیدت رکہتا
سیوطی کہتے ہین کہ میرے والد اوس کے ایام مین تہے اور اون کا مرتبہ خلیفہ کے
پاس بہت تہا اور سیوطی کی پرورش اوسیکے پاس ہوئی اور کہتے ہین کہ میرے

[illegible] مستکفی [illegible] ۸۴۵
[illegible]

گمان میں یہ ہے کہ بعد عمر بن عبد العزیز کے کوئی زیادہ عبادت کرنے والا اس خلیفہ سے
نہیں تھا وفات اوسکی روز جمعہ سلخ ذیحجہ ٨٥٥ھ آٹھ سو پچپن میں ہوئی سیوطی لکھتے
ہین کہ میرے والد اوس کے بعد چالیس روز سے زیادہ نہیں زندہ رہے اور
سلطان میرے والد کے جنازے کے ہمراہ دفن تک تھا اور جنازے کو بنفس خود
اوٹھایا القاسم بامر اللہ ابو البقا حمزہ بن المتوکل اپنے برادر مستکفی کے بعد خلیفہ
ہوا یہ خلیفہ قوی صاحب ہمت تھا خلاف اور برادرون کے اور اوسکے عہد میں
ملک مصر حقمق اول ٨٥٧ھ آٹھ سو ستاون میں فوت ہوا خلیفہ نے اوس کے فرزند
عثمان کو اوس کا خلیفہ کیا اور لقب اوس کا منصور کہا پھر بعد ڈیڑھ ماہ کے اینال نے
منصور کو گرفت اور معزول کیا پھر خلیفہ نے اینال کو ربیع الاول میں سلطان کیا
اور لقب اوس کا اشرف رکھا پھر اشرف اور خلیفہ کے درمیان کچھ رنج واقع ہوا
اشرف نے خلیفہ کی خلع خلافت کیا جمادی الاول ٨٥٩ھ آٹھ سو انسٹھ میں اوسکو
اسکندریہ کو بھیجا پھر ٨٦٣ھ آٹھ سو تریسٹھ میں وفات اوس کی ہوئی سیوطی
لکھتے ہیں کہ اوس کے ایام میں میرے والد اور علاء قلقشندی رحلت کئے مستنجد
باللہ خلیفہ المظفر یوسف بن المتوکل بعد معزولی اپنے برادر کے خلیفہ ہوا اور سلطان
اوس وقت میں اشرف اینال تھا پھر وہ آٹھ سو پینسٹھ میں وفات کیا اس خلیفہ نے
اوس کے فرزند احمد کو سلطان کیا اور لقب اوس کا مؤید کہا پھر خشقدم ماہ رمضان
اوسی سال میں مؤید کو گرفت کیا خلیفہ نے خشقدم کو سلطان کیا اور لقب
اوس کا ظاہر رکھا یہان تک کہ خشقدم ٨٧٢ھ آٹھ سو بہتر میں مر گیا خلیفہ نے بلبائے
کو سلطان کیا اور اوس کا لقب ظاہر کہا دو ماہ کے بعد لشکر نے اوس پر

خلافت قاسم بامر اللہ

خلافت مستنجد باللہ ١٢

حملہ کئے خلیفہ نے سلطان العصر قایتبائی کو سلطان قرار دیا اور لقب اوس کا اشرف
مقرر ہوا اوسکی سلطنت دبدبہ کی مقرر ہوئی کہ اس طور پر کہ سلطنت ناصر محمد بن قلاون
سے اس تک کسی کو نہین ہوئی پھر وفات خلیفہ مستنجد باللہ چودہوین محرم ۸۷۲ھ
آٹھہ سو بہتر ہجری کو ہوا متوکل علی اللہ ابو العز عبد العزیز بن یعقوب بن متوکل
علی اللہ بعد موت مستنجد باللہ کے خلیفہ ہوا اور عہد مین ایسے خلیفہ کے سال
اول خلافت یعنی آٹھہ سو چوراسی مین سلطان ملک اشرف ملک حجاز کو حج کیواسطے
گیا کہ کوئی سلطان سو برس کے زمانہ سے نہین گیا پھر سلطان موصوف پہلے
زیارت مدینہ طیبہ سے مشرف ہوا اور وہان چھہ ہزار دینار خیرات کیا پھر مکہ معظمہ مین
آیا اور پانچ ہزار دینار صرف کیا اور مدرسہ جو مکہ معظمہ مین بنایا گیا اوس مین
ایک شیخ اور صوفیہ مقرر کیا اور اوسیکے عہد مین خبر پہونچی کہ سلطان محمد عثمان
شاہ دوم وفات پائے اور دو فرزند اون کے سلطنت پر جنگ کئے پھر وہ
دو فرزندون سے ایک دوسرے پر غالب ہوا اور سلطنت پر قرار
پایا اور دوسرا مصر مین آیا سلطان مصر نے اوسکی نہایت تعظیم پھر وہ ملک
شام سے ملک حجاز کو واسطے حج کے گیا اور اوسی سن ماہ شوال مین خطین
مدینہ طیبہ سے آئے اس مضمون سے کہ تیرہوین رمضان شریف کو منارہ اذان
پر بجلی گری اوس سے وہ منارہ اور سقف ہائے مسجد اور خزانے اور کتابین
سب جل گئے سوائے دیوارون کے کچھ باقی نہین رہا اور یہ امر بڑا ہولناک
ہوا وفات خلیفہ متوکل علی اللہ کا روز چہارشنبہ سلخ محرم سنہ ۹۰۳ھ نو سو تین مین
ہوا اور ولی عہد اپنا خلافت مین اپنے فرزند یعقوب کو کیا اور لقب اوس کا

خلافت متوکل علی اللہ

مستمسک باللہ رکہا نام اوس کا ابو نصر بن عبد العزیز خلیفہ متوکل جیسے اللہ خلیفہ ہوا
یہ خلیفہ نہایت دیندار صالح تھا وفات اوس کی بیسویں ربیع الثانی سنہ ۹۲۷ھ نو سو
ستائیس ہجری کو ہوئی پہر المتوکل اللہ محمد بن یعقوب خلیفہ مستمسک باللہ بعد
وفات اپنے والد کے ہوا اور وہ آخر خلفائے عباسیہ ہے بلکہ وہ آخر خلفائے
دنیا ہے کہ بعد اوس کے نام خلافت دنیا سے اوٹھہ گیا جسوقت کہ سلطان
سلیم خان عثمانی رومی دیا ... سنہ ۹۲۲ھ نو سو بائیس میں قابض ہوا متوکل علی اللہ
کو بدلے میں اوس کے والد کے گرفت کیا اور روم کو لیجا کر قید کیا اور والد متوکل کو
جو مستمسک تھا بسبب کبر سنی کے چھوڑ دیا پہر جب کہ خلیفہ موصوف کی عمر اخیر ہوئی
سنہ ۹۲۶ھ نو سو چھبیس میں چھوڑ دیا اور اوس کے واسطے ساٹھ درہم عثمانی روزینہ
مقرر کیا پہر خلیفہ موصوف مصر میں عود کیا اور مصر میں رہا یہانتک کہ بارہویں
شعبان سنہ ۹۴۵ھ نو سو پینتالیس ہجری کو وفات کیا اور دو فرزند عمر اور عثمان کو چھوڑا
پہر خلیفہ نہیں ہوئے اور یہہ سب خلفا نسل سے ابی جعفر منصور کے ہیں جبکہ
سلطان سلیم خان عثمانی رومی نے ملک مصر لیا آج تک تخت سلطنت رومی
عثمانیہ ہے صاحب کتاب شجرہ نبویہ لکہتے ہیں کہ تمام خلفا ستر شخص ہیں پانچ
اون میں سے خلفائے راشدین امام حسن علیہ السلام تک کہ خلافت اونکی
جمیع ممالک مفتوحہ اسلام میں ہوئی اور عبد اللہ بن الزبیر غاصب کہ مکہ معظمہ میں ہوئے
اور خلفاء بنی امیہ چودہ شخص ہیں اور خلفاء عباسیہ باون شخص ہیں سینتیس
اون میں سے ملک عراق میں اور [illegible] مصر میں اور صاحب شجرہ نبویہ
جس کتاب سے نقل کرتے ہیں مصنف اوس کتاب کا ایام میں مستنجد باللہ

ف خلافت مستمسک باللہ سنہ
ف خلافت متوکل علی اللہ ثانی سنہ
ف بر سلب خلافت عباسیہ تحت سلطان سلیم خان رومی عثمانی سے جب سلطان روم خان سلیم کے

تھا بنا استعانت باللہ کے تین خلیفہ عباسی مصر مین ہوئے پس مجموعہ خلفاے
عباسیہ مصر مین سولہ اور مجموعہ کل خلفا تریسٹھ ہوئے تھین جاننا چاہیئے کہ ملک
مصر اجلہ بلاد اسلام سے ہے اور قرآن شریف مین اوس کا ذکر وارد ہوا اور وہ
موطن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام شامل موسے اور ہارون اور ابراہیم خلیل
اور اسمعیل اور یعقوب اور یوسف اور یوشع ابن نون اور دانیال اور ادریس
اور لقمان علی نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام شہر ہناس
مین کہ جو حوالی مصر کے پیدا ہوئے اور چودہ فرعون ہوئے والی مصر ہوئے
کہ عمر اونکی دو سو برس سے کم اور چھ سو برس سے زاید نہین تھے اور بدتر اون کا
سب کا فرعون موسے ہے کہ موسے علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ سے ہلاک
ہوا اور فرعون موسے کہ نام اوس کا ولید بن مصعب تھا بادشاہون کی اولاد سے
نہ تھا بلکہ عطار ملک اصفہان تھا جبکہ وہ مفلس ہوا اور قرض اوسپر غالب ہوا
بھاگ کر مصر مین آیا سنا کہ بادشاہ مصر لہو لعب مین ہے کسی ایک حیلہ سے
قربت بادشاہ مصر کی پیدا کیا بادشاہ کو اوس کی تدبیر پسند آئی اوسے اپنا وزیر
بنایا جبکہ وزیر ہوا عدالت اور سخاوت اختیار کیا کہ رعایا اوس سے راضی
ہی پھر جبکہ بادشاہ مصر وفات پایا فرعون قائم مقام بادشاہ مصر ہوا اور اوسکی
بہت بڑی عمر ہوئی اخیر مین شیوہ کبر اختیار کیا اور دعوے الوہیت کا
کیا رعایا اوس کے خوف سے اطاعت کرتے جبکہ موسی علیہ السلام مبعوث ہوئے
منکر نبوت موسی ہوا اور واسطے معجزہ موسے کے دو لاکھ بیاسی ہزار ساحرین
کو طلب کیا بوقت مقابلہ عصا موسے نے تمام سحر اون کا باطل کیا پھر واسطے

ف ذکر فضائل ملک مصر

ف ذکر تولد عیسی علیہ السلام کی والی مصر مین

ف تعداد فرعونونکا جو مصر مین ہوئے

ف ذکر فرعون موسے کا

ف ابتداء احوال فرعون موسے کا

ف تعداد ساحرونکی جو واسطے مقابلہ موسی علیہ السلام کے آئے تھے

طلب موسی علیہ السلام کے بالشکر عظیم تعاقب موسی علیہ السلام کا کیا کہ بعض
لشکر سے کہ ایک قطعہ اوس کا مقدمۃ الجیش کہتے ہین سترہ لاکھ تہا سوای
وسطی اور لشکر ہر دو جانب اور لشکر پس کہ اوس کا حساب نہین اور اوس کے
لشکر مین محض اسپ سیاہ رنگ کے ستر ہزار تھے اور ایک روایت مین ایک
لاکھ اسپ تمام اقسام کے رنگ کے تھے اور عمر تمام لشکریون کی تیس برس سے
کم اور چالیس برس سے زیادہ نہین تھی اور موسی علیہ السلام کو حق تعالی رود
نیل سے نجات دیا اور فرعون کو مع لشکر غرق کیا اور شہر مصر ہمیشہ جائے
حکما اور علما کی رہی چنانچہ مسکن سکندر بھی مصر رہا اور اوسنے تین شہر تیار کیا
ایک اسکندریہ کہ قریب مصر مشہور ہے دوسرا اسکندریہ کہ بلاد جون مین
ہے تیسرا اسکندریہ کہ بلاد روم مین بنا ہے اور شہر سمرقند اور ابرج کو بنا کیا
اور مصر سے حکماء طب و ہندسہ و کیمیا و علم نجوم اور حساب اور مساحات کو بلایا
اون حکما مین سے افلاطون اور بطلیموس اور سقراط اور جالینوس ہین پہر
بادشاہ مصر اور بادشاہ روم اور بادشاہ فارس نے جمیع بلاد پر غلبہ کئے یہانتک
کہ بادشاہ مصر نے بادشاہ فارس کسرے اور بادشاہ روم ہرقل کو کچہ ایک دنیا
ٹہیرا کر صلح کیا اور اسی طور پر نو سال معاملہ جاری رہا بعد اوس کے بادشاہ
روم بادشاہ فارس پر غلبہ کیا ملک شام سے نکال دیا اور کل زر صلح
خود لیتا رہا اور یہہ واقعہ زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم من حدیبیہ ماہ
ذی قعدہ سنہ ٦ ہجری مین واقع ہوا کہ اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قریش سے بیعت بزیر درخت لے رہے تھے اور ابتدا عمر زمانہ حضرت مین

ف تعداد لشکر کا جو واسطے تعاقب موسی علیہ السلام کے ہمراہ فرعون کے تہا

ف ذکر اس امر کا کہ علماء مصر مین افلاطون و بطلیموس و سقراط و جالینوس ہوئے ہین

جانب ہرقل سے صاحب مقوقس تھا کہ حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ
مراسلہ حضرت کا ہرقل اور عبادہ ابن اللہ بن رضی اللہ عنہ مراسلہ حضرت کا
بجانب مقوقس لے گئے مقوقس نے بنا نامہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مع ہدایا قباطی مصر اور شہد اور خچر اور حمار اور ماریہ القبطیہ رضی اللہ عنہا والدہ
حضرت سیدنا ابراہیم فرزند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدمت مبارک میں
حضرت کے بھیجا لیں ملک مصر تا مدت حیات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور مدت خلافت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور شروع زمانہ خلافت سیدنا
عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مقوقس کے رہا پھر غرہ ماہ محرم سنہ ۲۰ میں ہجری میں
عہد خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں ملک مصر فتح ہوا اور طرف سے
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عمرو ابن العاص نائب مصر اور اقالیم متعلقہ مصر
ہوئے اور خلافت میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے معزول ہوئے پھر عبداللہ
ابن ابی السرح العامری رضی اللہ عنہ والی مصر ہوئے اور انہوں نے
فتح ملک افریقیہ اور بلاد مغرب کیئے بعد اوس کے قیس ابن السعد عہد خلافت
سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے والی مصر ہوئے بعد وفات اون کے فرزند
ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ جناب مرتضی کے جانب سے والی مصر ہوئے
پھر عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ جانب معاویہ ابن ابی سفیان کے والی مصر ہوئے
بعد وفات اون کے عقبہ ابن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ والی مصر کے بعد معزولی
اون کے مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ والی مصر ہوئے اور بعد دو سال حلت
معاویہ رضی اللہ عنہ کے وفات کے پھر سعد بن یزید الازدی جانب یزید کے

ف / ذکر تاریخ فتح مصر کی جو زمانہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں ہوا سنہ ۲۰

ف / اسما اون خلفا کے جو عہد خلافت راشدین میں مصر میں بھیجے

ف / اسما اون خلفا مصر کے بعد خلفا راشدین جو بنی امیہ سے ہوئے

والی مصر ہوئے بعد معزولی اون کے عبد الرحمن بن عتبہ ابن جحدم
جانب سے عبد اللہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کے والی مصر ہوئے یہان تک کہ
مروان نے سنہ ۶۵ پینسٹھ ہجری مین مصر مین داخل اور اون کو مال کثیر دے کر
ملک حجاز مین بہیجا اور اپنے فرزند عبد العزیز ابن مروان کو والی مصر کیا بعد
اون کے عبد اللہ ابن عبد الملک بن مروان جانب سے عبد الملک والد اپنے
کے والی مصر ہوئے بعد معزولی اون کے قرہ بن شریک والی مصر ہوئے
پہر ایوب بن شرحبیل جانب عمر ابن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے والی مصر
ہوئے بعد معزولی اون کے بشیر ابن صفوان جانب سے یزید بن عبد الملک
کے والی مصر ہوئے پہر حنظلہ بن صفوان والی مصر ہوئے بعد عزل اون کے
محمد بن عبد الملک بن مروان جانب سے اپنے بہائی یزید ابن عبد الملک کے والی
مصر ہوئے یہان تک کہ ہشام نے اون کو معزول کیا اور حر بن یوسف بن یحیی
بن الحکم ابن العاص کو اپنے جانب سے والی مصر کیا بعد استعفا اون کے
حفص بن الولید دو ماہ جانب سے ہشام کے والی مصر ہوئے بعد معزولی اون کے
عبد الملک ابن ابی رفاعہ والی مصر ہوئے بعد وفات اون کے ولید
بن رفاعہ جانب سے ہشام کے والی مصر ہوئے بعد وفات اون کے
عبد الرحمن ابن خالد بن مسافر بن ثابت جانب سے ہشام کے والی مصر ہوئے
پہر عیسی ابن عطا والی مصر ہوئے بعد معزولی اون کے حسان بن عتاہیہ
والی مصر ہوئے بعد عزل اون کے حفص ابن الولید سہ بارہ والی مصر ہوئے
پہر حوثرت بن سہیل العجلانی والی مصر ہوئے بعد عزل اون کے مغیرہ

ابن عبد الملک والی مصر ہوئے پھر عبد الملک بن مروان موسے والی مصر ہوئے
اور پھر سنہ ۱۳۱ ایک سو اکتیس ہجری مین دولت بنی امیہ تمام ہوئی اور نائبین
بنی امیہ مصر چھبیس رہے اور سنہ ۱۳۲ ایک سو بتیس ہجری مین دولت عباسیہ
شروع ہوئی پہلا والی مصر خلفاء عباسیہ کی طرف سے اباعون ہوا پھر عہد منصور
مین موسے بن کعب ہوا پھر اشعث الواعی پھر حمید بن قحطبہ والی مصر ہوا پھر
موسے بن علی بن رباح اللخمی والی مصر ہوا اور بعد وفات منصور کے ایک سال
تک رہا پھر معزول ہوا پھر جانب سے مہدی ابن منصور کے ابوضمرۃ محمد بن سلیمان
والی مصر ہوا پھر موسے ابن علی دوبارہ والی مصر ہو کر معزول ہوا پھر عیسی ابن لقمان
والی مصر ہو کر معزول ہوا پھر ابوقطیفہ اسماعیل والی مصر ہو کر معزول ہوا پھر ابراہیم
بن صالح بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم والی مصر ہو کر معزول ہوئے
پھر موسے بن مصعب والی مصر مقتول ہوئے پھر فضل ابن صالح عباسی والی
مصر ہو کر بوقت ہادی خلیفہ عباسی کے معزول ہوئے پھر علی بن سلیمان
عباسی ہادی کے طرف سے والی مصر ہو کر ہادی کے وقت مین معزول ہوئے
پھر مسلمہ بن یحیی والی مصر ہو کر معزول ہوا پھر محمد پھر داود بن یزید والی مصر ہوئے
پھر عود موسے بن عیسی کا پھر عود ابراہیم بن صالح کا ثانیاً ہوا اور بعہد
ہارون رشید کے معزول ہوا پھر عمر ابن مہران والی مصر ہوا پھر ابراہیم بن
بن صالح ثانیاً عود کیا پھر عبد اللہ بن زبیر پھر اسحاق بن سلیمان والی مصر
ہو کر پھر معزول ہوئے پھر ہرثمہ ابن اعین والی مصر ہو کر بعد عزل بجانب
افریقیہ بھیجے گئے پھر عبد الملک بن صالح عباسی پھر عبید اللہ بن مہدی سے

ذکر سلسلہ اولین خلفاء [illegible] جو عباسیہ [illegible] خلفاء [illegible] [illegible]

برادر ہارون رشید پہر عیسی بن عیسی پہر عبد اللہ بن مہدی سے ثانیاً پہر اسمٰعیل
بن صالح عباسی پہر لیث بن الفضل بوقت ہارون رشید پہر احمد بن اسمٰعیل
پہر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم الامام عباسیہ پہر حسین بن جمیل اردمی پہر خصیب
بن عبد الحمید پہر حسین بن جمیل ثانیاً پہر مالک بن دلہم یہہ بارہ شخص ہارون
رشید کے طرف اسی کے منصوب اور معزول ہوئے پہر حسن بن تختاج بوقت
ہارون رشید کے والی مصر ہوکر بوقت امین کے معزول ہوا پہر حاتم بن
ہرثمہ بن اعین کے بعد جابر بن الاشعث زمانہ امین میں معزول او ر یزید
ہوئے پہر ہرثمہ ابن اعین والی مصر ہوئے اور اون کے جانب سے عباد بن
محمد نائب مصر ہوئے پہر مطلب ابن عبد اللہ خزاعی والی مصر ہوا پہر عباس
بن موسی پہر مطلب ثانیاً یہہ تینون شخص مامون کے جانب سے والی مصر
اور معزول ہوئے پہر سری ابن حکم جانب مامون کے والی مصر ہوئے
پہر محمد ابن سری پہر عبید اللہ بن سری برادر اون کا والی مصر ہوا اور
اوسکو عبد اللہ بن طاہر نے معزول کیا اس سے یہ بات پائی جاتی ہے
واللہ اعلم جانب مامون سے والی مستقل عبد اللہ طاہر تہا اور عبد اللہ
طاہر کے طرف سے سری بن حکم تہا پہر عباد بن ابراہیم جانب سے عبد اللہ
طاہر کے پہر عیسی بن یزید الجلودی کے طرف سے عبد اللہ طاہر کے والی مصر
ہوا پہر مامون نے عبد اللہ طاہر کو معزول کیا اور ابو اسحاق المعتصم اپنے
برادر کو والی مصر و شام کیا اور ابو اسحاق نے کیدر ثانی کو نائب شام
او ر مصر اپنا کیا جبکہ کیدر نے وفات پائی پہر نصر بن عبد اللہ مظفر نام والی مصر ہوا

موسے بن ابی العباس ہاشمی پہر مالک ابن کیدر برادر مظفر یہ تینوں شخص
ابو اسحاق معتصم کے وقت مین والی مصر اور معزول ہوئے پہر وراق اشناس
مولی معتصم والی مصر ہوا اور وفات پایا پہر علی ابن یحیی ارمنی پہر عیسی بن
منصور واثق باللہ کے طرف سے والی مصر اور معزول ہوا پہر آناخ جانب سے
متوکل کے پہر منصور بن متوکل جانب سے اپنے والد کے والی مصر ہوئے
اور اوسکے وقت مین بلاد مشرق اور مغرب اور غیر ذالک اوسکے ضم کئے گئے پہر
یزید ابن عبد اللہ والی مصر ہوا پہر منتصر باللہ خلیفہ کے جانب سے یزید والی مصر
ہوا یہان تک معتز باللہ نے اوس کو معزول کیا پہر مزاحم بن خاقان پہر
احمد بن مزاحم پہر احمد بن طولون جانب سے معتز باللہ کے والی مصر ہوا اور
اپنے تئین سلطان مصر کہلایا اور دائرہ اطاعت خلفاء عباسیہ سے اپنے تئین
خارج کیا اور جو مکان کہ دار نیابت خلفاء عباسیہ کا مصر مین تھا اوسکو چھوڑکر
اپنے واسطے دوسرا مکان بنایا پہر اوس کا فرزند ابو الجیش خمارویہ والی مصر
ہوا اور مقتول ہوا پہر فرزند اوس کا ابو العساکر جیش والی مصر ہوکر مقتول ہوا
پہر ابو موسے ہارون برادر اوس کا ابو المغازی شیبان بن احمد طولون والی
مصر ہوا اور دولت استقلالیہ اونکی مصر سے جاتی رہی اور مدت دولت استقلالیہ اونکی
سینتیس سال تہی پہر نیابت عباسیہ عہد خلافت مکتفی باللہ مصر مین عود کی اور عیسی النوشری
نائب مصر ہوا پہر تکین المعتضدی عہد خلافت مقتدر باللہ مین والی مصر ہوا پہر الحسن
ابی عور الرومی پہر تکین معتضدی نے عود کیا اور معزول ہوا پہر ہلال بن بدر والی مصر ہوا
اور معزول ہوا پہر احمد بن کیغلغ والی مصر ہوا پہر تکین المعتضدی ثالثاً عود کیا پہر محمد بن طغج اخشید

کہ اوس کا نام مطیع اللہ کی خلافت اور کنیت اوس کی ابو بکر تھی والی مصر ہوا پھر
احمد بن کیغلغ والی مصر ہوا پھر اخشید غالب ہوا اور احمد بن کیغلغ سے نیابت مصر چھین
لیا پھر راضی باللہ خلیفہ عباسی کے طرف سے نیابت مصر اوس کو پہونچی پھر ابو القاسم فرزند
اوس کا والی مصر ہوا پھر ابو الحسن برادر اوس کا والی مصر ہوا پھر کافور کنیت اوس کی ابو
المسک الاخشیدی تھی اور وہ عبد حبشی فرضی یعنی خوجہ تھا والی مصر ہوا پھر
ابو الفوارس احمد علی عیسے بن الاخشید والی مصر ہوا اور ۳۵۸ھ تین سو اٹھاون ہجری مین
دولت اخشیدیہ اور نیابت عباسیہ مصر سے زایل ہوئی اور دولت فاطمیہ عبیدیہ مصر مین
آئی یہ لوگ دعوے سلطنت استقلالیہ مصریہ کیے اور اس دولت کو عبیدیہ اسواسطے
کہتے ہین کہ اول خلیفہ اون کا عبید اللہ مہدی ہوا اور دولت فاطمیہ اسواسطے کہتے ہین کہ
وہ لوگ اپنے تئین منسوب خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے طرف کرتے ہین
مگر اکثر مورخین لکھتے ہین کہ وہ لوگ اولاد سے حسین بن محمد بن احمد القداح سے تھا
کہ وہ یہودی یا مجوسی تھا اور وہ لوگ اپنے تئین خلفا اور امیر المومنین نام رکھے تھے اور
دعوے اون کا باطل ہے اسواسطے کہ خلافت عباسیہ بغداد مین اوس وقت قایم
تھی اور بحسب شرع شریف کے ایک وقت مین دو خلیفہ جایز نہین بلکہ خلیفہ ثانی
باطل ہے اور اون کے زمانے مین خطبہ اسلامیہ دو قسم ہوئے بلاد مغرب مین اور
حرمین شریفین اور مصر مین خطبہ معز عبیدی کے نام سے پڑھا جاتا اور بغداد شریف اور حلب
اور عمال شریف تک خطبہ مطیع اللہ خلیفہ عباسی کے پڑھے جاتا اور ابتدا دولت فاطمیہ کے
عبید اللہ مہدی سے ہے کہ بلاد مغرب مین پچیس سال اور تین ماہ خلافت کیا پھر
فرزند اوس کا قایم بامر اللہ بارہ سال سات ماہ تک خلافت کیا پھر منصور اسماعیل فرزند

ذکر ابتداء دولت فاطمیہ عبیدیہ کا مصر مین سنہ

ذکر اسامی خلفائے فاطمیہ عبیدیہ مین سے

اوس کا صاحب افریقیہ والی مغرب ہوا ارادہ مہدی باللہ اور اوس کے فرزند قایم بامر اللہ
کا تھا کہ مصر کو لیوے چنانچہ اسی ارادہ سے لشکر بھیجا مگر فتح حاصل نہین ہوئی لیکن
قایم بامر اللہ چند قریہ والی مصر کے مثل اسکندریہ اور اکثر بلاد صعید کو لیا پھر بیرہ یعنے
پوتہ معز لدین اللہ ابو تمیم کہ وہ بھی رافضی تھا جوہر قائد کو ہمراہی ایک لاک لشکر کے
بھیجا اور بغیر جنگ مصر کو لیا اور ۳۵۸ھ تین سو اٹھاون ہجری مین بنا قاہرہ مصر اور جامع
ازہر کہ اب تک مصر مین مشہور ہے اور بنا دار الامارہ کے جانب مصروف ہوا اور
۳۶۱ھ تین سو ایکسٹھ ہجری مین بنا جامع ازہر تمام ہوئی اور جوہر قائد کہ وہ بھی رافضی
مذہب تھا موذنین کو حکم دیا کہ اذان مین بجائے حی علی الصلوۃ کے حی علی
خیر العمل کہین اور ۳۷۰ھ تین سو ستر ہجری مین شہر دمشق مین موذنین کو اعلان کیا کہ
حی علی خیر العمل بامر المعز کہین اس وقت بلاد مصر اور شام اور حجاز اور مصر
اور مغرب اور صقلیہ بنی عباس کے دست تصرف سے گئے اور ۳۶۲ھ تین سو باسٹ
ہجری مین معز لدین اللہ ایک ہزار تین سو شتر باطلا کے سات داخل مصر ہوا
بعد اوس کے عزیز ابو النصر فرزند اوس کا والی مصر ہوا اوس کے وقت مین حلب
اور حمص فتح ہوا اور اوس کے نام سے موصل اور یمن مین خطبہ پڑھے گیا پھر حاکم بامر اللہ
ابو علی منصور بن معز لدین اللہ برادر اوس کا والی مصر ہوا پھر ظاہر الاعز لدین اللہ
ابو الحسن والی مصر ہوا اور اوس کے عہد مین سلطنت فاطمیہ عبیدیہ ضعیف ہوگئے اور اکثر
بلاد شام اون کے ہات سے گئے پھر فرزند اوس کا مستنصر باللہ ابو تمیم والی مصر ہوا
کہ عمر اوس کی سات برس کی تھی اور ساٹھ سال تک خلافت کیا مگر وہ اپنی خلافت
مین سوائے لہو ولعب کے کچھ شغل نہین رکھا اس باعث سے وزیران اوس کے اوسپر

غالب تھے اور عہد مین اوس کے ۴۶۳ھ چار سو تریسٹھ ہجری مین تمام ملکون سے حج معطل رہا اور ملک مغرب مین اوس کے نام سے خطبہ موقوف ہو کر بنی عباس کے نام سے خطبہ جاری ہوا اور حرمین شریفین مین بھی ایسا ہی واقع ہوا اور دمشق مین حی علی خیر العمل اذان سے موقوف ہوئے پھر مستعلی باللہ ابو القاسم احمد والی مصر ہوا اور اوس کے وقت مین ملک شام اور بیت المقدس اہل فرنگ کے ہاتھ مین گیا پھر فرزند اوس کا آمر باحکام اللہ والی مصر ہوا اوس کے وقت مین ہردوئل بادشاہ فرنگ مصر لینے کا ارادہ کیا مگر اوس کے رفقاء اوسکو ہلاک کئے پھر حافظ لدین اللہ عبد المجید بن محمد المستنصر ابن عم عام باحکام اللہ والی مصر ہوا پھر ظاہر باعداء اللہ اسمٰعیل بن حافظ لدین اللہ والی مصر ہوا پھر فائز بنصر اللہ عیسی ابن طاہر باعداء اللہ والی مصر ہوا پھر عاضد لدین اللہ عبد اللہ بن یوسف بن حافظ لدین اللہ والی مصر ہوا اس شخص پر دولت فاطمیہ تمام ہوئی جمیع مدت سلطنت اون کی دو سو چھہ تیس سال رہی اور تعداد خلفاء فاطمیہ عبدیہ گیارہ نفر ہین اور تاریخ موت عاضد لدین اللہ اور انقضاے دولت فاطمیہ اکیسوین محرم ۵۶۷ھ پانسو ستاسٹھ ہجری ہے یا ۵۶۶ھ پانسو چھیاسٹھ ہجری ہے باختلاف روایات اور یہہ تمام لوگ رافضی تھے بلکہ اسلام سے بے بہرہ تھے کہ زنا اور قتل کو جائز جہاج سمجھتے اور طریقہ زندیقہ اختیار کئے تھے پھر دولت کرد یہ ایوبیہ مصر مین آئی کہ طریقہ اون کا نہایت درست تھا اور سبب دولت ایوبیہ کا یہہ ہوا کہ جب وقت فاطمیہ ضعیف ہوئے مستضی باللہ خلیفہ عباسی نے ملک ناصر الیوسف ابن ایوب کو ہر بلاد شام اور مصر کا لکھکر حکم ہوا کہ بجانب ملک شام دیا اور لقب اوس کا ملک عادل رکھا پس ناصر مذکور نے ملک نور الدین

ذکر انقضاء دولت فاطمیہ مصر

ذکر سبب دولت ایوبیہ خلفاء عباسیہ کا

ایک تنبیہ ترتیب سے ہی ایسی بیان سلطنت

محمود بن زنگی کے سات بلاد مصر اور شام کے طرف جا کر بیت المقدس کو اور بلاد شام کو اہل فرنگ کے ہاتھ سے لیا اور صلاح الدین مذکور نہایت صاحب صلاح اور زاہد و صاف حمیدہ تھا کہ اب تک اوس کی خیرات جاری ہے اور اذان مین حی علی خیر العمل کہ بدعت پیدا کی ہوئی خلفاء فاطمیہ عبیدیہ کی تھی اوسنے موقوف کیا اور بہت سے بدعات اور امور خلاف شرع شریف کو قلع و قمع کیا کہ بیان اوس کا طویل ہے اور بنی عباس کے نام سے بلاد مصر اور شام مین خطبہ تجدید کیا و دولت ایوبیہ کردیہ عماولیہ اوس کے سات منسوب ہے پھر فرزند اوس کا ملک منصور والی مصر ہوا پھر ملک عادل سیف الدین ابوبکر ابن ایوب والی مصر ہوا کہ لقب اوس کا کامل تھا اور اوس کے واسطے مع فرزند اوس کے خطبہ مین دعا کہی جاتی تھی پھر فرزند اوس کا ناصر الدین کامل والی مصر ہوا اوس نے امام شافعی کا قبہ تیار کیا پھر فرزند اوس کا عادل ابوبکر والی مصر ہوا پھر ملک صالح نجم الدین ایوب بن کامل پھر فرزند اوس کا توران شاہ والی مصر ہوا پھر شجرۃ الدولہ کنیز سریہ ملک صالح کی والدہ خلیل والیہ مصر ہوئی اور دولت ایوبیہ یہان تک تمام ہوئی پھر دولت ترکیہ مصر مین آئی اور ابتدا اس دولت کی ربیع الاول ۶۴۸ھ چھ سو اڑتالیس ہجری سے ہے اول دولت ترکیہ کا ملک معز عزالدین ایبک ترکمانی صالحی ہے اوس کے وقت مین عدن اور مدینہ طیبہ مین آتش ظاہر ہوئی اور مسجد نبوی مین آتش زدگی بسبب بجلی کے لاحق ہوئی پھر ملک منصور نورالدین علی فرزند ملک المعز کا والی مصر ہوا اوس کے وقت مین قوم تتار بباعث فریب وزیر رافضی کے بغداد کو لیا اور خلیفہ بغداد مستعصم باللہ کو قوم تتار قتل کر گئے اور خلافت عباسیہ بغداد جاتی رہی اور لوگ بلا خلیفہ ماندے تین سال تک بے رئیس رہے پھر ملک

بیان انقضاء دولت ایوبیہ

ابتداء احوال دولت ترکیہ

مظفر قطز المعزی والی مصر ہوا پہر ملک ظاہر رکن الدین بیبرس بند قداری صالحی والی مصر ہوا اور وہ بہت صاحب اوصاف حمیدہ تہا کہ جامع کبیر اور مدرسہ اور بہت پل اور قلعے وغیرہ بنا کیا اور اوسکے وقت مین بہت فتوحات بلاد ہوے کہ قبل اوس کے کسی سلاطین کے وقت مین نہین ہوئے اور اوس نے فتح روم کیا اور تاج پہنا اور اوسکے نام سے دینار اور درہم سکہ ہوئے اور اوقاف کثیرہ جاری ہوئے اور اوس کے وقت مین امام نووی تہے اوس نے پہلے اون کو اخراج کا حکم دیا بعد حکم عود کا دیا اور اوس کے وقت مین محمل اور کسوت کعبہ قاہرہ سے جاری ہوئے اور اوس کے وقت مین خلیفہ عباسی مستنصر باللہ تتار کے ہاتہ سے گریزان ہوکر مصر مین آیا اور ملک رکن الدین نے خلیفہ کے ہاتہ پر بیعت کیا اور خلیفہ با ساز و سامان و لشکر کے بغداد کو بہیجا پہر تتار نے خلیفہ مذکور کو قتل کیا مدت خلافت اوس کی سترہ سال اور اڑہائی ماہ ہے وفات اوس کا ستائیسوین محرم سنہ ۶۷۶ چہہ سو چہتر کو ہوا پہر حاکم بامر اللہ ابن مسترشد باللہ خلیفہ عباسی مصر مین آیا ملک ظاہر مذکور نے اوس سے ملاقات کیا خلیفہ مذکور نے لقب ملک ظاہر رکن الدین قسیم امیر المومنین رکہا کہ یہ اعلے القاب ہے اور اوس کے وقت مین قاضی چارون مذہب کے مقرر ہوئے کہ یہ امر قبل اوس کے نہین ہوا بعد وفات ایک شخص نے اوسکو خواب مین دیکہہ کر حال اوس کا پوچہا اوس نے کہا کہ مجہہ پر کوئی امر سخت تر چار قاضی مقرر کرنے مین نہین گا پہر ملک سعید ناصر الدین محمد برکت ابن ملک ظاہر والی مصر ہوا پہر بعد اوس کا ملک العادل سلامش بدر الدین [illegible]

مصر ہوا پہر ملک منصور ابو المعالی قلاوون صالحی النجمی والی مصر ہوا اور اوس کو فتوحات
کثیرہ ساحل بحر روم سے مثل فتح طرابلس وغیرہ ہوئے کہ وہ بلاد اہل فرنگ کے
ہاتہہ مین تہے پہر ملک الاشرف صلاح الدین فرزند اوس کا والی مصر ہوا اور اوس کے
عہد مین اکثر سواحل شام اور قلعے فتح ہوے کہ اون قلعون کے فتح ہونے سے
ملک منصور عاجز تہا اور اوس کے وقت سے ملک شام سے نصاریٰ کا تعلق
بالکل قطع ہوا پہر ملک ناصر محمد والی مصر ہوا پہر کتبغا منصوری والی مصر ہوا پہر ملک
منصور حسام الدین لاجین منصوری والی مصر ہوا پہر ملک ناصر محمد قلاوون ثانیاً عود کیا
اور اوس کے وقت مین خطبہ اور دعا بنی عباس کے نام سے موقوف ہوئے اور
لقب خلیفہ متروک ہو کر لقب اوس کا سلطان ہوا پہر ابو بکر بن منصور والی مصر ہوا
پہر ملک مظفر بیبرس چاشنیگر والی مصر ہوا اور اوس نے بہت سے پل اور جامع مسجد
جدید مصر وغیرہ مین تیار کیا اور بہت امور خیرات جاری کیا پہر ملک اشرف علاء الدین
کجک والی مصر ہوا پہر ملک الناصر احمد برادر اوس کا والی مصر ہوا پہر ملک صالح
عماد الدین برادر اوس کا والی مصر ہوا پہر ملک ناصر حسن برادر اوسکا والی مصر ہوا پہر
ملک صالح صلاح الدین برادر اوسکا والی مصر ہوا پہر ملک منصور محمد بن حاجی بن ناصر
محمد قلاوون والی مصر ہوا پہر منصور ابن شعبان والی مصر ہوا پہر ملک صالح حاجی ابن
اشرف شعبان والی مصر ہوا پہر دولت جرکسیہ مصر مین آئی وہ بہی ایک نوع ترک
مین اول اون کا ملک ظاہر برقوق عثمانی پر فوق تہا پہر ملک منصور عود کیا کہ وہ فرزند حاجی
ابن اشرف شعبان کا ولایت مین اول لقب اوس کا ملک صالح تہا بعد اوس کے
ملک ناصر ابو السعادات فرج والی مصر ہوا پہر ملک منصور عبد العزیز برادر اوس کا

[illegible] نصاریٰ [illegible] دولت جرکسیہ [illegible] مین [illegible]

والی مصر ہوا پہر ملک ناصر فرج بن برقوق عود کیا کہ تا نیاً مدت خلافت اوس کی
چھہ سال تھی اور دمشق مین گیارہوین ۱۵ شہر آٹھہ سو پندرہ ہجری مین قتل ہوا
اور اوس کے عہد مین بامر نجم الدین ابن طلب محتسب کے صلوۃ وسلام بعد اذان
کے موذنین جاری کئے پہر ملک العادل امیر الدین ابو الفضل بن متوکل عباسی خلیفہ
ہوا اور چھہ ماہ کے بعد خلع خلافت کیا گیا پہر ملک موید ابو النصر شیخ محمودی الظاہری
والی مصر ہوا اور خلیفہ موصوف اوس کے عہد مین محبوس رہا پہر ملک مظفر ابو السعادات
والی مصر ہوا پہر ملک ظاہر ابو الفتح ططر والی مصر ہوا پہر ملک صالح والی مصر ہوا اور
خلع ہوا پہر ملک اشرف ابو النصر برسبائی والی مصر ہوا اور اوس کے وقت مین
ملک قبرص فتح ہوا اور اہل ملک سے جزیہ مقرر کر کے ملک اوس کے والی کو تفویض
کیا پہر ملک عزیز ابو محاسن یوسف والی مصر ہوا پہر ملک ظاہر ابو سعید جقمق العلائی
علے ابن اینال والی مصر ہوا پہر فرزند اوس کا ملک منصور عثمان والی مصر ہوا
پہر ملک اشرف ابو النصر اینال العلائی الظاہری الناصر والی مصر ہوا پہر فرزند
اوس کا ملک موید ابو فتح احمد والی مصر ہوا پہر ملک ظاہر خشقدم الناصر ثم المویدی
والی مصر ہوا پہر ملک ظاہر ابو سعید قائلتای علائی یا بلبلائی علے اختلاف النسخ
والی مصر ہوا پہر مولانا ملک اشرف ابو النصر قائتبائی الظاہری السعودی والی مصر ہوا
اور ۸۸۴ آٹھہ سو چوراسی ہجری مین سفر حج کیا اور قبل حج کے زیارت مدینہ طیبہ
کیا چھہ ہزار درہم اہل مدینہ کو اور بعد اوس کے مکہ معظمہ مین گیا پانچ ہزار درہم
اہل مکہ کو دیا اور مکہ معظمہ مین قریب باب السلام کے مدرسہ بنایا گیا اور بجانب
مدرسہ کے رباط فقرا کے واسطے بنایا اور تجدید حجرہ نبویہ اور تجدید منبر شریف

مستنصر سے کیا محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ تا حال جابجا نقش بنا کی ہوئی اوسکی
کی ہے کہ نام اوس کا جابجا نقش پر کندہ ہے انتہی اور زائرین کے واسطے
مصاحف بقدر کفایت وقف کیا اور عمارت مسجد نبوی میں اور مسجد نمرہ عرفات میں کیا
اور پھر کہ خلیص تعمیر کیا اور نہر ویران کو جاری کیا اور تعمیر نہر عرفات کیا کہ وہ ایک سو
پچاس سال سے مسدود ہو گئی تھی اور سقایہ عباس کو تعمیر کیا اور نیز زمزم اور مقام
ابراہیم کو درست کیا اور مسجد الحرام کے واسطے منبر عظیم بھیجا اور مصر وغیرہ میں بہت
مساجد اور آبدارخانے وغیرہ بہت سی خیرات جاری کیا اور اوس کے عہد میں سنہ ٨٨٦
آٹھ سو چھیاسی میں صاعقہ منارہ حرم نبوی پر وارد ہو کر اوس سے سقف ہاے مسجد نبوی
اور منارہ اذان اور خزانے اور کتب محروق ہو گئے مدت سلطنت مصر اوس کی
اونتیس ٢٩ سال اور وفات اوس کی سنہ ٩٠١ نو سو نو د سے پھر فرزند اوس کا ملک
ناصر محمد والی مصر ہوا پھر ملک ناصر محمد قایتبائی عدو کیا پھر ملک ظاہر ابی سعید قانصوہ
ناصر کا والی مصر ہوا پھر ملک اشرف جنبلاط والی مصر ہوا پھر ملک سیف الدین
طومان بائی والی مصر ہوا پھر ملک اشرف قانصوہ الغوری والی مصر ہو پھر ملک
اشرف طومان بائی ابن اخی الغوری والی مصر ہوا اس سے دولت جرکسیہ تمام ہوئی
کہ وہ دولت عثمانیہ سے بعد اوس کے دولت عثمانیہ ترکیہ آئی کہ ابتک دولت
موصوف باقی ہے ادامہ اللہ الی یوم القیام اصل اون کا ترکمان قوم تتار سے
ہے اور نسبت اوس سلطنت کی عثمان خان سے ہے کہ جد اعلی ان سلاطین کا ہے
اور عثمان خان سنہ ٦٩٩ چھ سو ننانوے میں والی بلاد روم ہوا ہیں بسبب نسبت
عثمان خان جد اعلی اون کے سلطنت عثمانیہ کہتے ہیں اور بسبب ہونے اصل اون کے

ترک سے سلطنت ترکی کہتے ہین اور اسی باعث سے اس سلطنت کے دفاتر اور
محاورہ مین زبان ترکی جاری ہے اور بسبب والی ہوسنے اون کے بلاد روم کے
سلطنت رومی کہتے ہین اور عثمان خان جد اعلےٰ اوس کا فرزند ارطغل بن سلیمان
شاہ کا ہے اور نسب اون کا بجانب سیدنا یافث ابن نوح علیہ السلام کے
پہنچتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اولاد سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے
ہین چنانچہ شیخ محمد ایاس اپنی تاریخ مین ایسا ہی نقل کئے ہین دوسرے مورخین
لکھتے ہین کہ وہ نسل عرب حجاز سے ہین لیکن قبیلہ کی تعین نہین کئے اور سلیمان شاہ
موصوف ملک مشرق بلاد ماہان مین کہ قریب بلخ کے واقع ہے بادشاہ تھے
جبکہ چنگیز خان کا غلبہ ہوا اور بلاد بلخ کو اوسنے تباہ ویران کیا سلطان علاؤ الدین
خوارزم شاہ سلجوقی بلاد بلخ سے نکلا اہالیان ملک متفرق ہوئے سلطان سلیمان شاہ
نے پچاس ہزار ترکمانی سے ملک حلب کے طرف مرور کیا اور جسوقت کہ عبور دریا سے
شور کیا مع اسپ غرق دریاے فرات ہوا اور وفات کیا دفن اوس کا روبروئے
قلعہ جعبر کے ہوا ترکمان جو ہمراہ اوس کے تھے متفرق ہوئے فرزند اوس کا طغرل
یا ارطغل باختلاف نسخ سلطان علاؤ الدین سلجوقی کے پاس گیا سلطان علاؤ الدین
اوس وقت مین سلطان بلاد قرنان کہ وہ ارض روم سے تھا سلطان علاؤ الدین ارطغل کا
نہایت اکرام کیا اور ارطغل کو اذن جہاد دیا ہمراہ ارطغل کے جماعت ترکمانون کی ہوئی
اور ارطغل جہاد کفار مین مصروف ہوا یہان تک کہ ارطغل ۶۸۷ آٹھ سو اونیا نوے
ہجری مین وفات کیا فرزند اوس کا سلطان عثمان خان اوسی طور سے جہاد کفار مین
مصروف ہوا اور فتح اطراف بلاد کیا جس وقت کہ سلطان علاؤ الدین نے قابلیت

فائدہ
حاکم بامر اللہ کی
ابتدا ء خلافت
۸۰۲ ہجری سے
ہے وفات اونکا
۸۱۷ ہجری بمقام مصر
ایکسوپانچ برس اس
علیہ ہے کہ سلطان
عثمان خان ثانی
سلطنت عثمانیہ
کے ابتدا ء سلطنت
وقت مین حاکم
بامر اللہ خلیفہ
عباسی کے وقت
مین ہوا

ف
ذکر سلطان
عثمان خان کا کہ
جنکی طرف دولت
عثمانیہ کی نسبت
کی جاتی ہے

اور لیاقت سلطان عثمان خان کی دیکھی کئی طرح سے عنایات اوس کے حال پر کیا
اور اوس کو بہت سی کمک دیا اور سلطان عثمان خان کے پاس نقارہ اور نشان
اور تمغائے سلطانی بھیجا اور لقب اون کا سلطان رکھا تاکہ اون کو تقویت اہل
طغیان پر حاصل ہووے جس وقت کہ وہ نقارہ سلطان عثمان خان کے پاس
مارا گیا سلطان موصوف نے نقارے کی تعظیم کے واسطے اوٹھے چنانچہ اب تک یہہ
عادت سلاطین عثمانیہ مین جاری ہے کہ وقت نقارہ مارنے کے سلطان تعظیماً اوٹھہ
کھڑے ہوتے ہین دولت عثمانیہ انہین سلطان عثمان خان سے منسوب ہے وفات
اون کا سنہ ٦٨٧ چھہ سو ستیاسی مین ہوا پہر سلطان اورخان فرزند سلطان عثمان خان
مسلط ہوئے اونھون نے فتح شہر بروسا کئے اور شہر مذکور کو اپنا دار سلطنت
قرار دئے یہان سے اون کو استقلال سلطنت ہوا اور سابق وہ تابع سلطان
علاء الدین سلجوقی کے تھے اونھون نے جہاد مین اپنے ابا سے زیادہ شہرت پیدا
کئے اور اپنے والد کے عہد مین شہر بروسا مین رہتے تھے تمام نصاری جمع ہو کر اونکے
قتل کا ارادہ کئے حق تعالے نے اون کو جمیع نصارے پر فتح دیا اور تمام نصارے
اون کے مقابلہ مین قتل ہوئے وفات اون کا سنہ ٧٦٠ سات سو ساٹھ ہجری مین ہوا
پہر سلطان مرادخان ابن سلطان اورخان مسلط ہوئے اونھون نے بہت سے قلعہ
فتح کئے اور بہت سے غلامون کا لشکر بنا کر نام اوس کا عسکر جدید یعنی نیا لشکر رکھے
اور وہ اپنے کسب سے کھاتے بیت المال سے کچھہ نہین لیتے بالآخر وہ ایک کافر
نصارے کے ہاتھ سے شہید ہوئے کہ نام اوس کا شطرنش قربیل تھا کہ اوس نے
بجائے معانقہ حربہ سے قتل کیا شہادت اونکی سنہ ٧٩١ سات سو اکیانوے مین ہوئی

ف تحقیق سرچڑا ہوا سلاطین عثمانیہ کا وقت نقارا مارنے جانے کے

ف بیٹا سلطان اورخان کا

ف بیٹا سلطان مرادخان کا

پہر سلطان بایزید خان یلدرمی ابن سلطان مراد خان مسلط ہوئے اونھون نے بہت ملک فتح کئے اور جہاد نصاری مصروف ہوئے اور تیمور لنگ سے مقابلہ کئے مگر سلطان موصوف کا لشکر تیمور لنگ سے ساخت کیا پہر بہت سی اولاد سلطان بایزید کی قتل ہوئے سلطان تنہا باقی رہا اور تن تنہا تیمور کے پاس گیا مگر بسبب کمال شجاعت اون کے لوگون کے دلون مین سطوت اور ہیبت اون کی تھی اس باعث سے سلطان موصوف کو قتل نہین کئے او اون کو جب کئے سلطان براہ غصہ انتقال کئے وفات اون کی سنہ ۸۰۲ آٹھ سو بیس یا ۸۰۶ آٹھ سو ستر ہجری مین اون کے عہد مین ملا قاضی ملا شمس الدین فنازی تھے سلطان بایزید نے ایک وقت کسی قصہ مین قاضی موصوف کے پاس شہادت ادا کئے قاضی نے سلطان کی شہادت قبول نہین کئے سلطان نے سبب شہادت نہ قبول کرنے کا قاضی سے دریافت کئے قاضی نے کہے کہ تم نماز باجماعت ادا نہین کرتے ہو اوس وقت سے سلطان اپنے محل مین مسجد جامع تیار کئے اور اپنے واسطے اوس مین ایک موضع معین کئے جب سے وہ نماز با جماعت ناغہ نہین کئے بعد وفات اون کے پانچ فرزند اون کے رہے ایک سلطان موسے دوسرے سلطان عیسی تیسرے سلطان سلیمان چوتھے سلطان قاسم پانچوین سلطان محمد مقدمہ سلطنت مین مابین نزاع رہی بالآخر سلطان محمد بن سلطان بایزید تخت سلطنت پر بیٹھے اونھون نے سب سلاطین عثمانیہ مین پہلے کیسہ زر حرمین شریفین کے واسطے مقرر کئے اور بہت قلعے اور ملک فتح کئے اور بدر الدین اور محمد قربان اون کے عہد مین خروج کئے تھے اوس کو بھی سلطان موصوف نے مقہور کئے وفات اون کا ۸۲۴ آٹھ سو اٹھائیس ہجری مین ہوا پہر سلطان مراد

ذکر سلطان بایزید خان کا ۱۲

ذکر نہ قبول کرنا قاضی کا شہادت سلطان کی بسبب عدم التزام نماز جماعت کی پہر التزام جماعت نماز سلطان کا ۱۲

ذکر سلطان محمد خان کا ۱۲

سپرد سلطان مراد خان ... بیان ...

ابن سلطان محمد سلطان ہوئے اونھون نے اپنے روبرو سلطان محمد اپنے فرزند کو اپنا
جانشین کئے اور اون کے عہد مین والی مصر کا ملک اشرف اینال تھا سلطان موصوف
نے بہت بلاد روم کو فتح کئے اور حرمین شریفین مین ہر سال تینتیس ہزار پانسو دینار (۳۳۵۰۰)
سرخ بھیجے وفات اون کا ۸۵۵ھ آٹھ سو پچپن مین ہوا پھر سلطان محمد ابن سلطان مراد
سلطان ہوئے اون کے عہد مین ملک اشرف قایتبائی والی مصر تھا سلطان موصوف
سلاطین آل عثمان مین مشہور تھا اور قوی تھے اونھون نے قوانین خاصہ جاری کئے
کہ اب تک وہ قوانین سلطنت مین جاری ہین اور لشکر بری اور بحری جانب قسطنطنیہ کے
بھیجے اور قسطنطنیہ کو روز چہارشنبہ ۸۵۷ھ آٹھ سو ستاون ہجری کو فتح کئے نماز جمعہ آیا
صوفیا مین ادا کئے کہ وہ بڑی عبادت گاہ نصاریٰ کی تھی اور قسطنطنیہ کو اپنا پایۂ تخت
کیا ابھی تک پایۂ تخت سلطنت روم شہر قسطنطنیہ ہے اور قسطنطنیہ مین بہت مدرسے
بنائے اور بہت وظایف جاری کئے اور انھین سلطان کے عہد مین ۸۶۲ھ آٹھ سو باسٹھ
ہجری مین نئی دنیا ظاہر ہوئی کہ انگریز امریکہ کہتے ہین وفات اون کا ۸۸۶ھ آٹھ سو چھیاسی
مین ہوا پھر سلطان بایزید ابن سلطان محمد سلطان ہوئے اون کے عہد مین بہت سے
بلاد روم فتح ہوئے اور بہت قلعہ اون کے قبضہ مین آئے اور اونھون نے بہت
پل اور مطبخ اور مدرسے اور مساجد اور تکیہ اور زاویہ اور حمام اور دارالشفا مریضون
کے تیار کئے اور مفتی اعظم اور جو لوگ کہ اون کے ہمراہ تھے اون کے واسطے
دس ہزار سکہ عثمانی مقرر کئے اور حرمین شریفین کے واسطے چودہ ہزار سکہ مدینہ طیبہ
اور نصف مکہ معظمہ کے واسطے مقرر کئے اور عہد مین والی مصر ملک اشرف قایتبائی
کے سفر حج کئے والی مصر نے بوقت ملاقات سلطان موصوف کا بہت اعزاز کیا و تا

ذکر سلطان محمد عثمان ثانی کا

ذکر فتح قسطنطنیہ کا

ذکر سلطان بایزید عثمان ثانی کا سلطنت

اون کی ۹۱۷ھ یا ۹۱۸ھ نوسو سترہ یا نوسو اٹھارہ ہجری مین ہوئی پھر سلطان سلیم بن سلطان بایزید مسلط ہوئے اور یہہ سلطان ملک مصر اور شام اور تمام ملک عرب کو اپنے قبضہ مین لائے اور ۹۲۶ھ نوسو چھبیس ہجری مین وفات کی صورت فتح مصر یہہ ہے کہ سلطان موصوف کے عہد مین خروج اسماعیل شاہ ہوا کہ وہ مذہب رفض بلکہ مذہب الحاد رکھتا تھا اور اوس کے ہی باعث سے مذہب رفض بلاد عجم مین شایع ہوا اور اسماعیل شاہ مذکور تمام بلاد عجم اور خراسان اور آذربیجان اور تبریز اور عراق مین مستولی ہوا فریق اسماعیلیہ جو اہل تشیع ہین اوسی کے طرف منسوب ہین اہل التشیع اپنی تواریخ مین حضرت اسماعیل شاہ بکمال تعظیم لکھتے ہین لشکر اوس کا ایک کروڑ سے زاید اوسکو سجدہ کرتا تھا اور اوس کو دعوے خدائی کا تھا اوسنے بہت علما کو قتل کیا اور بہت کتابین اور قران جلا دیا اور بہت قبرین اہل سنت کے کھود کے استخوان کو اون کے جلایا جسوقت کہ سلطان سلیم خانکو یہہ خبر پہونچی اسمعیل شاہ کے مقابلہ کے واسطے نکلا پھر سلطان سلیم خان کو بوقت مقابلہ اسماعیل اور اوس کے اموال پر غلبہ ہوا سلطان موصوف نے چاہا کہ چندے ملک عجم مین اقامت کرے مگر باعث قحط کے نرہ سکا اسواسطے کہ ایک قرص نان سو درہم کو ملتی تھی سلطان سلیم خان نے سبب قحط کا دریافت کیا معلوم ہوا کہ قانصو جو والی مصر ہے اسماعیل شاہ سے کمال محبت رکھتا ہے اس باعث سے والی مصر نے لشکر سلطانی مین غلہ جانے کی ممانعت کیا یہہ امر سلطان سلیم خان کی سماعت مین آیا ارادہ قتال سلطان کا والی مصر سے ہوا اور ۹۲۲ھ نوسو بائیس ہجری مین سلطان سلیم خان نے والی مصر پر حملہ کیا یہان تک کہ سلطان سلیم خان کو والی مصر پر غلبہ ہوا پھر جنگ

فتح مصر سلطان سلیم خان کا

حال اسمعیل شاہ شیعی کا

اکثر بیعت ابلہ لشکر سلطان کا

سلطان اسمعیل شاہ شیعی کا

سلطان سلیم خان ملک حلب مین گیا اہالیان حلب سلطان سے امان چاہے
سلطان سلیم خان نے اون کو امان دیا پہر وقت نماز جمعہ آیا سلطان نے نماز جمعہ
ادا کیا اور خطیب نے خطبہ مین سلطان کو بلقب خادم حرمین شریفین کے دعا دیا
سلطان نے یہہ اپنا لقب سنکر شکر حق بجا لایا جب سے لقب خادم حرمین شریفین
کا سلاطین روم کے واسطے مقرر ہوا۔ سلطان پہر بجانب ملک شام سفر کیا اور
وہان کی امر مملکت درست کیا پہر داخل مصر ہوا اوس وقت والی مصر طومان بائی تھا
کہ بعد قانصوہ غوری کے والی مصر ہوا تھا اوس سے سلطان نے مقابلہ عظیم کیا آخر
طومان بائی والی مصر مغلوب ہوا سلطان سلیم نے اوس کا بالکل استیصال کیا اور
خیرہ بیک اپنے امیر کو والی مصر کیا اور دوسرے امیر کو اپنے کہ غزالی نام اوس کا تھا
ملک شام کا نائب کیا اور شہر مصر مین چار قاضی چارون مذہب کے مقرر کیا اور جنہین
جن لوگون کے واسطے اوقاف اور وظایف مقرر تھے وہ سب بحال رکہا اور حرمین شریفین
کے واسطے سات ہزار اردب غلہ مقرر کیا   اردب چوبیس مد کا
اور ایک مد چار کیلہ ہوتا ہے اور ایک کیلہ دو اثار پاؤ کم اثار ہندی ہوتا ہے پہر
سلطان سلیم بجانب قسطنطنیہ کے عود کیا اور ارادہ سفر عجم کا رکہتا تہا کہ وفات اونکا
بجراحت پشت ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون پہر سلطان سلیمان ابن سلطان
سلیم والی سلطنت ہوا یہہ سلطان نہایت نیک بخت تہا کہ سلاطین آل عثمان مین مثل
اون کا نہین ہوا بلاد شرق اور غرب مین اون کا لشکر پہونچا اور وہ اپنی ذات سے تیرہ
جہاد کئے اور مدت العمر جہاد مین مصروف رہے اور سنہ ۹۴۹ نوسو اونچاس جہاد بلاد عجم مین
بذات خود کئے اور تبریز تک فتح کئے پہر بغداد تبریز کے طرف جا کر اوسکو بھی

ذکر اون لقب اپنا سلاطین کا خادمین شریفین کے سات ۱۲

ذکر سلطان سلیمان خان کا ست

اپنا سلطان کا بغداد و تبریز ہاتھ سے اس عجم کے ۱۲

فتح کئے اور قبر امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر قبہ تیار کئے اور مدرسہ بنائے پہر
بجانب عجم ارادہ کئے شاہ عجم فرار ہو کر صلح چاہا سلطان نے صلح قبول کئے
اور پندرہ روز تک مصر مین رہے سلطان موصوف سے بہت صدقات بانٹتے
رہے از انجملہ صدقات جوالی ہے کہ علماء کے واسطے مقرر ہے اور بہت قلعے اور

ذکر مزار امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا

سرحد اسلام کے تیار کئے اور بہت سے نہرین جاری کئے از انجملہ نہر عرفہ ہے
کہ اب تک جاری ہے سلطان موصوف نے اوس کو بصرف سترہ لاک طلا کی تعمیر کئے
کہ اسوقت نہر زبیدہ منقطع اور مسدود ہو گئی تھی وفات اون کا ۹۷۴ھ نو سو چوہتر

ذکر سلطان سلیم ثانی کا

مین ہوا پہر سلطان سلیم ابن سلطان سلیمان مسلط ہوئے اونہون نے بہت سے ملک
نصاریٰ کے فتح کئے کہ بیان اوس کا طویل ہے اور اون کے عہد مین تجدید
عمارت مسجد الحرام ہوئی اونہون نے سات ہزار اردب گیہون وغیرہ صدقات حرمین

ذکر سلطان مراد ثالث کا

شریفین مین زیادہ کئے اور اون کے عہد مین مصر مین چار وزیر ایک کے بعد ایک
ہوئے وفات اونکی رمضان ۹۸۲ھ نو سو بیاسی مین ہوئی پہر سلطان مراد ابن
سلطان سلیم ہوئے - اونہون نے بڑے بڑے ملک فتح کئے اور دو وزیر

ذکر سلطان محمد ثانی کا

اون کے مصر مین چہ رہے اور اپنے خزانہ سے چالیس ہزار دینار سرخ فقراء حرمین شریفین
کے واسطے مقرر کئے وفات اونکی ۱۰۰۳ھ ایکہزار تین ہجری مین ہوئی پہر سلطان

ذکر سلطان احمد ثانی کا

محمد ابن سلطان مراد خان مسلط ہوئے اونہون نے تجدید جامع ازہر مصر مین اور
طعام پختہ فقراء کے واسطے مقرر کئے اور مشہد امام حسین رضی اللہ عنہ تیار کئے وفات
اون کا چھٹی رجب ۱۰۱۲ھ ایکہزار بارہ مین ہوا پہر سلطان احمد بن سلطان محمد مسلط
ہوئے اون کے عہد مین خارجیون کا بہت غلبہ تہا سب کو اپنے ملک سے خارج

کردئیے اور وہ حرمین شریفین سے کمال عقیدت رکھتے تھے کعبۃ اللہ کے واسطے
ایک کمربند نقرئی باملمع طلائی واسطے حفاظت ہدم کے اور جالی نقرئی واسطے حجرہ
شریفہ نبویہ کے واسطے بھیجے پھر ارادہ کئیے کہ حرم مدینہ طیبہ کا مثل حرم مکہ معظمہ کے
وسیع کریں لیکن اجل نے اون کو مہلت نہین دی قسطنطنیہ مین ایک بڑی جامع
مسجد تیار کئیے کہ دنیا مین اوس کا نظیر نہین کہ صرف اوس کا چوالیس ہزار مثقال طلا
کا ہوا وزرا اون کے سعبر مین چہہ رہے ہیں وفات اون کا ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۰۲۶
ایک ہزار چہبیس مین ہوا پہر سلطان مصطفےٰ برادر سلطان احمد مسلط ہوئے اور
تین ماہ کے بعد خلع سلطنت اون سے یہان سے قواعد سلطنت تین وجہ سے
شکست ہوئی ایک یہہ کہ یہان تک فرزند سلاطین ہوتے رہے اور یہان سے
برادر سلطان ہوئے دوسرا یہہ کہ یہان سے خلع سلطنت کی ابتدا ہوئی تیسرا یہہ کہ
یہان سے مدت سلطنت قصیر ہوئی بعد خلع اون کے سلطان احمد مسلط ہوئے
پہر سلطان عثمان خان ابن سلطان احمد مسلط ہوئے اور یہہ سلطان اپنی ذات سے
جہاد کئیے اور سنہ ۱۰۳۰ ایک ہزار تیس ہجری مین لکہو کہا لشکر سے نصارے کے
سات جہاد کئیے اور سات ماہ تک غائب رہے کہ خبر اون کی معلوم نہ تھی من بعد
خبر معلوم ہوئی کہ وہ نصارے سے جہاد کرکے ظفریاب ہوئے اور جبکہ یہہ خبر معلوم
ہوئی تمام ملک بہہ خبر سنکر آراستہ ہوا اور قبل اس کے یہہ ادب تھی آراستگی
ملک خبر فتح وسرور نہ تھی وزرا اون کے عصر مین چہہ شخص رہے ہیں وفات
اون کی سنہ ۱۰۳۱ ایکہزار اکتیس مین ہوئی پہر سلطان مصطفےٰ دوبارہ مسلط ہوکر
معزول ہوئے پہر سلطان مراد ابن سلطان احمد بعد خلع برادر اپنے مسلط ہوگئے

بنا کرنا مسجد نہایت بزرگ قسطنطنیہ مین سنہ ۱۰۲۰

ذکر سلطان مصطفےٰ خان ثانی

ذکر سلطان عثمان خان ثانی ۱۰۲۷

ذکر ابتدائے ارتفاع تنزیل سلطنت اسلام بہ سلطنت

ذکر سلطان مراد خان رابع ۱۰۳۲

اور محاصرہ بغداد فتح کا کئے پھر ۱۰۴۹ھ ایک ہزار اونچاس مین انتقال کئے
پھر سلطان ابراہیم بن سلطان احمد مسلط ہوئے اور ۱۰۵۸ھ ایکہزار اٹھاون
ہجری مین مقتول ہوئے پھر سلطان محمد ابن سلطان ابراہیم مسلط ہوکر بعد اڑتیس سال
کے معزول ہوئے وفات اون کا ۱۱۰۴ھ ایکہزار ایک سو چار ہجری مین ہوا پھر
سلطان سلیمان ابن سلطان ابراہیم مسلط ہوئے اور ۱۱۰۶ھ گیارہ سو چھہ مین اونکا
وفات ہوا پھر سلطان احمد بن سلطان ابراہیم مسلط ہوئے اور چار سال کے بعد
ترک سلطنت کئے اور وفات اونکا ۱۱۱۰ھ ایک ہزار ایک سو دس مین ہوا پھر
سلطان مصطفیٰ خان ابن سلطان محمد مسلط ہوئے اور چھہ سال کے بعد خلع سلطنت
اونکا ہوا اور اسی سن مین یعنی ۱۱۱۶ھ گیارہ سو سولہ ہجری مین ہوا پھر سلطان عثمان خان
ابن سلطان مصطفیٰ خان مسلط ہوئے وفات اون کا ۱۱۷۱ھ گیارہ سو اکہتر مین ہوا پھر
سلطان مصطفیٰ ثالث ابن سلطان احمد مسلط ہوئے وفات اونکا ۱۱۸۷ھ گیارہ سو

اٹھاسی ہجری مین ہوا پھر سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان احمد خان مسلط ہوئے
اور اونھون نے قواعد فرانسیسیہ اپنے لشکر کو تعلیم کئے اور جہاز جنگی طیار کئے
وفات اون کا ۱۲۰۲ھ بارہ سو دو ہجری مین ہوا پھر سلطان سلیم بن سلطان مصطفیٰ
مسلط ہوئے اون کے عہد مین فرانسیس مصر مین داخل ہوئے سلطان موصوف نے
قہراً اون کو ملک مصر سے نکال دئے اور ۱۲۲۳ھ بارہ سو تیئیس مین سلطان موصوف
مقتول ہوئے پھر سلطان مصطفیٰ ابن سلطان عبدالحمید مسلط ہو کر اوسی سال قتل ہوئے
پھر سلطان محمود خان ابن سلطان عبدالحمید خان مسلط ہو کر انے نے بہت جہاد کئے
وفات اون کا ۱۲۵۵ھ بارہ سو پچپن مین ہوا پھر سلطان عبدالمجید خان ابن سلطان

محمود خان ہوئے اونہون نے ۱۲۷۱ بارہ سو ایکہتر مین کفار روس سے مقابلہ کئے اور اون کی فتح و نصرت ہوئی باوجودیکہ کثرت لشکر روس چہہ لاک ۶۹۹۰۰۰ تنیانوی ہزار اور ایک ہزار توپین تہین محرر اوراق اوس زمانہ مین ذی شعور تہا انگریزون نے اظہار سرور فتح سلطانی کیا اپنے ممالک محروسہ مین حکم روشنی کا دیئے تہے چنانچہ چہاونی انگریزی حیدرآباد دکن مین بہی روشنی ہوئی تہی اہل حرمین شریفین کے زبانی معلوم ہوا کہ مثل سلطان عبدالمجید خان کے آج تک کوی سلطان الساصاحب خیرات کثیرہ نہین ہوا بنار حرم مدینہ طیبہ جو فی الحال ہے اونہین سے ہے سلطان موصوف کو تمنا تہی کہ بعد اختتام بنار حرم کے مدینہ منورہ مین حاضر ہووین لیکن زندگی وفا نہین کی بلکہ کچہہ تیاری حرم باقی تہی کہ سلطان کا وفات ہوا سلطان موصوف نہایت شجیع اور مجاہد فی سبیل اللہ تہے پہر سلطان عبدالعزیز خان ابن سلطان محمود خان مسلط ہوئے ایام سفر حج اول اور ثانی محرر اوراق انہین سلطان کا عہد تہا حرمین شریفین مین اون کے ضبط و نسق اور عدالت کا چرچا بہت مسموع ہوا۔ انہون نے لشکر بری اور بحر کو درست کئے اور توسعت لشکری اونکے عہد مین نہایت ترقی پائے اس باعث سے اور سلاطین کو کئی طرح کے خیالات پیدا ہوئے آخر وہ شہید ہوئے مگر اشتہار اس امر کا دیا گیا کہ اول وہ معزول ہو کر خودکشی ہوئے مگر اہل حرمین شریفین کے زبانی یہ امر مسموع ہوا کہ سلطان موصوف بلا عزل شہید ہوئے اور سلطان عبدالمجید خان سلطان حال کو اب تک تلاش اون لوگون کی ہے کہ جو اون کی شہادت مین شریک تہے چنانچہ بعضے لوگ بعد ثبوت سزایاب بہی ہوئے پہر سلطان مراد خان ابن سلطان عبدالعزیز خان

پہر جنگ روس کا

پہر سلطان عبدالعزیز خان کا

پہر سلطان مراد خان کا

مسلط ہوئے اور اون کے وقت مین پہر روس کے سات جنگ ہوا اور چہہ ماہ کے بعد
معزول ہوئے پہر سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید خان مسلط ہوئے
زمانۂ تحریر عہد سلطان موصوف کا ہے ایدہ اللہ بنصرہ الی یوم القیام حال
اون کا روایت ثقہ کے زبانی جو مسموع ہوا تحریر مین آتا ہے سلطان موصوف
بذات خود نہایت دیندار اور جفاکش مہذب الاوقات ہوشیار متواضع بیدار مغز
امورات سلطنت مین خداقت رکہتے ہین اور بذات خود متوجہ رہتے ہین مگر افسوس کہ
افسوس کہ اراکین اون کے مناسب مزاج نہ ہونے سے بہت امور سلطنت مین
بے انتظامی واقع ہے حال اون کے اوقات کا یہ ہے کہ ہفتے کے سات روز کو
دو تقسیم کئے ہین چار روز ہفتہ مین یہ شغل رکہتے ہین کہ مغرب سے عشا تک تار برقیات
جو سلطان کو سب ملک سے آتے ہین اون کو بذات خود ملاحظہ فرماکر جواب اون کا
اپنے ہاتہہ سے لکہتے ہین اور جاسوس ممالک محروسہ سے آتے ہین اون کو تخلیہ مین
بار بار فرماکر اخبارات ملک کے سماعت فرماتے ہین راوی کہتے ہین کہ ایکبار
مین اسیوقت باریاب تہا جاسوسون کی جماعتین باریاب ہونا شروع ہوئے کہ ہر ایک کا
وضع اور لباس اور زبان مختلف تہے اور سلطان ہر ایک کی کیفیت سنکر اون کے
موافق جواب اون کو دیتے مجہے اس امر سے نہایت تعجب ہوا اور سلطان کی نہایت
زیرکی اور فطانت اس امر مین ظاہر ہوئی پہر سلطان جبکہ دو امر سے فارغ ہوتے
ہین تب نماز عشا ادا کرتے ہین بعد نماز عشا کے اکثر کتب تواریخ اور بعضے اوقات
کتب حدیث مثل صحیح بخاری وغیرہ کے سماعت فرماتے ہین اور یہ شغل نصف
شب تک رہتا ہے بعد نصف شب کے جلقہ ذکر طریقہ شاذلیہ جو کہ اوس مین سلطان

ذکر سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید خان کا

بسر اوقات کا روزانہ سلطنت کا اون سے

بیان اوقات عبادت سلطان کے ۱۲

وسعت رکھتے ہین مصروف تا نماز صبح رہتے ہین بعد نماز صبح کے اشراق تک وظایف
مین اشتغال رکھتے ہین بعد نماز اشراق کے کچھ تھوڑا آرام فرماتے ہین پھر بیدار ہوکر
تمام روز امور سلطنت مین مصروف رہتے ہین باقی تین دن مین ہفتے کے بعد سماعت
کتب تواریخ یا حدیث کے نصف شب کو آرام فرماتے ہین اون دنون مین دن کو
آرام نہین فرماتے نماز جمعہ کے واسطے ہر جمعہ مین بلاناغہ مساجد بیرون بلدہ مین تشریف
لیجاتے کوی ایک مسجد نماز جمعہ کے واسطے مقرر نہین اور سواری سلطان کی بگھی
ہوتی ہے اوسکو وہان عربہ کہتے ہین سابق مین سلاطین عثمانیہ کا یہہ دستور تھا
کہ جب سلطان سواری پر ہمراہ نکلے ہمراہ سلطان کے ایک شخص محض اس کام کیواسطے
رہتا کہ جب اہل دکاکین اور راہ گذر سلطان کو السلام علیکم کہتے تھے وہ شخص ہمراہی
جواب اون کا وعلیکم السلام کہتا اور اوس شخص کو سلام بیگی کہتے تھے مگر اب وہ
عادت موقوف ہوگئی بلکہ اب ممانعت ہوگئی کہ کوی شخص سلام کو سلام نکرے
اور جو لوگ کہ حرمین شریفین سے سلطان کی ملاقات کو آتے ہین ہرچند کہ وہ خوجہ
ہووین سلطان اون سے نہایت تعظیم اور توقیر سے ملاقات فرماتے ہین
ان دنون مین جو باعث جنگ روس کے خزانہ سلطنت مین خسارہ واقع ہوا سب
ممالک محروسہ مین اہالیان سلطنت نے تخفیف مصارف کئے اور ارادہ کئے کہ
حرمین شریفین مین بھی تخفیف کرین سلطان کا حکم ہوا کہ حرمین شریفین کے مصارف
ہرگز تخفیف نہووین بلکہ جتنا ہے بعینہ بحال رکھا جاوے اہل مملکت نے عرض کئے
کہ یہ امر نا ممکن ہے اسواسطے کہ جائداد خزانہ سلطنت مین نہین ہے سلطان بطور
زجر و توبیخ کے کہے کہ اگر جائداد نہین ہے تو میرے محل خاص کے اشیاء

کو فروخت کرکے اوس کی بہرتی کرو تمکنت اور ترک مزاج کا یہ حال کہ بعضے اوقات
وکلاء سلاطین اولوالعزم سے بیس بیس روز تک ملاقات نہین فرماتے اور وہ لوگ
آکر پلٹ جاتے ہین چنانچہ راوی بچشم خود دیدہ بیان کرتے ہین کہ ایک وکیل بادشاہ
اولوالعزم ولایت کہ وہ نہایت تندمزاج تہا وقت تبدل اپنے ارادہ سفر ولایت کیا
اور حکم دیا کہ آگبوٹ سواری کا روشن کیا جاوے جب کہ آگ بوٹ سواری کا روشن
ہوگیا سلطان کی خدمت مین رخصت کی ملاقات کو حاضر ہوا جب سلطان کو اوس کے
حاضر ہونے کی اطلاع ہوئی سلطان نے جواب دیے کہ مجہے فرصت نہین پہر وکیل
مذکور سلطان کو عرض کروایا کہ آگبوٹ میری سواری کا روشن ہوگیا ہے مجہے اب
دیری ممکن نہین پہر سلطان کے جانب سے یہی جواب ملا کہ مجہے اب فرصت نہین پہر
وہ وکیل بناچاری پلٹ گیا اور آگبوٹ کو حکم دیا کہ خاموش کیا جاوے پہر وکیل
ایسا ہی اونیس روز خدمت سلطانی مین آیا اور بلا ملاقات کے واپس ہوا بیسوین
روز بہی جب یہی جواب پایا بہت تنگ ہوکر کہا کہ سلطان سے اطلاع کرو کہ اگر
ملاقات نہین ہوتی ہے تو بلا ملاقات جاتے ہین اور سلطان کے ہمارے بادشاہ کی
بالکل قدر نہین جبکہ یہ سلطان کو یہ بات کی اطلاع ہوئی سلطان سے یہ جواب
ملا کہ کل آو ملاقات ہووے گی پہر سلطان نے حسب وعدہ وکیل کو بعد ملاقات
رخصت فرمائے سلاطین عثمانیہ مین پہلے یہہ عادت جاری تہی کہ بوقت
دربار کے تخت پر بیٹہا کرتے تہے مگر سلطان عبدالعزیز خان نے
کرسی پر بیٹہنے کی عادت مقرر پائی سلطان کے برآمدگاہ کا مکان
سراسر سنگ مرمر کا ہے اوسمین ایک کرسی مکلل سلطان کی رکہی جاتی

ذکر تمکنت سلطان کا اور
ذکر کیفیت دربار کا سلطان

اوس مین سلطان بروز عید وغیرہ بر آمد ہوتے ہین موافق شکل معروضہ حاشیہ کے صورت مکان دربار سلطانی ہے کہ آدمی ہیکہ ایک راہ سے داوس مین داخل ہو کر سلطان سے فیضیاب ہو کر دوسری راہ سے نکلتا ہے جاننا چاہیئے کہ سلطنت عثمانیہ مین علماء کے کئی مراتب اور القاب مقرر ہین اون

مکان دربار سلطانی

کرسی سلطانی

راہ دخول خدمت سلطانی

راہ خروج

القاب مین ایک القاب پایہ مکی ہے مرتبہ پایہ مکی سے بہی زایداور مراتب ہین لیکن جس کو پایہ مکی علماء مین القب حاصل نہین ہوا وہ شخص سلطان کے روبرو دعا نہین ہو سکتا ویسا ہی فوج کے کپتان سے کم عہدے والا سلطان کی خدمت مین حاضر نہین ہو سکتا اور آداب سلطانی کا یہہ طریقہ جاری ہے کہ سلطان کے روبرو جو لوگ حاضر ہوتے ہین پہلے زمین کو اپنا ہاتہہ لگا کر اوسی ہاتہہ کو اول اپنے سینہ پر رکہکر پہر اوسکو اپنی پیشانی پر رکہتے ہین پہر قریب آکر دامن کو سلطان کے بوسہ دیتے ہین اور سلطان زیر نگہ سر پہ ہاتہہ رکہے ہوئے بیٹہتے ہین الحاصل عید کے روز علماء مین اول شیخ الاسلام خدمت سلطان کے حاضر ہوتے ہین اور شعر دعائیہ پڑہتے ہین سلطان بجہ داون شعر پڑہنے کے سر وقت تعظیم کیواسطے اوٹہہ کہڑے ہوتے ہین پہر چلے جاتے ہین دو امر خاص شیخ الاسلام کیواسطے ہین کہ اراکین سلطنت مین وزیر اعظم کو بہی نہین ہے پہلا یہ کہ شیخ الاسلام کیواسطے سلطان تعظیم کرتے ہین کہ یہہ اور کسیکو حاصل نہین دوسرا ایک امر یہہ ہے کہ شیخ الاسلام کو آداب سلطانی معاف ہین کہ اور کسیکو معاف نہین الغرض بعد شیخ الاسلام کے

ذکر مراتب اور القاب علماء کا سلطنت عثمانیہ مین ۱۲

کیفیت سلام کرنے حاضرین کی خدمت مین سلطان سے

کیفیت دربار عید سلطانی سے

کیفیت رعایت خاص سلطان کا مراتب اہل خدمت سے ۱۲

قاضی اور مفتی سے اور علما جہان تک اونکو پایہ کی عنایت ہے ایک کے بعد سلطانکی
خدمت مین حاضر ہوکر بعد آداب سلطانی کے دامن سلطانی کو بوسہ دیکر جاتے ہین
جماعت وزرا کو مرا رہین پہلے وزیر اعظم حاضر ہوتے ہین اور اوسی طرح آداب
سلطانی ادا کئے بعد دامن سلطانی کو بوسہ دیتے ہین پہر چلے جاتے ہین اول زمانے مین
سلطان وزیر اعظم کے قدر و تعظیم دیتے تھے اب وہ عادت ترک ہوگئی اب کچہہ
ہتہوڑا زمین سے اوٹھتے ہین پہر وزیر فوج سلطان کی خدمت مین حاضر ہوتے
ہین پہر وزرا اور امرا ایک کے بعد ایک خدمت سلطانی مین حاضر ہونے جاتے
ہین حال تواضع اور اخلاق سلطان یہہ ہے کہ مولوی رحمت اللہ صاحب اہل
ہند جو اس محرر اوراق کے اوستاد ہین وہ نہایت فقیر مزاج درویش صفت
ہین چند مدت سے مکہ معظمہ مین مہاجر ہین سلطان حال بہت اعزاز و اکرام سے
اون کو اپنے پاس بلائے اور اونکی نہایت تعظیم اور تکریم کئے کہ سب اراکین کو
اس حال سے تعجب ہوا چند مولوی صاحب موصوف سلطان کی کے پاس رہے
سلطان کو اصرار رہا کہ مولوی صاحب اپنے پاس دوامار ہین اہل و عیال رہین اور سب
اہل و عیال کے واسطے بہی بیش قرار معاش مقرر کرین اور خود کچہہ کتاب علم دین بہی
مولوی صاحب سے قرات کرین چونکہ یہ امر مولوی صاحب کو منظور نہین تہا اسکو
بہی بلطایف الحیل ٹالے اور کہے کے ہم گرمی کے ملک کے عادی ہین اور یہہ ملک
نہایت سرد ہے کس طور سے یہہ ملک ہم کو مناسب ہو سلطان نے فرمائے کہ ہمارے
پاس آلات ناریہ ہین کہ اون سے عین موسم سردی مین مکان مثل سردی گرما کے
ہو جاتا ہے اور مین آپ کو اپنے مکان خاص مین رکہون گا مولوی صاحب نے اوسکو بہی

حال تواضع اور اخلاق سلطان کا

بالطایف الحیل ٹالتے مولوی صاحب سے جب سلطان مخاطب ہوتے تو بلقب افندی
مخاطب ہوتے اور افندی لقب اعزاز و اکرام کا ہے کہ جیسے ہمارے محاورہ مین لفظ خداوند
کا ہے اور مولوی صاحب بروز عید حسب عادت اہالیان سلطنت کے جبکہ دامن
سلطانی کا بوسہ لینے کا ارادہ کرتے سلطان نے دامن کو اپنے ہٹا کر براہ تعظیم اونکو
اس امر سے ممانعت کی اور لا افندی لا افندی ارشاد فرماتے کہ تمام اہالیان
سلطنت کو اس امر سے تحیر ہوا کہ وزیر اعظم کو بھی اس قسم کی تعظیم نہین اور جسوقت
مولوی صاحب سلطان کے پاس جاتے سلطان بلا درنگ اون کو تخلیہ مین طلب
فرماتے اور جب کہ مولوی صاحب روبرو سلطان کے آتے سلطان ہمولہ قدم
مولوی صاحب کی پیشوائی کر کے مولوی صاحب کو اپنے بازو بیٹھاتے
ایک وقت ولیعہد اسٹریا کا کہ یہ شاہان یورپ مین بڑی بادشاہی ہے سلطان
کی ملاقات کے واسطے آیا اوسوقت مولوی صاحب باریاب تھے اور سلطان کے
بازو سے بیٹھے تھے ولیعہد آسٹریا کے واسطے کرسی سلطان کے روبرو رکھی گئی
اور سلطان نے تین قدم مولوی صاحب کا فرمائے اور مولوی صاحب کو بعض
اوقات اوقات اپنے بازو سے بٹھاتے اور بعضے اوقات بکمال بے تکلفی اور تواضع
کے اون کو کرسی پر بٹھاتے اور آپ فرش پر بیٹھتے اس قدر تعظیم مولوی صاحب کی
محض بسبب علم اور فقیر منشی اونکی تھی ایک روز مولوی صاحب سلطان کی ملاقات
کو آئے معمول مین چند دقیقے برآمدی سلطان مین دیر ہوئی اوس کے مکافات مین
سلطان ایسا اخلاق کریمانہ اپنا ظاہر فرمائے کہ بذات خود مولوی صاحب کے
دو پھل ہاتھ مین لیکر آئے اور مولوی صاحب کو فرمائے کہ ایسے پھل آپکے ہند مین

ہوتے ہین مولوی صاحب نے جواب دیے کہ ایسے پھول ہند مین دیکھنے مین نہین آئے
سلطان نے فرمایے کہ ہند ہی سے ہمارے پاس آئے ہین مولوی صاحب نے
جواب دیے کہ شاید کسی بڑے انگریزی باغ مین ہون گے مولوی صاحب کو دو تمغے
سلطان کے طرف سے عنایت ہوئے اور ایک خلعت عنایت ہوے ایک جبہ بانا تی
کہ اوس کے اطراف اور بجانب پشت کار کلابتونی عمدہ ہے اور ایک کلاہ ترکی خود
سلطان کی خاص پہنی ہوئی اور سپر عمامہ بندھا ہوا اور ایک فرمان سلطانی بھی
مولوی صاحب کے نام سے صادر ہوا کہ اوس مین مولوی صاحب نہایت اعزاز
و اکرام تھا اور لقب پایہ ملی اون کا اوس مین مندرج تھا مہر راور اق سب کو بچشم
خود دیکھا مولوی صاحب کو سلطان کے طرف سے اس امر مین بھی اصرار رہا کہ
جو تم خدمت چاہو لو مولوی صاحب اس امر سے بھی انکار رہا ایک روز مولوی
صاحب نے سلطان سے کہے آپکے مزاج مین ایسا تواضع اور انکسار ہے کہ ایک
ادنے سپاہی کے مزاج مین ایسا انکسار نہوگا سلطان نے جو اس کا جواب دیے
کہ خود بینی اور خود پسند کے دو سبب ہوتے ہین ایک تو یہہ کہ خود بینی اکثر قوم اراذل
مین ہوتی ہے دوسرا یہہ ہے اکثر اگردش زمانے سے اون کو مفلسی عارض
ہوجاتی پھر جب اون کو دولت حاصل ہو وسے بباعث دولت نوامدات کے
اون کی مزاج مین عجب پیدا ہوتا ہے حق تعالے نے یہ دو امر سے بھی مجھکو
بچایا دستخط سلطان کے فرمان وغیرہ پر ہوتی ہے طرز دستخط سلطانی کا
یہہ ہے کہ دستخط مین نام سلطان کا بعد بعد نام کے لفظ مظفر یا دلطرز طغرا
بصورت شاخ شجر کے رہتا ہے عادت مہر سلطانی کی جاری نہین چنانچہ فرمان

ذکر کیفیت دستخط سلطانی سن جوہتاپ ای [illegible]

سلطانی پر دستخاص سلطان سے دستخط تھی اوسکو بچشم خود محرر اوراق
نے دیکھا معلوم ہوا کہ سلطان کا خط نہایت عمدہ بطرز ثلث طغرے ہے اور سکہ
سلطانی کی ایک جانب بھی دستخط سلطان کی رہتی ہے وجہ تسمیہ لفظ مظفر باد
سلطان کی دستخط رہنے کا یہہ معلوم ہوئی کہ ابتدا مین سلطان کے رکہے سلطان کو
مولانا روم علیہ الرحمہ صاحب مثنوی نے بوقت تخت نشینی کے اپنے ہاتہہ سے
خلعت پہنائے اور اوسوقت مظفر باد ارشاد فرمائے جب سے سلاطین عثمانیہ مین
لفظ مظفر باد اپنی دستخط مین تبرکا تیمنا شریک رکہتے ہین اور الی الان خلعت پوشی
سلطنت ہاتہہ سے اولاد مولانا روم علیہ الرحمہ کے ہوتی ہے اور اون کے واسطے
دولت عثمانیہ سے معاش بیش قرار مقرر ہے پاشا جو شیخ الحرم مدینہ طیبہ کا ہے حال
اونکا باب دوم مین مذکور ہوا اب کچہہ تہوڑا سا حال شیخ الحرم مکہ معظمہ ہے بیان کیا
جاتا ہے باب شیخ الحرم مکہ مین نام اونکا عثمان پاشا ہے اور اونکو والی جدہ کہتے
ہین باعث لقب والی جدہ ہونے اونکا یہہ ہے کہ بندوبست سلطنت عثمانیہ مین جدہ صدر مقام
ممالک عرب قرار دیا گیا یعنے ملک یمن وغیرہ جو ماتحت حکومت سلطان ہین اور جہان
جہان سلطان کے نائب ملک عرب مین ہین جدہ سے تعلق رکہتے ہین اور حرمین شریفین کا
خدمت بھی جدہ سے متعلق ہے اسی باعث سے شیخ الحرم مکہ ہر چند کہ واسطے حصول سعادت کے
مکہ معظمہ مین رہتے ہین مگر اونکو والی جدہ کہتے ہین پس عثمان پاشا جو حال والی جدہ ہین وہ نہایت
ضابطہ و منتظم اور مرد مسلمان ہین چند مدت سے جدہ وغیرہ مین بعضے لوگ کسی قسم کے حیلونکو
اخذ زر ناجائز کرتے ہین اور بیع مسکرات بھی خفیتاً کرتے تھے پاشا موصوف نے بہت
لوگون کو گرفتار کیا اور اونکو سزا سخت دیا اور حرمین شریفین وغیرہ مین اشتہار

[illegible]

جاری کیا جو لوگ فعل ناما مشروع مین مبتلا ہون گے اون کو سزا ے سخت دیجاوےگی
یہہ پاشا سلطان کے مقرب اور مورد عنایت ہین اون کے واسطے فی الحال
سلطان کے پاس سے تمغا اور فرمان آیا اور اوس کی خوشی مین مکہ معظمہ مین روشنی
کی گئی اور مسموع ہوا کہ یہہ پاشا سلطان سے عہد لیا کہ تا دم زیست مکہ معظمہ مین پاشا
رہون ایسے پاشا کے عہد مین صفائی اور روشنی راستہ ہائے مکہ معظمہ مین جاری
ہوئی اور مقام منے مین ایام حج مین بباعث گرنے آلایش شکم اور سر ہاے قربانی
راہ مین نہایت بدبو رہا کرتی تھی اس پاشا کے عہد مین انتظام صفائی راستہ ہاے
منے کا ہوا فائدہ پاشا لفظ ترکی ہے معنے اس کے سردار یا حاکم ہوتے ہین
سلطان کے طرف سے یہہ لقب حکام صوبجات سلطانی کو ملتا ہے احوال سلطان
جال اور شیخ الحرم کا بتفصیل لکھے گیا تا کہ اس زمانے کے سلاطین اہل اسلام
اور مومنین کو اوس کے دیکھنے سے ہدایت اور توفیق ہووے وما توفیقی
الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ
واصحابہ وسلم خصوصا علی ولدہ الشریف غوث الاعظم وبارک وسلم
بحمد اللہ والمنۃ اختتام اس کتاب کا چھٹی ذی قعدہ ۱۳۰۳ ہجری مین ہوا
ناظرین سے یہہ امید ہے کہ مولف کے واسطے حسن وارین کی دعا کرین

صحت نامہ فلاح المومنین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۲	۸	باری	ہادی	۱۸	۷	فارسی	فاسی
״	۱۳	ہوی	ہووے	۱۹	۱۷	ین	مین
۳	״	کہ	تاکہ	۲۱	۵	حضرہ	حفرہ
۴	۱۶	نرہی	رہی	۲۳	۱۱	گیا	کیا
۵	۱۷	رکہکر	رہکر	۲۶	۱۴	الفقرا،	الفقر
״	۱۹	ولادنت	ولاۃ	۲۹	۶	مرہ	مروہ
۸	۱۵	النبان	طور لبنان	۳۱	۱۲	״	״
۹	۱۶	ہواکری	طواف ہواکری	۳۳	۱۴	پس اقتدر	پس مین امدر
۱۰	۰	تنہا	نہ تنہا	۳۷	۱۸	مررہ روب	ہر روز و شب
۱۱	۵	خرخ	خرچ	۲۱	۱۰	زوایت	روایت
״	۱۴	محمود خان	عبد المجید خان	۲۴	۱۲	اہن	ابن
۱۲	۴	سی ہوا	سی بہہ ہوا	۲۶	۱۸	نجالفت	مخالفت
۱۳	۱۲	دہ	دو	۳۰	۱۰	سی صلی اللہ علیہ وسلم سے	سی حضرت صلی اللہ
۱۴	۴	چہت	جہت	״	״	״	علیہ وسلم سی
״	۱۷	اندرمی	خوارزمی	۳۲	۶	ابوزغالی ثقیف	ابوزغال یا
۱۵	۵	ندوی	ندوہ	״	״	״	ابوثقیف
۱۶	״	ثمن	ثمن	۳۲	۱۴	عماثہ	غبار
۱۸	״	خدورہ	خرورہ	۳۸	۱	بدین	بیس

۳۶	۳	للحاج	للحاج	۵۵	۱۲	عرض	عریض
۔۔	۔۔	للحاج	الحاج	۵۶	۱۳	طریق کہ تہا	طریق منا
۔۔	۵	افزنگی	اونگی	۔۔	۱۷	طہرہ	مطہرہ
۔۔	۶	علمام	غلام	۵۷	۵	علیہ السلام	علیہم السلام
۔۔	۷	ادادہ	ارادہ	۵۹	۱	روانی	روانگی۔
۔۔	۱۸	دادقطنی	دارقطنی	۔۔	۱۰	ملکہ	مکہ
۴۰	۔۔	س	بین	۶۱	۳	اصر	اور
۴۳	۱۸	۔۔	۔۔	۶۵	۶	یل	بل
۴۸	۱۹	سے	سے	۷۲	۵	اراضی احمد	رضی احمد
۔۔	۱۸	ادامد	زاہد	۷۳	۱۸	تحققو	تحققوا
۴۹	۲	حجہ	جہ	۔۔	۔۔	تیل	نیل
۵۱	۱۶	ملکہ	کمہ	۷۶	۹	دد	دور
۔۔	۱۷	لگر	لگر	۷۷	۱۲	ھن	عن
۵۲	۱۳	لنگر	لشکر	۔۔	۔۔	المقصاد	للاقتضاء
۵۳	۱۰	سہ	سنبہ	۔۔	۱۴	دالربا	دلربا
۔۔	۷	جار	چار	۔۔	۱۶	فی عواقیہ	فی عواقبہ
۔۔	۱۰	داخل کعبہ	داخلی	۷۸	۳	فرض	فوض
۔۔	۱۳	اجود سام	اثردحام	۔۔	۴	باسماٸبا	باسیاسیا
۔۔	۱۶	اذر	اور	۔۔	۵	ترمعنی	مضی
۵۴	۸	مصی	مجتبی	۔۔	۷	بیلی	یٔیں
۔۔	۱۵	عالی	علی	۔۔	۴	بالرضا	بالرضا
۵۵	۲	بیض	بقیہ	۸۱	۱۳	بجاۓ ہمدنا	بجاۓ سیدنا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۲	۹	قانی	فانی	۱۱۳	۱	لیجا و نگی	لیجا و نیگی
〃	۱۲	تذکرہ	تذکیر	۱۱۴	۵	جوہر المنتظم	جوہر المنظم
۸۳	۱۲	مدینہ طیبہ لیکن	مدینہ طیبہ ہی لیکن	〃	۶	جوہر المنتظم	جوہر المنظم
۸۸	۹	متدرک	مستدرک	〃	۱۷	نبولیسی	نغوبیہ
۹۱	۱۳	یہ	یہہ	۱۱۷	۴	نفس	نفیس
〃	۱۹	رویہ	روپیہ	۱۲۰	۴	متنات	متمات
۹۴	۶	مکہ مدینہ	مکہ اور مدینہ	۱۲۱	۱	کثیر اشتیاق	کثیر الاشتیاق
〃	۷	جل	جبل	〃	۲	بینہ	سینہ
〃	۱۲	یکقسم	ایکقسم	〃	۸	قالا	آلا
۹۸	۱۴	یہ	یہہ	۱۲۲	۹	اثام	آثام
۹۹	۱۳	ظاہر	بظاہر	〃	۱۴	ظاہرین	ظاہربین
۱۰۱	۹	ایکروز	ایکروزہ	۱۲۳	۷	وادی	وادی
۱۰۴	۳	بڑی	بری	۱۲۴	۱۴	التقا	التقاء
〃	۵	سوت	موت	۱۲۵	۵	تجویکیم	تجویکیم
۱۰۸	۷	اسحدیث	اس حدیث	۱۲۹	۱۲	اللمومنین	للمومنین
〃	۱۶	من العاب	من العذاب	۱۳۱	۳	اس عالمیان	اس حرمت عالمیان
〃	۱۷	الناق	النفاق	۱۳۲	۱۵	وتقوا	واتقوا
۱۰۹	۲	شخص	جو شخص	۱۳۳	۱۰	اور دو زانو	اس لڑکی نے دو زانو
۱۱۰	۴	مفط	مقط	۱۳۴	۱۱	وامب	واجب
۱۱۱	۵	بیبی	بیتی	۱۳۵	۱۰	مرد عرض کرنا	پرورد عرض کرنا
〃	۱۵	اقوابیت	روایت	۱۳۹	۱	تتایج	نتایج
۱۱۲	۴	تت	یہ ثبت	۱۴۰	۱	برات	براہت

۱۴۰	۱۰	دعاودرنجم	دعاردنجم	۱۷۳	۶	کنی ابیات	کنی اشتکسہ
۱۴۵	۹	کام	کلام	〃	۱۲	المدنبلین	للمدنبین
۱۵۳	۳	والحفہ	والحقہ	〃	۱۴	لبشرلی	لبشیرلی
〃	۴	وعدک	وعدتہ	〃	۱۵	للعالمین	للعاصیین
〃	〃	واجرہ	واخبرہ	۱۷۴	〃	لھما	لھم
〃	〃	〃	〃	۱۷۵	۹	یلا المولوی	یلہ لمولوی
〃	۱۹	لحاالذین	لخاالدین	〃	۱۵	حجا	حجاج
۱۵۴	۱۳	سرجالی	سب جای	〃	۱۷	طرف	طواف
〃	۱۴	فاصل	فاضل	۱۷۶	۳	اورتو	اورتوتیر
۱۵۵	۱	اورسایل	اورسایل	〃	۸	کبھی	کسی
〃	۲	بعدنیب	بعدنیبت	〃	۱۱	اوسے	اوسکے
۱۵۶	۱۶	نوشتکو	نوشتہ کو	〃	۱۵	شفاعقی	شفاعتی
۱۶۱	۱۷	پوربایپ	پوری باب	۱۷۷	۴	ایکمال	ایکمال
۱۶۳	۴	افضلیتا	افضلیت کا	۱۷۸	۳	ائی	دی
۱۶۶	۳	علی محمد	اعلا محمد	〃	۴	۲۲۳	۶۲۳
〃	۷	کماانت	کماامنت	۱۷۹	۷	تمر	تم
۱۶۸	۱۱	العثۃ	البعثہ	〃	۱۹	نرکہا	رکھا
۱۶۹	۱۳	المرسیدۃ	الوسیلۃ	۱۸۲	۱۸	سرنگان	سرنگان
〃	۱۵	والعثہ	والبعثہ	〃	۱۹	اارشاد	ارشاد
۱۷۰	۹	ھوالذاب	والدواب	۱۸۳	۲	کسر	کبیر
〃	۱۱	من خبین	من حبابن	۱۸۴	۳	اشواقی	اسواقی
۱۷۲	۴	بھد	بھا	〃	۱۰	ملا	ملید

۱۴۸	۱۹	بارش پہ	بارش پر	۲۱۳	۳	امداد باحسان	امداد باحسان
۱۸۵	۱۱	سر بین	سر بینا	//	۱۳	بین تو	بچن گیا تو
//	۱۹	درمیانی	درمیان سے	۲۱۶	۱۶	نبار	نبار
۱۹۰	۲	لہو	کہو	۲۱۷	۷	تاثیر جمید	تاثیر جمیلہ
//	۱۸	امید	امید	۲۱۸	۱	تار سلطان	تار سلطان
۱۹۱	۳	اہل	اہل	//	۱۳	یکفوم	الکیفوم
۱۹۳	۱۱	حافین	حافین	//	۱۱	دو ناموں	دو آرمیون
۱۹۴	۲	نافرمانبرداری	نافرمانبرداری ہیں	۱۹	۱۶	سنادقہ	زنادقہ
۱۹۵	۴	عمارت	عبارت	۲۰	۱۲	ستب	شب
//	//	القصر	البصر	//	۱۷	رین	زیرت
۲۰۲	۲	سے	بہ	۲۱	۵	مجبور	مجبور
//	۴	ایک قطعہ	ایک قصہ	//	۶	حسر	حنشر
۲۰۳	۵	ال	نال	//	۱۴	دہوری	ممودی
۲۰۴	۵	ہوااسی	ہوااسی	۲۲۳	۴	عالی	جالی
۲۰۶	۹	موانا	ہونا	//	۵	قبضہ	قبضہ
//	//	ہیں	ہیں	//	۱۰	روانی	رواقی
۲۰۷	۱۹	ہمراہ	ہمراہ لیوی	//	۱۵	زیارت	زیاوت
۲۱۰	۵	جاریخ	جاری	//	۱۶	نقشہ	نقشہ
//	۶	اوس پہ	اوپر	//	۱۹	سی	سی
۲۰۷	۴	عباس	عباسی	۲۲۴	۸	قدر	قدر
۲۱۳	۳	لی	لی...	//	//	حر	جو

۲۳۴	۱۴	رتی	آہنی	۲۴۴	۱۸	ان	اونکی
〃	۱۵	دو پائی	دو پائی	۲۴۶	۸	محراب	محراب مین
〃	۱۸	سنتی	سنت	〃	۱۸	کمانون	کمانون پر
۲۳۵	۱	نامسدود	مسدود	۲۴۷	۱۹	مین	مین اختلاف ہی
۲۳۷	۱۹	بلعند	بلند	۲۴۸	۸	حبس و	حبس وقت
〃	〃	نقشدر	نقشدار	۲۴۹	〃	گیگی	کنکی
۲۳۹	۳	لمسند	مسند	〃	۱۶	مسدر عمر سلطان	ہذا مسند عمر
〃	〃	مد	قد			مراد	سنتہ شعبان
۲۳۰	۱۸	مالس	بالین				وسبعون وتسعمائۃ
۲۳۳	۱	قنبہ	صندوق	۲۵۰	۱۰	مربع مات	مربع اشہد ومات
۲۳۵	۱۷	اور صاص	اور رصاص	۲۵۱	۱	لیشت	پشت
۲۳۶	۹	وحس بن	وحسن بن حسین	〃	۳	عمدہ	بحمد
۲۳۸	۱۳	اسل	اصل	۲۵۱	۱۹	قر	قریب واقع
〃	۱۶	سہان	جہان	۲۵۲	۱۴	مسجد سے	مسجد تک
۲۳۹	۸	سکا	اسکا	〃	۱۶	باب النسا	باب النساء
〃	۹	یار	باز	〃	۱۹	ترست	رئیسیہ
۲۴۱	۱۳	کمان نوتک	کمانوتک	۲۵۴	۱۲	ماقین	حاقین
۲۲۹	۱۳	قبہ	قبی	۲۵۶	۴	ازان	اذان
〃	۱۹	اوپر	او پر	۲۶۰	۱۹	اس کا	اون کا
۲۴۴	۶	سارہ	سادہ	〃	〃	نصب	نصب
〃	〃	سحص	مخص	۲۶۱	۵	دوستنن	دوستون

۲۶۱	۱۱	بہنت	بہت	۲۶۱	۱۶	سنبز بنبز	سبز
۲۶۳	۵	ادان	اذان	۲۷۳	۱۵	کہ نجیھای	کو نجیھای
۲۶۴	۱۸	بیقا	بیقدر	۲۷۳	۴	مطالین	یہ بطالین
۲۶۶	۸	ذرہ اور	ذرہ بھی	۲۷۴	۱۳	لوگ پہ واسطے	لوگ واسطے
۲۶۷	۱۴	نیوبہ	نبوبہ	״	۱۵	روخن	روغن
״	۱۸	رکھکر	رکیبک	۲۷۵	۱۲	مجیذی	محیدی
۲۶۸	۴	شرو	بہرہ ور	״	۱۶	تک اوراعوث	تک اغوات
״	״	سوئے	ہوی	۲۷۶	۱۲	جو کچھ	جو کوئی
״	۱۱	رہیے لی	رہیگی	۲۷۹	۱۵	لاوالا	لاوتی
״	۱۴	دربارگا	دربارکا	״	۱۶	لبا	الالباب
۲۶۹	۳	کمر	کمر	״	۱۹	لایمان	للایمان
״	״	فریاد جامہ دار	فرد یا جامہ دار	۲۸۰	۱	و توقنا	وتوفنا
״	۱۰	اسوقت کے میں	اسوقت میں	״	۱۲	لاخوانتا	لاخوانتا
״	۱۴	داخلہ	داخلے	״	۱۹	من انفسکم	لانفسکم
״	۱۹	اوسس	اوس کو	״	۷	احبلہ اللہ	احبسہ اللہ
״	״	یس	اوسس	۲۸۲	۳	واللہ	والیہ
۲۷۰	۱۰	توقیرات	توقیر اوت	״	۱۰	وخالقتا	وخالقنا
۲۷۱	۳	الوث	انوشت	״	۱۳	ولوالدیم	والدایہم
״	۹	اس کی	اوس کو	״	״	آستی	آسی
״	״	تعویقں	تفویض	۲۸۲	۱۵	ولعانحتا	ولعامتا
״	۱	سلطان خوج	سلطانی خوجی	״	״	والجمیع	والجمیع

۲۸۶	۳	تغیرہ	تغیر	[illegible]	[illegible]	نسخہ	احتمال
״	۱۴	والابواب	ولا بوّاب	۲۸۷	۲	سراه	سو۱۸
״	۱۷	نكشف	تنكشف	״	۱۰	اول	ادل
״	۱۹	اعصر	اغتفر	۲۸۸	۴	ها۱۱م	هادم
۲۸۴	۲	المفصل	المظلل	״	۵	المفتاح	المفتاح
۲۸۵	۱	الازوار	الاوزاد	״	۱۲	فی صدورکم	انفسکم
״	۲	کیا	عجا۱۱	۱۵۹	۶	لاصنیعکم	لاضیعکم
״	۴	والتدكان	والتنفكان	״	۱۱	نعمالکم	هشالکم
״	״	یکق	یخلق	״	۱۲	اسعص	التفضل
۲۸۵	۷	وامرهاده	واتحدها آنا	״	۱۳	اسواب	ابواب
״	۸	وسلام	وسلم	۲۹۰	۱۳	وسطن	وشیطان
״	۱۰	لمن لانا	لمولانا	״	۱۹	الس	الشرات
״	۱۱	سی	تقنی	״	۱۱	نسک	تسکب
״	۱۳	بلقا	یلقا	۲۹۳	۲	الیس	رئیس
״	״	وب	دقا	۲۹۱	۳	علمو	عظمو
״	۱۴	داله	لا اله	״	۹	لعاع	لقاء
״	۱۶	حکم	نعم	״	۱۶	۱۱رض	الارض
״	״	امانت ما	ایاته	״	۱۸	سر	غیر
۲۸۷	۳	دابرالعالمین	واترالعالمین	۲۹۳	۳	والنفیه	والنمیمة
״	۲	اسی فی لااله	ے لااله	۲۹۴	۱۰	وسے	واسطے
״	۳	المتعان	المستعان	۳۳۰	۱۵	مجرده	مجرد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳۰	۱۹	پر	پھر	۳۵۴	۷	لفر	لفرر
۳۳۱	۳	سمرک	تبرک	〃	۹	حلقہ ہو	حلقہ پر
۳۳۲	۴	انکا	مانگان	〃	۱۲	جیبے	جیپے
۳۳۴	۱۷	بانس	باسن	〃	۱۴	مسوم	موسوم
۳۳۷	۱۰	اوسی	آوی	〃	۱۹	لوں	لون
۳۴۲	۶	سا	سام	۳۵۵	۵	اشاد	ارشاد
۳۴۴	۳	ہر	پر	۳۵۶	۱۹	رادیہ	زاویہ
〃	۱۱	غروب	غرب	۳۵۹	۱	انکو	اونکو
۳۴۵	۱۰	حرش	حوش	۳۶۵	۳	ہواگئی	ہوگئی
〃	۱۱	حوس	جوش	〃	۱۰	سی	بھی
〃	〃	〃	〃	〃	۱۵	بخارہ	بجنارہ
〃	۱۴	خوش	حَوش	〃	۱۶	اوس	روس
〃	۱۳	دورنبہ	دورضہ	۳۶۸	۱	قطع رعایت	قطع نظر رعایت
〃	۱۵	سوارو پیہ	سوادورپیہ	〃	۱۲	شکر	سکر
۳۴۸	۷	شکر	سکر	۳۷۷	۴	فعل	دل
۳۴۹	۳	مباحثہ	مناخہ	〃	۱۸	ہوی	ہودی
〃	۸	بالس	غسالین	〃	۱۹	سح	نسخ
〃	۱۷	حوس بامروت	خوش اخلاق بامروت	۳۷۸	۱۲	دوسو جلد جلد	دوسو چودہ جلد
۳۵۱	۱۸	نیر بہدف	تیر بہدف	۳۸۲	۱۴	درسون منگل	درسو نیں جنگل
[illegible]	۱۱	ہرروز	ہرروز	۳۸۰	۱۲	ان کے	بعد ان کے
〃	۱۲	ہوسنے	ہوتے	〃	۱	ہیں	میں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۴۵	۱۹	یکجانب	ایکجانب	۴۶۱	۶	ثقہ عبداللہ بن	ثقہ باتفاق ہم
〃	۶	اطراف این	اطراف مین	۴۶۱	۱۵	ابن ادریسہ	اور بعضے یہ
〃	۷	لمبان	بیبان	〃	۱	ابن اور	ابن جوزی اور
〃	۸	ساتہہ	ساتہہ	〃	۲	امام مالک مین	امام مالک سے
۴۴۶	۳	جو بین	چوبین	〃	۳	فقیہ	ثقہ
〃	۱۰	طارف	طرف	〃	۱۱	سفیان	سفیان
۴۴۷	〃	دوسمی	دوسری	〃	۱۳	مین	بین
۴۴۸	۱۲	چوبین	چوبیس	〃	۱۹	تصنیت	تصنیف
۴۴۹	۳	بسبب دمہور	بسبب مرور دہور	۴۶۳	۱	طریق مین	طریق مکہ مین
۴۵۱	۵	کارزار لیبی مین	کارزار مین لیبی	۴۶۴	۱۹	کسر	کسیر
۴۵۳	۷	لکہی	لیکی	۴۶۵	۱	اماء سلہ	انا نعلہ
〃	۱۰	بوی	لوی	〃	〃	لا یقطع	لا ینقطع
〃	۱۳	چوانس	چالیس	۴۶۶	۲	پررا	پیدا
۴۵۶	۱۲	جمادی ولاول	جمادی الاول	〃	۳	محبطی	محبطی
۴۵۷	۱	بعد یزید بن معاویہ	بعد یزید بن معاویہ	〃	〃	قاحل	قابل
〃	〃	ابن یزید	ابن یزید	〃	〃	تکلیف	تکلیف
۴۵۹	۳	کئی کئی	کئی	〃	۶	مومنین پر	مومنین کو
〃	۱۰	کیفیت	کیفیت	〃	۱۵	سیدنا	سیدنا
۴۶۰	۱۸	وجہ ارباب	وجہ یہ ہی کہ ارباب	۴۶۷	۲	خشم	خسم
۴۶۱	۵	ذالحج	ذوالحج	〃	۱۷	تسقت	مشقت
〃	۷	سیر	نقش	۴۶۸	۶	اسمار	اسماء

۴۷۹	۳	احسام	اجسام	۴۸۴	۹	لدین احمد	لدین احمد
"	۱۸	سے سے	سے	"	۱۰	عقضد الدولہ	عضد الدولہ
"	"	لیگیا	گیا	"	"	طالع	طالع
"	۱۹	تو بردبار	تو کیا بردبار	۴۸۴	۱۱	عقضد الدولہ	عضد الدولہ
۴۸۰	۱۸	کہ	کہ	"	۱۴	"	"
۴۸۱	۱	ہیں	سے	"	"	طالع	طالع
"	۷	اور اور	اور	"	"	ہوا ہوا	ہوا
"	۱۰	الزموی	الاموی	"	"	طالع	طالع
"	۱۴	سیوطی	سیوطی	"	۱۲	"	"
"	۱۶	کہ مقولہ	کہ اوسکا مقولہ	"	۱۷	حسن مبتز	[illegible]
"	۱۸	خافت	خلافت	"	"	طالع	طالع
۴۸۲	۲	مدت خلافت	ضلع خلافت	"	۱۹	"	"
"	۷	زخشید	اخشید	"	۱۵	سہانٹ	ساٹھ
"	۱۳	اپنی	اپنے	۴۸۶	۱۷	عبدیہ	عبیدیہ
"	۱۵	جڑہ	جڑھا	"	۱۹	نظام	نظام الملک
۴۸۳	۲	سنہ ۳۱۵	سنہ ۳۵۱	"	۱۱	عبدیہ	عبیدیہ
"	۸	رندہ	زندہ	۴۸۷	۳	دامعانی	دامغانی
۴۸۴	۲	جوہر تاہر	جوہر قاید	"	"	بزدوی	بزدوی
"	۴	اخیر العمل	خیر العمل	"	۸	عبدی	عبیدی
"	۹	طالع اللہ	طالع باللہ	"	۱۱	خطیب	خطیب
[illegible]	[illegible]	[illegible]	"	۴۸۸	۵	متقضی	مقتضی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۸۹	۹	اقتضا	اقتضا	۴۹۱	۱۶	رازہے	رازی
//	//	پای پایا	پاپایا	//	۱۹	کرکو	اگرکوی
//	۱۲	مقتضی	مقتضی	//	//		کہی
//	۱۴	//	//	۴۹۳	۱۲	اسدمغلبہ	اسدالعاتیہ
//	۱۸	علباض	عباض	//	۱۹	سقیم	مستعصم
//	//	کل	نخل	۴۹۴	۱	پابستہ	باسترہ
//	۱۹	مقتضی	مقتضی	//	۹	اوس سکے	اوس سے
۴۸۹	۹	بنی عبد	بنی عبید	//	۱۷	صلح	صلاح
//	۱۱	مشہدکوہ	صعیدکوہ	۴۹۵	۳	موافق	موفق
//	۱۵	صح	فتح	//	۴	اوردن کے	اونکی
//	۱۷	ہجری	ہجریہین	//	۹	ظرف	طرف
//	۱۸	صاف مصری	صاف مصری	//	۱۱	حال پوچہی	حال اونکا پوچہی
۴۹۰	۵	نبام	نیام	//	//	پہونچتی ہی	پہونچتے تہے
//	۷	ابوالنجب	ابوالنجیب	//	۱۳	اون کے گوشت	اون کے جو گوشت
//	۹	علومین	علویانمین	//	۱۴	استنا	استثنا
//	۱۰	انارت	امارت	//	۱۷	بہت	بہت
//	۱۷	امر	امر	۴۹۵	۲	پہہ	یہہ
//	//	پہہ	پہر	//	۴	لیتے	لیتے
//	۱۷	ناصرالدین اللہ	ناصرالدین اللہ	//	۱۱	اورازنکی پاس	اورلوگ اونکی پاس
//	۱۹	حج	فتح	//	۱۲	بیا مقابلہ	تہا مقابلہ
//	۱۵	مرغینانے	مرغینانی	//	۱۵	قایم مقام	قایم مقام

۴۹۵	۱۶	ہتنا	تنہا	۵۰۰	۱۱	علبه	غلبه
۴۹۷	۴	کہ اسی سال مین ہمدان	کہ ہمدان	״	״	اون نقابله	اونکا مقابله
״	۵	اسیر	اشبہر	״	۱۲	وطن	قطن
״	۶	حام	عام	״	۱۸	اورستارمقابله	اورستارسی مقابله
״	۷	قاضی	خاص	۵۰۱	۸	ظاہر بامزاللہ	ظاہر بامراللہ
״	۱۱	غتل	قتل	״	۱۰	ملک طاہر	ملک ظاہر
״	۱۳	فصد	قصد	״	۱۸	بیغرر	مقرر
״	״	روزبیجان	اذربیجان	״	۱۹	تیرار	قرار
״	۱۹	نواجي	نواحی	۵۰۲	۱۰	آتنار	اثناء
״	״	اور اور	اور	״	۱۱	بالسد	بالله
۴۹۸	۱	کی	کئی	۵۰۳	۳	کنیر	کبیر
״	״	کائی گہوڑی گای	کائی گہوڑی	۵۰۴	۱۲	اپنا ملک	اپنے
״	۱۷	دمه	ذمه	۵۰۵	۱	سی شبیبه مین	بنی شیبه کی
״	۱۹	ابی بحر	ابی بکر	״	۱۱	بدرونگی	بدرویگی
۵۰۰	۱	حسوقت	جس وقت	״	۱۸	سرما	شرعا
״	۴	کری	کردی	۵۰۶	۳	لقب اوراوسکی	لقب اوسکی
״	۵	پا	پاس	۵۰۷	۱۳	امیر سلطانی	امر سلطانی
״	״	مراسله بہیجا واسطے	واسطی	״	۱۷	یعنی	یعنی
״	۸	اور ایک امیر	اور امیر	۵۰۸	۹	جبرک	جبرس
״	״	المغری	المعزی	״	۱۸	وحله	دجله
״	۹	مغربي	معزی	۵۰۹	۵	بدر ازکشی	بدرالدین ازکشی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٥٠٩	٨	ستصم	مستعصم	٥١٨	١٧	ثانیا	ثانیاً
٥١٠	١٠	بوصیری	بوصیری	٥١٩	٧	زمانہ اورین	زمانہ امین
٥١١	٥	القاسم	القایم	〃	١٧	موکول	معزول
٥١٢	〃	اسیے	اوسی	٥٢١	٨	کھی	کبھی
〃	١٧	بانی	باقی	〃	〃	عبدیہ	عبیدیہ
٥١٣	١	مستنطالمہ	مسلک	〃	٩	عبدانند	عبید اللہ
					١٧	عل قرات	اعمال قرات
〃	〃	عبدالوخلیفہ	عبدالعزیز ابن خلیفہ	〃	〃	مطیع انقد	مطیع اللہ
〃	٣	المتوکل امہ	المتوکل علی اللہ	〃	١٩	بارسال	بار اسال
〃	〃	بعد وفات	قبل وفات	٥٢٢	٣	والے مصر کے	حوالی مصر
〃	٦	سنہ ٩٠١	سنہ ٩٢٣	〃	٦	دارالامارہ	دارالامارۃ
〃	〃	بیاسی	بائیسی	٥٢٢	١٩	سہولیب	لہولعب
٥١٤	٧	چودہ فرعون ہوی	چودہ فرعون والی	٥٢٣	٨	طاہر	ظاہر
		والی مصر ہوی	مصر ہوی	〃	٩	فایر سعر	فایز بنصر اللہ
	〃	اصہان	اصفہان	〃	١٠	طاہر	ظاہر
٥١٥	٣	رواوت	روایت	〃	١٥	مباج	مباح
〃	١٥	بادشاہ	بادشا	〃	١٧	مقتفی	مقتفی باللہ
〃	١٧	رمن	زمن	〃	١٨	لکھ دیا	لکھدیا
٥١٦	٣	ماریہ القبطیہ	ماریۃ القبطیہ	٥٢٤	١٣	ابیک	اتابک
〃	٨	ہاتھ مقوقس	ہاتھ مین مقوقس	〃	١٨	حلیفہ	خلیفہ
٥١٧	٦	مرہ	مرۃ	〃	١٩	سے	سئے
〃	١٥	رفاعہ	رفاعۃ	〃	〃	بہ	بیٹھے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۳۴	۱	چارہ	چاہا	؍؍	۱۳	جانتے ہین	جانتا ہون
؍؍	۳	خادمین	خادم	؍؍	؍؍	سلطان کیے ساری	سلطان کی پاس ہمارے
۵۳۵	۴	جوانی	جوالی	؍؍	۱۹	امکہ ہین	ادھس ہین
؍؍	۸	سلط	مسلط	۵۴۲	۱۲	وچلے جاتے ہین	وہ چلے جاتے ہین
؍؍	۱۹	سلک	ملک	؍؍	۱۷	سہ	یہہ
۵۳۶	۲	ماۃ	ماہ	۵۴۳	۳	وزراکو	وزرا اور
؍؍	۹	سی	سی ہوا	؍؍	۴	زنانی	زمانے ہین
؍؍	۱۵	سری	ہوی	؍؍	۲	چند	چندی
؍؍	۱۶	ادت	عادت	؍؍	۱۲	رہے	رہے تک
؍؍	۱۳	عبدالحمد	عبدالمجید	؍؍	۱۳	دو آتا ہین	دو آتا ہے
؍؍	۱۸	سنے	اونہونے	؍؍	۱۲	ملطالف الحسل	ملطالف [illegible]
؍؍	۱۳	سے	سنے	؍؍	۱۸	سو	مسم
؍؍	۱۵	جوپیدا	پیدا	؍؍	؍؍	سردی گرما	گرما
؍؍	۱۷	عبدالمجید خان	عبدالحمید خان	۵۴۴	۲	جب	جیسا
۵۳۹	۷	افسوس افسوس	افسوس	؍؍	۸	مولہ	سولہ
؍؍	۱۷	تمتب	تب	؍؍	۱۰	اسیرا	استریا
۵۴۰	۱۱	سلام کو	سلطان کو	؍؍	؍؍	یوپیے	ٹوپی
؍؍	۱۳	انفدار اسطرسن	دنوتین جماعت	؍؍	۱۳	کیبری	کرسی
؍؍	؍؍	الفاظ موجود من	جنگ اوس کے	؍؍	۱۳	مولوی صاحب کا	استقبال اوسکا
۵۴۱	۹	پہیر	پہاہیر	؍؍	۱۳	اوقات اوقات	اوقات
؍؍	۱۲	بہت	بخت	؍؍	۱۸	کے	[illegible] لیئے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۴۴	۱۸	نے	کے لئے	۵۴۶	۷	مطظر	مظفر
۵۴۵	۷	مولوی صاحب	مولوی صاحب کے	〃	۹	جال	حال
〃	۹	خدامت چاہو	جو خدمت چاہو	〃	۱۱	باب	اب
〃	۱۲	جو اس کا	اسکا	〃	۱۷	ضابطاور	ضابطے اور
〃	۱۷	ہوتے رہے	ہوتی ہے	〃	۱۸	ہین	تھی
۵۴۶	۲	بطرز ترتیب	بطرز تلث	۵۴۷	۵	ایسے	او نہین

صحت نامہ اغلاط ہندسیات کتاب فلاح المومنین

ہندسہ صحیح	ہندسہ غلط	بعد کس صفحہ کے یہہ ہندسہ غلط واقع ہوا
۱۲۳	۲۲۳	۱۲۱
۱۹۷	۲۹۳	۱۹۶
۶۹۱	۲۸۹	۲۸۸
۶۹۲	۲۹۱	۲۹۰
۳۳۱	۳۲۱	۳۳۰
۳۹۲	۳۹۶	۳۹۱
۵۲۶	۴۲۶	۳۲۵